يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ

اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق (شخص) کوئی خبر لائے تو خوب تحقیق کر لیا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تم کسی قوم کو لاعلمی میں (ناحق) تکلیف پہنچا بیٹھو، پھر تم اپنے کیے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔

﴿سورۃ الحجرات 49، آیت نمبر۔6﴾

قرآن اور اللؤلؤ والمرجان

(اللؤلؤ والمرجان، قرآن کی بارگاہ میں)

تحقیق و تدوین

قرآن ریسرچ اکیڈمی اوہائیو (امریکہ)

ابتدائیہ

وضعی روایات کی نشاندہی کے سلسلے کی اگلی کڑی ''قرآن اور اللؤلؤ والمرجان '' پیش خدمت ہے۔ نہایت عجز کے ساتھ عرض ہے کہ یہ تحریر حرف آخر ہر گز نہیں، احباب سے گزارش ہے کہ جہاں کہیں کوئی سقم دیکھیں تو اس کی نشاندہی فرمائیں تا کہ درست موقف پیش کیا جا سکے ،اللہ کریم سے دعا ہے کہ یہ چند روزہ زندگی اس کے دین کیلئے وقف کرنے کی توفیق نصیب فرمائے آمین

فہرست

باب نمبر	تفصیل	صفحہ نمبر
1	جواسلام قبول نہ کرے اس سے جنگ کرو	9
2	حضور ﷺ غریب	13
3	خودکشی	18
4	ایک عمل سے جنت یا جہنم	23
5	شہید	29
6	حضرت عیسیٰ علیہ السلام	31
7	سورج کہاں جاتا ہے؟	33
8	جہنم سے جنت ٹرانسفر	35
9	حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین جھوٹ بولے (العیاذ باللہ)	47
10	موزوں پر مسح	56
11	کتے کے جوٹھے برتن کو سات دفعہ دھوو	59
12	پتھر کپڑے لے کر بھاگ گیا	61
13	انزال نہ ہو تو غسل فرض نہیں	69
14	آواز یا بدبو نہ آئے تو وضو نہیں ٹوٹتا	72
15	معجزات	74
16	حالت حیض میں مباشرت	87
17	حالت روزہ میں مباشرت اور بوس و کنار	89
18	کثرت مباشرت	90
19	جائنٹ باتھ	92
20	قبلہ تبدیل	94
21	منبر	98
22	پاؤں کے نیچے تھوکو	101
23	حضور ﷺ کو اپنا جنبی ہونا کب یاد آیا؟	104

24	گرمی کی تیزی جہنم کی آگ کی بھاپ سے ہوتی ہے	106
25	بخار جہنم کی بھاپ کے اثر سے ہوتا ہے	109
26	خدارات کو آسمان دنیا پر آتا ہے	111
27	صحابیؓ نے حضور ﷺ کو آیات یاد دلادیں	114
28	قرآن میں تبدیلی	116
29	قرآن منسوخ	119
30	میت کو اس کے گھر والوں کے نوحہ وماتم کی وجہ سے بھی عذاب ہوتا ہے	125
31	زانی اور چور جنت میں جائے گا بس شرک نہ کرے	128
32	حکم عدولی	132
33	نمازی کے سامنے سے گزرنے والا شیطان	135
34	رحمت اللعالمین	137
35	طریقہ تبلیغ	139
36	نزول سکینہ	143
37	صحابہؓ کی مے نوشی	147
38	حسد جائز	151
39	حضور ﷺ خوفزدہ ہو جاتے تھے؟	153
40	ایصال ثواب	155
41	اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نماز روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے	159
42	شب قدر کو تلاش کرو	160
43	متعہ جائز ہے	163
44	حالت احرام میں نکاح	164
45	عورت کیلئے شادی کی عمر	168
46	عورت کی قیمت لوہے کی انگوٹھی	173
47	صفیہ بنت حی سے شادی کا قصہ	175
48	جماع کروائے بغیر طلاق نہیں ہوتی	177

180	عورت ہمبستری سے انکار کرے تو فرشتے ساری رات لعنت بھیجتے ہیں	49
182	عزل	50
185	سنگسار	51
194	قیافہ شناسی	52
196	بیویوں کا منصوبہ	53
202	زمین ٹھیکے پر دینا	54
204	کتے	55
208	نذر	56
211	شاعری	57
215	قتل مرتد	58
222	دشمن کے علاقے میں قرآن لے جانا منع ہے	59
225	جونیہ کا قصہ	60
227	ریشم، دیباج، سونا منع ہے	61
233	فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے	62
238	میک اپ کرنے والی پر لعنت	63
242	نام پر نام رکھو لیکن کنیت پر کنیت نہ رکھو	64
245	السلام علیکم	65
247	حضور ﷺ پر جادو کر دیا گیا	66
250	جھاڑ پھونک	67
254	چھوت	68
256	نحوست	69
259	خواب	70
263	خواب میں زیارت	71
264	جنگ میں عورتوں اور بچوں کا قتل	72
265	قریش	73

74	چیونٹیوں کا قتل	267
75	زمانہ خدا ہے	269
76	بعض صحابہؓ مرتد ہو گئے تھے	270
77	صحابہؓ نے فرشتوں کو دیکھا	274
78	وحی کیسے نازل ہوتی ہے؟	276
79	موسیٰ نے طمانچہ مار کر فرشتے کی آنکھ پھوڑ دی	280
80	افضل کون؟	282
81	جانوروں کی باتیں	288
82	تقدیر	290
83	آدم و موسیٰ کا مناظرہ	296
84	لوگوں کی رائے پر جہنم جنت کے فیصلے	298
85	عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے	302
86	عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے	303
87	گرگٹ کو مار دو	305
88	مجرم اگر گواہ کو جھوٹا کہہ دے	307
89	بت خانہ مسمار کر دیا گیا	309
90	عمل سے جنت نہیں ملے گی	313
91	خدا بھی جہنم میں	316
92	مردہ جوتوں کی آواز سنتا ہے	318
93	قبر میں سوالات	321
94	اس امت کے تمام پوشیدہ گناہ معاف ہیں	323
95	حالت روزہ میں بوس و کنار	324
96	چہرے پر مت مارو	325
97	سب کو دوائی پلائی جائے	326
98	غیر عورت کو بوسہ دینے کی سزا، دو رکعات نماز	330

332	حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ام المومنین کی پٹائی کی	99
334	قرآنی احکام کی من مانی تشریح	100
337	حضرت عمرؓ، حضور ﷺ کی بات کو مکروہ جانتے تھے (العیاذ باللہ)	101
339	اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حقدار ماں	102
341	جنت کیسے ملتی ہے؟	103
354	عورت کی گواہی آدھی	104
356	مسلمان سے لڑنا کفر ہے	105
358	ختنہ	106
360	رفع حاجت کے وقت رخ	107
365	استحاضہ	108
373	آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو کرنا ضروری ہے یا نہیں؟	109
377	اذان کی ابتدا	110
379	علیؓ کو مذی بہت آتی تھی	111
380	مقام حدیث	112
384	پہلے کھانا یا نماز	113
386	سورۃ النجم میں سجدہ ہے یا نہیں؟	114
387	نماز چاشت	115
390	جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاؤ	116
394	باجماعت نماز پڑھنے سے کتنا ثواب	117
395	عورت کا بغیر محرم سفر کرنا	118
397	ہر عضو کے بدلے عضو جہنم سے آزاد	119
398	پچھنے	120
401	صدقہ دے کر واپس لینا	121
403	حسبنا کتاب اللہ	122
406	قسم	123

124	چاٹو یا چٹاؤ	409
125	بچوں کو بھوکا سلا دیا اور بڑے کو کھانا کھلا دیا	410
126	سب سے پہلے کس چیز کا حساب ہو گا	412
127	قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانا منع ہے	414
128	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک	417
129	ایمان ثریا پر بھی ہوا تو ایرانی اس تک پہنچ جائیں گے	420
130	حالت جنابت میں صبح کرنے والا روزہ رکھ سکتا ہے	421
131	حدیبیہ کے موقع پر تعداد کتنی تھی؟	424
132	چت لیٹ کر پاؤں پر پاؤں رکھنا	425
133	چوہا بنی اسرائیل کی مسخ شدہ شکل ہے	426
134	نبیذ کیلئے کون سے برتن منع ہیں	430
135	موٹاپا	432
136	قتل کر دو	434
137	مشرق سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے	438
138	خدا انسان کو دوبارہ بنانے میں ریڑھ کی ہڈی کا محتاج	440
139	سو انسانوں کا قاتل جنت میں	442
140	عصر کے بعد دو رکعات	443
141	روحانی آپریشن	446
142	شیطان کی شیطانیاں	452
143	جنگلی گدھا حلال ہے	454
144	گیارہ عورتیں گیارہ کہانیاں	457
145	اسرائیلیات	460
146	دجال	464
147	رمضان کا روزہ مجھ سے چھوٹ جاتا تو شعبان سے پہلے اس کی قضا کی توفیق نہ ہوتی	466
148	متفرق	467

باب نمبر۔1

جو اسلام قبول نہ کرے اس سے جنگ کرو

قرآن:

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قف(256/2)

ترجمہ: ” دِین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر256}

قرآن:

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ قف فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ لا(29/18)

ترجمہ:” آپ کہہ دیں حق تمہارے ربّ کی طرف سے ہے، پس جو چاہے سو ایمان لائے اور جو چاہے اِنکار کردے۔“

{سورۃ الکہف سورہ نمبر18آیت نمبر29}

قرآن:

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ج فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ج وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ(108/10)

ترجمہ:” آپ کہہ دیں، اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے حق پہنچ چکا تو جس نے ہدایت پائی، صرف اپنی جان کیلئے ہدایت پائی اور جو گمراہ ہوا تو صرف اپنے بُرے کو گمراہ ہوا اور میں تم پر مختار نہیں ہوں۔“

(سورۃ یونس سورہ نمبر10آیت نمبر108)

قرآن اپنی ہر بات کو دلیل و برہان اور بصیرت و فراست کی رُو سے تسلیم کرنے کی دعوت دیتا ہے اِسی لیے اس نے فرمایا :

قرآن:

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ قف عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ط(108/12)

ترجمہ:” آپ کہہ دیں یہ میرا راستہ ہے، میں اور میری اتباع کرنے والے علیٰ وجہ البصیرت خدا کی طرف دعوت دیتے ہیں۔“

{سورۃ یوسف سورہ نمبر 12 آیت نمبر 108}

اس لیے وہ اُس ایمان کو اِیمان ہی تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں جو دِلوں میں داخل نہ ہوا ہو۔ چنانچہ فرمایا :

قران:

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ط قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ط (14/49)

ترجمہ: ’’دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ ہم اِیمان لائے، آپ کہہ دیں کہ تم اِیمان نہیں لائے بلکہ تم یوں کہو کہ ہم اِسلام لائے، اِیمان تو ابھی تمہارے دِلوں میں داخل ہی نہیں ہوا۔‘‘

{سورۃ الحجرات سورہ نمبر 49 آیت نمبر 14}

یعنی جب تک اِیمان دِلوں میں داخل نہ ہو، بندہ مومن نہیں ہو سکتا۔ ایک آدمی دل سے اِسلام کو قبول نہیں کرتا، ظاہر ہے وہ مومن نہیں ہو سکتا لیکن مذہبی پیشوائیت کا اصرار ہے کہ تمہیں زبردستی مومن ہی بن کر رہنا ہو گا ورنہ تمہیں قتل کر دیا جائے گا۔ فرض کریں ایک آدمی مولویوں کے ڈر سے دینِ اسلام سے مرتد ہونے کا اعلان نہیں کرتا تو کیا اِس طرح وہ مومن رہے گا؟

حدیث:

جو اسلام قبول نہ کرے اس سے جنگ کرو

صحیح حدیث أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رضی الله عنه، وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، فَقَالَ عُمَرُ رضی الله عنه: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ رضی الله عنه: فَوَاللهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رضی الله عنه فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ 13

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے اور سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو عرب کے کچھ قبائل کافر ہو گئے (اور کچھ نے زکوۃ سے انکار کر دیا اور سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے لڑنا چاہا) تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی موجودگی میں کیونکر جنگ کر سکتے ہیں کہ مجھے حکم ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کی شہادت نہ دے دیں اور جو شخص اس کی شہادت دے دے تو میری طرف سے اس کا مال و جان محفوظ ہو جائے گا سوائے اسی کے حق کے (یعنی قصاص وغیرہ کی صورتوں کے) اور اس کا حساب

اللہ کے ذمہ ہو گا اس پر سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ قسم اللہ کی میں ہر اس شخص سے جنگ کروں گا جو زکوۃ اور نماز میں تفریق کرے گا (یعنی نماز تو پڑھے مگر زکوۃ کے لئے انکار کر دے) کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر انہوں نے زکوۃ میں چار مہینے کے بچے کے دینے سے بھی انکار کیا جسے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے تو میں ان سے لڑوں گا سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بخدا یہ بات اس کا نتیجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیا تھا اور بعد میں میں بھی اس نتیجہ پر پہنچا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی حق پر تھے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 13)

حدیث:

جواسلام قبول نہ کرے اس سے جنگ کرو

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّى يَقُولُوا لاَ 14 إِلهَ إِلاَّ اللهُ، فَمَنْ قَالَ لاَ إِلهَ إِلاَّ اللهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنّي نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلاَّ بِحَقِّهِ، وَحِسابُهُ عَلَى اللهِ

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ اس کا اقرار کر لیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں پس جس نے اقرار کر لیا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو اس کی جان اور مال ہم سے محفوظ ہے سوائے اس حق کے جس کی بناء پر قانوناً اس کی جان و مال زد میں آئے اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 14)

حدیث:

جواسلام قبول نہ کرے اس سے جنگ کرو

صحیح حدیث ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّى يَشْهَدوا أَنْ لاَ 15 إِلهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلاَةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ. فَإِذا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوالَهُمْ إِلاَّ بِحَقِّ الإِسْلامِ، وَحِسابُهُمْ عَلَى اللهِ

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہماروایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے (اللہ کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں اس وقت تک کہ وہ اس بات کا اقرار کر لیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں اور نماز ادا کرنے لگیں اور زکوۃ دیں۔ جس

وقت وہ یہ کرنے لگیں گے تو مجھ سے اپنے جان و مال کو محفوظ کر لیں گے سوائے اسلام کے حق کے (رہا ان کے دل کا حال تو) ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 15)

باب نمبر-2

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غریب

بھوک اللہ کا عذاب

قرآن:

لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ جَنَّتَانِ عَن يَمِينٍ وَشِمَالٍ كُلُوا مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ ﴿١٥﴾ فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُم بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِّن سِدْرٍ قَلِيلٍ ﴿١٦﴾ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِمَا كَفَرُوا وَهَلْ نُجَازِي إِلَّا الْكَفُورَ ﴿١٧﴾

ترجمہ: در حقیقت (قومِ) سبا کے لئے ان کے وطن ہی میں نشانی موجود تھی۔ (وہ) دو باغ تھے، دائیں طرف اور بائیں طرف۔ (اُن سے ارشاد ہوا:) تم اپنے رب کے رزق سے کھایا کرو اور اس کا شکر بجالایا کرو۔ (تمہارا) شہر (کتنا) پاکیزہ ہے اور رب بڑا بخشنے والا ہے۔۔۔ پھر انہوں نے (طاعت سے) مُنہ پھیر لیا تو ہم نے ان پر زوردار سیلاب بھیج دیا اور ہم نے اُن کے دونوں باغوں کو دو (ایسے) باغوں سے بدل دیا جن میں بدمزہ پھل اور کچھ جھاؤ اور کچھ تھوڑے سے بیری کے درخت رہ گئے تھے۔۔۔ یہ ہم نے انہیں ان کے کفر و ناشکری کا بدلہ دیا، اور ہم بڑے ناشکر گزار کے سوا (کسی کو ایسی) سزا نہیں دیتے۔

(سورۃ السبا 34، آیت نمبر 15 تا 17)

قرآن:

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّن كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿١١٢﴾

ترجمہ: اور اللہ نے ایک ایسی بستی کی مثال بیان فرمائی ہے جو (بڑے) امن اور اطمینان سے (آباد) تھی اس کا رزق اس کے (مکینوں کے) پاس ہر طرف سے بڑی وسعت و فراغت کے ساتھ آتا تھا پھر اس بستی (والوں) نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے اسے بھوک اور خوف کے عذاب کا لباس پہنا دیا ان اعمال کے سبب سے جو وہ کرتے تھے،

(سورۃ النحل 16، آیت نمبر 112)

مومنوں کیلئے عزت کی روزی ہے

قرآن:

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٧٤﴾

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے (راہِ خدا میں گھر بار اور وطن قربان کر دینے والوں کو) جگہ دی اور (ان کی) مدد کی، وہی لوگ حقیقت میں سچے مسلمان ہیں، ان ہی کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

(سورۃ الانفال 8، آیت نمبر 74)

قرآن:

فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٥٠﴾

ترجمہ: پس جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے مغفرت ہے اور (مزید) بزرگی والی عطا ہے،
(سورۃ الحج 22، آیت نمبر 50)

نیز سورۃ الانفال 8، آیت نمبر 4۔ سورۃ الاحزاب 33، آیت نمبر 31۔ سورۃ السبا 34، آیت 4

قرآن کی رُو سے مومن کا صاحبِ مال و دولت ہونا کوئی بُرائی نہیں بلکہ اللہ تعالٰی کا فرمان ہے :

قرآن:

وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا (124/20)

ترجمہ: "جس نے میرے ذِکر (احکامِ خُداوندی) سے اِعراض برتا تو بے شک اُس کی روزی تنگ ہو جائے گی۔"

{سورۃ طٰہٰ سورہ نمبر 20 آیت نمبر 124}

اس کے بعد جہاں تک حضور ﷺ کی مالی پوزیشن کا تعلق ہے تو قرآن سے پتا چلتا ہے کہ حضور ﷺ مالی لحاظ سے کافی مستحکم تھے، ملاحظہ کیجئے:

1۔

قرآن کے مطابق شروع میں حضور ﷺ کی مالی پوزیشن ذرا کمزور ضرور تھی لیکن بعد میں اللہ نے اپنے فضل سے آپ کو غنی کر دیا تھا:

قرآن:

وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ

اور تمہیں نادار پایا اور پھر مالدار کر دیا

(سورۃ الضحیٰ 93، آیت نمبر۔8)

2۔

قرآن نے تنگدستی و غربت میں شادی نہ کرنے کی تلقین کی ہے،

قران:

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ۔

اور ایسے لوگوں کو پاک دامنی اختیار کرنا چاہئے جو نکاح (کی استطاعت) نہیں پاتے یہاں تک کہ اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی فرمادے،

(سورۃ النور 24، آیت نمبر۔33)

متعدد شادیاں اس بات کی دلیل ہے کہ رسول مالدار تھے۔

قران:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا

اے نبیؐ، اپنی بیویوں سے کہو، اگر تم دنیا اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ، میں تمہیں کچھ دے دلا کر بھلے طریقے سے رخصت کر دوں

(سورۃ الاحزاب 33، آیت نمبر۔28)

حضور ﷺ کے پاس مال تھا تو بیویوں کو یہ پیشکش کی تھی کہ مال چاہتی ہو تو دے کر رخصت کر دیتا ہوں، کوئی غریب تو اس طرح کی پیشکش نہیں کر سکتا۔

3۔

سورۃ الاحزاب میں ہے:

قران:

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ

اپنے گھروں میں ٹِک کر رہو اور سابق دور جاہلیت کی سی سج دھج نہ دکھاتی پھرو

(سورۃ الاحزاب 33، آیت نمبر۔33)

اس آیت میں دو باتیں قابل غور ہیں، ایک تو یہ کہ یہاں گھر کیلئے جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے یعنی حضور ﷺ کی تمام بیویوں کے پاس الگ الگ گھر تھے، اور کسی غریب آدمی کے بس کی بات نہیں، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ غریب نہیں تھے۔ دوسری بات یہ

کہ حضور ﷺ کی ازواج مطہرات کو زیب و زینت کا سامان میسر تھا، ظاہر ہے یہ سامان کوئی غریب آدمی مہیا نہیں کر سکتا۔اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ مالی طور پر غریب نہیں تھے۔

4۔

سورۃ الاحزاب میں ہے:

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، نبیؐ کے گھروں میں بلا اجازت نہ چلے آیا کرو نہ کھانے کا وقت تاکتے رہو

(سورۃ الاحزاب 33،آیت نمبر۔53)

اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ مالی طور پر بہت مستحکم تھے،اسی لئے تو حضور ﷺ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی دعوتیں کیا کرتے تھے۔

درج بالا قرآنی دلائل کے بعد ملاحظہ کیجئے اللؤلؤ والمرجان کی ایک حدیث جس میں حضور ﷺ کو نہایت غربت و تنگدستی کی زندگی گزارتے ہوئے دکھایا جارہا ہے:

حدیث:

حضور ﷺ غریب

صحیح حدیث عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ، ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا، حَتَّى قُبِضَ **1871**

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مدینہ ہجرت کرنے کے بعد آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی برابر تین دن تک گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 1871)

حدیث:

حضور ﷺ غریب

صحیح حدیث عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ: ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلاَلِ ثُمَّ الْهِلاَلِ، ثَلاَثَةَ أَهِلَّةٍ فِي 1873 شَهْرَيْنِ، وَمَا أُوقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ (قَالَ عُرْوَةُ) فَقُلْتُ: يَا خَالَةُ مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ قَالَتِ: الأَسْوَدَانِ: التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلاَّ أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جِيرَانٌ مِنَ الأَنْصَارِ، كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ، وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَلْبَانِهِمْ فَيَسْقِينَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہانے عروہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: میرے بھانجے! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں (یہ حال تھا کہ) ہم ایک چاند دیکھتے، پھر دوسرا دیکھتے، پھر تیسرا دیکھتے، اسی طرح دودو مہینے گزر جاتے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں کھانا پکانے کے لیے آگ نہ جلتی تھی۔(حضرت عروہ کہتے ہیں) میں نے پوچھا: خالہ اماں! پھر آپ لوگ زندہ کس طرح رہتی تھیں؟ آپ نے فرمایا کہ صرف دو کالی چیزوں کھجور اور پانی پر، البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند انصاری پڑوسی تھے۔جن کے پاس دودھ دینے والی بکریاں تھیں اور وہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں بھی ان کا دودھ تحفہ کے طور پر پہنچا جایا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ہمیں بھی پلا دیا کرتے تھے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1873)

حدیث:

حضور ﷺ غریب

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ طَعَامٍ، ثَلاَثَةَ 1875 أَيَّامٍ، حَتَّى قُبِضَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کبھی ایسا زمانہ نہیں گزرا کہ تین دن برابر انہوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا ہو۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1875)

خودکشی

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرمایا :

قرآن:

وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ (87/12)

ترجمہ:" اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو، یقیناً ربّ کی رحمت سے ناامید وہی ہوتے ہیں جو کافر ہوتے ہیں۔"

{سورۃ یوسف سورہ نمبر 12 آیت نمبر 87}

قرآن:

قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖۤ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ (56/15)

ترجمہ:" (حضرت ابراھیم علیہ السلام نے) کہا کہ اپنے ربّ کی رحمت سے ناامید تو صرف گمراہ اور بھٹکے ہوئے لوگ ہی ہوتے ہیں۔"

{سورۃ الحجر سورہ نمبر 15 آیت نمبر 56}

قارئین کرام! خودکشی ہمیشہ وہ شخص کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو جاتا ہے کیونکہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو پیشِ نظر رکھتا تو کبھی بھی خودکشی نہ کرتا۔ لیکن صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ (نعوذ باللہ، نعوذ باللہ، نعوذ باللہ) حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ کی رحمت سے مایوس ہو کر متعدد بار خودکشی کی کوشش کی۔ حدیث ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، فَكَانَ يَأْتِي حِرَاءَ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ - وَهُوَ التَّعَبُّدُ - اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ، وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَتُزَوِّدُهُ لِمِثْلِهَا، حَتَّى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فِيهِ فَقَالَ اقْرَأْ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي. فَقَالَ اقْرَأْ. فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ. فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ. فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ. فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ

بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ». حَتَّى بَلَغَ: {مَا لَمْ يَعْلَمْ} فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ: «زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي». فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ: «يَا خَدِيجَةُ مَا لِي». وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ وَقَالَ: «قَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي». فَقَالَتْ لَهُ كَلاَّ أَبْشِرْ، فَوَاللَّهِ لاَ يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ. ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قُصَيٍّ - وَهْوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَخُو أَبِيهَا، وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ فَيَكْتُبُ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ الإِنْجِيلِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ - فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ أَيِ ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ. فَقَالَ وَرَقَةُ ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَى فَقَالَ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى، يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا أَكُونُ حَيًّا، حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ». فَقَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ. لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلاَّ عُودِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا. ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ، وَفَتَرَ الْوَحْىُ فَتْرَةً حَتَّى حَزِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَىْ يَتَرَدَّى مِنْ رُءُوسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ، فَكُلَّمَا أَوْفَى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَىْ يُلْقِيَ مِنْهُ نَفْسَهُ، تَبَدَّى لَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا. فَيَسْكُنُ لِذَلِكَ جَأْشُهُ وَتَقِرُّ نَفْسُهُ فَيَرْجِعُ، فَإِذَا طَالَتْ عَلَيْهِ فَتْرَةُ الْوَحْىِ غَدَا لِمِثْلِ ذَلِكَ، فَإِذَا أَوْفَى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ تَبَدَّى لَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {فَالِقُ الإِصْبَاحِ} ضَوْءُ الشَّمْسِ بِالنَّهَارِ، وَضَوْءُ الْقَمَرِ بِاللَّيْلِ.

ترجمہ: ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا‘ انہوں نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا‘ ان سے عقیل بن خالد نے بیان کیا‘ اور ان سے ابن شہاب نے بیان کیا (دوسری سند امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا) کہ مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا‘ انہوں نے کہا مجھ سے عبدالرزاق نے بیان کیا‘ ان سے معمر نے بیان کیا‘ ان سے زہری نے کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتداء سونے کی حالت میں سچے خواب کے ذریعہ ہوئی۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو خواب بھی دیکھتے تو وہ صبح کی روشنی کی طرح سامنے آجاتا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا میں چلے جاتے اور اس میں تنہا اللہ کی یاد کرتے تھے چند مقررہ دنوں کے لیے (یہاں آتے) اور ان دنوں کا توشہ بھی ساتھ لاتے۔ پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس تشریف لے جاتے اور وہ پھر اتنا ہی توشہ آپ کے ساتھ کر دیتیں یہاں تک کہ حق آپ کے پاس اچانک آگیا اور آپ غار حرا ہی میں تھے۔ چنانچہ اس میں فرشتہ آپ کے پاس آیا اور کہا کہ پڑھیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ آخر اس نے مجھے پکڑ لیا اور زور سے دابا اور خوب دابا جس کی وجہ سے مجھ کو بہت تکلیف ہوئی۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی جواب دیا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس نے مجھے ایسا دابا کہ میں بے قابو ہو گیا یا انہوں نے اپنا زور ختم کر دیا اور پھر چھوڑ کر اس نے مجھ سے کہا کہ پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا ہے۔ الفاظ «ما لم يعلم» تک۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو آپ کے مونڈھوں کے گوشت (ڈر کے مارے) پھڑک رہے تھے۔ جب گھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے تو فرمایا کہ مجھے چادر اڑھا دو‘ مجھے چادر اڑھا دو، چنانچہ آپ کو چادر اڑھا دی گئی اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خوف دور ہو گیا

تو فرمایا کہ خدیجہ میرا حال کیا ہو گیا ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سارا حال بیان کیا اور فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔ لیکن خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا اللہ کی قسم ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا، آپ خوش رہیئے اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں، بات سچی بولتے ہیں، ناداروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کی وجہ سے پیش آنے والی مصیبتوں پر لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ پھر آپ کو خدیجہ رضی اللہ عنہا ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی کے پاس لائیں جو خدیجہ رضی اللہ عنہا کے والد خویلد کے بھائی کے بیٹے تھے۔ جو زمانہ جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے اور عربی لکھ لیتے تھے اور وہ جتنا اللہ تعالیٰ چاہتا عربی میں انجیل کا ترجمہ لکھا کرتے تھے، وہ اس وقت بہت بوڑھے ہو گئے تھے اور بینائی بھی جاتی رہی تھی۔ ان سے خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: بھائی! اپنے بھتیجے کی بات سنو۔ ورقہ نے پوچھا: بھتیجے تم کیا دیکھتے ہو؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دیکھا تھا وہ سنایا تو ورقہ نے کہا کہ یہ تو وہی فرشتہ (جبرائیل علیہ السلام) ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر آیا تھا۔ کاش میں اس وقت جوان ہوتا جب تمہیں تمہاری قوم نکال دے گی اور زندہ رہتا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا یہ مجھے نکالیں گے؟ ورقہ نے کہا کہ ہاں۔ جب بھی کوئی نبی و رسول وہ پیغام لے کر آیا جسے لے کر آپ آئے ہیں تو اس کے ساتھ دشمنی کی گئی اور اگر میں نے تمہارے وہ دن پالیے تو میں تمہاری بھرپور مدد کروں گا لیکن کچھ ہی دنوں بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا اور وحی کا سلسلہ کٹ گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی وجہ سے اتنا غم تھا کہ آپ نے کئی مرتبہ پہاڑ کی بلند چوٹی سے اپنے آپ کو گرا دینا چاہا لیکن جب بھی آپ کسی پہاڑ کی چوٹی پر چڑھے تاکہ اس پر سے اپنے آپ کو گرا دیں تو جبرائیل علیہ السلام آپ کے سامنے آ گئے اور کہا کہ یا محمد! آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں۔ اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سکون ہوتا اور آپ واپس آ جاتے لیکن جب وحی زیادہ دنوں تک رکی رہی تو آپ نے ایک مرتبہ اور ایسا ارادہ کیا لیکن جب پہاڑ کی چوٹی پر چڑھے تو جبرائیل علیہ السلام سامنے آئے اور اسی طرح کی بات پھر کہی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا (سورۃ الانعام) میں لفظ «فَالِقُ الْإِصْبَاحِ» سے مراد دن میں سورج کی روشنی اور رات میں چاند کی روشنی ہے۔

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب التعبیر حدیث نمبر 1870 صفحہ نمبر 733، انٹرنیشنل نمبر 6982)

اوپر دی گئی قرآنی آیات پر ایک دفعہ پھر غور فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ربّ کی رحمت سے مایوس ہونے والا کافر ہوتا ہے (87/12) گمراہ اور بہکا ہوا ہوتا ہے (56/15) پھر اس حدیث پر نظر دوڑائیے اور غور کیجیے کہ یہ سارے القابات کس ہستی کو دیئے جا رہے ہیں۔

دوسری طرف اللؤلؤ والمرجان میں لکھا ہے:

حدیث:

خودکشی کرنے والا جہنم میں جائے گا

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ 69 فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ تَحَسَّى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ

جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پہاڑ سے اپنے آپ کو گرا کر خودکشی کر لی وہ جہنم کی آگ میں ہو گا اور اس میں ہمیشہ پہاڑ سے گرتا رہے گا اور جس نے زہر پی کر خودکشی کر لی تو وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہو گا اور جہنم کی آگ میں وہ اسے اسی طرح ہمیشہ پیتا رہے گا اور جس نے لوہے کے کسی ہتھیار سے خودکشی کر لی تو اس کا ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہو گا اور جہنم کی آگ میں ہمیشہ کے لیے وہ اسے اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 69)

حدیث:

خودکشی کرنے والا جہنم میں جائے گا

صحيح حديث ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ 70 حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ الإِسْلامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لا يَمْلِكُ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ

سیّدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ صحاب شجر (بیعت رضوان کرنے والوں) میں سے تھے۔انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اسلام کے سوا کسی اور مذہب پر قسم کھائے (کہ اگر میں نے فلاں کام کیا تو میں نصرانی ہوں، یہودی ہوں) تو وہ ایسے ہی ہو جائے گا جیسے اس نے کہا اور کسی انسان پر ان چیزوں کی نذر صحیح نہیں ہوتی جو اس کے اختیار میں نہ ہوں۔اور جس نے دنیا میں کسی چیز سے خودکشی کر لی اسے اسی چیز سے آخرت میں عذاب ہوگا، اور جس نے کسی مسلمان پر لعنت بھیجی تو یہ اس کا خون کرنے کے برابر ہے اور جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے تو وہ ایسا ہے جیسے اس کا خون کیا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 70)

حدیث:

خودکشی کرنے والا جہنم میں جائے گا

صحيح حديث جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ 73 جُرْحٌ فَجَزِعَ، فَأَخَذَ سِكِّينًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتَّى مَاتَ، قَالَ اللهُ تَعَالَى بَادَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

سیّدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچھلے زمانے میں ایک شخص (کے ہاتھ میں) زخم ہو گیا تھا اور اسے اس سے بڑی تکلیف تھی، آخر اس نے چھری سے اپنا ہاتھ کاٹ لیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خون بہنے لگا اور اسی سے وہ مر گیا پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے خود میرے پاس آنے میں جلدی کی اس لئے میں نے بھی جنت کو اس پر حرام کر دیا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 73)

باب نمبر۔4

ایک عمل سے جنت یا جہنم

اللہ نے فرمایا ہے:

قران:

فَمَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿102﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ﴿103﴾

جن کی ترازو کا پلہ بھاری ہو گیا وہ تو نجات والے ہو گئے۔ اور جن کے ترازو کا پلہ ہلکا ہو گیا یہ ہیں وہ جنہوں نے اپنا نقصان آپ کر لیا جو ہمیشہ کے لئے جہنم واصل ہوئے۔

(سورۃ المومنون 23، آیت نمبر۔102تا103)

قران:

وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ۖ وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفَىٰ بِنَا حَاسِبِينَ

قیامت کے دن ہم درمیان میں لا رکھیں گے ٹھیک ٹھیک تولنے والی ترازو کو۔ پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔ اور اگر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہو گا ہم اسے لا حاضر کریں گے، اور ہم کافی ہیں حساب کرنے والے

(سورۃ الانبیا 21، آیت نمبر۔47)

قران:

وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا ۚ وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا

اور نامہ اعمال سامنے رکھ دیئے جائیں گے۔ پس تو دیکھے گا گنہگار اس کی تحریر سے خوفزدہ ہو رہے ہونگے اور کہہ رہے ہونگے ہائے ہماری خرابی یہ کیسی کتاب ہے جس نے کوئی چھوٹا بڑا بغیر گھیرے کے باقی ہی نہیں چھوڑا، اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا سب موجود پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ظلم و ستم نہ کرے گا۔

(سورۃ الکھف 18، آیت نمبر۔49)

قرآن کے مطابق جنت یا جہنم کا فیصلہ کسی ایک عمل کے ذریعے نہیں ہو گا بلکہ فرمایا کہ ہر انسان کے تمام اعمال تولے جائیں گے جس کا جو پلڑہ بھاری نکلا اسی طرف کا فیصلہ کیا جائے گا، یہ تو تھا قرآن کا اصول، جبکہ اللؤلؤوالمرجان میں ایک عمل کے نتائج ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

زنا اور چوری کرو صرف شرک نہ کروگے تو جنت میں جاؤ گے

صحیح حدیث أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي فَأَخْبَرَنِي، أَوْ قَالَ بَشَّرَنِي، أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لاَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قلتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ 59

سیّدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (خواب میں میرے پاس میرے رب کا) ایک آنے والا (فرشتہ) آیا اس نے مجھے خبر دی یا آپ نے یہ فرمایا کہ اس نے مجھے خوش خبری دی کہ میری امت میں سے جو کوئی اس حال میں مرے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس نے کوئی شریک نہ ٹھہرایا ہو تو وہ جنت میں جائے گا (سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) اس پر میں نے پوچھا اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اگرچہ زنا کیا ہو اگرچہ چوری کی ہو۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 59)

حدیث:

جس نے کلمے کو مان لیا وہ جنتی ہے خواہ زنا کرے اور چوری کرے

صحیح حدیث أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ، فَقَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لاَ إِلهَ إِلاَّ اللهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذلِكَ إِلاَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ عَلَى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهذَا قَالَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ 60

سیّدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو جسم مبارک پر سفید کپڑا تھا اور آپ سو رہے تھے پھر دوبارہ حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے پھر آپ نے فرمایا: جس بندے نے بھی کلمہ لا الٰہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) کو مان لیا اور پھر اسی پر وہ مرا تو جنت میں جائے گا۔ میں نے عرض کیا چاہے اس نے زنا کیا ہو؟ چاہے اس نے چوری کی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاہے

اس نے زنا کیا ہو، چاہے اس نے چوری کی ہو۔میں نے پھر عرض کیا چاہے اس نے زنا کیا ہو؟ چاہے اس نے چوری کی ہو؟ فرمایا: چاہے اس نے زنا کیا ہو، چاہے اس نے چوری کی ہو۔میں نے (حیرت کی وجہ سے پھر) عرض کیا چاہے اس نے زنا کیا ہو یا اس نے چوری کی ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہے اس نے زنا کیا ہو، چاہے اس نے چوری کی ہو۔سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بعد میں جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ''اگرچہ ابو ذر کی ناک خاک آلودہ ہو'' ضرور بیان کرتے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 60)

حدیث:

قبر پر سبز ٹہنی رکھنے سے عذاب میں کمی

صحیح حدیث ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ، فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لاَ يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ، وَأَمَّا الآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ، فَغَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ فَعَلْتَ هذَا قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا 167

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہمافرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر گذرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں قبر والوں کو عذاب دیا جا رہا ہے، اور کسی بڑے گناہ پر نہیں۔ایک تو ان میں سے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہری ٹہنی لے کر بیچ سے اس کے دو ٹکڑے کیے اور ہر ایک قبر پر ایک ٹکڑا گاڑ دیا، لوگوں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایسا) کیوں کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شاید جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہ ہوں، ان پر عذاب میں کچھ تخفیف رہے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 167)

حدیث:

ایک عمل سے جنت

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَانَ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ، فَإِذَا رَأَى مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهِ تَجَاوَزُوا عَنْهُ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا، فَتَجَاوَزَ اللهُ عَنْهُ 1007

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک تاجر لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔جب کسی تنگ دست کو دیکھتا تو اپنے نوکروں سے کہہ دیتا کہ اس سے درگزر کر جاؤ۔شاید کہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے (آخرت میں) درگزر فرمائے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے (اس کے مرنے کے بعد) اس کو بخش دیا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1007)

حدیث:

بلی کی وجہ سے جہنم

صحیح حدیث عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا 1446 حَتَّى مَاتَتْ، فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ، لاَ هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلاَ سَقَتْهَا إِذْ هِيَ حَبَسَتْهَا، وَلاَ هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الأَرْضِ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (بنی اسرائیل کی) ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا تھا جسے اس نے قید کر رکھا تھا جس سے وہ بلی ہو کر مر گئی تھی اور اس کی سزا میں وہ عورت دوزخ میں گئی۔جب وہ عورت بلی کو باندھے ہوئے تھی تو نہ اس نے اسے کھانے کے لیے کوئی چیز دی' نہ پینے کے لیے اور نہ اس نے بلی کو چھوڑا ہی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1446)

حدیث:

کتے کی وجہ سے جنت

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي 1447 فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ، فَنَزَلَ بِئْرًا، فَشَرِبَ مِنْهَا، ثُمَّ خَرَجَ، فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَ هذَا مِثْلُ الَّذِي بَلَغَ بِي فَمَلأَ خُفَّهُ، ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ، ثُمَّ رَقِيَ، فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا قَالَ: فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص جارہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی۔اس نے ایک کنویں میں اتر کر پانی پیا۔پھر باہر آیا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا ہے۔اس نے(اپنے دل میں) کہا: یہ بھی اس وقت ایسی ہی پیاس میں مبتلا ہے جیسے ابھی مجھے لگی ہوئی تھی۔(چنانچہ وہ پھر کنویں میں اترا اور) اپنے چمڑے کے موزے کو (پانی سے) بھر کر اسے اپنے منہ سے پکڑے ہوئے اوپر آیا اور کتے کو پانی پلایا۔اللہ تعالیٰ نے اس کے اس کام کو قبول کیا اور اس کی مغفرت فرمائی۔صحابہ رضی اللہ عنہ م نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہمیں چوپاؤں پر بھی اجر ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر جاندار میں ثواب ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1447)

حدیث:

کتے کو پانی پلانے سے ایک زانیہ کی بخشش

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ كَادَ يَقْتُلُهُ 1448 الْعَطَشُ، إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَنَزَعَتْ مُوقَهَا، فَسَقَتْهُ، فَغُفِرَ لَهَا بِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ ایک کتا ایک کنویں کے چاروں طرف چکر کاٹ رہا تھا جیسے پیاس کی شدت سے اس کی جان نکل جانے والی ہو کہ بنی اسرائیل کی ایک زانیہ عورت نے اسے دیکھ لیا۔اس عورت نے اپنا موزہ اتار کر کتے کو پانی پلایا اور اس کی مغفرت اسی (عمل کی وجہ سے ہو گئی۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1448)

حدیث:

ایک عمل سے جنت

صحیح حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ، وَجَدَ غُصْنَ 1682 شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ، فَأَخَّرَهُ، فَشَكَرَ اللهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص کہیں جارہا تھا۔ راستے میں اس نے کانٹوں کی بھری ہوئی ایک ٹہنی دیکھی، پس اسے راستے سے دور کردیا۔اللہ تعالیٰ (صرف اسی بات پر) راضی ہوگیا اور اس کی بخشش کردی۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1682)

حدیث:

ایک عمل سے جہنم

صحیح حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ 1683 فِي هِرَّةٍ، سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ، فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ. لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا، وَلَا سَقَتْهَا، إِذْ حَبَسَتْهَا. وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ»

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (بنی اسرائیل کی ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا تھا جسے اس نے قید کر رکھا تھا جس سے وہ بلی مر گئی تھی اور

اس کی سزا میں وہ عورت دوزخ میں گئی۔جب وہ عورت بلی کو باندھے ہوئے تھی تو نہ اس نے اسے کھانے کے لیے کوئی چیز دی' نہ پینے کے لیے اور نہ اس نے بلی کو چھوڑا ہی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1683)

حدیث:

ایک عمل سے جنت دوزخ

صحیح حدیث عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ 1688 فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہانے بیان کیا کہ ایک عورت اپنی دو بچیوں کو لیے مانگتی ہوئی آئی۔میرے پاس ایک کھجور کے سوا اس وقت کچھ نہ تھا میں نے وہی دے دی۔وہ ایک کھجور اس نے اپنی دونوں بچیوں میں تقسیم کر دی اور خود نہیں کھائی۔پھر وہ اٹھی اور چلی گئی۔اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حال بیان کیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”جس نے ان بچیوں کی وجہ سے خود کو معمولی سی بھی تکلیف میں ڈالا تو بچیاں اس کے لیے دوزخ سے بچاؤ کے لیے آڑ بن جائیں گی۔“

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1688)

شہید

اللہ کی راہ میں شہید ہو جانے والوں کے بارے میں قرآن میں ہے کہ :

قرآن:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (154/2)

ترجمہ: ” اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں اُنہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم اِس کا شعور نہیں رکھتے۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 154}

قرآن:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ (169/3)

ترجمہ: ” جو اللہ کی راہ میں مارے گئے انہیں مردہ خیال بھی نہ کرنا بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے ربّ کے پاس سے رِزق پاتے ہیں۔“

{سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 169}

دوسری طرف شہید کے مقام اور جہاد کی اہمیت کو کم کرنے کیلئے بہت سی حدیثیں وضع کی گئیں ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہونے والا شہید

صحیح حدیث عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ 85

سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کر دیا گیا وہ شہید ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 85)

حدیث:

شہید پانچ قسم کے ہوتے ہیں

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ، فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ ثُمَّ قَالَ: الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ: الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِيقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللهِ 1247

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص کہیں جارہا تھا۔ راستے میں اس نے کانٹوں کی بھری ہوئی ایک ٹہنی دیکھی، پس اسے راستے سے دور کردیا۔اللہ تعالیٰ (صرف اسی بات پر) راضی ہوگیا اور اس کی بخشش کردی۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہداء پانچ قسم کے ہوتے ہیں، طاعون میں مرنے والے، پیٹ کے عارضے (ہیضے وغیرہ) میں مرنے والے، اور ڈوب کر مرنے والے، اور جو دیوار وغیرہ کسی بھی چیز سے دب کر مر جائے اور خدا کے راستے میں (جہاد کرتے ہوئے) شہید ہونے والے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1247)

حدیث:

طاعون سے مرنے والا شہید

صحیح حدیث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ 1248

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طاعون کی موت ہر مسلمان کے لئے شہادت کا درجہ رکھتی ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1248)

باب نمبر۔6

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قران:

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ط اَفَاْئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ (34/21)

ترجمہ: ’’اور ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) سے پہلے کسی بشر کو ہمیشگی نہیں دی، پس اگر آپ انتقال کر گئے تو کیا وہ ہمیشہ رہیں گے۔‘‘

{سورۃ الانبیاء سورہ نمبر 21 آیت نمبر 34}

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰؑ کے قول کو نقل کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

قران:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ

اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں آپ سے پہلے تمام رسول فوت ہو چکے ہیں پس اگر آپ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے۔(آل عمران:۱۴۵)

قران:

وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ۔

اور میں ان پر نگران تھا جب تک میں ان میں موجود رہا پس جب تو نے مجھے وفات دے دی تو۔ تو ہی ان پر نگران تھا۔(مائدہ:۱۱۸)

لیکن حدیث کی رُو سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور دوبارہ نازل ہونگے۔

حدیث ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ زندہ ہو کر آئیں گے

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ 95 لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لاَ يَقْبَلَهُ أَحَدٌ

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ زمانہ آنے والا ہے جب ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) تم میں ایک عادل اور منصف حاکم کی حیثیت سے اتریں گے وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے سوروں کو مار ڈالیں گے اور جزیہ کو ختم کر دیں گے اس وقت مال کی اتنی زیادتی ہو گی کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 95)

حدیث:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ زندہ ہو کر آئیں گے

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ 96 مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا جب عیسیٰ بن مریم تم میں اتریں گے (تم نماز پڑھ رہے ہو گے) اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہو گا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 96)

سورج کہاں جاتا ہے؟

قدیم زمانے سے یہ نظریہ چلا آرہا تھا کہ زمین ٹھہری ہوئی ہے اور سُورج اِس کے گرد چکر لگا رہا ہے۔ پندرھویں صدی عیسوی میں ”کوپر نیکس“ نامی سائنسدان نے معلوم کیا کہ سُورج ٹھہرا ہوا ہے اور زمین اِس کے گرد چکر لگا رہی ہے جبکہ قرآن نے ساتویں صدی عیسوی میں بتا دیا تھا کہ سُورج، زمین، چاند غرض تمام اجرامِ فلکی اپنے اپنے مدار میں تَیر رہے ہیں۔ قرآن میں ہے :

قران:

وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ط ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ٭ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ ٭ لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ط وَكُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ (36/38-40)

ترجمہ: ”سُورج، غالب اور باعلم خُدا کے قانون کے مطابق اپنے مقررہ راستے پر چلتا رہتا ہے اور چاند کی ہم نے منزلیں مقرر کر رکھی ہیں یہاں تک کہ وہ لوٹ کر پرانی ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے، نہ آفتاب کی یہ مجال ہے کہ چاند کو پکڑے اور نہ رات دن پر آگے بڑھ جانے والی ہے اور سب کے سب آسمان میں تیرتے پھرتے ہیں۔“

{سورۃ یٰس سورہ نمبر 36 آیت نمبر 38 تا 40}

قران:

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ﴿۳۳﴾

ترجمہ: اور وہی (اللہ) ہے جس نے رات اور دن کو پیدا کیا اور سورج اور چاند کو (بھی)، تمام (آسمانی کرّے) اپنے اپنے مدار کے اندر تیزی سے تیرتے چلے جاتے ہیں۔

﴿سورۃ الانبیا 21، آیت نمبر 33﴾

آج یہ بات سائنس کے ایک عام طالبعلم کو بھی معلوم ہے کہ سُورج شام کے بعد سجدہ کرنے کیلئے یا دوبارہ طلوع ہونے کی اجازت مانگنے کیلئے کہیں نہیں جاتا بلکہ صرف ہماری نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے لیکن وہ ہر وقت یکساں توانائی کے ساتھ چمک رہا ہوتا ہے۔ اِس کے برعکس اللؤلؤ والمرجان میں سُورج کے متعلق عجیب و غریب نظریات پیش کیے جا رہے ہیں، ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

سورج کہاں جاتا ہے؟

صحیح حدیث أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ، فَلَمَّا 98 غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هذِهِ قَالَ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: فَإِنَّهَا تَذْهَبُ تَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ، فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا ثُمَّ قَرَأَ (ذَلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا)

سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے پھر جب سورج غروب ہوا تو آپ نے فرمایا اے ابوذر کیا تمہیں معلوم ہے یہ کہاں جاتا ہے؟ بیان کیا کہ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جاننے والے ہیں فرمایا کہ یہ جاتا ہے اور سجدہ کی اجازت چاہتا ہے پھر اسے اجازت دی جاتی ہے اور گویا اس سے کہا جاتا ہے کہ واپس وہاں جاؤ جہاں سے آئے ہو۔چنانچہ وہ مغرب کی طرف سے طلوع ہوتا ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ذالک مستقرلہا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 98)

باب نمبر۔8

جہنم سے جنت ٹرانسفر

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں متعدد مقامات پر قانونِ مکافاتِ عمل کا ذکر کیا ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ اِس دنیا میں اعمالِ صالحہ کریں گے، آخرت میں اُن کا ٹھکانہ جنّت ہے اور جو لوگ اِس دُنیا میں بُرے اعمال کریں گے، قیامت کے دن اُن کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔اِس کے ساتھ ساتھ اللہ نے فرمایا کہ جو لوگ جنّت یا جہنّم میں جائیں گے وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے وہیں رہیں گے، کوئی شخص جنّت سے جہنّم یا جہنّم سے جنّت میں نہیں جاسکے گا۔ سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 80 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ یہودیوں کا عقیدہ تھا کہ :

قران:

وَقَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ط قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (80/2)

ترجمہ: ” اور اُنہوں نے کہا کہ ہمیں آگ ہر گز نہ چھوئے گی، گنتی کے چند دن کے سوا، اے نبیؐ! آپؐ فرمادیں کیا تم نے اللہ کے پاس سے کوئی وعدہ لیا ہے کہ اللہ اپنے وعدے کے خلاف ہر گز نہیں کرے گا۔ کیا تم اللہ پر وہ کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 80}

اس کے بعد اگلی دو آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنا قانون بیان فرمایا ہے :

قران:

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (81/2)

ترجمہ: ” کیوں نہیں جس نے کمائی کوئی بُرائی اور اُس کو اُس کی خطائوں نے گھیر لیا، پس یہی لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 81}

قران:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (82/2)

ترجمہ: ” اور جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے اچھے اعمال کیے، یہی لوگ جنّت والے ہیں، وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 82}

قیامت کے دِن اعمال کے مطابق جو بھی فیصلہ ہوگا وہ حتمی ہوگا،اِس بات کو قرآن نے بیسیوں مقامات پر بیان کیا ہے،چند حوالہ جات پیشِ خدمت ہیں :

سورۃالفرقان سورہ نمبر25آیت نمبر69

سورۃیونس سورہ نمبر10آیت نمبر52

سورۃالسجدۃسورہ نمبر32آیت نمبر14

سورۃحٰم السجدۃسورہ نمبر41آیت نمبر28

سورۃمحمد سورہ نمبر47آیت نمبر15

سورۃالنساءسورہ نمبر4آیت نمبر14

سورۃالنساءسورہ نمبر4آیت نمبر93

سورۃالتوبۃسورہ نمبر9آیت نمبر63

سورۃالحشر سورہ نمبر59آیت نمبر17

سورۃآل عمران سورہ نمبر3آیت نمبر116

سورۃالبقرۃسورہ نمبر2آیت نمبر39

سورۃالبقرۃسورہ نمبر2آیت نمبر81

سورۃالبقرۃسورہ نمبر2آیت نمبر217

سورۃالبقرۃسورہ نمبر2آیت نمبر257

سورۃالبقرۃسورہ نمبر2آیت نمبر285

سورۃالمائدۃسورہ نمبر5آیت نمبر80

قرآن کا فیصلہ تو آپ نے پڑھ لیا،اب آیئے اللؤلؤوالمرجان کی طرف جس میں قرآن کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے :

حدیث:

جہنم سے جنت ٹرانسفر

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّاسَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ: هَلْ تُمَارُونَ فِي 114
الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ قَالُوا لاَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: فَهَلْ تُمَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا
لاَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ،
فَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الْقَمَرَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقَى هذِهِ الأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا،
فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ هذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ، فَيَأْتِيهِمُ اللهُ
فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا، فَيَدْعُوهُمْ، وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ
الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ، وَلاَ يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلاَّ الرُّسُلُ، وَكَلاَمُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، وَفِي جَهَنَّمَ كَلاَلِيبُ
مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، هَلْ رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ قَالُوا نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، غَيْرَ أَنَّهُ لاَ يَعْلَمُ
قَدْرَ عِظَمِهَا إِلاَّ اللهُ، تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبَقُ بِعَمَلِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُو، حَتَّى إِذَا أَرَادَ
اللهُ رَحْمَةَ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ اللهُ الْمَلاَئِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ، فَيُخْرِجُونَهُمْ، وَيَعْرِفُونَهُمْ بِآثَارِ
السُّجُودِ، وَحَرَّمَ اللهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ، فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ، فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلاَّ أَثَرَ
السُّجُودِ، فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوا، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ
السَّيْلِ، ثُمَّ يَفْرُغُ اللهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَيَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولاً الْجَنَّةَ،
مُقْبِلاً بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ، فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا، وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا، فَيَقُولُ هَلْ
عَسِيتَ إِنْ فُعِلَ ذَلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذَلِكَ فَيَقُولُ لاَ وَعِزَّتِكَ، فَيُعْطِي اللهَ مَا يَشَاءُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ، فَيَصْرِفُ
اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ رَأَى بَهْجَتَهَا، سَكَتَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَسْكُتَ، ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ قَدِّمْنِي عِنْدَ
بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ اللهُ لَهُ، أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمَوَاثِيقَ أَنْ لاَ تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُولُ يَا
رَبِّ لاَ أَكُونَنَّ أَشْقَى خَلْقِكَ، فَيَقُولُ فَمَا عَسِيتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ لاَ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لاَ وَعِزَّتِكَ لاَ أَسْأَلُ غَيْرَ
ذَلِكَ، فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ، فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَأَى زَهْرَتَهَا، وَمَا فِيهَا مِنَ
النَّضْرَةِ وَالسُّرُورِ، فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَسْكُتَ، فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ اللهُ: وَيْحَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا
أَغْدَرَكَ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمَوَاثِيقَ أَنْ لاَ تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لاَ تَجْعَلْنِي أَشْقَى
خَلْقِكَ، فَيَضْحَكُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ، ثُمَّ يَأْذَنُ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ تَمَنَّ، فَيَتَمَنَّى، حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ أُمْنِيَّتُهُ،
قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: مِنْ كَذَا وَكَذَا أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ، حَتَّى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الأَمَانِيُّ قَالَ اللهُ تَعَالَى: لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم اپنے رب کو قیامت میں دیکھ سکیں گے؟ آپ نے (جواب کے لئے) پوچھا کیا تمہیں چودھویں رات کے چاند کے دیکھنے میں جب کہ اس کے قریب کہیں بادل بھی نہ ہو شبہ ہوتا ہے؟ لوگ بولے ہرگز نہیں یا رسول اللہ پھر آپ نے پوچھا اور کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں جب کہ اس کے قریب کہیں بادل بھی نہ ہو شبہ ہوتا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ پھر آپ نے فرمایا کہ رب العزت کو تم اسی طرح دیکھو گے لوگ قیامت کے دن جمع کئے جائیں گے

پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جو جسے پوجتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے چنانچہ بہت سے لوگ سورج کے پیچھے ہو لیں گے بہت سے چاند کے اور بہت سے بتوں کے ساتھ ہو لیں گے یہ امت باقی رہ جائے گی اس میں منافقین بھی ہوں گے پھر خداوند تعالیٰ ایک نئی صورت میں آئے گا اور ان سے کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں وہ منافقین کہیں گے کہ ہم یہیں اپنے رب کے آنے تک کھڑے رہیں گے جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے پھر اللہ عزوجل ان کے پاس (ایسی صورت میں جسے وہ پہچان لیں) آئے گا اور فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں وہ بھی کہیں گے کہ بے شک تو ہمارا رب ہے پھر اللہ تعالیٰ انہیں بلائے گا پل صراط جہنم کے بیچوں بیچ رکھا جائے گا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں اپنی امت کے ساتھ اس سے گذرنے والا سب سے پہلا رسول ہوں گا اس روز سوائے انبیاء کے کوئی بات بھی نہ کر سکے گا اور انبیاء بھی صرف یہ کہیں گے اے اللہ مجھے محفوظ رکھیو اے اللہ مجھے محفوظ رکھیو اور جہنم میں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکس (آنکڑے) ہوں گے سعدان کے کانٹے تو تم نے دیکھے ہوں گے؟ صحابہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی کہ ہاں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) تو وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے البتہ ان کے طول و عرض کو سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا یہ آنکس لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق کھینچ لیں گے بہت سے لوگ اپنے عمل کی وجہ سے ہلاک ہوں گے بہت سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے پھر ان کی نجات ہو گی جہنمیوں میں سے اللہ تعالیٰ جس پر رحم فرمانا چاہے گا تو ملائیکہ کو حکم دے گا کہ جو خالص اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتے تھے انہیں باہر نکال لو چنانچہ ان کو وہ باہر نکالیں گے اور موحدوں کو سجدے کے آثار سے پہچانیں گے اللہ تعالیٰ نے جہنم پر سجدہ کے آثار کا جلانا حرام کر دیا ہے چنانچہ یہ جب جہنم سے نکالے جائیں گے تو اثر سجدہ کے سوا ان کے جسم کے تمام ہی حصوں کو آگ جلا چکی ہو گی جب جہنم سے باہر ہوں گے تو بالکل جل چکے ہوں گے اس لئے ان پر آب حیات ڈالا جائے گا جس سے وہ اس طرح ابھر آئیں گے جیسے سیلاب کے کوڑے کرکٹ پر سیلاب کے تھمنے کے بعد سبزہ ابھر آتا ہے پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے حساب سے فارغ ہو جائے گا لیکن ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان اب بھی باقی رہ جائے گا یہ جنت میں داخل ہونے والا آخری دوزخی شخص ہو گا اس کا منہ دوزخ کی طرف ہو گا اس لئے کہے گا کہ اے میرے رب میرے منہ کو دوزخ کی طرف سے پھیر دے کیونکہ اس کی بدبو مجھ کو مارے ڈالتی ہے اور اس کی چمک مجھے جلائے دیتی ہے خداوند تعالیٰ پوچھے گا کیا اگر تیری یہ تمنا پوری کر دوں تو تو دوبارہ کوئی نیا سوال تو نہیں کرے گا؟ بندہ کہے گا نہیں تیری بزرگی کی قسم اور جیسے جیسے اللہ چاہے گا وہ قول و قرار کرے گا آخر اللہ تعالیٰ جہنم کی طرف سے اس کا منہ پھیر دے گا جب وہ جنت کی طرف منہ کرے گا اور اس کی شادابی نظروں کے سامنے آئی تو اللہ نے جتنی دیر چاہا وہ چپ رہے گا لیکن پھر بول پڑے گا اے اللہ مجھے جنت کے دروازے کے قریب پہنچا دے اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا تو نے عہد و پیمان نہیں باندھا تھا کہ اس ایک سوال کے سوا اور کوئی سوال

تو نہیں کرے گا؟ بندہ کہے گا اے میرے رب مجھے تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بد نصیب نہ ہونا چاہیے اللہ رب العزت فرمائے گا کہ پھر کیا ضمانت ہے کہ اگر تیری یہ تمنا پوری کر دی گئی تو دوسرا کوئی سوال تو نہیں کرے گا؟ بندہ کہے گا نہیں تیری عزت کی قسم اب کوئی دوسرا سوال تجھ سے نہیں کروں گا چنانچہ اپنے رب سے ہر طرح عہد و پیمان باندھے گا اور جنت کے دروازے تک پہنچا دیا جائے گا دروازے پر پہنچ کر جب جنت کی پہنائی تازگی اور مسرتوں کو دیکھے گا تو جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ بندہ چپ رہے گا لیکن آخر بول پڑے گا کہ اے اللہ مجھے جنت کے اندر پہنچا دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا افسوس اے ابن آدم تو ایسا دغا باز کیوں بن گیا؟ کیا (ابھی) تو نے عہد و پیماں نہیں باندھا تھا کہ جو کچھ مجھے دے دیا گیا اس سے زیادہ اور کچھ نہیں مانگوں گا؟ بندہ کہے گا اے رب مجھے اپنی سب سے زیادہ بد نصیب مخلوق نہ بنا اللہ تعالیٰ ہنس دے گا اور اسے جنت میں بھی داخلے کی اجازت عطا فرما دے گا اور پھر فرمائے گا مانگ کیا ہے تیری تمنا؟ چنانچہ وہ اپنی تمنائیں (اللہ تعالیٰ کے سامنے) رکھے گا اور جب تمام تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ فلاں چیز اور مانگو فلاں چیز کا مزید سوال کرو خود اللہ تعالیٰ ہی یاد دہانی کرائے گا اور جب وہ تمام تمنائیں پوری ہو جائیں گی تو فرمائے گا کہ تمہیں یہ سب (بھی) اور اتنی ہی اور (بھی) دی گئیں۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 114)

حدیث:

جہنم سے جنت ٹرانسفر

115 صحیح حدیث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ: هَلْ تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِذَا كَانَتْ صَحْوًا قُلْنَا لاَ قَالَ: فَإِنَّكُمْ لاَ تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ يَوْمَئِذٍ إِلاَّ كَمَا تُضَارُونَ فِي رُؤْيَتِهِمَا ثُمَّ قَالَ: يُنَادِي مُنَادٍ: لِيَذْهَبْ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ، فَيَذْهَبُ أَصْحَابُ الصَّلِيبِ مَعَ صَلِيبِهِمْ، وَأَصْحَابُ الأَوْثَانِ مَعَ أَوْثَانِهِمْ، وَأَصْحَابُ كُلِّ آلِهَةٍ مَعَ آلِهَتِهِمْ، حَتَّى يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ، وَغُبَّرَاتٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، ثُمَّ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ تُعْرَضُ كَأَنَّهَا سَرَابٌ، فَيُقَالُ لِلْيَهُودِ: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ ابْنَ اللهِ، فَيُقَالُ كَذَبْتُمْ، لَمْ يَكُنْ للهِ صَاحِبَةٌ وَلاَ وَلَدٌ، فَمَا تُرِيدُونَ [ص:45] قَالُوا نُرِيدُ أَنْ تَسْقِيَنَا، فَيُقَالُ اشْرَبُوا، فَيَتَسَاقَطُونَ فِي جَهَنَّمَ ثُمَّ يُقَالُ لِلنَّصَارَى مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ فَيَقُولُونَ كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللهِ، فَيُقَالُ كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ للهِ صَاحِبَةٌ وَلاَ وَلَدٌ، فَمَا تُرِيدُونَ فَيَقُولُونَ نُرِيدُ أَنْ تَسْقِيَنَا، فَيُقَالُ اشْرَبُوا، فَيَتَسَاقَطُونَ فِي جَهَنَّمَ حَتَّى يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ، فَيُقَالُ لَهُمْ مَا يَحْبِسُكُمْ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ فَيَقُولُونَ فَارَقْنَاهُمْ وَنَحْنُ أَحْوَجُ مِنَّا إِلَيْهِ الْيَوْمَ، وَإِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي: لِيَلْحَقْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ وَإِنَّمَا نَنْتَظِرُ رَبَّنَا؛ قَالَ فَيَأْتِيهِمُ الْجَبَّارُ، فِي صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ، فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ أَنْتَ

رَبُّنَا فَلَا يُكَلِّمُهُ إِلَّا الْأَنْبِيَاءُ، فَيَقُولُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُونَهُ فَيَقُولُونَ السَّاقُ، فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقِهِ، فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلَّهِ رِيَاءً وَسُمْعَةً، فَيَذْهَبُ كَيْمَا يَسْجُدَ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا، ثُمَّ يُؤْتَى بِالْجَسْرِ فَيُجْعَلُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْجَسْرُ قَالَ مَدْحَضَةٌ مَزِلَّةٌ عَلَيْهِ خَطَاطِيفُ وَكَلَالِيبُ، وَحَسَكَةٌ مُفَلْطَحَةٌ لَهَا شَوْكَةٌ عُقَيْفَاءُ تَكُونُ بِنَجْدٍ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ الْمُؤْمِنُ عَلَيْهَا كَالطَّرْفِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيحِ وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ، فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ، وَنَاجٍ مَخْدُوشٌ، وَمَكْدُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، حَتَّى يَمُرَّ آخِرُهُمْ يُسْحَبُ سَحْبًا فَمَا أَنْتُمْ بِأَشَدَّ لِي مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ لِلْجَبَّارِ فَإِذَا رَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا وَبَقِيَ إِخْوَانُهُمْ، يَقُولُونَ رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا وَيَصُومُونَ مَعَنَا وَيَعْمَلُونَ مَعَنَا، فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ، وَيُحَرِّمُ اللَّهُ صُوَرَهُمْ عَلَى النَّارِ، فَيَأْتُونَهُمْ وَبَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِي النَّارِ إِلَى قَدَمِهِ وَإِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ، فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَقُولُ اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَقُولُ اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَإِنْ لَمْ تُصَدِّقُونِي فَاقْرَءُوا (إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا) فَيَشْفَعُ النَّبِيُّونَ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ فَيَقُولُ الْجَبَّارُ بَقِيَتْ شَفَاعَتِي، فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ أَقْوَامًا قَدِ امْتُحِشُوا، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرٍ بِأَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ فِي حَافَتَيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ قَدْ رَأَيْتُمُوهَا إِلَى جَانِبِ الصَّخْرَةِ إِلَى جَانِبِ الشَّجَرَةِ، فَمَا كَانَ إِلَى الشَّمْسِ مِنْهَا كَانَ أَخْضَرَ، وَمَا كَانَ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ كَانَ أَبْيَضَ فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمُ اللُّؤْلُؤُ، فَيُجْعَلُ فِي رِقَابِهِمِ الْخَوَاتِيمُ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ هَؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمَنِ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ، وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ، فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهُ مَعَهُ

سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تم کو سورج اور چاند دیکھنے میں کچھ تکلیف ہوتی ہے جب کہ آسمان بھی صاف ہو؟ہم نے کہا کہ نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ پھر اپنے رب کے دیدار میں تمھیں کوئی تکلیف نہیں پیش آئے گی جس طرح سورج اور چاند کو دیکھنے میں نہیں پیش آتی پھر آپ نے فرمایا کہ ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ ہر قوم اس کے ساتھ جائے جس کی وہ پوجا کرتی تھی چنانچہ صلیب کے پجاری اپنی صلیب کے ساتھ بتوں کے پجاری اپنے بتوں کے ساتھ اور تمام جھوٹے معبودوں کے پجاری اپنے جھوٹے معبودوں کے ساتھ چلے جائیں گے (جیسے قبروں کے پجاری ان قبروں کے ساتھ تعزیے جھنڈے اور علم پوجنے والے ان کے ساتھ چلے جائیں گے) اور صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو خالص اللہ کی عبادت کرنے والے تھے۔ان میں نیک و بد دونوں قسم کے مسلمان ہوں گے اور اہل کتاب کے کچھ باقی ماندہ لوگ بھی ہوں گے پھر دوزخ ان کے سامنے پیش کی جائے گی وہ ایسی چمکدار ہو گی جیسے میدان کی ریت ہوتی ہے (جو دور سے پانی

معلوم ہوتا ہے) پھر یہود سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کو پوجا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم عزیر بن اللہ کی پوجا کرتے تھے انہیں جواب ملے گا کہ تم جھوٹے ہو خدا کی نہ کوئی بیوی ہے اور نہ کوئی لڑکا تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم پانی پینا چاہتے ہیں کہ ہمیں اس سے سیراب کیا جائے ان سے کہا جائے گا کہ پیو۔وہ اس چمکتی ریت کی طرف پانی جان کر چلیں گے اور پھر وہ جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے پھر نصاری سے کہا جائے گا کہ تم کس کی پوجا کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم مسیح بن اللہ کی پوجا کرتے تھے۔ان سے کہا جائے گا کہ تم جھوٹے ہو اللہ کی نہ بیوی تھی اور نہ کوئی بچہ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم چاہتے ہیں کہ پانی سے ہمیں سیراب کیا جائے ان سے کہا جائے گا کہ پیو (ان کو بھی اس چمکتی ریت کی طرف چلایا جائے گا) اور انہیں بھی جہنم میں ڈال دیا جائے گا یہاں تک کہ وہی باقی رہ جائیں گے جو خالص اللہ عبادت کرتے تھے نیک و بد دونوں قسم کے مسلمان ان سے کہا جائے گا کہ تم لوگ کیوں رکے ہوئے ہو جب کہ سب لوگ جا چکے ہیں؟ وہ کہیں گے ہم دنیا میں ان سے ایسے وقت جدا ہوئے کہ ہمیں ان کی دنیاوی فائدوں کے لئے بہت زیادہ ضرورت تھی اور ہم نے ایک آواز دینے والے کو سنا ہے کہ ہر قوم اس کے ساتھ جائے جس کی وہ عبادت کرتی تھی اور ہم اپنے رب کے منتظر ہیں۔بیان کیا کہ پھر اللہ جبار ان کے سامنے اس صورت کے علاوہ دوسری صورت میں آئے گا جس میں انہوں نے اسے پہلی مرتبہ دیکھا ہو گا اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں لوگ کہیں گے کہ تو ہی ہمارا رب ہے اور اس دن انبیاء کے سوا اور کوئی بات نہیں کرے گا پھر پوچھے گا کیا تمہیں اس کی کوئی نشانی معلوم ہے؟ وہ کہیں گے کہ ساق (پنڈلی) پھر اللہ اپنی پنڈلی کھولے گا اور ہر مومن اس کے لئے سجدہ میں گر جائے گا صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو دکھاوے اور شہرت کے لئے اسے سجدہ کرتے تھے وہ بھی سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی پیٹھ تختہ کی طرح ہو کر رہ جائے گی پھر انہیں پل پر لایا جائے گا ہم نے پوچھا یارسول اللہ! پل کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا وہ ایک پھسلوان گرنے کا مقام ہے اس پر سنسنیاں ہیں آنکڑے ہیں چوڑے چوڑے کانٹے ہیں ان کے سر خمدار سعدان کے کانٹوں کی طرح ہیں جو نجد کے ملک میں ہوتے ہیں مومن اس پر پلک مارنے کی طرح بجلی کی طرح ہوا کی طرح تیز رفتار گھوڑے اور سواری کی طرح گذر جائیں گے ان میں بعض تو صحیح سلامت نجات پانے والے ہوں گے اور بعض جہنم کی آگ سے جھلس کر بچ نکلنے والے ہوں گے یہاں تک کہ آخری شخص اس پر سے گھسٹتے ہوئے گذرے گا تم لوگ آج کے دن اپنا حق لینے کے لیے جتنا تقاضا اور مطالبہ مجھ سے کرتے ہو اس سے زیادہ مسلمان لوگ اللہ سے تقاضا اور مطالبہ کریں گے۔اور جب وہ دیکھیں گے کہ اپنے بھائیوں میں سے انہیں نجات ملی ہے تو وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہمارے بھائی بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ دوسرے (نیک) اعمال کرتے تھے (ان کو بھی دوزخ سے نجات فرما) چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں ایک اشرفی کے برابر بھی ایمان ہو

اسے بھی نکال لاؤ چنانچہ جن کو وہ پہچانتے ہوں گے ان کو نکالیں گے پھر وہ واپس آئیں گے اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو اسے بھی نکال لاؤ چنانچہ پہچاننے والوں کو نکال لیں گے۔سیّدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ نے (اس پر) کہا کہ اگر تم میری تصدیق نہیں کرتے تو یہ آیت پڑھو اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا اگر نیکی ہے تو اسے بڑھاتا ہے (النساء۴۰) پھر انبیاء اور مومنین اور فرشتے شفاعت کریں گے اور پروردگار کا ارشاد ہو گا کہ اب خاص میری شفاعت باقی رہ گئی ہے چنانچہ اللہ پاک دوزخ سے ایک مٹھی بھر لے گا اور ایسے لوگوں کو نکالے گا جو کوئلہ ہو گئے ہوں گے پھر وہ جنت کے سرے پر ایک نہر میں ڈال دیئے جائیں گے جسے نہر آب حیات کہا جاتا ہے اور یہ لوگ اس کے کنارے سے اس طرح ابھریں گے جس طرح سیلاب کے کوڑے کرکٹ سے سبزہ ابھر آتا ہے تم نے یہ منظر کسی چٹان کے یا کسی درخت کے کنارے دیکھا ہو گا تو جس پر دھوپ پڑتی رہتی ہے وہ سبز ابھرتا ہے اور جس پر سایہ ہوتا ہے وہ سفید ابھرتا ہے پھر وہ اس طرح نکلیں گے جیسے موتی چمکتا ہے اس کے بعد ان کی گردنوں پر مہر کر دی جائیں گی (کہ یہ اللہ کے آزاد کردہ غلام ہیں) اور انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا اہل جنت انہیں ’’عتقاء الرحمن‘‘ (رحم کرنے والے اللہ کے آزاد کردہ بندے) کہیں گے انہیں اللہ نے بلا عمل کے جو انہوں نے کیا ہو اور بلا خیر کے جو ان سے صادر ہوئی ہو جنت میں داخل کیا ہے اور ان سے کہا جائے گا کہ تمہیں وہ سب کچھ ملے گا جو تم دیکھتے ہو اور اتنا ہی اور بھی ملے گا

((یہ اس امت کے گنہگار بے عمل لوگ ہوں گے

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 115)

حدیث:

جہنم سے جنت ٹرانسفر

صحیح حدیث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ 116 الْجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَيُخْرَجُونَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوا، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرِ الْحَيَا أَوِ الْحَيَاةِ (شَكٌّ من أحد رجال السَّنَد) فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي جَانِبِ السَّيْلِ، أَلَمْ تَرَ أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً

سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے اللہ پاک فرمائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر (بھی) ایمان ہو اس کو بھی دوزخ سے نکال لو۔تب (ایسے لوگ) دوزخ سے نکال لئے جائیں گے۔اور وہ جل کر کوئلے کی طرح سیاہ ہو چکے ہوں گے۔پھر زندگی کی نہر میں یا بارش کے پانی میں ڈالے جائیں گے۔(یہاں راوی کو شک ہو گیا ہے

کہ کون سا لفظ استعمال کیا) اس وقت وہ دانے کی طرح اگ آئیں گے جس طرح ندی کے کنارے دانے اگ آتے ہیں کیا تم نے نہیں دیکھا کہ دانہ زردی مائل پیچ در پیچ نکلتا ہے؟

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 116)

حدیث:

جہنم سے جنت ٹرانسفر

صحیح حدیث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا، وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولاً رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ كَبْوًا فَيَقُولُ اللهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلأَى، فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلأَى، فَيَقُولُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلأَى، فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلأَى، فَيَقُولُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا، أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا، فَيَقُولُ تَسْخَرُ مِنِّي أَوْ تَضْحَكُ مِنِّي وَأَنْتَ الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَكَانَ يُقَالُ: ذَلِكَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً 117

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ اہل جہنم میں سے کون سب سے آخر میں وہاں سے نکلے گا اور اہل جنت میں کون سب سے آخر میں اس میں داخل ہو گا۔ایک شخص جہنم سے گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے نکلے گا اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ، وہ جنت کے پاس آئے گا لیکن اسے ایسا معلوم ہو گا کہ جنت بھری ہوئی ہے چنانچہ وہ واپس آئے گا اور عرض کرے گا اے میرے رب میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا، اللہ تعالیٰ پھر اس سے کہے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ وہ پھر آئے گا لیکن اسے ایسا معلوم ہو گا کہ جنت بھری ہوئی ہے وہ واپس لوٹے گا اور عرض کرے گا کہ اے رب میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ تمہیں دنیا اور اس سے دس گنا دیا جاتا ہے یا (اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ) تمہیں دنیا کے دس گنا دیا جاتا ہے وہ شخص کہے گا تو میرا مذاق بناتا ہے حالانکہ تو شہنشاہ ہے میں نے دیکھا کہ اس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے اور آپ کے آگے کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے اور کہا جاتا ہے کہ وہ جنت کا سب سے کم درجے والا شخص ہو گا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 117)

حدیث:

جہنم سے جنت ٹرانسفر

صحیح حدیث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ 118 فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ،

وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، وَيَقُولُ ائْتُوا نُوحًا، أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللهُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللهُ خَلِيلاً، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، ائْتُوا مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللهُ، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ، فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، ائْتُوا عِيسَى، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ، ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي، فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَهْ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِي، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، ثُمَّ أُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ فَأَقَعُ سَاجِدًا مِثْلَهُ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ حَتَّى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرے گا اس وقت لوگ کہیں گے کہ اگر ہم اپنے رب کے حضور کسی کی شفاعت لے جائیں تو نفع بخش ثابت ہو سکتی ہے ممکن ہے، ہم اپنی اس حالت سے نجات پا جائیں۔چنانچہ لوگ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے آپ ہی وہ بزرگ نبی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور آپ کے اندر اپنی چھپائی ہوئی روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا، آپ ہمارے رب کے حضور ہماری شفاعت کر دیں وہ کہیں گے کہ میں تو اس لائق نہیں ہوں پھر وہ اپنی لغزش یاد کریں گے اور کہیں گے کہ نوح کے پاس جاؤ وہ سب سے پہلے رسول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بھیجا لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے لیکن وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اس لائق نہیں ہوں وہ اپنی لغزش کا ذکر کریں گے اور کہیں گے کہ تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنایا تھا لوگ ان کے پاس آئیں گے لیکن یہ بھی یہی کہیں گے کہ میں اس لائق نہیں ہوں اپنی خطا کا ذکر کریں اور کہیں گے کہ تم لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا تھا لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے لیکن وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اس لائق نہیں ہوں اپنی خطا کا ذکر کریں گے اور کہیں گے کہ عیسیٰ کے پاس جاؤ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے لیکن یہ بھی کہیں گے کہ میں اس لائق نہیں ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ کیونکہ ان کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے اس وقت میں اپنے رب سے (شفاعت کی) اجازت چاہوں گا اور سجدہ میں گر جاؤں گا اللہ تعالیٰ جتنی دیر تک چاہے گا مجھے سجدہ میں رہنے دے گا پھر کہا جائے کہ اپنا سر اٹھا لو مانگو دیا جائے گا کہو سنا جائے گا شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی میں اپنے رب کی اس وقت ایسی حمد بیان کروں گا کہ جو اللہ تعالیٰ مجھے سکھائے گا پھر شفاعت کروں گااور میرے لئے حد مقرر کر دی جائے گی اور میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا اور اسی طرح سجدہ میں گر

جاؤں گا تیسری یا چوتھی مرتبہ جہنم میں صرف وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جنہیں قرآن نے روکا ہے (یعنی جن کے جہنم میں ہمیشہ رہنے کا ذکر قرآن میں صراحت کے ساتھ ہے)

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 118)

حدیث:

جہنم سے جنت ٹرانسفر

صحیح حدیث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ 119 النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ. فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسَى فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللهِ؛ فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ [ص:49] عَلَيْكُمْ بِعِيسَى فَإِنَّهُ رُوحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ؛ فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ فَيَأْتُونِي فَأَقُولُ: أَنَا لَهَا. فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي، وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ. فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا. فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ؛ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أُمَّتِي، أُمَّتِي. فَيُقَالُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا؛ فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أُمَّتِي، أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا؛ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ؛ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي، أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى أَدْنَى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ؛ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا؛ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ؛ فَأَقُولُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَيَقُولُ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کا دن جب آئے گا تو لوگ ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح ظاہر ہوں گے پھر وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ ہماری اپنے رب کے پاس شفاعت کیجئے وہ کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ کے خلیل ہیں لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں ہاں تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ سے شرف ہم کلامی پانے والے ہیں لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں البتہ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ

کی روح اور اس کا کلمہ ہیں چنانچہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں ہاں تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں کہوں گا کہ میں شفاعت کے لئے ہوں اور پھر میں اپنے رب سے اجازت چاہوں گا اور مجھے اجازت دی جائے گی اور اللہ تعالیٰ تعریفوں کے الفاظ مجھے الہام کرے گا جن کے ذریعہ میں اللہ کی حمد بیان کروں گا جو اس وقت مجھے یاد نہیں ہیں چنانچہ جب میں یہ تعریفیں بیان کروں گا اور اللہ کے حضور سجدہ کرنے والا ہو جاؤں گا تو مجھ سے کہا جائے گا اے محمد اپنا سر اٹھاؤ جو کہو گے وہ سنا جائے گا جو مانگو گے وہ دیا جائے گا جو شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی (یہ سن کر) میں کہوں گا اے رب میری امت میری امت کہا جائے گا کہ جاؤ اور ان سب کو نکال لاؤ جن کے دل میں جو کے دانے برابر بھی ایمان ہو چنانچہ میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا پھر میں واپس آؤں گا اور اللہ رب العزت کی یہی تعریفیں ایک بار پھر کروں گا اور اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو مجھ سے کہا جائے گا اے محمد اپنا سر اٹھاؤ جو کہو وہ سنا جائے گا جو مانگو گے وہ دیا جائے گا جو شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی پھر میں کہوں گا اے رب میری امت میری امت کہا جائے گا کہ جاؤ اور ان لوگوں کو دوزخ سے نکال لو جن کے دل میں ذرہ یا رائی برابر بھی ایمان ہو چنانچہ میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا پھر میں لوٹوں گا اور یہی تعریفیں پھر کروں گا اور اللہ کے لئے سجدہ میں چلا جاؤں گا مجھ سے کہا جائے گا اپنا سراٹھاؤ جو کہو گے سنا جائے گا جو مانگو گے دیا جائے گا جو شفاعت کرو گے قبول کی جائے گیمیں کہوں گا اے رب میری امت میری امت اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ اور جس کے دل میں ایک رائی کے دانہ کے کم سے کم تر حصہ کے برابر بھی ایمان ہو اسے بھی جہنم سے نکال لو میں پھر جاؤں گا اور نکالوں گا پھر میں چوتھی مرتبہ لوٹوں گا اور وہی تعریفیں کروں گا اور اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ میں چلا جاؤں گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے محمد اپنا سر اٹھاؤ جو کہو گے سنا جائے گا جو مانگو گے دیا جائے گا جو شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی میں کہوں گا اے رب مجھے ان کے بارے میں بھی اجازت دیجئے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری عزت میرے جلال میری کبریائی میری بڑائی کی قسم اس میں سے انہیں بھی نکالوں گا جنہوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ کہا ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 119)

باب نمبر۔9

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین جھوٹ بولے (العیاذ باللہ)

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں حضرت اِبراہیم علیہ السلام کے بارے میں اِرشاد فرمایا :

قران:

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ﴿41/19﴾

”اور کتاب میں اِبراہیمؑ کو یاد کرو، بے شک وہ سچّے نبی تھے۔“

﴿سورۃ مریم 19 آیت نمبر 41﴾

اللہ تعالیٰ نے تو حضرت اِبراہیم علیہ السلام کے سچّا ہونے کی گواہی قرآنِ کریم میں دی ہے لیکن اللؤلؤ والمرجان میں حضرت اِبراہیم علیہ السلام کو ”کاذب“ قرار دینے کی سر توڑ کوشش کی جارہی ہے۔ ملاحظہ فرمایئے :

حدیث:

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین جھوٹ بولے (العیاذ باللہ)

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ، فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ، 120 وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ: أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهَلْ تَدْرُونَ مِمَّ ذَلِكَ يُجْمَعُ النَّاسُ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي، وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لاَ يُطِيقُونَ وَلاَ يَحْتَمِلُونَ، فَيَقُولُ النَّاسُ أَلاَ تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ أَلاَ تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ، عَلَيْكُمْ بِآدَمَ، فَيَأْتُونَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ؛ فَيَقُولُونَ لَهُ: أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ، خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلاَئِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلاَ تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ آدَمُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي؛ اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ؛ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ: يَا نُوحُ إِنَّكَ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الأَرْضِ، وَقَدْ سَمَّاكَ اللهُ عَبْدًا شَكُورًا، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ: إِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ؛ وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلَى قَوْمِي، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ يَا إِبْرَاهِيمُ أَنْتَ نَبِيُّ اللهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلاَ تَرَى إِلَى مَا

نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَه، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَدْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى فَيَأْتُونَ مُوسَى، فَيَقُولُونَ: يَا مُوسَى أَنْتَ رَسُولُ اللهِ فَضَّلَكَ اللهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ عَلَى النَّاسِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ [ص:51] غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى، فَيَأْتُونَ عِيسَى، فَيَقُولُونَ يَا عِيسَى أَنْتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ، وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا، اشْفَعْ لَنَا، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ عِيسَى، إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللهِ وَخَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ، وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَفْتَحُ اللهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي، ثُمَّ يُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَقُولُ: أُمَّتِي يَا رَبِّ أُمَّتِي يَا رَبِّ فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحِمْيَرَ، أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور دستی کا حصہ آپ کو پیش کیا گیا تو آپ نے اپنے دانتوں سے اسے ایک بار نوچا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دستی کا گوشت بہت پسند تھا پھر آپ نے فرمایا قیامت کے دن میں سب لوگوں کا سردار ہوں گا تمہیں معلوم بھی ہے یہ کونسا دن ہو گا؟ اس دن دنیا کے شروع سے قیامت کے دن تک کی ساری خلقت ایک چٹیل میدان میں جمع ہو گی کہ ایک پکارنے والے کی آواز سب کے کانوں تک پہنچ سکے گی اور ایک نظر سب کو دیکھ سکے گی سورج بالکل قریب ہو جائے گا اور لوگوں کی پریشانی اور بے قراری کی کوئی حد نہ رہے گی جو برداشت سے باہر ہو جائے گی لوگ آپس میں کہیں گے دیکھتے نہیں کہ ہماری کیا حالت ہو گئی ہے کیا کوئی ایسا مقبول بندہ نہیں ہے جو اللہ پاک کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کرے؟ بعض لوگ بعض سے کہیں گے کہ حضرت آدم کے پاس چلنا چاہیے چنانچہ سب لوگ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے آپ انسانوں کے پردادا ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی طرف سے خصوصیت کے ساتھ آپ میں روح پھونکی فرشتوں کو حکم دیا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا اس لئے آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کر دیں آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ چکے ہیں حضرت آدم کہیں گے کہ میرا رب آج انتہائی غضبناک ہے اس سے پہلے اتنا غضبناک وہ

کبھی نہیں ہوا تھا اور نہ آج کے بعد کبھی اتنا غضبناک ہو گا اور رب العزت نے مجھے بھی درخت سے روکا تھا لیکن میں نے اس کی نافرمانی کی پس مجھ کو اپنی جان کی فکر ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ ہاں حضرت نوح پاس جاؤ چنانچہ سب لوگ حضرت نوح کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے نوح آپ سب سے پہلے پیغمبر ہیں جو اہل زمین کی طرف بھیجے گئے تھے اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے شکر گذار بندہ کا خطاب دیا آپ ہی ہمارے لئے اپنے رب کے نبی حضور شفاعت کر دیں آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ گئے ہیں حضرت نوح بھی کہیں گے کہ میرا رب آج اتنا غضبناک ہے کہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک نہیں تھا اور نہ آج کے بعد کبھی اتنا غضبناک ہو گا اور مجھے ایک دعا کی قبولیت کا یقین دلایا گیا تھا جو میں نے اپنی قوم کے خلاف کر لی تھی آج مجھ کو اپنے ہی نفس کی فکر ہے تم میرا سوا کسی اور کے پاس جاؤ حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ سب لوگ حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے ابراہیم آپ اللہ کے نبی اور اللہ کے خلیل ہیں روئے زمین میں منتخب آپ ہماری شفاعت کیجئے آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں حضرت ابراہیم بھی کہیں گے کہ آج میرا رب بہت غضبناک ہے؟ اتنا غضبناک نہ وہ پہلے ہوا تھا اور نہ آج کے بعد ہو گا اور میں نے تین جھوٹ بولے تھے بس مجھ کو اپنے نفس کی فکر ہے میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ ہاں حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ سب لوگ حضرت موسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے موسیٰ آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی طرف سے رسالت اور اپنے کلام کے ذریعہ فضیلت دی آپ ہماری شفاعت اپنے رب کے حضور کریں آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں حضرت موسیٰ کہیں گے کہ آج اللہ تعالیٰ بہت غضبناک ہے اتنا غضبناک کہ وہ نہ پہلے کبھی ہوا تھا اور نہ آج کے بعد کبھی ہو گا اور میں نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا حالانکہ اللہ کی طرف سے مجھے اس کا کوئی حکم نہیں ملا تھا نفسی نفسی نفسی بس مجھ کو آج اپنی فکر ہے میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ ہاں عیسیٰ کے پاس جاؤ سب لوگ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے عیسیٰ آپ اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جسے اللہ نے مریم پر ڈالا تھا اور اللہ کی طرف سے روح ہیں آپ نے بچپن میں ماں کی گود ہی میں لوگوں سے بات کی تھی ہماری شفاعت کیجئے آپ خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہماری کیا حالت ہو چکی ہے حضرت عیسیٰ بھی کہیں گے کہ میرا رب آج اس درجہ غضبناک ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک ہوا تھا اور نہ کبھی ہو گا اور آپ کسی لغزش کا ذکر نہیں کریں گے (صرف) اتنا کہیں گے نفسی نفسی نفسی میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ ہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ سب لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے۔اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اللہ کے رسول اور سب سے آخری پیغمبر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں اپنے رب کے دربار میں ہماری شفاعت کیجئے آپ خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ

چکے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر میں آگے بڑھوں گا اور عرش تلے لوگ بعض سے کہیں گے کہ حضرت آدم کے پاس چلنا چاہیے چنانچہ سب لوگ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے آپ انسانوں کے پردادا ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی طرف سے خصوصیت کے ساتھ آپ میں روح پھونکی فرشتوں کو حکم دیا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا اس لئے آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کر دیں آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ چکے ہیں حضرت آدم کہیں گے کہ میرا رب آج انتہائی غضبناک ہے اس سے پہلے اتنا غضبناک وہ کبھی نہیں ہوا تھا اور نہ آج کے بعد کبھی اتنا غضبناک ہو گا اور رب العزت نے مجھے بھی درخت سے روکا تھا لیکن میں نے اس کی نافرمانی کی پس مجھ کو اپنی جان کی فکر ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ ہاں حضرت نوح پاس جاؤ چنانچہ سب لوگ حضرت نوح کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے نوح آپ سب سے پہلے پیغمبر ہیں جو اہل زمین کی طرف بھیجے گئے تھے اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے شکر گذار بندہ کا خطاب دیا آپ ہی ہمارے لئے اپنے رب کے نبی حضور شفاعت کر دیں آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ گئے ہیں حضرت نوح بھی کہیں گے کہ میرا رب آج اتنا غضبناک ہے کہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک نہیں تھا اور نہ آج کے بعد کبھی اتنا غضبناک ہو گا اور مجھے ایک دعا کی قبولیت کا یقین دلایا گیا تھا جو میں نے اپنی قوم کے خلاف کر لی تھی آج مجھ کو اپنے ہی نفس کی فکر ہے تم میرا سوا کسی اور کے پاس جاؤ حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ سب لوگ حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے ابراہیم آپ اللہ کے نبی اور اللہ کے خلیل ہیں روئے زمین میں منتخب آپ ہماری شفاعت کیجئے آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں حضرت ابراہیم بھی کہیں گے کہ آج میرا رب بہت غضبناک ہے؟ اتنا غضبناک نہ وہ پہلے ہوا تھا اور نہ آج کے بعد ہو گا اور میں نے تین جھوٹ بولے تھے بس مجھ کو اپنے نفس کی فکر ہے میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ ہاں حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ سب لوگ حضرت موسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے موسیٰ آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی طرف سے رسالت اور اپنے کلام کے ذریعہ فضیلت دی آپ ہماری شفاعت اپنے رب کے حضور کریں آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں حضرت موسیٰ کہیں گے کہ آج اللہ تعالیٰ بہت غضبناک ہے اتنا غضبناک کہ وہ نہ پہلے کبھی ہوا تھا اور نہ آج کے بعد کبھی ہو گا اور میں نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا حالانکہ اللہ کی طرف سے مجھے اس کا کوئی حکم نہیں ملا تھا نفسی نفسی بس مجھ کو آج اپنی فکر ہے میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ ہاں عیسیٰ کے پاس جاؤ سب لوگ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے عیسیٰ آپ اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جسے اللہ نے مریم پر ڈالا تھا اور اللہ کی طرف سے روح ہیں آپ نے بچپن میں ماں کی گود ہی میں لوگوں سے بات کی تھی ہماری شفاعت کیجئے آپ خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہماری کیا حالت ہو چکی

ہے حضرت عیسیٰ بھی کہیں گے کہ میرا رب آج اس درجہ غضبناک ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک ہوا تھا اور نہ کبھی ہو گا اور آپ کسی لغزش کا ذکر نہیں کریں گے (صرف) اتنا کہیں گے نفسی نفسی میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ ہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ سب لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے۔اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اللہ کے رسول اور سب سے آخری پیغمبر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں اپنے رب کے دربار میں ہماری شفاعت کیجئے آپ خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر میں آگے بڑھوں گا اور عرش تلے

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 120)

حدیث:

حضرت ابراہیم جھوٹ بولتے تھے

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، إِلاَّ ثَلاَثَ كَذَبَاتٍ: **1531** ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِي ذَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَوْلُهُ (إِنِّي سَقِيمٌ) وَقَوْلُهُ (بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هذَا) وَقَالَ: بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ، إِذْ أَتَى عَلَى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ ههُنَا رَجُلاً مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَسَأَلَهُ عَنْهَا، فَقَالَ: مَنْ هذِهِ قَالَ: أُخْتِي فَأَتَى سَارَةَ، قَالَ: يَا سَارَةُ لَيْسَ عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ، وَإِنَّ هذَا سَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّكِ أُخْتِي، فَلاَ تُكَذِّبِينِي فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهِ، فَأُخِذَ فَقَالَ: ادْعِي اللهَ لِي، وَلاَ أَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللهَ، فَأُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ، فَأُخِذَ مِثْلَهَا أَوْ أَشَدَّ فَقَالَ: ادْعِي اللهَ لِي وَلاَ أَضُرُّكِ فَدَعَتْ، فَأُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهِ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ لَمْ تَأْتُونِي بِإِنْسَانٍ، إِنَّمَا أَتَيْتُمُونِي بِشَيْطَانٍ فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ فَأَتَتْهُ، وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ، مَهْيَا قَالَتْ رَدَّ اللهُ كَيْدَ الْكَافِرِ (أَوِ الْفَاجِرِ) فِي نَحْرِهِ، وَأَخْدَمَ هَاجَرَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: تِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین مرتبہ جھوٹ بولا تھا' دو ان میں سے خالص اللہ عزوجل کی رضا کے لیے تھے۔ایک تو ان کا فرمانا (بطور توریہ کے) کہ ''میں بیمار ہوں'' اور دوسرا ان کا یہ فرمانا کہ ''بلکہ یہ کام تو ان کے بڑے (بت) نے کیا ہے'' اور بیان کیا کہ ایک مرتبہ ابراہیم اور سارہ رحمہ اللہ ایک ظالم بادشاہ کی حدود سلطنت سے گزرے تھے۔بادشاہ کو خبر ملی کہ یہاں ایک شخص آیا ہوا ہے اور اس کے ساتھ دنیا کی ایک خوبصورت ترین عورت ہے۔بادشاہ نے ابراہیم علیہ السلام کے پاس اپنا آدمی بھیج کر انہیں بلوایا اور حضرت سارہ علیہا السلام کے متعلق پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ میری بہن ہیں۔پھر آپ سارہ علیہا السلام کے پاس آئے اور فرمایا کہ اے سارہ! یہاں میرے اور تمہارے سوا اور

کوئی بھی مومن نہیں ہے اور اس بادشاہ نے مجھ سے پوچھا تو میں نے اس سے کہہ دیا کہ تم میری (دینی اعتبار سے) بہن ہو۔اس لئے اب تم کوئی ایسی بات نہ کہنا جس سے میں جھوٹا بنوں۔پھر اس ظالم نے حضرت سارہ کو بلوایا اور جب وہ اس کے پاس گئیں تو اس نے ان کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہا لیکن فوراً ہی پکڑ لیا گیا۔پھر وہ کہنے لگا کہ میرے لئے اللہ سے دعا کرو (کہ اس مصیبت سے نجات دے) میں اب تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا' چنانچہ انہوں نے اللہ سے دعا کی اور وہ چھوڑ دیا گیا۔لیکن پھر دوسری مرتبہ اس نے ہاتھ بڑھایا اور اس مرتبہ بھی اس طرح پکڑ لیا گیا' بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت اور پھر کہنے لگا کہ اللہ سے میرے لئے دعا کرو' میں اب تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔سارہ علیہا السلام نے دعا کی اور وہ چھوڑ دیا گیا۔اس کے بعد اس نے اپنے کسی خدمت گار کو بلا کر کہا کہ تم لوگ میرے پاس کسی انسان کو نہیں لائے ہو' یہ تو کوئی سرکش جن ہے (جاتے ہوئے) سارہ علیہا السلام کو اس نے ہاجرہ علیہا السلام خدمت میں دیں۔جب حضرت سارہ آئیں تو ابراہیم علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔آپ نے ہاتھ کے اشارہ سے ان کا حال پوچھا۔انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کافر یا (یہ کہا کہ) فاجر کے فریب کو اسی کے منہ پر دے مارا اور ہاجرہ کو خدمت کے لیے دیا۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے بنی ماء السماء (اے آسمانی پانی کی اولاد! یعنی اہل عرب) تمہاری والدہ یہی (حضرت ہاجرہ علیہا السلام) ہیں۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1531)

*۔قرآن Vs اجماعِ امت۔

ہر پیغمبر صدیق ہوتا ھے،، اور ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں تو خصوصی طور پر اللہ نے کہا کہ وہ صدیق نبی تھے۔(إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا)۔

بخاری شریف کی ایک روایت کا مفہوم کچھ یوں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن جب لوگ اپنی بخشش کی غرض سے سفارش کے لئے حضرت ابراہیمؑ کے پاس جائیں گے تو وہ جواب دیں گے کہ میں تمہاری سفارش کے قابل نہیں ، کیونکہ میں تو پہلے ہی دنیا میں تین دفعہ جھوٹ بول چکا ہوں، اس لئے مجھے تو اپنی بخشش کی فکر لگی ہوئی ہے، میں اللہ کے ہاں تمہارا مقدمہ کس منہ سے لے کر جاؤں؟،لہٰذا آپ سب لوگ اس کام کے لئے حضرت موسیٰؑ کی خدمات حاصل کرو۔۔۔۔

اجماعِ امت:

اس روایت کی بنیاد پر ایک ہزار سال سے زائد عرصے سے ہمارے مذہبی پیشواؤں کا ''اجماع'' ہے کہ حضرت ابراہیم نے زندگی میں تین دفعہ کذب بیانی کا جرم کیا، اور جرم بھی اس قدر شدید کہ وہ آخرت میں اللہ کے

سامنے نہ صرف شرمندہ ہیں بلکہ انہوں نے اللہ کے ہاں تمام دنیا کی بخشش کی سفارش کرنی تھی، لیکن اس جرم کی وجہ سے نہ کر پائیں گے۔

روایت وضعی یا درست :

اب اگر ان تینوں مزعومہ تین عدد جھوٹوں میں سے ایک عدد بھی غلط ثابت ہو جائے تو ظاہر سی بات ہے کہ وہ پوری روایت کو وضعی ثابت کرنے کے لئے کافی ھو گا۔۔۔

ملاحظہ فرمایئے "جھوٹ" :

جب ابراہیم علیہ السلام نے کافروں کے تمام چھوٹے بت توڑ دیئے تو کافروں نے کہا:

قَالُوا أَأَنتَ فَعَلْتَ هَذَا بِآلِهَتِنَا يَا إِبْرَاهِيمُ

اے ابراہیم کیا ہمارے معبودوں کے ساتھ تو نے یہ سب کیا ہے؟؟؟

ابراہیم علیہ السلام نے جواب میں کیا کہا جس کو یہ جھوٹ بر قیمتِ معزول از شفاعت سمجھا جاتا ہے؟ سنئیے :

قَالَ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا فَاسْأَلُوهُمْ إِن كَانُوا يَنطِقُون۔۔۔ابراہیم (ع) نے کہا بلکہ یہ سب ان بتوں میں سے بڑے بت نے خود کیا ھے سو پوچھ لو ان بتوں سے اگر یہ بولتے ہیں تو۔۔۔!!!۔

آپ نے غور فرمایا! کیا ہی عظیم جواب تھا،، ان کا منہ بند کر کے رکھ دیا یہ جواب دے کر۔

لیکن اب دیکھئے کہ ابراہیم علیہ السلام کا یہ جواب بارگاہِ ایزدی میں مقبول و مستحسن ٹھہرا یا جرم؟

اور یہ کہ ہمارے مذہبی پیشواؤں نے حضرت ابراہیمؑ کے اس جواب کو کیا سمجھا اور مخاطب مشرکوں نے کیا سمجھا۔ پھر موازنہ کیجئے اُن کافروں اور ہمارے مولویوں میں،،۔۔۔

مذہبی پیشواؤں کی فہم :

افسوس کہ ہماری مذہبی پیشوائیت کے ہاں ابراہیم علیہ السلام کا یہ جواب ایک ایسا جرم عظیم ٹھہرا کہ انہوں نے اربوں کھربوں لوگوں کی سفارش کرنی تھی،مگر اس جرم کی پاداش میں ابراہیم علیہ السلام اس کام کے قابل نہ رہے۔۔۔۔۔

مخاطب کفار کی فہم :

جب ابراہیم کا یہ جواب مخاطب کافروں نے سنا تو ان کی کیفیت کا نقشہ قرآن نے یوں کھینچا:

فَرَجَعُوا إِلَىٰ أَنفُسِهِمْ فَقَالُوا إِنَّكُمْ أَنتُمُ الظَّالِمُونَ۔۔اپنے دلوں میں ہی رجوع کر لیا،، اور کہا کہ کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اصل میں ظالم تو ہم ہی ہیں۔۔۔آگے سنئے۔۔

ثُمَّ نُكِسُوا عَلَىٰ رُءُوسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هَٰؤُلَاءِ يَنطِقُونَ

ابراہیمؑ کا یہ جواب سن کر کافروں کے سر شرم سے جھک گئے، وہ بولے اے ابراہیم اس میں کوئی شک والی بات ہی نہیں ہے، تو جانتا ھے کہ یہ بت تو بولتے ہی نہیں۔۔۔

پھر حضرت ابراہیم بولے:

قَالَ أَفَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكُمْ شَيْئًا وَلَا يَضُرُّكُمْ

فرمایا اے بے عقلو! تم ان کی عبودیت اختیار کئے ہوئے ہو جو کسی نفع و نقصان کا اختیار ہی نہیں رکھتے؟؟؟!!!!۔

پھر مزید کہا:

أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

تف ہے تم پر اور تمہارے ان بتوں پر ، ایک اللہ کو چھوڑ کر جن کی تم عبودیت اختیار کئے ہوئے ہو۔۔۔۔

(سورہ الانبیا 62-67)

اندازہ فرمائیں ،، کہ ابراہیمؑ کے جو الفاظ اجماعِ امت میں جھوٹ ٹھہرے، وہی الفاظ کافروں کے ہاں ابراھیمؑ کی واضح صداقت کی دلیل بن چکے۔۔۔

بارگاہِ ایزدی میں ابراہیم کے ان الفاظ کی اہمیت :

عزیزانِ گرامی! (جو مذہبی تعصب کا شکار نہیں) دل سے فیصلہ کریں کہ ابراہیم علیہ السلام کے یہ الفاظ جو انہوں نے بڑی دانائی اور پوری طرح تول کر بولے اور اللہ کے ہاں مقبول ٹھہرے یا قابلِ گرفت؟ اور ابراہیمؑ کے ان الفاظ پر اللہ تعالیٰ کو اس قدر ناز تھا کہ قیامت تک بطورِ ہدایت اس واقعے کے ہزاروں سال بعد بھی قرآن میں درج کر کے ان کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے انسانوں کی رہنمائی کے لئے محفوظ کر دیا،

کہ سنو لوگو!! اس طرح کے کاموں کا جواب دینا ہو تو اسوہ ابراہیمی اپنے سامنے رکھئے،، اور ایسا ہی جواب دیجئے، جو مقبولِ خدا ہے۔۔۔۔

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ

خدا کو اس وقت کتنا ناز ہوا ھو گا اپنے پیغمبر کے اِس جواب پر،، خدا کس قدر خوش ہو گا ابراہیم کے یہ الفاظ سن کر۔۔۔اسی لئے تو قرآن میں درج کر دیئے۔

مگر افسوس ہمارے مذہبی پیشوا ایک روایت کو سچ ثابت کرنے کے لئے ایک اولوالعزم پیغمبر کو جھوٹا کہنے پر تُلے بیٹھے ہیں۔۔۔اور پھر وہ الفاظ جن کو سن کر مشرکون کو ابراہیم کی صداقت کا یقین ہو رہا ھے، مگر افسوس کہ بخاری شریف کے مصنف اور ہمارے مذہبی پیشواؤں کو ابراہیمؑ کی کذب بیانی کے جرم کا یقین ہو رہا ہے۔۔۔۔

ان مسلمانوں سے وہ کافر اور مشرک ہی اچھے ہیں جنہوں نے یہ بات سن کر پیغمبر پر نہ صرف یہ کہ جھوٹ کا الزام نہیں لگایا، بلکہ ان کی صداقت پر یقین کر لیا۔کہا ظالم تو نہیں ظالم ہم ہی ہیں، جھوٹا تو نہیں جھوٹے ہم ہی ہیں،۔۔۔۔

أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ

حضرت ابراہیمؑ کے نام دو عدد جھوٹ اور منسوب کئے جاتے ہیں، ایک غیر منطقی جھوٹ یہودیوں نے براہِ راست اپنی تحریف شدہ کتاب سے تحفے کے طور پر ان کو دیا ہے، اور دوسرا قرآن کی ایک مزید آیت سے غلط استدلال ہے۔لیکن ہم سمجھتے ہیں، کہ اگر ایک بات ابراہیمؑ کا جھوٹ نہیں ، تو اسی سے پوری روایت کا وضعی اور لغو ہونا واضح ہو جاتا ہے)۔

(فیس بک سے کاپی کیا گیا ایک مضمون)

موزوں پر مسح

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں سورۃ النساء کی آیت 43 میں فرمایا :

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿43/4﴾

ترجمہ: ”اے ایمان والو! تم نماز کے نزدیک نہ جاؤ جب تم نشہ کی حالت میں ہو، یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ (اُس وقت جبکہ غسل کی حاجت ہو سوائے حالتِ سفر کے، یہاں تک کہ تم غسل کر لو اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی بیت الخلاء سے آئے یا تم عورتوں کے پاس گئے (ہم صحبت ہوئے) پھر تم نے پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو، مسح کر لو اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں کا، بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔“

{سورۃ النساء 4 آیت نمبر 43}

اور سورۃ المائدہ کی آیت 6 میں فرمایا:

”اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کر لو۔“

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ دھو لو اور ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سروں پر مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھو لو اور اگر تم ناپاک ہو تو نہا لو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا کوئی تم میں سے جائے ضرور سے آیا ہو یا عورتوں کے پاس گئے ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کر لو اور اسے اپنے مونہوں او رہاتھوں پر مل لو اللہ تم پر تنگی کرنا نہیں چاہتا لیکن تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے اور تاکہ اپنا احسان تم پر پورا کرے تاکہ تم شکر کرو۔

(سورۃ المائدہ آیت نمبر 6)

قرآن میں پاؤں دھونے کا حکم ہے لیکن درج ذیل روایات میں موزوں پر مسح کا حکم دیا جارہا ہے:

حدیث:

موزوں پر مسح

صحیح حدیث جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى، فَسُئِلَ فَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هذَا 155

سیّدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا پھر کھڑے ہوئے اور (موزوں سمیت) نماز پڑھی آپ سے جب اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 155)

حدیث:

موزوں پر مسح

صحیح حدیث الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ، فَصَبَّ عَلَيْهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ، فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ 157

سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔(ایک دفعہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے لئے باہر گئے تو سیّدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ پانی کا ایک برتن لے کر آپ کے پیچھے گئے،جب آپ قضاء حاجت سے فارغ ہو گئے تو سیّدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے(آپ کو وضو کراتے ہوئے) آپ(کے اعضاء مبارکہ) پر پانی ڈالا۔آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 157)

حدیث:

موزوں پر مسح

صحیح حدیث الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ: يَا مُغِيرَةُ خُذِ الإِدَاوَةَ، فَأَخَذْتُهَا، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي، فَقَضَى حَاجَتَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَأْمِيَّةٌ، فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَهُ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ، فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا، فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلاَةِ، وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلَّى 158

سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر (غزوہ تبوک) میں تھا آپ نے ایک موقعہ پر فرمایا مغیرہ پانی کی چھاگل اٹھا لے میں نے اسے اٹھا لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور میری نظروں سے چھپ گئے آپ نے قضائے حاجت کی اس وقت آپ شامی جبہ پہنے ہوئے تھے آپ ہاتھ کھولنے کے لئے آستین اوپر چڑھانی چاہتے تھے لیکن وہ تنگ تھی اس لئے آستین کے اندر سے ہاتھ باہر نکالا میں نے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لئے وضو کی طرح وضو کیا اور اپنے خفین (موزے) پر مسح کیا، پھر نماز پڑھی۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 158)

حدیث:

موزوں پر مسح

صحیح حدیث الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ: أَمَعَكَ مَاءٌ قُلْتُ: نَعَمْ، فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ، فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فِي سَوَادِ اللَّيْلِ، ثُمَّ جَاءَ، فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ الإِدَاوَةَ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا، حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ، فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ أَهْوَيْتُ لأَنْزِعَ خُفَّيْهِ، فَقَالَ: دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا 159

سیّدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک رات سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری سے اترے اور چلتے رہے یہاں تک کہ رات کی تاریکی میں آپ چھپ گئے پھر واپس تشریف لائے تو میں نے برتن کا پانی آپ کو استعمال کرایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ دھویا ہاتھ دھوئے آپ اون کا جبہ پہنے ہوئے تھے جس کی آستین چڑھانی آپ کے لیے دشوار تھیں چنانچہ آپ نے اپنے ہاتھ جبہ کے نیچے سے نکالے اور بازؤوں کو (کہنیوں تک) دھویا پھر سر پر مسح کیا پھر میں بڑھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موزے اتار دوں لیکن آپ نے فرمایا کہ رہنے دو میں نے طہارت کے بعد انہیں پہنا تھا چنانچہ آپ نے ان پر مسح کیا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 159)

باب نمبر۔11

کتے کے جوٹھے برتن کو سات دفعہ دھوو

سورۃ النساء آیت 43 اور سورۃ المائدہ آیت 6 کا مکمل ترجمہ گذشتہ صفحات پر بیان کیا گیا ہے جس میں اللہ نے وُضو کے متعلق بھی تفصیلاً بیان کیا ہے اور فرمایا کہ اللہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کردے۔ تیمم کا ذِکر بھی اُن دو آیات میں آیا ہے جس میں فرمایا کہ تیمم کیلئے بھی "پاک مٹی" کا اِنتخاب ضروری ہے لیکن اِن روایات کا کیا کیا جائے جن میں تعلیم یہ دی جا رہی ہے کہ جس پانی میں کتّا منہ ڈال دے اُس سے وضو کرنا درست ہے۔ کہتے ہیں اندھوں میں کانا راجہ ہوتا ہے۔ ایک صاحب سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ چونکہ اِس پانی کے وُضو سے دِل میں کھٹکا سا ہوتا ہے لہٰذا پہلے اِس پانی سے وُضو کرے اور پھر بعد میں تیمم کرے تا کہ کھٹکا نہ رہے۔ یعنی پہلے اس پلید پانی سے وُضو کرلو اور بعد میں پاک مٹی سے تیمم۔ یہ ہے دِین! آیئے پوری حدیث لفظ بہ لفظ آپ کے سامنے بمعہ حوالہ جات پیش کرتے ہیں:

حدیث:

وَكَانَ عَطَاءٌ لَا يَرَى بِهِ بَأْسًا أَنْ يُتَّخَذَ مِنْهَا الْخُيُوطُ وَالْحِبَالُ، وَسُؤْرِ الْكِلَابِ وَمَمَرِّهَا فِي الْمَسْجِدِ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ إِذَا وَلَغَ فِي إِنَاءٍ لَيْسَ لَهُ وَضُوءٌ غَيْرُهُ يَتَوَضَّأُ بِهِ. وَقَالَ سُفْيَانُ هَذَا الْفِقْهُ بِعَيْنِهِ، يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: {فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا} وَهَذَا مَاءٌ، وَفِي النَّفْسِ مِنْهُ شَيْءٌ، يَتَوَضَّأُ بِهِ وَيَتَيَمَّمُ.

ترجمہ: "وہ پانی جس سے آدمی کے بال دھوئے جائیں۔ عطاء اِن سے ڈوریاں اور رسیاں بنانے میں مضائقہ نہیں سمجھتے تھے اور کتّے کے جھوٹے اور اُن کے مسجد سے گزرنے میں۔ زُہری نے کہا کہ کتّا جب برتن میں منہ ڈال دے اور اِس کے سوا وضو کیلئے اور پانی نہ ہو تو اُسی سے وضو کرے۔ سفیان ثوری کا قول ہے کہ یہ فقہ بالکل حکمِ خداوندی کے مطابق ہے کہ جب تم پانی نہ پاؤ تو تیمم کرلو اور یہ بھی پانی ہے۔ چونکہ اِس سے دِل میں کھٹکا سا ہوتا ہے لہٰذا اِس سے وُضو کرے اور تیمم بھی کرے۔

{صحیح بخاری جلد اوّل کتاب الوضو باب نمبر 128 صفحہ نمبر 174، انٹرنیشنل نمبر باب 33}

دوسری طرف اللؤلؤ والمرجان میں لکھا ہے کہ:

حدیث:

کتے کے جوٹھے برتن کو سات دفعہ دھوو

صحيح حديث أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا 160

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کتا برتن میں سے

((کچھ) پی لے تو اس کو سات مرتبہ دھو لو (تو پاک ہو جائے گا

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 160)

میرا خیال ہے کہ آپ کو اِس یونانی فلسفے کی سمجھ آگئی ہو گی کہ کتّے کے منہ مارنے سے برتن تو پلید ہو جاتا ہے اِس لئے اِسے سات دفعہ دھونا ضروری ہے لیکن اِس پانی سے وُضو کرنے سے اِنسان پاک ہو جاتا ہے اور نماز پڑھ سکتا ہے۔

باب نمبر۔12

پتھر کپڑے لے کر بھاگ گیا

قرآنِ کریم میں ربّ تعالیٰ کا ارشادِ مبارک ہے :

قران:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا (69/33)

ترجمہ:" اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنھوں نے موسیٰؑ کو ستایا تو اللہ نے انہیں بَری کر دیا اس سے جو وہ کہتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک باعزّت تھے۔"

{سورۃ الاحزاب سورہ نمبر 33 آیت نمبر 69}

ایک جگہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان سے بھی کہلوایا گیا کہ :

قران:

يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ (5/61)

" اے میری قوم! تم مجھے کیوں ستاتے ہو۔"

{سورۃ الصف سورہ نمبر 61 آیت نمبر 5}

بنی اسرائیل، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیسے ستاتے تھے، قرآنِ مجید نے اس کی تفصیل بھی دی ہے مثلاً :

1۔ یہ مطالبہ کہ ہمیں بھی پرستش کیلئے بت بنا دیں :

قران:

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰۤى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَاۤ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ (138/7)

ترجمہ:" اور ہم نے بنی اسرائیل کو بحر (قلزم) کے پار اُتارا، پس وہ ایک ایسی قوم کے پاس آئے جو اپنے بتوں (کی پوجا) پر جمے بیٹھے تھے، وہ بولے اے موسیٰؑ! ہمارے لیے ایسے بت بنا دے جیسے ان کے ہیں، (موسیٰؑ) نے کہا بے شک تم لوگ جہل (نادانی) کرتے ہو۔"

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 138}

2۔خدا کو بے نقاب دیکھنے کا مطالبہ :

قران:

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ (55/2)

ترجمہ:" اور جب تم نے کہااے موسیٰؑ! ہم تجھے ہر گز نہ مانیں گے جب تک اللہ کو ہم کھلم کھلا نہ دیکھ لیں، پھر تمہیں بجلی کی کڑک نے آلیا اور تم دیکھ رہے تھے۔"(سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 55)

قران:

يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ج ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ م بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ج وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا {153/4

ترجمہ:" اہلِ کتاب آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ان پر آسمان سے کتاب اُتار لائیں، سو وہ سوال کر چکے ہیں موسیٰؑ سے اس سے بھی بڑا ،انہوں نے کہا ہمیں اللہ کو علانیہ (کھلم کھلا) دکھادے، سو انہیں بجلی نے آپکڑا ان کے ظلم کے باعث، پھر انہوں نے گوسالہ کو (معبود) بنالیا اس کے بعد کہ ان کے پاس نشانیاں آگئیں سو ہم نے اس سے درگزر کیا اور ہم نے موسیٰؑ کو صریح غلبہ دیا۔"

{سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 153}

قران:

وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ج فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ط اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ج اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ط تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ط اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ (155/7)

ترجمہ:" اور موسیٰؑ نے اپنی قوم سے ہمارے وعدہ کیلئے ستّر (70) آدمی چُن لیے، پھر جب انہیں زلزلہ نے آلیا، اس نے کہا اے میرے ربّ! تُو اگر چاہتا تو اس سے پہلے انہیں اور مجھے ہلاک کر دیتا، کیا تُو ہمیں اس پر ہلاک کر دے گا جو ہم میں سے بیوقوفوں نے کیا! یہ نہیں مگر (صرف) تیری آزمائش ہے، تُو اس سے جس کو چاہے گمراہ کرے اور تُو جس کو چاہے ہدایت دے، تُو ہمارا کارساز ہے اور ہم پر رحم فرما اور تُو بہترین بخشنے والا ہے۔"

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 55}

3۔ ارضِ مقدس میں داخلے سے انکار :

قران:

يَاقَوْمِ ادْخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِكُمْ فَتَنقَلِبُوا خَاسِرِينَ ﴿٢١﴾ قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِنَّ فِيهَا قَوْمًا جَبَّارِينَ وَإِنَّا لَن نَّدْخُلَهَا حَتَّىٰ يَخْرُجُوا مِنْهَا فَإِن يَخْرُجُوا مِنْهَا فَإِنَّا دَاخِلُونَ ﴿٢٢﴾ قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَإِذَا دَخَلْتُمُوهُ فَإِنَّكُمْ غَالِبُونَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٢٣﴾ قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِنَّا لَن نَّدْخُلَهَا أَبَدًا مَّا دَامُوا فِيهَا ۖ فَاذْهَبْ أَنتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ ﴿5/21-24﴾

ترجمہ: ”اے میری قوم! ارضِ مقدّس میں داخل ہو جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دی ہے، اور اپنی پیٹھ پھیرتے ہوئے نہ لوٹو ورنہ تم نقصان میں جا پڑو گے۔ انہوں نے کہا اے موسیٰؑ! بے شک اس میں ایک زبردست قوم ہے اور ہم وہاں ہر گز داخل نہ ہوں گے یہاں تک کہ وہ اس میں سے نکل جائیں، پھر اگر وہ اس میں سے نکلے تو ہم ضرور اس میں داخل ہونگے۔ ڈرنے والوں میں سے دو آدمیوں نے کہا، ان دونوں پر اللہ نے انعام کیا تھا کہ تم ان پر دروازہ سے (حملہ کر کے) داخل ہو جاؤ، جب تم اس میں داخل ہو گے تو تم ہی غالب ہو گے، اور اللہ پر بھروسہ رکھو اگر تم ایمان والے ہو۔ انہوں نے کہا اے موسیٰؑ! جب تک وہ اس میں ہیں ہم وہاں کبھی بھی ہر گز داخل نہ ہونگے، سو تُو جا، اور تیرا ربّ، تم دونوں لڑو، ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔“ (سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 21 تا 24)

4۔ تیرے آنے سے پہلے بھی اور اب بھی ہم مصیبت میں رہے:

قران:

قَالُوٓا أُوذِينَا مِن قَبْلِ أَن تَأْتِيَنَا وَمِنۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۚ قَالَ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ (7/129)

ترجمہ: ”وہ بولے ہم اذیّت دیئے گئے اس سے قبل کہ آپ ہم میں آتے اور اس کے بعد کہ آپ ہم میں آئے۔ (موسیٰؑ نے) کہا قریب ہے تمہارا ربّ تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے اور تمہیں زمین میں خلیفہ (نائب) بنا دے پھر دیکھے گا تم کیسے کام کرتے ہو۔“

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 129}

5۔ ہم ایک کھانے پر صبر نہ کریں گے :

قران:

وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَن نَّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ مِن بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۖ قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ ۚ اهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُم مَّا سَأَلْتُمْ ۗ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ﴿61/2﴾

ترجمہ: " اور جب تم نے کہا اے موسیٰؑ! ہم ایک کھانے پر ہر گز صبر نہ کریں گے، آپ ہمارے لیے اپنے ربّ سے دُعا کریں ہمارے لیے نکالے جو زمین اُگاتی ہے کچھ ترکاری اور ککڑی اور گندم اور مسور اور پیاز۔ اس نے کہا کیا تم بدلنا چاہتے ہو وہ جو ادنی ہے اس سے جو بہتر ہے، تم شہر میں اُترو بے شک تمہارے لیے ہوگا جو تم مانگتے ہو، اور ان پر ذلّت اور محتاجی ڈال دی گئی اور وہ لوٹے اللہ کے غضب کے ساتھ، یہ اس لیے ہوا کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے، اور ناحق نبیوں کو قتل کرتے تھے، یہ اس لیے ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے بڑھتے گئے۔" (سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 61)

6۔ گائے کے معاملے میں کٹ حجتیاں :

قرآن:

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تَذْبَحُوا بَقَرَةً ۖ قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۖ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذَٰلِكَ ۖ فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ﴿٦٨﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ ﴿٦٩﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ﴿٧٠﴾ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيهَا ۚ قَالُوا الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۚ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ﴿71-67/2﴾

ترجمہ: " اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو، وہ کہنے لگے کیا تم ہم سے مذاق کرتے ہو، اس نے کہا میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں کہ میں جاہلوں سے ہو جاؤں، انہوں نے کہا اپنے ربّ سے ہمارے لیے دُعا کریں کہ وہ ہمیں بتلائے وہ کیسی ہے اس نے کہا بے شک وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ بوڑھی ہے اور نہ چھوٹی عمر کی اس کے درمیانی جوان ہے، پس تمہیں جو حکم دیا جاتا ہے کرو۔ انہوں نے کہا ہمارے لیے دُعا کریں اپنے ربّ سے کہ وہ ہمیں بتلادے اس کا رنگ کیسا ہے، اس نے کہا بے شک وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے زرد رنگ کی، اس کا رنگ خوب گہرا ہے، دیکھنے والوں کو اچھی لگتی ہے۔ انہوں نے کہا ہمارے لیے اپنے ربّ سے دُعا کریں وہ ہمیں بتلادے وہ کیسی ہے، کیونکہ گائے میں ہم پر اشتباہ ہو گیا، اور اگر اللہ نے چاہا تو بے شک ہم ضرور ہدایت پا لیں گے۔ اس نے کہا بے شک وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے نہ سدھی ہو، نہ زمین جوتتی نہ کھیتی کو پانی دیتی، بے عیب، اس میں کوئی داغ نہیں، وہ بولے اب تم ٹھیک بات لائے پھر انہوں نے اسے ذبح کیا اور وہ لگتے نہ تھے کہ وہ (ذبح) کریں۔"

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 67 تا 71}

7۔ سبت کی عہد شکنی :

قران:

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ (65/2)

" اورالبتہ تم نے (ان لوگوں کو) جان لیا جنہوں نے تم میں سے ہفتہ کے دن میں زیادتی کی تب ہم نے ان سے کہا تم ذلیل بندر ہو جاؤ۔"

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 65}

قران:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُم مِّن قَبْلِ أَن نَّطْمِسَ وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلَىٰ أَدْبَارِهَا أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ﴿47/4﴾

ترجمہ: " اے اہلِ کتاب! ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے نازل کیا اس کی تصدیق کرنے والا جو تمہارے پاس ہے، اس سے پہلے کہ ہم بہت سے چہرے مٹا ڈالیں (مسخ کر دیں) پھر ان چہروں کو اُلٹ دیں ان کی پیٹھ کی طرف، یا ہم ان پر لعنت کریں جیسے ہفتہ والوں پر لعنت کی، اور اللہ کا حکم پورا ہو کر رہنے والا ہے۔"

{سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 47}

8۔ بچھڑے کی پرستش :

قران:

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ (51/2)

ترجمہ: " اور جب ہم نے موسیٰؑ سے چالیس رات کا وعدہ کیا پھر تم نے بچھڑے کو ان کے بعد (معبود) بنا لیا اور تم ظالم ہوئے۔"

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 51}

قران:

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ط فَتَابَ عَلَيْكُمْ ط اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (54/2)

ترجمہ: " اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا اے قوم! بے شک تم نے اپنے اوپر ظلم کیا بچھڑے کو (معبود) بنا کر، سو تم اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرو، اپنوں کو ہلاک کرو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک، سو اس نے تمہاری توبہ قبول کر لی، بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔"

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 54}

قرآن:

وَلَقَدۡ جَآءَكُمۡ مُّوۡسٰى بِالۡبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذۡتُمُ الۡعِجۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ وَاَنۡتُمۡ ظٰلِمُوۡنَ(92/2)

ترجمہ: " اور البتہ موسیٰؑ تمہارے پاس کھلی نشانیوں کے ساتھ آئے، پھر تم نے اس کے بعد بچھڑے کو (معبود) بنا لیا اور تم ظالم ہو۔"

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 92}

قرآن:

يَسۡـئَلُكَ اَهۡلُ الۡكِتٰبِ اَنۡ تُنَزِّلَ عَلَيۡهِمۡ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدۡ سَاَلُوۡا مُوۡسٰۤى اَكۡبَرَ مِنۡ ذٰلِكَ فَقَالُوۡۤا اَرِنَا اللّٰهَ جَهۡرَةً فَاَخَذَتۡهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلۡمِهِمۡ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الۡعِجۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُمُ الۡبَيِّنٰتُ فَعَفَوۡنَا عَنۡ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيۡنَا مُوۡسٰى سُلۡطٰنًا مُّبِيۡنًا (153/4)

ترجمہ: " اہلِ کتاب آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ان پر آسمان سے کتاب اُتار لائیں، سو وہ سوال کر چکے ہیں موسیٰؑ سے اس سے بھی بڑا، انہوں نے کہا ہمیں اللہ کو علانیہ (کھلم کھلا) دکھا دے، سو انہیں بجلی نے آ پکڑا، ان کے ظلم کے باعث، پھر انہوں نے گوسالہ کو (معبود) بنا لیا اس کے بعد کہ ان کے پاس نشانیاں آ گئیں، سو ہم نے اس سے در گزر کیا اور ہم نے موسیٰؑ کو صریح غلبہ دیا۔"

{سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 153}

قرآن:

وَاتَّخَذَ قَوۡمُ مُوۡسٰى مِنۡۢ بَعۡدِهٖ مِنۡ حُلِيِّهِمۡ عِجۡلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمۡ وَلَا يَهۡدِيۡهِمۡ سَبِيۡلًا ۘ اِتَّخَذُوۡهُ وَكَانُوۡا ظٰلِمِيۡنَ (148/7)

ترجمہ: " اور موسیٰؑ کی قوم نے اس کے بعد بنایا اپنے زیور سے ایک بچھڑا (محض) ایک دھڑ جس میں گائے کی آواز تھی، کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ نہ وہ ان سے کلام کرتا ہے نہ انہیں دکھاتا ہے راستہ، انہوں نے اسے (معبود) بنا لیا اور وہ ظالم تھے۔"

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 148}

قران:

فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهُ خُوَارٌ فَقَالُوا هَٰذَا إِلَٰهُكُمْ وَإِلَٰهُ مُوسَىٰ فَنَسِيَ ﴿88/20﴾

ترجمہ: " پھر اس نے ان کیلئے ایک بچھڑا نکالا (بنایا) (گویا) ایک قالب جس کی آواز گائے کی تھی، پھر انہوں نے کہا یہ تمہارا معبود ہے اور موسیٰؑ کا معبود ہے، وہ (موسیٰؑ) تو بھول گیا ہے۔"

{سورۃ طٰہٰ سورہ نمبر 20 آیت نمبر 88}

قرآن کی ان آیات سے پتہ چلتا ہے کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کس کس طرح ستایا تھا، دوسری اہم بات یہ ہے کہ اللہ گواہی دے رہا ہے کہ بنی اسرائیل نے ایسا کوئی الزام، اعتراض یا مطالبہ نہیں کیا تھا جس کے ردّ کیلئے اللہ تعالیٰ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جسم کے قابل ستر حصوں کو بے نقاب کرنا پڑتا۔ لگتا ہے بنی اسرائیل میں کچھ شرم وحیا موجود تھی لیکن درج ذیل حدیث گھڑنے والے اور پھر اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف منسوب کرنے والے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس حدیث کو دین ثابت کرنے پر اصرار کرنے والوں کے اندر شرم وحیا نام کی کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی جنھوں نے وقت کے ایک جلیل القدر پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لباس سے بے نیاز کر کے تمام لوگوں کے سامنے کھڑا کر دیا ہے۔

حدیث ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

پتھر کپڑے لے کر بھاگ گیا

194 صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، وَكَانَ مُوسَى يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ؛ فَقَالُوا وَاللهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلاَّ أَنَّهُ آدَرُ، فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ، فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ، فَخَرَجَ مُوسَى فِي إِثْرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ حَتَّى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى مُوسَى، فَقَالُوا وَاللهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ؛ وَأَخَذَ ثَوْبَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاللهِ إِنَّهُ لَنَدَبٌ بِالْحَجَرِ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبًا بِالْحَجَرِ

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل ننگے ہو کر اس طرح نہاتے تھے کہ ایک شخص دوسرے کو دیکھتا لیکن جناب موسیٰ علیہ السلام تنہا (پردہ سے) غسل فرماتے اس پر انہوں نے کہا کہ بخدا موسیٰ کو ہمارے ساتھ غسل کرنے میں صرف یہ چیز مانع ہے کہ ان کے خصیے بڑھے ہوئے ہیں ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام غسل کرنے لگے اور آپ نے کپڑوں کو ایک پتھر پر رکھ دیا اتنے میں پتھر کپڑوں کو لے بھاگا اور موسیٰ علیہ السلام بھی اس کے پیچھے بڑی تیزی سے دوڑے آپ کہتے جاتے تھے اے پتھر میرا کپڑا

دے اے پتھر میرا کپڑا دے اس عرصہ میں بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کو ننگا دیکھ لیا اور کہنے لگے کہ بخدا موسیٰ کو کوئی بیماری نہیں اور موسیٰ علیہ السلام نے کپڑا لیا اور پتھر کو مارنے لگے سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بخدا اس پتھر پر چھ یا سات مار کے نشان باقی ہیں۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 194)

حدیث:

پتھر کپڑے لے کر بھاگ گیا

1532 صحيح حديث أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ وَكَانَ مُوسَى يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوا: وَاللَّهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ فَخَرَجَ مُوسَى فِي إِثْرِهِ يَقُولُ: ثَوْبِي يَا حَجَرُ حَتَّى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى مُوسَى فَقَالُوا: وَاللَّهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ وَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاللَّهِ إِنَّهُ لَنَدَبٌ بِالْحَجَرِ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبًا بِالْحَجَرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل ننگے ہو کر اس طرح نہاتے تھے کہ ایک شخص دوسرے کو دیکھتا، لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام تنہا پردے سے غسل فرماتے۔اس پر انھوں نے کہا: بخدا! موسیٰ کو ہمارے ساتھ غسل کرنے میں صرف یہ چیز مانع ہے کہ آپ کے خصیے بڑھے ہوئے ہیں۔ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام غسل کرنے لگے اور آپ نے کپڑوں کو ایک پتھر پر رکھ دیا۔اتنے میں پتھر کپڑوں کو لے بھاگا اور موسیٰ علیہ السلام بھی اس کے پیچھے بڑی تیزی سے دوڑے۔آپ کہتے جاتے تھے۔اے پتھر! میرا کپڑا دے، اے پتھر! میرا کپڑا دے۔اس عرصہ میں بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کو ننگا دیکھ لیا اور کہنے لگے: بخدا! موسیٰ علیہ السلام کو کوئی بیماری نہیں اور موسیٰ علیہ السلام نے کپڑا لیا اور پتھر کو مارنے لگے۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بخدا! اس پتھر پر چھے یا سات مار کے نشان باقی ہیں۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1532)

انزال نہ ہو تو غسل فرض نہیں

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں سورۃ النساء کی آیت 43 میں فرمایا :

قران:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿43/4﴾

ترجمہ:"اے ایمان والو! تم نماز کے نزدیک نہ جاؤ جب تم نشہ کی حالت میں ہو، یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ (اُس وقت جبکہ غسل کی حاجت ہو سوائے حالتِ سفر کے، یہاں تک کہ تم غسل کرلو اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی بیت الخلاء سے آئے یا تم عورتوں کے پاس گئے (ہم صحبت ہوئے) پھر تم نے پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو، مسح کرلو اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں کا، بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔"

{سورۃ النساء 4 آیت نمبر 43}

اور سورۃ المائدہ کی آیت 6 میں فرمایا:

"اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کرلو۔"

قران:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾

ترجمہ :اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ دھو لو اور ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سروں پر مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھو لو اور اگر تم ناپاک ہو تو نہا لو اور اگرتم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا کوئی تم میں سے جائے ضرور سے آیا ہو یا عورتوں کے پاس گئے ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کر لو اور اسے اپنے مونہوں او رہاتھوں پر مل لو اللہ تم پر تنگی کرنا نہیں چاہتا لیکن تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے اور تاکہ اپنا احسان تم پر پورا کرے تاکہ تم شکر کرو۔

(سورۃ المائدہ آیت نمبر 6)

اللؤلؤوالمرجان میں مندرجہ بالاآیات کی تشریح کچھ یوں کی گئی ہے کہ اگر انزال نہ ہو تو آپ خواہ دو گھنٹے تک وظیفۂ زوجیّت ادا کرتے رہیں، اُس سے آپ پر غسل واجب نہیں ہو گا۔

اگر آپ کو میری بات پر یقین نہیں آرہا تو آیئے میں آپ کی یہ مشکل بھی حل کر دیتا ہوں۔ اللؤلؤوالمرجان کی یہ روایات بمعہ حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں :

حدیث:

انزال نہ ہو تو غسل فرض نہیں

صحیح حدیث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ فَجَاءَ 196 وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّنَا أَعْجَلْنَاكَ، فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أُعْجِلْتَ أَوْ قُحِطْتَ فَعَلَيْكَ الْوُضُوءُ

سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری کو بلایا۔وہ آئے تو ان کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شاید ہم نے تمھیں جلدی میں ڈال دیا۔انہوں نے کہا، جی ہاں۔آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی جلدی (کا کام) آپڑے یا تمہیں انزال نہ ہو تو تم پر وضو ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 196)

حدیث:

انزال نہ ہو تو غسل فرض نہیں

صحیح حدیث أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَلَمْ يُنْزِلْ قَالَ: يَغْسِلُ مَا مَسَّ 197 الْمَرْأَةَ مِنْهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي

سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مرد عورت سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو کیا کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت سے جو کچھ اسے لگ گیا ہے اسے دھو لے پھر وضو کرے اور نماز پڑھے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 197)

حدیث:

انزال نہ ہو تو غسل فرض نہیں

صحیح حدیث عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ، قَالَ لَهُ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ: أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ فَلَمْ يُمْنِ قَالَ عُثْمَانُ: **198** يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلاَةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ، قَالَ عُثْمَانُ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زید بن خالد رحمہ اللہ نے سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص صحبت کرے اور منی نہ نکلے۔فرمایا وضو کرے جس طرح نماز کے لیے وضو کرتا ہے، اور اپنے عضو کو دھو لے۔سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (یہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 198)

آواز یا بدبو نہ آئے تو وضو نہیں ٹوٹتا

قرآن کی صرف دو آیات پیشِ خدمت ہیں اِن کے بعد وہ احادیث پیش کی جائیں گی جن میں کہا گیا ہے کہ اگر آواز یا بدبُو نہ آئے تو وُضو نہیں ٹُوٹتا۔ تعجب ہے کہ ایسی احادیث کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منسوب کرنے سے دِین کی کونسی خدمت کی جا رہی ہے۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قران:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ {6/5

ترجمہ: ”اے اِیمان والو! جب تم نماز کیلئے اُٹھو تو دھو لو اپنے منہ اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک اور اگر تم ناپاک ہو تو خوب پاک ہو جاؤ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے آئے یا تم نے عورتوں سے صحبت کی پھر نہ پاؤ پانی تو پاک مٹی سے تیمم کر لو۔ اس سے اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کر لو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی تنگی کرے لیکن چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور یہ کہ اپنی نعمت پوری کرے تم پر، تاکہ تم احسان مانو۔“ (سورۂ المائدہ 5 آیت 6)

قران:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا {43/4

ترجمہ: ”اے اِیمان والو! تم نماز کے نزدیک نہ جاؤ جب تم نشہ کی حالت میں ہو، یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ (اُس وقت جبکہ) غسل کی حاجت ہو سوائے حالتِ سفر کے، یہاں تک کہ تم غسل کر لو اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی بیت الخلاء سے آئے یا تم عورتوں کے پاس گئے (ہم صحبت ہوئے) پھر تم نے پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو، مسح کر لو اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں کا، بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔“

{سورۂ النساء 4 آیت نمبر 43}

قرآن کے مقابلے میں اللؤلؤوالمرجان کی حدیث پڑھیے اور جھومیے :

حدیث:

آواز یا بدبو نہ آئے تو وضو نہیں ٹوٹتا

صحیح حدیث عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الأَنْصَارِيِّ، أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الرَّجُلُ 204 الَّذِي يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: لَا يَنْفَتِلُ أَوْ لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ ایک شخص ہے جسے یہ خیال ہوتا ہے کہ نماز میں کوئی چیز (یعنی ہوا نکلتی ہوئی) معلوم ہوئی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (نماز سے) نہ پھرے یا نہ مڑے، جب تک آواز نہ سنے یا بو نہ پائے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 204)

معجزات

قرآنِ مجید میں ہے کہ کُفّار، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے معجزات کا تقاضہ کرتے تھے مثلاً :

قران:

(1)''خُدا ہم سے خود بات کیوں نہیں کرتا۔''(سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر118)

(2)''ایسی قربانی دِکھائی جائے جسے آگ کھا جائے۔''(سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر3 آیت نمبر183)

(3)ایک لکھی لکھائی کتاب آسمان سے لائو۔''(سورۃ النساء سورہ نمبر4 آیت نمبر153)

(4)اِس پر فرشتہ کیوں نہیں اُترتا (جو ہمیں دکھائی دے)۔''(8/6)

(5)فرشتے اِس کے جلو میں کیوں نہیں ہوتے یا اِس کی طرف کوئی خزانہ اُتارا جاتا یا اِس کیلئے کوئی باغ ہوتا کہ وہ اِس سے کھاتا۔''(7/25-8)

(6)زمین سے کوئی چشمہ جاری کردیں۔''(90/17)

(7)آپؐ کیلئے کوئی باغ ہو کھجوروں اور انگوروں کا اور اُس کے درمیان آپؐ بہت سی نہریں جاری کردیں۔''(91/17)

(8)آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے ہم پر گرادیں۔''(92/17)

(9)آپؐ اللہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لا کھڑا کریں۔''(92/17)

(10)آپؐ کیلئے کوئی سونے کا گھر ہو۔''(93/17)

(11)آپؐ آسمان پر چڑھ جائیں۔''(93/17)

(12)ہم آپؐ کے آسمان پر چڑھ جانے پر بھی یقین نہ کریں گے جب تک آپؐ ہم پر کوئی کتاب نہ اُتار لائیں جسے ہم خود پڑھ لیں۔'' (93/17)

اللہ کا جواب :

''اگر ہم چاہتے تو اِن پر آسمان سے کوئی ایسا معجزہ اُتارتے کہ جس کے سامنے اِن کی گردنیں خم ہو جاتیں۔''

{26/4}

نیز دیکھیے(11/14)اور(78/40)

لیکن کُفّار کو دَرج بالا مطالبات میں سے کوئی ایک معجزہ بھی نہ دکھایا گیا بلکہ اِس کے جواب میں فرمایا :

(1)آپؐ جواب دے دیں کہ میرا پروردگار پاک ہے، میں تو صرف ایک اِنسان ہوں جو رسول بنایا گیا ہوں۔"(93/17)

(2)کافر کہتے ہیں کہ اِس کے ربّ کی طرف سے کوئی نشانی (معجزہ) کیوں نہیں اُتاری گئی، بات یہ ہے کہ آپؐ تو آگاہ کرنے والے ہیں اور ہر قوم کیلئے ہادی ہیں۔"(7/13)

(3)انہوں نے کہا اِس پر کچھ نشانیاں (معجزات) اِس کے ربّ کی طرف سے کیوں نہیں اُتارے گئے، آپؐ فرما دیجیے کہ نشانیاں تو سب اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں میں تو کھلم کھلا آگاہ کر دینے والا ہوں۔"(50/29)

(4)یہ تمام آیات دیکھ کر بھی اِیمان نہیں لائیں گے۔"(25/6) (58/30)

(5)اگر اِن پر فرشتے بھی نازل ہو جاتے اور مُردے بھی بولنے لگ جاتے تو بھی یہ اِیمان نہ لاتے۔"(111/6)

(6)اور اگر ہم اِن پر آسمان کا کوئی دروازہ کھول دیں اور وہ اِس میں (دن بھر) چڑھتے رہیں تو (یہی) کہیں گے کہ اِس کے سوا نہیں کہ ہماری آنکھیں باندھ دی گئی ہیں بلکہ ہم جادُو زدہ ہیں۔"(15-14/15)

(7)معجزات اِس لیے نہیں دیئے جاتے کہ لوگوں نے پہلے بھی اِن کی تکذیب کی تھی۔"(59/17)(6-5/21)

قارئینِ کرام! یہ تھے قرآنی حقائق، کہ کُفّار معجزات مانگتے رہے لیکن اُنہیں کوئی معجزہ نہ دِکھایا گیا، اِس کے برعکس اللؤلؤ والمرجان میں قرآن کی اِن آیات کی نفی کرتے ہوئے متعدد معجزات درج کیے گئے ہیں، ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

معجزہ۔ حضور ﷺ پیچھے بھی دیکھتے تھے جیسے سامنے دیکھتے تھے

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هٰهُنَا فَوَاللهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ 245 خُشُوعُكُمْ وَلَا رُكُوعُكُمْ، إِنِّي لأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارا خیال ہے کہ میرا منہ (نماز میں) قبلہ کی طرف ہے خدا کی قسم مجھ سے نہ تمہارا خشوع چھپتا ہے نہ رکوع میں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے تم کو دیکھتا رہتا ہوں۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 245)

حدیث:

معجزہ۔ حضور ﷺ پیچھے بھی دیکھتے تھے جیسے سامنے دیکھتے تھے

صحیح حدیث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللهِ إِنِّي 246 لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي، وَرُبَّمَا قَالَ: مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکوع اور سجدہ پوری طرح کیا کرو خدا کی قسم میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا رہتا ہوں یا اس طرح کہا کہ پیٹھ پیچھے سے جب تم رکوع کرتے ہو اور سجدہ کرتے ہو (تو میں تمہیں دیکھتا ہوں)۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 246)

حدیث:

معجزہ۔ حضور ﷺ پیچھے بھی دیکھتے تھے جیسے سامنے دیکھتے تھے

صحیح حدیث أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَقِيمُوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي 249

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفیں سیدھ کر لو میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھ رہا ہوں۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 249)

حدیث:

معجزہ۔ پانی زیادہ ہوگیا

صحیح حدیث عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ، فَأَدْلَجُوا لَيْلَتَهُمْ، حَتَّى 396 إِذَا كَانَ وَجْهُ الصُّبْحِ عَرَّسُوا فَغَلَبَتْهُمْ أَعْيُنُهُمْ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَكَانَ لَا يُوقَظُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ فَقَعَدَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَ وَصَلَّى بِنَا الْغَدَاةَ؛ فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا قَالَ: أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَيَمَّمَ بِالصَّعِيدِ، ثُمَّ صَلَّى وَجَعَلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكُوبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ إِذَا بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ؛ فَقُلْنَا لَهَا: أَيْنَ الْمَاءُ فَقَالَتْ: إِنَّهُ لَا مَاءَ فَقُلْنَا: كَمْ بَيْنَ أَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَاءِ قَالَتْ: يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ فَقُلْنَا: انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: وَمَا رَسُولُ اللهِ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ أَمْرِهَا حَتَّى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَتْهُ بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثَتْنَا، غَيْرَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا مُؤْتِمَةٌ فَأَمَرَ بِمَزَادَتَيْهَا، فَمَسَحَ فِي الْعَزْلَاوَيْنِ، فَشَرِبْنَا عِطَاشًا، أَرْبَعِينَ رَجُلًا، حَتَّى رَوِينَا فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ نَسْقِ بَعِيرًا، وَهِيَ تَكَادُ تَنِضُّ مِنَ الْمِلْءِ ثُمَّ قَالَ: هَاتُوا مَا عِنْدَكُمْ فَجُمِعَ لَهَا مِنَ

الْكِسَرِ وَالتَّمْرِ حَتَّى أَتَتْ أَهْلَهَا فَقَالَتْ: لَقِيتُ أَسْحَرَ النَّاسِ أَوْ هُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوا فَهَدَى اللهُ ذَاكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ، فَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا

سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے رات بھر سب لوگ چلتے رہے جب صبح کا وقت قریب ہوا تو پڑاؤ کیا (چونکہ ہم تھکے ہوئے تھے) اس لئے سب لوگ اتنی گہری نیند سو گئے کہ سورج پوری طرح نکل آیا سب سے پہلے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جاگے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب آپ سوتے ہوتے تو جگاتے نہیں تھے تاآنکہ آپ خود ہی جاگتے پھر عمر رضی اللہ عنہ بھی جاگ گئے آخر ابو بکر رضی اللہ عنہ پ کے سر مبارک کے قریب بیٹھ گئے اور بلند آواز سے اللہ اکبر کہنے لگے اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جاگ گئے اور وہاں سے کوچ کا حکم دے دیا (پھر کچھ فاصلے پر تشریف لائے) اور یہاں آپ اترے اور ہمیں صبح کی نماز پڑھائی ایک شخص ہم سے دور کونے میں بیٹھا رہا اس نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اس سے فرمایا اے فلاں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے تمہیں کس چیز نے روکا؟ اس نے عرض کیا کہ مجھے غسل کی حاجت ہو گئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ پاک مٹی سے تیمم کر لے (پھر اس نے بھی تیمم کے بعد) نماز پڑھی سیّدنا عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چند سواروں کے ساتھ آگے بھیج دیا (تاکہ پانی تلاش کریں کیونکہ) ہمیں سخت پیاس لگی ہوئی تھی اب ہم اسی حالت میں چل رہے تھے کہ ہمیں ایک عورت ملی جو دو مشکوں کے درمیان (سواری پر) اپنے پاؤں لٹکائے ہوئے جا رہی تھی ہم نے اس سے کہا کہ پانی کہاں ملتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ یہاں پانی نہیں ہے ہم نے اس سے پوچھا کہ تمہارے گھر سے پانی کتنے فاصلے پر ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ایک دن ایک رات کا فاصلہ ہے ہم نے اس سے کہا کہ اچھا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلو وہ بولی رسول اللہ کے کیا معنی ہیں؟ عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آخر ہم اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اس نے آپ سے بھی وہی کہا جو ہم سے کہہ چکی تھی ہاں اتنا اور کہا کہ وہ یتیم بچوں کی ماں ہے (اس لئے واجب الرحم ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کے دونوں مشکیزوں کو اتارا گیا اور آپ نے ان کے دہانوں پر دست مبارک پھیرا ہم چالیس پیاسے آدمیوں نے اس میں سے خوب سیراب ہو کر پیا اور اپنے تمام مشکیزے بالٹیاں بھی بھر لیں ہم نے صرف اونٹوں کو پانی نہیں پلایا اس کے باوجود اس کی مشکیں پانی سے اتنی بھری ہوئی تھیں کہ معلوم ہوتا تھا ابھی بہہ پڑیں گی اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ (کھانے کی چیزوں میں سے) تمہارے پاس ہے میرے پاس لاؤ چنانچہ اس عورت کے سامنے ٹکڑے اور کھجوریں لا کر جمع کر دی گئیں پھر جب وہ اپنے قبیلے میں آئی تو اپنے آدمیوں سے اس نے کہا کہ آج میں سب سے بڑے جادو گر سے مل کر آئی ہوں یا پھر جیسا کہ (اس

کے ماننے والے) لوگ کہتے ہیں وہ واقعی نبی ہے آخر اللہ تعالیٰ نے اس کے قبیلے کو اسی عورت کی وجہ سے ہدایت دی وہ خود بھی اسلام لائی اور تمام قبیلے والوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 396)

حدیث:

معجزہ۔دعاسے فوری بارش شروع ہوگئی

صحیح حدیث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَا النَّبِيُّ **517** صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ، قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكَ الْمَالُ، وَجَاعَ الْعِيَالُ، فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا وَضَعَهَا حَتَّى ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذلِكَ، وَمِنَ الْغَدِ، وَبَعْدَ الْغَدِ، وَالَّذِي يَلِيهِ، حَتَّى الْجُمُعَةِ الأُخْرَى فَقَامَ ذلِكَ الأَعْرَابِيُّ، أَوْ قَالَ غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ، وَغَرِقَ الْمَالُ، فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: اللّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلاَّ انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ، وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةُ شَهْرًا، وَلَمْ يَجِيءْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلاَّ حَدَّثَ بِالْجَوْدِ

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قحط پڑا آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ ایک دیہاتی نے کہا یا رسول اللہ جانور مر گئے اور اہل و عیال دانوں کو ترس گئے آپ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھائے اس وقت بادل کا ایک ٹکڑا بھی آسمان پر نظر نہیں آ رہا تھا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں کو نیچے بھی نہیں کیا تھا کہ پہاڑوں کی طرح گھٹا اٹھ آئی اور آپ ابھی منبر سے اترے بھی نہیں تھے میں نے دیکھا کہ بارش کا پانی آپ کے ریش مبارک سے ٹپک رہا تھا اس دن اس کے بعد اور متواتر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی (دوسرے جمعہ کو) یہی دیہاتی پھر کھڑا ہوا یا کہا کہ کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ عمارتیں منہدم ہو گئیں اور جانور ڈوب گئے آپ ہمارے لئے اللہ سے دعا کیجئے آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی کہ اے اللہ اب دوسری طرف بارش برسا اور ہم سے روک دے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ سے بادل کے لئے جس طرف بھی اشارہ کرتے ادھر مطلع صاف ہو جاتا۔سارا مدینہ تالاب کی طرح بن گیا تھا اور قناۃ کا نالہ مہینہ بھر بہتا رہا اور ارد گرد سے آنے والے بھی اپنے یہاں بھر پور بارش کی خبر دیتے رہے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 517)

حدیث:

معجزہ

صحیح حدیث أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ أَبِي إِسْحٰق، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رضی الله عنه، قَالَ: لَمَّا أَقْبَلَ النَّبِيُّ 1307 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ، تَبِعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ، فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ بِهِ فَرَسُهُ قَالَ: ادْعُ اللهَ لِي وَلاَ أَضُرُّكَ، فَدَعَا لَهُ قَالَ فَعَطِشَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرَّ بِرَاعٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيهِ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ، فَأَتَيْتُهُ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ

ابواسحاق صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے لیے روانہ ہوئے تو سراقہ بن مالک بن جعشم نے آپصلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھا کیا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے بددعا کی تو اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا، اس نے عرض کی کہ میرے لئے اللہ سے دعا کیجئے (کہ اس مصیبت سے نجات دے) میں آپصلی اللہ علیہ وسلم کاکوئی نقصان نہیں کروں گا، آپصلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعا کی (اس کا گھوڑا زمین سے نکل آیا) حضرت براء نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ راستے میں پیاس معلوم ہوئی اتنے میں ایک چرواہا گزرا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے ایک پیالہ لیا اور اس میں (ریوڑ کی ایک بکری) کا تھوڑا سا دودھ دوہا، وہ دودھ ہیںنے آپصلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لا کر پیش کیا جسے آپصلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا حتی کہ مجھے خوشی حاصل ہوئی۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1307)

حدیث:

معجزہ

صحیح حدیث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ، رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا، 1322 فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي، فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا، فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ، وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ، فَذَبَحْتُهَا، وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا، ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: لاَ تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِمَنْ مَعَهُ فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا، وَطَحَنَّا صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، كَانَ عِنْدَنَا، فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا، فَحَيَّ هَلاً بِكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ، وَلاَ تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ فَجِئْتُ، وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقْدُمُ النَّاسَ، حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ: بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينًا، فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ: ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعِي، وَاقْدَحِي مِنْ

بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا وَهُمْ أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَقَدْ أَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا، وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ، وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب خندق کھودی جا رہی تھی تو میں نے معلوم کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی بھوک میں مبتلا ہیں۔میں فوراً اپنی بیوی کے پاس آیا اور کہا: کیا تمہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے؟ میرا خیال ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی بھوکے ہیں میری بیوی ایک تھیلا نکال کر لائیں جس میں ایک صاع جو تھے گھر میں ہمارا ایک بکری کا بچہ بھی بندھا ہوا تھا میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور میری بیوی نے جو چکی میں پیسے۔جب میں ذبح سے فارغ ہوا تو وہ بھی جو پیس چکی تھیں میں نے گوشت کی بوٹیاں کرکے ہانڈی میں رکھ دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میری بیوی نے پہلے ہی تنبیہ کر دی تھی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے سامنے مجھے شرمندہ نہ کرنا، چنانچہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے کان میں یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم نے ایک چھوٹا سا بکری کا بچہ ذبح کر لیا ہے اور ایک صاع جو پیس لئے ہیں جو ہمارے پاس تھے، اس لئے آپ دو ایک صحابہ کو ساتھ لے کر تشریف لے چلیں۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بلند آواز سے فرمایا' اے اہل خندق! جابر رضی اللہ عنہ نے تمہارے لئے کھانا تیار کروایا ہے۔بس اب سارا کام چھوڑ دو اور جلدی چلے چلو' اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک میں آنہ جاؤں ہانڈی چولھے پر سے نہ اتارنا اور نہ آٹے کی روٹی پکانی شروع کرنا۔میں اپنے گھر آیا ادھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے میں اپنی بیوی کے پاس آیا تو وہ مجھے برا بھلا کہنے لگیں میں‌نے کہا کہ تم نے جو کچھ مجھ سے کہا تھا میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عرض کر دیا تھا آخر میری بیوی نے گندھا ہوا آٹا نکالا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنے لعاب دہن مبارک کی آمیزش کر دی اور برکت کی دعا کی۔ہانڈی میں بھی آپ نے لعاب مبارک کی آمیزش کی اور برکت کی دعا کی۔اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اب روٹی پکانے والی کو بلاؤ۔وہ میرے سامنے روٹی پکائے اور گوشت ہانڈی سے نکالے لیکن چولھے سے ہانڈی نہ اتارنا۔صحابہ کی تعداد ہزار کے قریب تھی میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ اتنے ہی کھانے کو سب نے (شکم سیر ہو کر) کھایا اور کھانا بچ بھی گیا۔جب تمام لوگ واپس ہوگئے تو ہماری ہانڈی اسی طرح ابل رہی تھی' جس طرح شروع میں تھی اور آٹے کی روٹیاں برابر پکائی جا رہی تھیں۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1322)

حدیث:

معجزہ

صحيح حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لأُمِّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ 1323
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا، أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ: نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ، ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا، فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ، ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلاَثَتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهِ، فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، وَمَعَهُ النَّاسُ، فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: بِطَعَامٍ فَقُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ، لَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ، فَقَالَتْ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ، وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا، وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلاً

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے (میری والدہ) ام سلیم رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنی تو آپ کی آواز میں بہت ضعف معلوم ہوا ہے۔میرا خیال ہے کہ آپ بہت بھوکے ہیں کیا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔چنانچہ انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں، پھر اپنی اوڑھنی نکالی اور اس میں روٹیوں کو لپیٹ کر میرے ہاتھ میں چھپا دیا اور اس اوڑھنی کا دوسرا حصہ میرے بدن پر باندھ دیا' اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مجھے بھیجا۔میں جو گیا تو آپ مسجد میں تشریف رکھتے تھے' آپ کے ساتھ بہت سے صحابہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔میں آپ کے پاس کھڑا ہو گیا تو آپ نے فرمایا کیا ابو طلحہ نے تمہیں بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں' آپ نے دریافت فرمایا' کچھ کھانا دے کر؟ میں نے عرض کیا جی ہاں' جو صحابہ آپ کے ساتھ اس وقت موجود تھے' ان سب سے آپ نے فرمایا کہ چلو اٹھو۔آنحضرت تشریف لانے لگے اور میں آپ کے آگے آگے لپک رہا تھا حتی کہ میں نے ابو طلحہ کے گھر پہنچ کر انہیں خبر دی۔ابو طلحہ بولے: ام سلیم! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو بہت سے لوگوں کو ساتھ لائے ہیں ہمارے پاس اتنا کھانا کہاں ہے کہ سب کو کھلایا جا سکے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہ نے کہا' اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ جانتے ہیں (ہم فکر کیوں کریں؟) خیر ابو طلحہ آگے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے۔اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ بھی چل رہے تھے (گھر پہنچ کر) آپ نے فرمایا: ام سلیم! تمہارے پاس جو کچھ ہو یہاں لاؤ۔ام سلیم نے وہی روٹی لا کر آپ کے سامنے رکھ دی، پھر آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کے حکم سے روٹیوں کا چورا کر دیا گیا۔ام سلیم رضی اللہ عنہ نے کپی نچوڑ کر اس پر کچھ گھی ڈال دیا اور اس طرح سالن ہو گیا۔آپ نے اس کے بعد اس پر دعا کی، جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ نے چاہا۔پھر فرمایا دس آدمیوں کو بلا لو۔انہوں نے ایسا ہی کیا۔ان سب نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور جب یہ لوگ باہر گئے تو آپ نے فرمایا کہ پھر دس آدمیوں کو بلا لو۔چنانچہ دس آدمیوں کو بلایا گیا' انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا۔جب یہ لوگ باہر گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر دس ہی آدمیوں کو اندر بلا لو۔انہوں نے ایسا ہی کیا اور انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا۔جب وہ باہر گئے تو آپ نے فرمایا کہ پھر دس آدمیوں کو دعوت دے دو۔اس طرح سب لوگوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا، ان لوگوں کی تعداد ستر یا اسی تھی۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1323)

حدیث:

معجزہ

صحیح حدیث عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ 1331 النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً أَوْ قَالَ: أَمْ هِبَةً قَالَ: لاَ، بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً، فَصُنِعَتْ، وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشْوَى، وَايْمُ اللهِ مَا فِي الثَّلاَثِينَ وَالْمِائَةِ إِلاَّ قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا، إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ، وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ، فَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلُوا أَجْمَعُونَ، وَشَبِعْنَا فَفَضَلَتِ الْقَصْعَتَانِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيرِ أَوْ كَمَا قَالَ

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ایک سو تیس آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (ایک سفر میں) تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا کسی کے پاس کھانے کی بھی کوئی چیز ہے؟ ایک صحابی کے ساتھ تقریباً ایک صاع کھانا آٹا تھا۔وہ آٹا گوندھا گیاپھر ایک لمبا تڑنگا مشرک پریشان بال بکریاں ہانکتا ہوا آیا۔تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ بیچنے کے لیے ہیں یا کسی کا عطیہ ہے؟ یا آپ نے عطیہ کے بجائے ہبہ کہا۔اس نے کہا کہ نہیں بیچنے کے لیے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ایک بکری خریدی۔پھر وہ ذبح کی گئی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کلیجی بھوننے کے لیے کہا۔قسم خدا کی ایک سو تیس اصحاب میں سے ہر ایک کو اس کلیجی میں سے کاٹ کے دیا جو موجود تھے انھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً ہی دے دیا اور جو اس وقت موجود نہیں تھے ان کا حصہ محفوظ رکھ لیا، پھر بکری کے گوشت کو دو بڑی

قابوں میں رکھا گیا اور سب نے خوب سیر ہو کر کھایا۔جو کچھ قابوں میں بچ گیا تھا اسے اونٹ پر رکھ کر ہم واپس لائے۔(راوی کہتا ہے) یا جس طرح حضرت نے فرمایا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1331)

حدیث:

معجزہ۔پانی زیادہ ہوگیا

صحیح حدیث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَانَتْ صَلاَةُ الْعَصْرِ، **1468** فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوءَ، فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي ذلِكَ الإِنَاءِ يَدَهُ، وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُوا مِنْهُ قَالَ: فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ، حَتَّى تَوَضَّؤُوا مِنْ عِنْدَ آخِرِهِمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز کا وقت آ گیا، لوگوں نے پانی تلاش کیا، جب انھیں پانی نہ ملا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (ایک برتن میں) وضو کے لیے پانی لایا گیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنا ہاتھ ڈال دیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اسی (برتن) سے وضو کریں۔حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے نیچے سے پانی (چشمے کی طرح) ابل رہا تھا۔یہاں تک کہ (قافلے کے) آخری آدمی نے بھی وضو کرلیا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1468)

حدیث:

معجزہ۔چاند دو ٹکڑے ہوگیا

صحیح حدیث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی الله عنه، قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ **1784** وَسَلَّمَ شِقَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْهَدُوا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ لوگو اس پر گواہ رہنا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1784)

حدیث:

معجزہ۔چاند دو ٹکڑے ہوگیا

صحیح حدیث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ 1785

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مکہ والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ انہیں کوئی معجزہ دکھائیں تو آپ نے شق قمر کا معجزہ یعنی چاند کا پھٹ جانا ان کو دکھایا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1785)

حدیث:

معجزہ۔چاند دو ٹکڑے ہو گیا

صحیح حدیث ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ 1786

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1786)

حدیث:

معجزہ۔گھوڑا زمین میں دھنس گیا

صحیح حدیث أَبِي بَكْرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: جَاءَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ فَاشْتَرَى مِنْهُ رَحْلاً فَقَالَ لِعَازِبٍ: ابْعَثِ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِي قَالَ: فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ وَخَرَجَ أَبِي يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي: يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَعَمْ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا، وَمِنَ الْغَدِ، حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلاَ الطَّرِيقُ، لاَ يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ، لَهَا ظِلٌّ، لَمْ تَاتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهُ، وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِي يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ فِيهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ: نَمْ يَا رَسُولَ اللهِ وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ، فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ، فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهِ إِلَى الصَّخْرَةِ، يُرِيدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا فَقُلْتُ: لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلاَمُ فَقَالَ: لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ (أَوْ مَكَّةَ) قُلْتُ: أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: أَفَتَحْلُبُ قَالَ: نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ: انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ التُّرَابِ وَالشَّعَرِ وَالْقَذَى (قَالَ الرَّاوِي: فَرَأَيْتُ الْبَرَاءَ يَضْرِبُ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الأُخْرَى يَنْفُضُ) فَحَلَبَ فِي قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ، وَمَعِي إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَرْتَوِي مِنْهَا، يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ فَوَافَقْتُهُ حِينَ اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ، حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ ثُمَّ قَالَ: أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ قُلْتُ: بَلَى قَالَ: فَارْتَحَلْنَا بَعْدَمَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ: أُتِينَا يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ: لاَ تَحْزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلَى 1892

بَطْنِهَا. أُرَى فِي جَلَدٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ: إِنِّي أُرَاكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِي فَاللَّهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَنَجَا فَجَعَلَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ: كَفَيْتُكُمْ مَا هُنَا فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ قَالَ: وَوَفَى لَنَا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے والد کے پاس ان کے گھر آئے اور ان سے ایک پالان خریدا' پھر انہوں نے میرے والد سے کہا کہ اپنے بیٹے کے ذریعے اسے میرے ساتھ بھیج دیں۔حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، چنانچہ میں اس کجاوے کو اٹھا کر آپ کے ساتھ چلا اور میرے والد اس کی قیمت کے روپے پر کھوانے لگے۔میرے والد نے ان سے پوچھا اے ابو بکر! مجھے وہ واقعہ سنائیں جب آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار ثور سے ہجرت کی تھی تو آپ دونوں نے وہ وقت کیسے گزارا تھا؟ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رات بھر تو ہم چلتے رہے اور دوسرے دن صبح کو بھی لیکن جب دوپہر کا وقت ہوا اور راستہ بالکل سنسان پڑ گیا کہ کوئی بھی آدمی گزرتا ہوا دکھائی نہیں دیتا تھا تو ہمیں ایک لمبی چٹان دکھائی دی' اس کے سائے میں دھوپ نہیں تھی۔ہم وہاں اتر گئے اور میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک جگہ اپنے ہاتھ سے ٹھیک کر دی اور ایک چادر وہاں بچھا دی' پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ یہاں آرام فرمائیں میں نگرانی کروں گا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے اور چاروں طرف حالات دیکھنے کے لیے نکلا۔اتفاق سے مجھے ایک چرواہا ملا۔وہ بھی اپنی بکریوں کے ریوڑ کو اسی چٹان کے سائے میں لانا چاہتا تھا جس کے نیچے ہم نے پڑاؤ ڈالا تھا' وہی اس کا بھی ارادہ تھا' میں نے پوچھا کہ تو کس قبیلے سے ہے؟ اس نے بتایا کہ مدینہ یا (راوی نے کہا کہ) مکہ کے فلاں شخص سے۔میں نے اس سے پوچھا کہ کیا تیری بکریوں سے دودھ مل سکتا ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں۔میں نے پوچھا' کیا ہمارے لئے تو دودھ نکال سکتا ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں' چنانچہ وہ ایک بکری پکڑ کے لایا۔میں نے اس سے کہا کہ پہلے تھن کو مٹی' بال اور دوسری گندگیوں سے صاف کر لیا۔ابو اسحاق راوی نے کہا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مارا کر تھن کو جھاڑنے کی صورت بیان کیا۔اس نے لکڑی کے ایک پیالے میں دودھ نکالا۔میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک برتن اپنے ساتھ رکھ لیا تھا۔آپ اس سے پانی پیا کرتے تھے اور وضو بھی کر لیتے۔پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا (آپ سو رہے تھے) میں آپ کو جگانا پسند نہیں کرتا تھا لیکن بعد میں جب میں آیا تو آپ بیدار ہو چکے تھے' میں نے پہلے دودھ کے برتن پر پانی بہایا جب اس کے نیچے کا حصہ ٹھنڈا ہو گیا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! دودھ پی لیجئے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرمایا۔جس سے مجھے خوشی حاصل ہوئی۔پھر آپ نے فرمایا کہ ابھی کوچ کرنے کا وقت نہیں آیا؟ میں نے عرض کیا: آ گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ جب سورج ڈھل گیا تو ہم نے کوچ کیا۔بعد میں سراقہ بن مالک ہمارا پیچھا کرتا ہوا یہیں پہنچا۔میں نے کہا حضور! اب تو یہ ہمارے قریب ہی پہنچ گیا

ہے۔آپ نے فرمایا: غم نہ کرو' اللہ ہمارے ساتھ ہے۔آپ نے پھر اس کے لیے بددعا کی اور اس کا گھوڑا اسے لئے ہوئے پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔میرا خیال ہے کہ زمین بڑی سخت تھی' یہ شک (راوی حدیث) زہیر کو تھا۔ سراقہ نے کہا' میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں نے میرے لئے بددعا کی ہے' اگر اب آپ لوگ میرے لئے (اس مصیبت سے نجات کی) دعا کر دیں تو اللہ کی قسم میں آپ لوگوں کی تلاش میں آنے والے تمام لوگوں کو واپس لوٹا دوں گا۔چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دعا کی تو وہ نجات پا گیا۔پھر تو جو بھی اسے راستے میں ملتا اس سے وہ کہتا تھا کہ میں بہت تلاش کر چکا ہوں' قطعی طور پر وہ ادھر نہیں ہیں۔اس طرح جو بھی ملتا اسے وہ واپس اپنے ساتھ لے جاتا۔ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس نے ہمارے ساتھ جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کیا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1892)

باب نمبر-16

حالت حیض میں مباشرت

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں اِرشاد فرمایا :

قران:

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ۖ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ ۖ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ ۖ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ﴿222/2﴾

ترجمہ: ’’وہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے حالتِ حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہہ دیں کہ وہ گندگی ہے، پس تم عورتوں سے الگ رہو حالتِ حیض میں اور اُن کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں، پس جب وہ پاک ہو جائیں تو تم اُن کے پاس آؤ جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔‘‘

(سورۃ البقرہ 2 آیت 222)

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں سے حیض کے دوران مباشرت سے منع فرمایا ہے لیکن اللؤلؤ والمرجان میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی بیویوں سے حالتِ حیض میں بھی مباشرت کیا کرتے تھے۔ احادیث ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

حالت حیض میں ازار باندھ کر مباشرت

صحیح حدیث عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا، فَأَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَاشِرَهَا، أَمَرَهَا أَنْ تَتَّزِرَ فِي فَوْرِ حَيْضَتِهَا، ثُمَّ يُبَاشِرُهَا قَالَتْ: وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ إِرْبَهُ 168

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہانے فرمایا کہ ہم ازواج میں سے جب کوئی حائضہ ہوتی اس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر مباشرت کا ارادہ کرتے تو آپ ازار (زیر جامعہ) باندھنے کا حکم دے دیتے باوجود حیض کی زیادتی کے پھر بدن سے بدن ملاتے (سیدہ عائشہ) نے کہا تم میں ایسا کون ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اپنی (شہوت پر قابو رکھتا ہو؟ (یعنی جسے اپنی شہوت پر قابو نہ ہو اسے مباشرت سے بھی بچنا چاہیے

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 168)

حدیث:

حالت حیض میں ازار باندھ کر مباشرت

صحیح حدیث مَيْمُونَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُبَاشِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ، 169

أَمَرَهَا فَاتَّزَرَتْ وَهِيَ حَائِضٌ

ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں میں سے کسی سے مباشرت کرنا چاہتے اور وہ حائضہ ہوتی تو آپ کے حکم سے وہ پہلے ازار باندھ لیتیں۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 169)

قارئین کرام! اِن احادیث میں ایک اور نقطہ بھی قابل غور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے متعلق قرآنِ کریم میں اِرشاد فرمایا ہے: وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ {4/68} ترجمہ: "بے شک آپ اخلاقِ اِنسانی کے بلند ترین مقام پر فائز ہیں۔" {سورۃ القلم 68 آیت 4}۔ جبکہ اللؤلؤوالمرجان میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی معطر ومطہر شخصیت کو شہوت پرست کے طور پر پیش کیا جارہا ہے جو مہینے میں چند دن بھی صبر نہیں کر سکتے تھے۔۔۔ یہ سراسر آپ ؐ کی ذاتِ اقدس پر افتراء ہے اور ایسی روایات پر احادیث رسول ﷺ کا لیبل لگانے والے اپنے ایمان کی خیر منائیں۔

باب نمبر۔17

حالت روزہ میں مباشرت اور بوس وکنار

اللہ تعالیٰ نے حالتِ روزہ میں اپنی بیوی سے وظیفہ ٔزوجیت کرنے سے منع فرمادیا ہے۔قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نےاِرشاد فرمایا :

قران:

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿187/2﴾

ترجمہ: ”تمہارے لئے حلال کردیا گیا روزہ کی رات میں اپنی عورتوں سے بے پردہ ہونا، وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم اُن کیلئے لباس ہو، اللہ نے جان لیا کہ تم اپنے تئیں خیانت کرتے تھے سو اُس نے تمہیں معاف کردیا اور تم سے درگزر کی، پس اب تمہیں اُن سے مباشرت کی اور اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی چیز کو تلاش کرنے کی اِجازت ہے، تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ممتاز ہو جائے پھر رات تک روزے کو پورا کرو“۔

{سورۃ البقرۃ 2 آیت نمبر 187}

لیکن اللؤلؤوالمرجان میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اِلزام لگایا جارہا ہے کہ آپؐ (نعوذ باللہ) روزے کی حالت میں اپنی بیویوں سے مباشرت کرتے تھے اور بوسے لیا کرتے تھے۔ پوری حدیث ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

حالت روزہ میں مباشرت اور بوس وکنار

صحیح حدیث عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ 676

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہانے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ سے ہوتے لیکن (اپنی ازواج کے ساتھ) تقبیل (بوسہ لینا) و مباشرت (اپنے جسم سے لگا لینا) بھی کر لیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سب سے زیادہ اپنی خواہشات پر قابو رکھنے والے تھے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 676)

باب نمبر۔18

کثرت مباشرت

انبیا کرام علیہم السلام کے متعلق مباشرت کے حوالے سے کیا کچھ کہا گیا؟ ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

ایک رات میں نو بیویوں سے مباشرت

صحیح حدیث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ 179 وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس ایک ہی رات میں تشریف لئے گئے اس وقت آپ کی نو بیویاں تھیں۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 179)

حدیث:

حضرت سلیمانؑ کی سو بیویوں سے مباشرت

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ: لأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ بِمِائَةِ امْرَأَةٍ، تَلِدُ 1072 كُلُّ امْرَأَةٍ غُلاَمًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ: قُلْ إِنْ شَاءَ اللهُ فَلَمْ يَقُلْ، وَنَسِيَ، فَأَطَافَ بِهِنَّ، وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلاَّ امْرَأَةٌ نِصْفَ إِنْسَانٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ لَمْ يَحْنَثْ، وَكَانَ أَرْجَى لِحَاجَتِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سلیمان بن داوٗد علیہما السلام نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی سو بیویوں کے پاس ہو آؤں گا (اور اس قربت کے نتیجہ میں) ہر عورت ایک لڑکا جنے گی تو سو لڑکے ایسے پیدا ہوں گے جو اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے۔فرشتہ نے ان سے کہا کہ ان شاء اللہ کہہ لیجئے لیکن انہوں نے نہیں کہا اور بھول گئے۔چنانچہ آپ تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک کے سوا کسی کے یہاں بھی بچہ پیدا نہ ہوا اور اس ایک کے یہاں بھی آدھا بچہ پیدا ہوا۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ ان شاء اللہ کہہ لیتے تو ان کی مراد بر آتی اور ان کی خواہش پوری ہونے کی امید زیادہ ہوتی۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1072)

حدیث:

حضرت سلیمانؑ کی ستر بیویوں سے مباشرت

صحيح حديث أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى 1073 سَبْعِينَ امْرَأَةً، تَحْمِلُ كُلُّ امْرَأَةٍ فَارِسًا يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: إِنْ شَاءَ اللهُ، فَلَمْ يَقُلْ، وَلَمْ تَحْمِلْ شَيْئًا إِلاَّ وَاحِدًا سَاقِطًا إِحْدَى شِقَّيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قَالَهَا لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سلیمان بن داؤد u نے کہا کہ آج رات میں اپنی ستر بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر بیوی ایک شہسوار جنے گی جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے گا۔ان کے ساتھی نے کہا ان شاء اللہ ٗلیکن انہوں نے نہیں کہا۔چنانچہ کسی بیوی کے یہاں بھی بچہ پیدا نہیں ہوا ٗ صرف ایک کے یہاں ہوا اور اس کی بھی ایک جانب بیکار تھی۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حضرت سلیمان u ان شاء اللہ کہہ لیتے (تو سب کے یہاں بچے پیدا ہوتے) اور اللہ کے راستے میں جہاد کرتے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1073)

باب نمبر-19

جائنٹ باتھ

مجموعہ احادیث میں ہے کہ مرد اور عورت ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے غسل نہ کریں، جبکہ درج ذیل احادیث میں اجتماعی غسل کو جائز قرار دیا جارہا ہے، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

جائنٹ باتھ (عورت کے بچے ہوئے پانی کو کیا مرد استعمال کر سکتا ہے؟)

صحیح حدیث أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ 171

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہانے فرمایا کہ میں نے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی برتن میں جنابت کا غسل کیا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 171)

حدیث:

جائنٹ باتھ

صحیح حدیث عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرَقُ 184

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہافرماتی ہیں کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کیا کرتے تھے۔ اس برتن کو فرق کہا جاتا تھا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 184)

دوسری طرف اس سے متضاد بات کی جارہی ہے:

حدیث:

مرد اور عورت ایک دوسرے کے غسل کے بچے ہوئے پانی سے غسل نہ کریں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ، قَالَ: "نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ، وَالْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ، وَلَكِنْ يَشْرَعَانِ جَمِيعًا".

عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے اور عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے، البتہ دونوں ایک ساتھ شروع کریں۔ ابوعبداللہ ابن ماجہ کہتے ہیں: صحیح پہلی حدیث یعنی حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ کی ہے، اور دوسری حدیث یعنی عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کی وہم ہے ا۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔374)

حدیث:

حضور ﷺ اور ازواج مطہراتؓ ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے غسل نہیں کرتے تھے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: " كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ يَغْتَسِلُونَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، وَلَا يَغْتَسِلُ أَحَدُهُمَا بِفَضْلِ صَاحِبِهِ ".

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے، اور کوئی ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے غسل نہیں کرتا تھا۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔375)

حدیث:

عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا منع ہے

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي حَاجِبٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ، قَالَ: " نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ ". قال: وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ. قال أبو عيسى: وَكَرِهَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ الْوُضُوءَ بِفَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ، وَإِسْحَاق: كَرِهَا فَضْلَ طَهُورِهَا وَلَمْ يَرَيَا بِفَضْلِ سُؤْرِهَا بَأْسًا.

قبیلہ بنی غفار کے ایک آدمی (حکم بن عمرو) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے (وضو کرنے سے) منع فرمایا ہے۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 63)

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 64)

باب نمبر-20

قبلہ تبدیل

قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ کا ارشادِ مبارک ہے :

قرآن:

اِنَّ اَوَّلَ بَيۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىۡ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلۡعٰلَمِيۡنَ (96/3)

ترجمہ: '' بے شک سب سے پہلے جو گھر مقرر کیا گیا لوگوں کیلئے وہ ہے جو مکّہ میں ہے، برکت والا اور سارے جہانوں کیلئے ہدایت۔''

{سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 96}

مزید:(33/29,22/26,22/37,22/145,14-142/125,2/2)

مندرجہ بالا تمام آیات میں خانہ کعبہ کو قبلہ کہا گیا ہے،اِسی کو قبلہ اوّل اور بیت العتیق کہا گیا ہے۔ مذہبی پیشوائیت کا شک دُور کرنے کیلئے فرمایا کہ قبلہ اوّل وہ ہے جو مکّہ میں واقع ہے۔ گو کہ یہ طبقہ قرآن میں بیت المقدس کو قبلہ ثابت کرنے کی آیت تو داخل نہ کر سکا لیکن وضع احادیث کی مدد سے قرآن کی من مانی تفسیریں کر کے انہوں نے سادہ لوح مسلمانوں کو باور کرا دیا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتے تھے لیکن بعد میں اللہ کا حکم آگیا کہ خانہ کعبہ کی طرف منہ کر لیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ حرمِ کعبہ میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس طرح کھڑے ہوتے کہ کعبہ اور بیت المقدس ایک سیدھ میں پڑتے تھے، لیکن جب آپؑ مدینہ منورہ تشریف لائے تو مکّہ اور بیت المقدس {یروشلم} دو مختلف سمتوں میں تھے، چونکہ اللہ نے خانہ کعبہ کو قبلہ کہا تھا اور ہمارا ایمان بھی یہی ہے کہ آپؑ نے قرآن کے خلاف کوئی کام نہیں کیا لہٰذا آپؑ نے خانہ کعبہ کی طرف ہی منہ کر کے نمازیں ادا کیں۔ اتنی سی بات تھی جس کا فسانہ بنا دیا گیا۔ قرآن کے جن مقامات کی تفسیریں یہ لوگ توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اُن کی مختصراً وضاحت کر دی جائے :

یہودی، بنی اسرائیل یعنی حضرت اسحٰق علیہ السلام کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد تھے اور قریشِ عرب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد۔ بنی اسرائیل کو بنی اسمٰعیل کے ساتھ مخاصمت بلکہ عداوت شروع سے چلی آرہی تھی۔ مشترک بات یہ تھی کہ یہ دونوں کسی آنے والے کا انتظار کر رہے تھے۔ بنی اسرائیل کا قومی مرکز (قبلہ) بیت المقدس تھا۔ اِس پس منظر میں جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اعلانِ نبوّت کیا تو یہ بات یہودیوں کو بہت ناگوار گزری کہ آنے والا نبی، بنی اسرائیل میں سے کیوں نہ آیا۔ بعد ازاں وہ طرح طرح کے اعتراضات کرتے رہتے تھے جن میں سے ایک، قبلہ کے بارے میں بھی تھا، اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا :

قرآن:

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ط قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ط يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (142/2)

ترجمہ: ''اب بیوقوف (یہودی) کہیں گے کہ مسلمانوں کو کس چیز نے اس قبلہ سے پھیر دیا جس پر وہ (یہودی) تھے۔ آپؐ فرمادیں مشرق اور مغرب اللہ ہی کا ہے۔ جو چاہے ہدایت حاصل کرلے سیدھے راستے کی طرف۔'' (مفہوم القرآن)

قرآن:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ط وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ط وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ط وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ الرَّحِيْمٌ (143/2)

ترجمہ: '' اور اسی طرح ہم نے تمہیں معتدل اُمّت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسولؐ تم پر گواہ ہوں، جس قبلہ کو (اے رسولؐ) آپؐ نے اِختیار کیا اسے ہم نے اِس لیے قبلہ بنایا تاکہ معلوم ہو کہ کون رسولؐ کی پیروی کرتا ہے اور کون ہے جو اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جاتا ہے اور بے شک یہ بھاری بات تھی مگر ان پر (نہیں) جنہیں اللہ نے ہدایت دی اور اللہ تعالیٰ تمہارے اِیمان ضائع نہ کرے گا، بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ بڑا شفیق، رحم کرنے والا ہے۔'' (مفہوم القرآن)

جس نظام کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم لے کر آئے اس کا مرکز خانۂ کعبہ تھا اور یہ جو کہ قریش کے قبضہ میں تھا۔ اس تصوّر سے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قلبِ اطہر کی کیا کیفیت تھی، قرآن نے اگلی آیت میں اس کو بیان کیا ہے :

قرآن:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ج فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ص (144/2)

ترجمہ: '' ہمیں اس کا بھی علم ہے کہ تمہارے دل میں بار بار یہ آرزو اُبھر رہی ہے کہ جس مقام (کعبہ) کو ہم نے اپنے نظام کا مرکز قرار دیا ہے، اس پر قبضہ و تصرّف بھی ہمارا ہی ہونا چاہیے، یہ ٹھیک ہے، ایسا ہو کر رہے گا۔'' (مفہوم القرآن)

یہ تھی مختصر اًساری حقیقت، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، تمام عمر خانۂ کعبہ کی طرف ہی منہ کرکے نماز ادا کرتے رہے۔ بیت المقدس چونکہ یہودیوں کا قبلہ تھا اس لیے یہ اعتراض یہودیوں کا تھا کہ پہلے سے موجود قبلے (بیت المقدس) کو چھوڑ کر نیا قبلہ بنالیا گیا۔ یہ بات صحیح نہیں کہ مسلمان پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نمازیں پڑھتے تھے اور بعد میں خانہ کعبہ کو قبلہ قرار دے دیا گیا جیسا کہ درج ذیل احادیث میں کہا گیا ہے :

حدیث:

قبلہ تبدیل

صحیح حدیث الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ 302 الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَأَنْزَلَ اللهُ (قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ) فَتَوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ وَقَالَ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ، وَهُمُ الْيَهُودُ مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ للهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ مَا صَلَّى، فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ يُصَلُّونَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ تَوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ، فَتَحَرَّفَ الْقَوْمُ حَتَّى تَوَجَّهُوا نَحْوَ الْكَعْبَةِ

سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سولہ یا سترہ سال تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (دل سے) چاہتے تھے کہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں آخر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہم آپ کا آسمان کی طرف بار بار چہرہ اٹھانا دیکھتے ہیں (البقرہ ۱۴۴) پھر آپ نے کعبہ کی طرف منہ کر لیا اور احمقوں نے جو یہودی تھے کہنا شروع کیا کہ انہیں اگلے قبلہ سے کس چیز نے پھیر دیا آپ فرما دیجئے کہ اللہ ہی کی ملکیت ہے مشرق بھی اور مغرب بھی اللہ جس کو چاہتا ہے (جب قبلہ بدلا تو)ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، پھر نماز کے بعد وہ چلے اور انصار کی ایک جماعت پر ان کا گذر ہوا جو عصر کی نماز بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ نماز پڑھی ہے جس میں آپ نے موجود قبلہ (کعبہ) کی طرف منہ کرے نماز پڑھی ہے۔پھر وہ جماعت(نماز کے دوران ہی) مڑ گئی اور کعبہ کی طرف منہ کر لیا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 302)

حدیث:

قبلہ تبدیل

صحیح حدیث الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ 303 عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، ثُمَّ صُرِفُوا نَحْوَ الْقِبْلَةِ

سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 303)

حدیث:

قبلہ تبدیل

صحیح حدیث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ 304 اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ، فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ، فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہمانے فرمایا کہ لوگ قبا میں فجر کی نماز پڑھ رہے تھے کہ اتنے میں ایک آنے والا آیا اس نے بتایا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کل وحی نازل ہوئی ہے اور انہیں کعبہ کی طرف (نماز میں) منہ کرنے کا حکم ہو گیا ہے چنانچہ ان لوگوں نے بھی کعبہ کی جانب اپنے منہ کر لئے اس وقت وہ شام کی جانب منہ کئے ہوئے تھے اس لئے وہ سب کعبہ کی جانب گھوم گئے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 304)

منبر

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا کہ :

قرآن:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ ط اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا (36/17)

ترجمہ : ” جس بات کی تجھے خبر ہی نہ ہو اُس کے پیچھے مت پڑ۔ کیونکہ کان اور آنکھ اور دِل ،اِن میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھ کی جانے والی ہے۔“

{سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر17 آیت نمبر36}

قرآن:

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ط لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ (62/16)

ترجمہ :” اور وہ اللہ کیلئے ٹھہراتے ہیں جو اپنے لیے ناپسند کرتے ہیں اور اُن کی زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں کہ اُن کیلئے بھلائی ہے، لازمی بات ہے کہ اُن کیلئے جہنّم ہے، بے شک وہ (جہنّم میں) آگے بھیجے جائیں گے۔“

{سورۃ النحل سورہ نمبر16 آیت نمبر62}

قرآن:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ط اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ (116/16)

ترجمہ :” کسی چیز کو اپنی زُبان سے جھوٹ موٹ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھ لو، سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ پر بہتان بازی کرنے والے کامیابی سے محروم ہی رہتے ہیں۔“

{سورۃ النحل سورہ نمبر16 آیت نمبر116}

جھوٹ سے متعلق اِس وقت میرے سامنے قرآنِ کریم کی ایک سو چوالیس آیات موجود ہیں لیکن سمجھدار اور حق کو قبول کر لینے کا ذہن رکھنے والوں کیلئے ایک آیت بھی کافی ہوتی ہے۔اِن تمام آیات میں جھوٹ سے بچنے کا درس دیا گیا ہے۔ذیل میں دو روایات پیش کی جا رہی ہیں جن میں سے ایک میں کہا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک عورت سے فرمایا کہ میرے لیے منبر بنوا دو اور دوسری روایت میں آتا ہے کہ عورت نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے درخواست کی کہ کیا میں آپؐ کیلئے منبر نہ بنوا دوں جس پر آپؐ بیٹھا کریں ؟ان دونوں روایتوں کے راویوں میں سے ایک تو لازماً جھوٹا ہے۔جبکہ صحیح بخاری کی تمام احادیث کے صحیح ہونے پر اصرار کیا جاتا ہے۔

ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

عورت نے منبر بنانے کی پیشکش کی

”حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت عرض گذار ہوئی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ! کیا میں آپؐ کیلئے ایسی چیز تیار نہ کراؤں جس پر آپؐ بیٹھا کریں کیونکہ میرا ایک غلام بڑھئی ہے، فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میرے لیے منبر بنوا دو۔“

{ صحیح بخاری جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 433 صفحہ نمبر 268}

جبکہ دوسری حدیث میں ہے کہ :

حدیث:

حضور ﷺ نے عورت کو حکم دیا کہ میرے لئے منبر بنوا دو

صحیح حدیث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ أَبُو حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ: إِنَّ رِجَالاً أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، 316 وَقَدِ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ، مِمَّ عُودُهُ، فَسَأَلُوهُ عَنْ ذلِكَ، فَقَالَ: وَاللهِ إِنِّي لأَعْرِفُ مِمَّا هُوَ، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ، وأَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فُلاَنَةَ (امْرأَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ): مُرِي غُلاَمَكِ النَّجَّارَ أَنْ يَعْمَلَ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَأَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا، فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ ههُنَا ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيْهَا، وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا، ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا، ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرى، فَسَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ، ثُمَّ عَادَ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هذَا لِتَأْتَمُّوا وَلِتَعَلَّمُوا صَلاَتِي

ابو حازم بن دینار رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ کچھ لوگ سیّدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ان کا آپس میں اس (بات) پر اختلاف تھا کہ منبر نبوی (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کی لکڑی کس درخت کی تھی اس لئے سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا خدا گواہ ہے میں جانتا ہوں کہ منبر

نبوی کس لکڑی کا تھا پہلے دن جب وہ رکھا گیا اور سب سے پہلے جب اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تو میں اس کو بھی جانتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی فلاں عورت کے پاس جن کا سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ نے نام بھی بتایا تھا ایک آدمی کو بھیجا کہ وہ اپنے بڑھئی غلام سے میرے لئے لکڑیاں جوڑ دینے کے لئے کہیں تا کہ مجھے لوگوں سے کچھ کہنا ہو تو اس پر بیٹھا کروں چنانچہ انہوں نے اپنے غلام سے کہا اور وہ غابہ کے جھاؤ کی لکڑی سے اسے بنا کر لایا۔اس انصاری خاتون نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہاں رکھوایا میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی پر (کھڑے ہو کر) نماز پڑھائی اسی پر کھڑے کھڑے تکبیر کہی اسی پر رکوع کیا پھر الٹے پاؤں لوٹے اور منبر کی جڑ میں سجدہ کیا اور پھر دوبارہ اسی طرح کیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کو خطاب فرمایا لوگو میں نے یہ اس لئے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میری طرح نماز پڑھنی سیکھ لو۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 316)

پاؤں کے نیچے تھوکو

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں مساجد کو پاک صاف رکھنے کا حکم دیا ہے۔فرمانِ خداوندی ہے :

قران:

وَعَهِدۡنَاۤ اِلٰۤى اِبۡرٰهٖمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ اَنۡ طَهِّرَا بَيۡتِىَ لِلطَّآئِفِيۡنَ وَالۡعٰكِفِيۡنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوۡدِ (125/2)

ترجمہ:'' ہم نے حکم دیا اِبراہیم علیہ السلام اوراِسماعیل علیہ السلام کو کہ وہ میرا گھر پاک رکھیں طواف،اِعتکاف،رُکوع اور سجود کرنے والوں کیلئے۔''(سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر125)

حضرت اِبراہیم علیہ السلام کو ایک اور مقام پر حکم ملا کہ :

قران:

وَّطَهِّرۡ بَيۡتِىَ لِلطَّآئِفِيۡنَ وَالۡقَآئِمِيۡنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوۡدِ (26/22)

'' میرے گھر کو طواف، قیام،رُکوع اور سجود کرنے والوں کیلئے پاک صاف رکھنا۔''(سورۃ الحج سورہ نمبر22آیت نمبر26)

وہ گھر جن میں خُدا کا ذِکر ہوتا ہے،'' اُنہیں بلند کرنے کا حکم''۔

قران:

فِىۡ بُيُوۡتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنۡ تُرۡفَعَ وَيُذۡكَرَ فِيۡهَا اسۡمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيۡهَا بِالۡغُدُوِّ وَالۡاٰصَالِ (36/24)

ترجمہ:'' اُن گھروں میں جن کے بلند کرنے،اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہاں صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔''(سورۃ النور سورہ نمبر24آیت نمبر36)

ظاہر ہے کہ مسجد میں گندگی پھیلانے سے تو انہیں بلند نہیں کیا جاسکتا۔

قران:

وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنۡ يُّذۡكَرَ فِيۡهَا اسۡمُهٗ وَسَعٰى فِىۡ خَرَابِهَا ط اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمۡ اَنۡ يَّدۡخُلُوۡهَاۤ اِلَّا خَآئِفِيۡنَ ط لَهُمۡ فِى الدُّنۡيَا خِزۡىٌ وَّلَهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ (114/2)

ترجمہ: ”اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کیے جانے سے روکے اور ان کی بربادی کی کوشش کرے، ایسے لوگوں کو خوف کھاتے ہوئے ہی اس میں جانا چاہیے، ان کیلئے دنیا میں بھی رُسوائی ہے اور آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے۔“(سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 114)

مسجد میں گندگی پھیلانا یا گندگی دیکھ کر اُسے صاف نہ کرنا بھی اللہ کے ذکر سے روکنے کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان تو یہ ہے کہ ”ہر نماز کے وقت اپنی زینت اِختیار کرو“ {31/7} اور فرمایا کہ مساجد کو آباد کرنا مومنوں ہی کا کام ہے {18/9} مشرکین انہیں آباد نہیں کیا کرتے {17/9}۔

مسجد کی صفائی کے بارے میں قرآنی تعلیم کے مطالعے کے بعد اللؤلؤ والمرجان کی حدیث ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

پاؤں کے نیچے تھوکو

صحیح حدیث أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ، ثُمَّ نَهَى أَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ، أَوْ عَنْ يَمِينِهِ، وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى 320

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کی دیوار پر بلغم دیکھا تو آپ نے اسے کنکری سے کھرچ ڈالا پھر فرمایا کوئی شخص سامنے یا دائیں طرف نہ تھوکے البتہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوک لینا چاہیے۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 320)

حدیث:

پاؤں کے نیچے تھوکو

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي جِدَارِ الْمَسْجِدِ 321 فَتَنَاوَلَ حَصَاةً فَحَكَّهَا، فَقَالَ: إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ، وَلاَ عَنْ يَمِينِهِ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ور سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار پر بلغم دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کنکری لی اور اسے صاف کر دیا پھر فرمایا جب کوئی شخص تھوکے تو اسے سامنے یا داہنی طرف نہ تھوکنا چاہیے البتہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوک لے۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 321)

حدیث:

پاؤں کے نیچے تھوکو.

صحیح حدیث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ, قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يُنَاجِي 323 رَبَّهُ, فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ, وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَو تَحْتَ قَدَمِهِ

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن جب نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے اس لئے وہ اپنے سامنے یا دائیں طرف نہ تھوکے ہاں بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوک لے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 323)

باب نمبر-23

حضور ﷺ کو اپنا جنبی ہونا کب یاد آیا؟

واضعینِ روایات کے بغضِ رسول کی ایک مثال ملاحظہ ہو:

حدیث:

حضور ﷺ مصلے پر کھڑے ہوگئے تو آپ کو اپنا جنبی ہونا یاد آ گیا

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ قِيَامًا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلاَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ جُنُبٌ، فَقَالَ لَنَا: مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ، فَكَبَّرَ، فَصَلَّيْنَا مَعَهُ 352

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کی تکبیر ہوئی اور صفیں برابر ہو گئیں لوگ کھڑے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرے سے ہماری طرف تشریف لائے جب آپ مصلے پر کھڑے ہو چکے تو یاد آیا کہ آپ جنبی ہیں پس آپ نے ہم سے فرمایا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو اور آپ واپس چلے گئے پھر آپ نے غسل کیا اور واپس ہماری طرف تشریف لائے تو سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے آپ نے نماز کے لئے تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 352)

حدیث:

حضور ﷺ جنابت کی حالت میں نماز پڑھانے لگے تو اچانک یاد آ گیا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ صبح کی نماز کی تکبیر کہی، پھر اشارہ کر کے چلے گئے، پھر واپس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک قطرے بہا رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز پڑھائی اور فرمایا: ”میں انسان ہوں اور میں جنبی تھا تو بھول گیا۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:133)

حدیث:

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز فجر پڑھانے کیلئے مسجد میں داخل ہوئے تو آپ کو یاد آ گیا کہ میں تو جنبی ہوں لہٰذا آپؐ نے ہاتھ کے اشارے سے ہمیں اپنی جگہ رہنے کا حکم دیا۔

{ سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 233 صفحہ نمبر 134 }

حدیث :

جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مصلے پر کھڑے ہو گئے تو تب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اپنے جنبی ہونے کا خیال آیا۔

{ سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 234 صفحہ نمبر 134 }

{ سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 235 صفحہ نمبر 134 }

حدیث :

.حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نماز کی تکبیر کہہ دی تب آپ کو یاد آیا کہ میں تو جنبی ہوں۔

{ سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 234 صفحہ نمبر 134 }

حدیث :

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز پوری کر چکے تو تب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اپنا جنبی ہونا یاد آیا۔

{ سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 234 صفحہ نمبر 134 }

گرمی کی تیزی جہنم کی آگ کی بھاپ سے ہوتی ہے

گرمی اور سردی کا موسم کس وجہ سے آتا ہے؟ یہ ایک خالص سائنسی معاملہ ہے۔"ناسا" کی ویب سائیٹ پر اس کی تفصیلی وضاحت کی گئی ہے، ملاحظہ کیجئے:

What Causes the Seasons?

The Short Answer:

Earth's tilted axis causes the seasons. Throughout the year, different parts of Earth receive the Sun's most direct rays. So, when the North Pole tilts toward the Sun, it's summer in the Northern Hemisphere. And when the South Pole tilts toward the Sun, it's winter in the Northern Hemisphere.

It's all about Earth's tilt!

Many people believe that Earth is closer to the sun in the summer and that is why it is hotter. And, likewise, they think Earth is farthest from the sun in the winter.

Although this idea makes sense, it is incorrect.

It is true that Earth's orbit is not a perfect circle. It is a bit lop-sided. During part of the year, Earth is closer to the sun than at other times. However, in the Northern Hemisphere, we are having winter when Earth is closest to the sun and summer when it is farthest away! Compared with how far away the sun is, this change in Earth's distance throughout the year does not make much difference to our weather.

There is a different reason for Earth's seasons.

Earth's axis is an imaginary pole going right through the center of Earth from "top" to "bottom." Earth spins around this pole, making one complete turn each day. That is why we have day and night, and why every part of Earth's surface gets some of each.

Earth has seasons because its axis doesn't stand up straight.

Link:(https://spaceplace.nasa.gov/seasons/en/#:~:text=Earth's%20tilted%20axis%20causes%20the,winter%20in%20the%20Northern%20Hemisphere.)

مختصر جواب:

”زمین کا جھکا ہوا محور موسموں کا سبب بنتا ہے۔ سال بھر میں، زمین کے مختلف حصوں میں سورج کی سب سے براہ راست کرنیں پڑتی ہیں۔ لہذا، جب شمالی قطب سورج کی طرف جھک جاتا ہے تو، شمالی نصف کرہ میں موسم گرما ہوتا ہے۔ اور جب جنوبی قطب سورج کی طرف جھک جاتا ہے تو، شمالی نصف کرہ میں موسم سرما ہوتا ہے۔۔۔۔“

لہٰذا ثابت ہوا کہ زمین پر گرمی کا موسم جہنم کی وجہ سے نہیں بلکہ زمین و سورج کی مخصوص حرکت اور شعاعوں کے خاص اینگل سے زمین پر پڑنے کی وجہ سے ہوتا ہے، لیکن اللؤلؤ والمرجان میں لکھا ہے کہ زمین پر موسم گرما کا ذمہ دار جہنم ہے، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

گرمی کی تیزی جہنم کی آگ کی بھاپ سے ہوتی ہے

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلاَةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ 357

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی تیز ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو کیونکہ گرمی کی تیزی جہنم کی آگ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 357)

حدیث:

گرمی کی تیزی جہنم کی آگ کی بھاپ سے ہے

صحیح حدیث أَبِي ذَرٍّ قَالَ: أَذَّنَ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَالَ: أَبْرِدْ أَبْرِدْ أَوْ قَالَ: انْتَظِرْ انْتَظِرْ وَقَالَ: شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلاَةِ حَتَّى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ 358

سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن (سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ) نے ظہر کی اذان دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھنڈا کر ٹھنڈا کر یا یہ فرمایا کہ انتظار کر انتظار کر اور فرمایا کہ گرمی کی تیزی جہنم کی آگ کی بھاپ سے ہے اس لئے جب گرمی سخت ہو جائے تو نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو (پھر ظہر کی اذان اس وقت کہی گئی) جب ہم نے ٹیلوں کے سائے دیکھ لئے۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 358)

حدیث:

گرمی کی تیزی دوزخ کی آگ کی بھاپ کی وجہ سے ہوتی ہے

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ: يَا رَبِّ أَكَلَ 359 بَعْضِي بَعْضًا، فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ، نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ، فَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ، وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب گرمی تیز ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی تیزی دوزخ کی آگ کی بھاپ کی وجہ سے ہوتی ہے دوزخ نے اپنے رب سے شکایت کی کہ اے میرے رب (آگ کی شدت کی وجہ سے) میرے بعض حصہ نے بعض حصہ کو کھا لیا اس پر اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانس لینے کی اجازت دی ایک سانس جاڑے میں اور ایک سانس گرمی میں اب انتہائی سخت گرمی اور سخت سردی جو تم لوگ محسوس کرتے ہو وہ اسی سے پیدا ہوتی ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 359)

باب نمبر۔25

بخار جہنم کی بھاپ کے اثر سے ہوتا ہے

بخار ایک جسمانی درجہ حرارت ہے جو معمول سے زیادہ سمجھا جاتا ہے۔زیادہ درجہ حرارت یہ عام طور پر اس بات کی علامت ہے کہ آپ کا جسم آپ کو انفیکشن سے صحت مند رکھنے کے لیے کام کر رہا ہے۔عام جسمانی درجہ حرارت ہر ایک کے لیے مختلف ہوتا ہے، لیکن وہ 97 سے 99 کے درمیان ہوتا ہے۔100.4 یا اس سے زیادہ درجہ حرارت کو بخار سمجھا جاتا ہے۔

آپ کے دماغ کا ایک حصہ جسے ہائپو تھیلمس کہتے ہیں آپ کے جسم کے درجہ حرارت کو کنڑول کرتا ہے۔انفیکشن، بیماری، یا کسی اور وجہ کے جواب میں، ہائپو تھیلمس جسم کو انفیکشن کو ختم کرنے کیلئے زیادہ درجہ حرارت پر سیٹ کر سکتا ہے۔لہذا جب بخار آتا ہے، تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے جسم میں انفیکشن ہے۔

دوسری تحریر:

ہمارا جسم کچھ اس طرح سے بنا ہوا ہے کہ وہ اپنے معمول کے کام 37 ڈگری سنٹی گریڈ (98.4 ڈگری فارن ہائیٹ) پر ہی بہتر طور پر انجام دے سکتا ہے۔جسم کو اس درجہ حرارت پر رکھنے کے لیے ہمارے دماغ میں ہائپو تھلمس کی شکل میں ایک تھرموسٹیٹ لگا ہوتا ہے جو قدرتی طور پر اسی درجہ حرارت پر فکس ہوتا ہے۔جب خون اس میں سے گزرتا ہے تو وہ اس کے ٹمپریچر کی سطح کو محسوس کر لیتا ہے۔اگر وہ موزوں سے کم ہو تو ہائپو تھلمس جسم میں کچھ ایسی سرگرمیاں شروع کرتا ہے جن سے خون گرم ہو جاتا ہے اور جسم کا درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے۔

عام حالات میں ہائپو تھلمس ایک خودکار نظام کے تحت جسمانی درجہ حرارت کو موزوں سطح پر ہی رکھتا ہے لیکن بعض اوقات کچھ عوامل کی وجہ سے ہائپو تھلمس کا تھرموسٹیٹ اس سے زیادہ سطح پر سیٹ ہو جاتا ہے۔اب وہ درجہ حرارت کی نئی سطح کو نارمل سمجھ کر جسم کو اس پر لانے کیلئے کچھ سرگرمیاں شروع کر دیتا ہے۔یوں ہمارا ٹمپریچر نارمل سے زیادہ بڑھ جاتا ہے۔دوسرے لفظوں میں ہمیں بخار ہو جاتا ہے ۔اب آیئے مذہبی کتب کے مطابق بخار کی توجیہ، جس میں بتایا جاتا ہے کہ بخار جہنم کی بھاپ سے ہے، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

بخار جہنم کی بھاپ کے اثر سے ہوتا ہے

صحیح حدیث ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ 1424

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بخار جہنم کی بھاپ کے اثر سے ہوتا ہے۔اس لیے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1424)

حدیث:

بخار جہنم کی بھاپ میں سے ہے

صحیح حدیث رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْحُمَّى مِنْ فَوْحِ جَهَنَّمَ، فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ 1426

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ بخار جہنم کی بھاپ میں سے ہے۔پس اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1426)

خدارات کو آسمان دنیا پر آتا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

قرآن:

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ط اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ لا فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ

اور (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم!) جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو (کہہ دو کہ) میں تو (تمہارے) پاس ہوں۔ جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں تو ان کو چاہیئے کہ میرے احکام کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ نیک رستہ پائیں۔"

(سورۃ البقرہ 2 آیت 186)

قرآن:

قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ج وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ط اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ

آپ فرما دیں اگر میں بہکا ہوں تو اس کے سوا نہیں کہ اپنے نقصان کو بہکا ہوں ، اور اگر میں ہدایت پر ہوں تو اس کی بدولت کہ میرا رب میری طرف وحی کرتا ہے بیشک وہ سننے والا قریب ہے۔"

(سورۃ السبا 34 آیت 50)

قرآن:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ صلے ج وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ

اور تحقیق ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں جو وسوسے گزرتے ہیں اس کے جی میں اور ہم اس کی رگ جان سے بھی قریب ہیں۔

(سورۃ ق 50 آیت 16)

قرآن:

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ

" اور ہم تم سے بھی زیادہ اس سے قریب ہوتے ہیں لیکن تم نہیں دیکھتے۔"

(سورۃ الواقعہ 56آیت85)

قران:

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْد

اور اللہ ہر شے پر شاہد(نگران) ہے۔

{سورۃ المجادلہ 58آیت 6}

قران:

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْد

اور اللہ ہر شے پر شاہد(نگران) ہے۔

{سورۃ البروج 85آیت 9}

قران:

وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْد

اور بے شک وہ اس پر گواہ ہے۔

{سورۃ العادیات 100آیت 7}

قرآن کا موقف بالکل واضح ہے کہ اللہ ہر وقت ہر جگہ موجود ہے، وہ تمہارے قریب ہے اور تمہیں دیکھ رہا ہے جبکہ روایات میں خدا کا تصور یہ ہے کہ سات آسمانوں کے اوپر ایک سمندر ہے جس میں آٹھ بکرے کھڑے ہیں ، ان بکروں کے اوپر ایک تخت رکھا ہوا ہے اور اس تخت کے اوپر اللہ بیٹھا ہوا ہے{بحوالہ:سنن ابوداؤدجلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1296صفحہ نمبر 476، انٹرنیشنل نمبر۔4723} جہاں سے اسے اُٹھ کر آسمانِ دنیا پر آنا پڑتا ہے اور یوں وہ لوگوں کی دعائیں سنتا ہے۔اللؤلؤوالمرجان کی مذکورہ حدیث ملاحظہ فرمایئے:

حدیث:

خدارات کوآسمان دنیاپرآتاہے

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى 434 كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرِ، يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا پروردگار بلند و برکت والا ہر رات کو اس وقت آسمان دنیا پر آتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے وہ کہتا ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے کہ میں اسے دوں؟ کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے کہ میں اس کو بخش دوں؟

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 434)

باب نمبر۔27

صحابیؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو آیات یاد دلا دیں

حفاظتِ قرآن کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قران:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُونَ (9/15)

ترجمہ: " بے شک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔" (سورۃ الحجر سورہ نمبر 15 آیت نمبر 9)

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو قرآنِ کریم یاد کرانے، اس کے جمع کرنے، پڑھنے اور اس کے بیان کرنے کا ذمہ بھی لے لیا۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قران:

لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ۔ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ (75/16-17)

ترجمہ: " آپ قرآن کو جلدی (یاد کرنے) کیلئے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔ اس کا جمع کرنا اور (آپؐ کی زبان سے) پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔" (سورۃ القیامۃ سورہ نمبر 75 آیت نمبر 16 تا 17)

قران:

ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ (19/75)

ترجمہ: " پھر بے شک اس کا بیان کرنا بھی ہمارے ذمہ ہے۔"

{سورۃ القیامۃ سورہ نمبر 75 آیت نمبر 19}

قران:

وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِن قَبْلِ أَن يُقْضَىٰ إِلَيْكَ وَحْيُهُ ز (114/20)

ترجمہ: " قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کریں اس سے پہلے کہ آپ کی طرف جو وحی کی جاتی ہے وہ پوری کی جائے۔"

{سورۃ طٰہٰ سورہ نمبر 20 آیت نمبر 114}

ان آیات میں آپ نے پڑھا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو قرآن یاد کروانے کی ذمہ داری خود اللہ تعالی نے لے لی تھی۔ کیا کوئی مسلمان یہ سوچ بھی سکتا ہے کہ (نعوذ باللہ) اللہ نے اپنی ذمہ داری پوری نہیں کی اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم قرآن کی آیات بھول جایا کرتے تھے۔ ملاحظہ کیجیے اللؤلؤ والمرجان کی حدیث :

حدیث:

ایک صحابیؓ نے حضور ﷺ کو کچھ آیتیں یاد دلادیں جنہیں آپ بھول چکے تھے

صحیح حدیث عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِئًا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: 451 يَرْحَمُهُ اللهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا، آيَةً أَسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہانے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قاری کو رات کے وقت مسجد میں قرآن مجید پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ اللہ اس آدمی پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں جنہیں میں نے فلاں فلاں سورتوں میں سے چھوڑ رکھا تھا۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 451)

باب نمبر۔28

قرآن میں تبدیلی

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اِرشاد فرمایا :

قران:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰـفِظُوۡنَ(9/15)

”بے شک ہم ہی نے یہ قرآن نازل کیااور ہم ہی اِس کے محافظ ہیں۔“

{سورۃ الحجر سورہ نمبر15آیت نمبر9}

قران:

لَا تَبۡدِيۡلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ‌ؕ(64/10)

” اللہ کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں۔“

{سورۃ یونس سورۃ نمبر10آیت نمبر64}

قران:

وَتَمَّتۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدۡقًا وَّعَدۡلًا‌ ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ‌ ۚ(115/6)

” آپ کے ربّ کا کلام سچائی اورِانصاف کے اعتبار سے کامل ہے،اُس کے کلام کا کوئی بدلنے والا نہیں۔“

{سورۃ الانعام سورہ نمبر6آیت نمبر115}

قران:

وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ‌ ۚ(34/6)

” اور کوئی بدلنے والا نہیں اللہ کی باتوں کو۔“

{سورۃ الانعام سورہ نمبر6آیت نمبر34}

قرآن:

وَاتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ جط لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ج۔ قف وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا (27/18)

”اور آپؐ پڑھیں جو آپؐ کی طرف آپؐ کے ربّ کی کتاب وحی کی گئی ہے، اُس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور تم ہر گز نہ پاؤ گے اُس کے سوا کوئی پناہ گاہ۔“

(سورۃ الکھف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 27)

اللہ کا فرمان آپ نے پڑھا کہ قرآن میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہو سکتی کیونکہ اِس کی حفاظت کا ذِمہ دار خود خدا ہے، لیکن اللؤلؤ والمرجان کی احادیث میں بتایا گیا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے درمیان قرآن کے بارے میں بڑا اِختلاف تھا۔ اِس کی چند مثالیں پیشِ خدمت ہیں:

حدیث:

قرآن تبدیل

صحیح حدیث أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قَدِمَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَطَلَبَهُمْ فَوَجَدَهُمْ، **472** فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَقْرَأُ قِرَاءَةَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُلُّنَا، قَالَ: فَأَيُّكُمْ أَحْفَظُ فَأَشَارُوا إِلَى عَلْقَمَةَ، قَالَ: كَيْفَ سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى قَالَ عَلْقَمَةُ: وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى، قَالَ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ هكَذَا، وَهؤُلاَءِ يُرِيدُونِي عَلَى أَنْ أَقْرَأَ (وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالأُنْثَى)، وَاللهِ لاَ أُتَابِعُهُمْ

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے کچھ شاگرد سیّدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کے یہاں (شام) آئے سیّدنا ابودرداء نے انہیں تلاش کیا اور پا لیا پھر ان سے پوچھا کہ تم میں کون سیّدنا عبداللہ بن مسعود کی قرات کے مطابق قرات کر سکتا ہے؟ شاگردوں نے کہا کہ ہم سب کر سکتے ہیں پھر پوچھا کسے ان کی قرات زیادہ محفوظ ہے؟ سب نے حضرت علقمہ رحمہ اللہ کی طرف اشارہ کیا انہوں نے دریافت کیا کہ انہیں سورہ واللیل اذا یغشی کی قرات کرتے کس طرح سنا ہے؟ علقمہ نے کہا کہ والذکر والانثی (بغیر ماخلق کے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح قرات کرتے ہوئے سنا ہے لیکن یہ لوگ (یعنی شام والے) چاہتے ہیں کہ میں وما خلق الذکر والانثی پڑھوں اللہ کی قسم میں ان کی پیروی نہیں کروں گا۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 472)

حدیث:

قرآن عرب کے سات محاوروں میں نازل ہوا

قرآن میں اپنی من مانیوں کا راستہ کھولنے کیلئے یہ بات گھڑی گئی کہ قرآن کو سات قرائتوں میں نازل کیا گیا، ملاحظہ کیجئے:

صحیح حدیث ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ فَلَمْ أَزَلْ 469 أَسْتَزِيدُهُ حَتَّى انْتَهى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل نے قرآن مجید مجھے (عرب کے) ایک ہی محاورے کے مطابق پڑھ کر سکھایا تھا لیکن میں اس میں برابر اضافہ کی خواہش کا اظہار کرتا رہا تاآنکہ عرب کے سات محاوروں پر اس کا نزول ہوا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 469)

حدیث:

صحابہؓ کے مختلف قرآن

صحیح حدیث عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ 468 عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا، وَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ، ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ هذَا يَقْرَأُ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا، فَقَالَ لِي: أَرْسِلْهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ: اقْرَأْ فَقَرَأَ. قَالَ: هكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِي: اقْرَأْ فَقَرَأْتُ، فَقَالَ: هكَذَا أُنْزِلَتْ، إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ

سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو سورہ فرقان ایک دفعہ اس قرات سے پڑھتے سنی جو اس کے خلاف تھی جو میں پڑھتا تھا حالانکہ یہ قرات خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائی تھی قریب تھا کہ میں انہیں پکڑ لیتا لیکن میں نے انہیں مہلت دی کہ وہ (نماز سے) فارغ ہو لیں اس کے بعد میں نے ان کے گلے میں چادر ڈال کر ان کو پکڑا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا میں نے آپ سے کہا کہ میں نے انہیں اس قرات کے خلاف پڑھتے سنا ہے جو آپ نے مجھے سکھائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ پہلے انہیں چھوڑ دے پھر ان سے فرمایا کہ اچھا اب تم قرات سناؤ انہوں نے اپنی وہی قرات سنائی آپ نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی تھی اس کے بعد مجھ سے آپ نے فرمایا کہ اب تم بھی پڑھومیں نے بھی پڑھ کر سنایا آپ نے اس پر بھی فرمایا اسی طرح نازل ہوئی تھی قرآن سات قراتوں میں نازل ہوا ہے تم کو جس میں آسانی ہو اسی طرح سے پڑھ لیا کرو۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 468)

باب نمبر۔29

قرآن منسوخ

نسخ کے بارے میں مذہبی پیشوائیت کا عقیدہ ملاحظہ کیجیے :

''اسی طرح قرآن میں بھی اللہ تعالیٰ نے بعض احکام منسوخ فرمائے اور ان کی جگہ نیا حکم نازل فرمایا۔ان کی تعداد میں اختلاف ہے۔شاہ ولی اللہ نے 'الفوز الکبیر' میں ان کی تعداد صرف پانچ بیان کی ہے۔یہ نسخ تین قسم کا ہے۔ایک تو مطلقاً نسخِ حکم یعنی ایک کو بدل کر دوسرا حکم نازل کر دیا گیا۔دوسرا ہے نسخ مع التلاوۃ۔یعنی پہلے حکم کے الفاظ قرآنِ مجید میں موجود رکھے گئے ہیں،ان کی تلاوت ہوتی ہے لیکن دوسرا حکم بھی،جو بعد میں نازل کیا گیا،قرآن میں موجود ہے،یعنی ناسخ اور منسوخ دونوں آیات موجود ہیں۔نسخ کی ایک تیسری قسم یہ ہے کہ ان کی تلاوت منسوخ کر دی گئی یعنی قرآنِ کریم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں شامل نہیں فرمایا،لیکن ان کا حکم باقی رکھا گیا۔جیسے

الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما البتۃ۔(موطا امام مالک)''شادی شدہ مرد اور عورت اگر زنا کا ارتکاب کریں تو یقیناً انہیں سنگسار کر دیا جائے۔''

(بحوالہ:سعودی حکومت کا شائع کردہ قرآنِ کریم مع اُردو ترجمہ و تفسیر صفحہ نمبر44)

آگے چل کر لکھتے ہیں :

''بعض قدیم گمراہوں(مثلاً ابو مسلم اصفہانی معتزلہ)اور آج کل کے بھی بعض متجددین نے یہودیوں کی طرح قرآن میں نسخ ماننے سے انکار کیا ہے لیکن صحیح بات وہی ہے جو مذکورہ سطروں میں بیان کی گئی ہے،سلف صالحین کا عقیدہ بھی اثباتِ نسخ ہی رہا ہے۔''

(ایضاً صفحہ نمبر44)

قارئین کرام!اللہ تعالیٰ نے کہیں نہیں فرمایا کہ قرآن کی فلاں فلاں آیتیں منسوخ ہیں بلکہ مذہبی پیشواؤں نے اپنے اپنے وضع کردہ فارمولے کے تحت مختلف آیتوں کو منسوخ قرار دیا۔یہی وجہ ہے کہ شاہ ولی اللہ نے پانچ آیتوں کو منسوخ ثابت کیا،ایک صاحب(غالباً علامہ جلال الدین سیوطی)بائیس(22)آیات کی تنسیخ کے قائل ہیں جبکہ ایک امام صاحب پانچ سو(500)آیات کا نسخ ثابت کرتے ہیں۔

غور کریں یہ عقیدہ اس کتاب کے بارے میں اختیار کیا گیا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ {9/15} ''ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔'' {سورۃ الحجر سورہ نمبر15 آیت نمبر9} بلا شک وشبہ قرآن کی آیات کے متعلق ناسخ و منسوخ کا عقیدہ خلافِ قرآن ہے،قرآن کی کوئی آیت منسوخ نہیں بلکہ قرآن پورے کا پورا غیر متبدل اور کامل ہے جیسا کہ قرآن میں ہے: وَتَمَّتۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدۡقًا وَّعَدۡلًا ط لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ج {115/6} مذکورہ مسئلے کا حل قرآنِ کریم میں واضح طور پر موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں انسانوں کی ہدایت کیلئے جتنے بھی انبیاء مبعوث فرمائے، ان سب کو کتابیں عطا فرمائیں {213/2} اور جن کو رسول کہہ کر پکارا گیا، انہیں بھی کتابیں دی گئیں {25/57} لیکن ان سابقہ انبیاء ورسل کی امتیں اپنے نبی یا رسول کی کتاب میں تحریف کر دیتی تھیں۔(46/4) (3/186) (3/77) (3/70) (2/79) (2/75) (9/31) (22/52) (41/45) (6/92)(5/41)(5/15)۔ جس کے بعد اللہ ایک نئے نبی کو مبعوث فرمادیتا تھا یہاں تک کہ اللہ نے آخری مرتبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اپنی آخری کتاب یعنی قرآنِ حکیم نازل کیا تو اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود لے لی {9/15} اس کو غیر متبدل اور کامل قرار دیا {115/6} ۔ اب اس کتاب کے کسی ایک حرف کو بھی قیامت تک کوئی انسان منسوخ نہیں کر سکتا، نہ ہی اس میں کسی قسم کی کوئی تحریف کی جاسکتی ہے۔

نسخ کا ماخذ :

مسلمانوں کی اکثریت اس بات پر حیران ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کو غیر متبدل اور محفوظ کہا ہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ بعض آیات اس میں شامل ہونے سے رہ گئیں، ایسا عقیدہ رکھنا تو اللہ، رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور صحابہؓ کی کھلی توہین کے زمرے میں آتا ہے ۔اس کا جواب ہے کہ یہ عقیدہ قرآنِ کریم کی آیات کی غلط تعبیر کرنے سے وجود میں آیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کی سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 106 میں سابقہ انبیاء کی وحی کے بارے میں فرمایا :

قرآن:

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ط اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ط (106/2)

ترجمہ: ”کوئی آیت جسے ہم منسوخ کرتے ہیں یا اسے ہم بھلا دیتے ہیں، اس سے بہتر یا اس جیسی لے آتے ہیں، کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 106}

جب نسخ قرآن کا عقیدہ پہلے سے ذہنوں میں راسخ ہو چکا ہو تو پھر قرآن سے آپ کچھ بھی ثابت کر لیں، حالانکہ درج بالا آیت کریمہ سے ملحق سابقہ آیت میں اس بات کی وضاحت موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو جواب دے رہا ہے۔ چونکہ اہل کتاب پر یہ بات گراں گزر رہی تھی کہ ہمارے نبی پر نازل کی گئی کتاب کے بعد کسی اور پر بھی کوئی کتاب اترے لہٰذا وہ قرآن مجید پر بھی مختلف اعتراضات کرتے رہتے تھے، اللہ نے ان اہل کتاب کے دلوں میں موجود عناد کو بیان فرما کر اس کا جواب کچھ یوں دیا :

قرآن:

مَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ خَیْرٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ ط وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۵ ۱۰۵ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَۃٍ اَوْ نُنْسِھَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْھَآ اَوْ مِثْلِھَا ط اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

(سورۃ البقرہ 2 آیت 105 تا 106)

ترجمہ: ” اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے کفر کیا وہ نہیں چاہتے اور نہ مشرک کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے کوئی بھلائی نازل کی جائے، اور اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت سے خاص کر لیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ ”(سابقہ انبیاء پر نازل شدہ) کوئی آیت (حکم) جسے ہم منسوخ کرتے ہیں یا اسے بھُلا دیتے ہیں، اس سے بہتر یا اس جیسا حکم لے آتے ہیں۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے۔“

(سورۃ البقرہ 2 آیت 105 تا 106)

مذکورہ بالا آیت میں بیان کردہ نسخ سے نسخِ قرآن مراد لینا کسی لطیفے سے کم نہیں، یہاں تو سابقہ کتبِ سماویہ کے احکام کی بات ہو رہی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنی ہی کتاب مانیں گے لہٰذا یہاں نسخِ تورات و انجیل و دیگر کتب سماویہ ہی ہو سکتا ہے جبکہ ہمارے مفسرین کا اصرار ہے کہ یہاں نسخِ قرآن کا ذکر ہے حالانکہ اللہ نے سابقہ آیات میں واضح کیا کہ یہود کہتے ہیں کہ ہم خدا کے خاص فضلوں کے وارث ہیں، ہم اپنے نبیوں کی کتب کو مانتے ہیں غیر کے کلام کو ماننے کیلئے تیار نہیں اس پر اللہ نے ان کے سامنے یہ کون سی دلیل پیش کر دی کہ میرا قرآن منسوخ بھی ہو جاتا ہے اور بھلا بھی دیا جاتا ہے اس لئے تم اس پر ایمان لے آؤ۔ یاللعجب

ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

سَنُقْرِئُکَ فَلَا تَنْسٰٓی (6/87)

ترجمہ: ” ہم جلد آپ کو پڑھائیں گے، پھر آپ نہ بھولیں گے۔ “

(سورۃ الاعلیٰ 87 آیت نمبر 6)

اگر قرآن میں نسخ کو تسلیم کر لیا جائے تو یہاں اس آیت میں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم جو قرآن آپ کو پڑھائیں گے وہ آپ کو بھولے گا نہیں۔ عقیدۂ نسخِ قرآن کے مطابق سورۃ الاعلیٰ 87 آیت نمبر 6 بھی منسوخ ہو جاتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ پر جو قرآن نازل فرماتا تھا، حضور ﷺ اس میں سے کچھ بھول بھی جاتے تھے۔ (نعوذ باللہ)

قائلین نسخ قرآن، تنسیخ کی کوئی دلیل پیش نہیں کرتے کہ نبی پاک کا فرمان ہے کہ مجھے اللہ نے بتایا ہے کہ فلاں آیت منسوخ ہوگئی ہے یا فرمایا ہو کہ اللہ نے فلاں آیت منسوخ کر دی ہے۔ مذہبی پیشوائوں نے محض ظن و قیاس سے کام لے کر قرآنی آیات کو منسوخ قرار دیا ہے جو کہ کسی طور قابل قبول نہیں۔

ایک اور جگہ فرمایا :

قران:

وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ (101/16)

ترجمہ:" اور جب ہم (سابقہ کتب میں سے) کوئی حکم کسی دوسرے حکم کی جگہ بدلتے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ نازل کرتا ہے۔"

{سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 101}

قران:

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ۭ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ۝۳۸ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ وَيُثْبِتُ ښ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ (سورۃ الرعد 13 آیت 38 تا 39)

ترجمہ:" اور البتہ ہم نے رسول بھیجے تم سے پہلے اور ہم نے ان کو دیں بیویاں اور اولاد اور کسی رسول کیلئے (اختیار میں) نہیں ہوا کہ وہ لائے کوئی نشانی اللہ کی اجازت کے بغیر، ہر وعدہ کیلئے ایک تحریر ہے۔ اور اللہ (سابقہ کتب میں سے) جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور باقی رکھتا ہے (جو وہ چاہتا ہے) اور اس کے پاس لوح محفوظ ہے۔" (سورۃ الرعد 13 آیت 38 تا 39)

نیز دیکھیے (22/52-53)

ان آیات میں نسخ کا رُخ قرآن کی طرف موڑنے سے بذاتِ خود قرآن کا محفوظ، کامل اور غیر متبدل ہونا غلط ثابت ہو جاتا ہے لیکن مذہبی پیشوائیت کو اس کی پرواہ نہیں جو آج بھی مجموعہ روایات کی ان احادیث کا انکار کرنے والے کو کافر کہتے ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ قرآن میں ایک آیت نازل ہوئی تھی لیکن بعد میں اسے منسوخ کر کے قرآن سے نکال دیا گیا تھا وغیرہ۔ مذکورہ احادیث ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

آیت منسوخ

صحیح حدیث سَلَمَةَ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ) كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ 702 وَيَفْتَدِيَ، حَتَّى نَزَلَتِ الآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا

سیّدناسلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی طاقت رکھنے والے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا دیں (البقرہ۱۸۴) تو جس کا جی چاہتا تھا روزہ چھوڑ دیتا تھا اور اس کے بدلے میں فدیہ دے دیتا تھا یہاں تک کہ اس کے بعد والی آیت (تم میں سے جو شخص اس مہینے میں مقیم ہو اسے روزہ رکھنا چاہئے) نازل ہوئی اور اس نے پہلی آیت کو منسوخ کر دیا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 702)

حدیث:

آیت منسوخ

صحیح حدیث أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْوَامًا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ إِلَى بَنِي 1242 عَامِرٍ، فِي سَبْعِينَ فَلَمَّا قَدِمُوا، قَالَ لَهُمْ خَالِي: أَتَقَدَّمُكُمْ، فَإِنْ أَمَّنُونِي حَتَّى أُبَلِّغَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلاَّ كُنْتُمْ مِنِّي قَرِيبًا فَتَقَدَّمَ، فَأَمَّنُوهُ فَبَيْنَمَا يُحَدِّثُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ أَوْمَئُوا إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَطَعَنَهُ فَأَنْفَذَهُ فَقَالَ: اللهُ أَكْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثُمَّ مَالُوا عَلَى بَقِيَّةِ أَصْحَابِهِ فَقَتَلُوهُمْ، إِلاَّ رَجُلٌ أَعْرَجُ صَعِدَ الْجَبَلَ قَالَ هَمَّامٌ (أَحَدُ رِجَالِ السَّنَدِ) فَأُرَاهُ آخَرَ مَعَهُ، فَأَخْبَرَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ لَقُوا رَبَّهُمْ فَرَضِيَ عَنْهُمْ وَأَرْضَاهُمْ فَكُنَّا نَقْرَأُ أَنْ بَلِّغُوا قَوْمَنَا، أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا، فَرَضِيَ عَنَّا، وَأَرْضَانَا ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ فَدَعَا عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، عَلَى رِعْلٍ، وَذَكْوَانَ، وَبَنِي لِحْيَانَ، وَبَنِي عُصَيَّةَ الَّذِينَ عَصَوُا اللهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو سلیم کے ستر آدمی (جو قاری تھے) بنو عامر کے یہاں بھیجے۔جب یہ سب حضرات (بئر معونہ) پر پہنچے تو میرے ماموں حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ نے کہا میں (بنو عامر کے یہاں) آگے جاتا ہوں اگر مجھے انہوں نے اس بات کا امن دے دیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں ان تک پہنچاؤں تو بہتر ورنہ تم لوگ میرے قریب تو ہو ہی۔چنانچہ وہ ان کے یہاں گئے اور انہوں نے امن بھی دے دیا۔ابھی وہ قبیلہ کے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنا ہی رہے تھے کہ قبیلہ والوں نے اپنے ایک آدمی (عامر بن طفیل) کو اشارہ کیا اور اس نے آپ رضی اللہ عنہ کے برچھا پیوست کر دیا جو آرپار ہو گیا۔اس وقت ان کی زبان سے نکلا اللہ اکبر میں کامیاب ہو گیا کعبہ کے رب کی قسم! اس کے بعد قبیلہ والے حرام رضی اللہ عنہ کے دوسرے ساتھیوں کی طرف (جو ستر کی تعدا میں تھے) بڑھے اور سب کو قتل کر دیا۔البتہ ایک صاحب جو لنگڑے تھے، پہاڑ پر چڑھ گئے۔ہمام (راوی حدیث) نے بیان کیا میں سمجھتا ہوں کہ ایک صاحب اور ان کے ساتھی (پہاڑ پر چڑھے تھے) اس کے بعد جبرئیل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ آپ کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے جا ملے ہیں، پس اللہ خود بھی ان سے خوش ہے اور انہیں بھی خوش

کر دیا ہے۔اس کے بعد ہم (قرآن کی دوسری آیتوں کے ساتھ یہ آیت بھی) پڑھتے تھے (ترجمہ) ہماری قوم کے لوگوں کو یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے آ ملے ہیں، پس ہمارا رب خود بھی خوش ہے اور ہمیں بھی خوش کر دیا ہے۔اس کے بعد یہ آیت منسوخ ہو گئی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس دن تک صبح کی نماز میں قبیلہ رعل، ذکوان، بنی لحیان اور بنی عصیہ کے لئے بددعا کی تھی جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تھی۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 1242)

باب نمبر-30

میت کو اس کے گھر والوں کے نوحہ و ماتم کی وجہ سے بھی عذاب ہوتا ہے

قرآن میں ہے کہ انسان صرف اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے:

قرآن:

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤١﴾

وہ کچھ لوگ تھے، جو گزر چکے اُن کی کمائی اُن کے لیے تھی اور تمہاری کمائی تمہارے لیے تم سے اُن کے اعمال کے متعلق سوال نہیں ہوگا۔

(سورۃ البقرہ 2 آیت 141)

قرآن:

أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ﴿٣٨﴾ وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ﴿٣٩﴾

یہ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور یہ کہ انسان کے لیے کچھ نہیں ہے مگر وہ جس کی اُس نے سعی کی ہے"

(سورۃ النجم 53، آیت 38 تا 39)

نیز دیکھیے:

سورۃ الزمر 39، آیت 7

سورۃ الفاطر 35، آیت 18

سورۃ الاسرا 17، آیت 15

سورۃ الانعام 6، آیت 164

جبکہ اللؤلؤوالمرجان میں ہے کہ لواحقین کے رونے سے مردے کو عذاب ہوگا:

حدیث:

میت کو اس کے گھر والوں کے نوحہ و ماتم کی وجہ سے بھی عذاب ہوتا ہے

صحیح حدیث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوَى لَهُ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، 532 يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ، فَوَجَدَهُ فِي غَاشِيَةِ أَهْلِهِ، فَقَالَ: قَدْ قَضَى قَالُوا: لاَ يَا رَسُولَ اللهِ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا، فَقَالَ: أَلاَ تَسْمَعُونَ، إِنَّ اللهَ لاَ يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلاَ بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلكِنْ يُعَذِّبُ بِهذَا وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ أَوْ يَرْحَمُ، وَإِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ سیّدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کسی مرض میں مبتلا ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کے لئے عبدالرحمن بن عوف سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کے یہاں تشریف لے گئے جب آپ اندر گئے تو تیمار داروں کے ہجوم میں انہیں پایا آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا وفات ہو گئی؟ لوگوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ان کے مرض کی شدت کو دیکھ کر) رو پڑے لوگوں نے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ سب بھی رونے لگے پھر آپ نے فرمایا کہ سنو اللہ تعالیٰ آنکھوں سے آنسو نکلنے پر بھی عذاب نہیں کرے گا اور نہ دل کے غم پر ہاں اس کا عذاب اس کی وجہ سے ہوتا ہے آپ نے زبان کی طرف اشارہ کیا (اور اگر اس زبان سے اچھی بات نکلے تو) یہ اس کی رحمت کا بھی باعث بنتی ہے اور میت کو اس کے گھر والوں کے نوحہ و ماتم کی وجہ سے بھی عذاب ہوتا ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 532)

حدیث:

میت کو اس پر نوحہ کئے جانے کی وجہ سے بھی قبر میں عذاب ہوتا ہے

صحیح حدیث عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ 534 بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ

سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو اس پر نوحہ کئے جانے کی وجہ سے بھی قبر میں عذاب ہوتا ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 534)

حدیث:

مردے کو اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب کیا جاتا ہے

صحیح حدیث عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِي مُوسى، قَالَ: لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ، جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُولُ: وَاأَخَاهُ فَقَالَ عُمَرُ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ : 535

سیّدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو سیّدنا صہیب رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہوئے (آئے) ہائے میرے بھائی اس پر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مردے کو اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب کیا جاتا ہے؟

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 535)

حدیث:

گھر والوں کے رونے سے مرے کو عذاب ہوتا ہے یا نہیں

صحیح حدیث الْمُغِيرَةِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ 539

سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کسی میت پر اگر نوحہ و ماتم کیا جائے تو اس نوحہ کی وجہ سے بھی اس پر عذاب ہوتا ہے۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 539)

باب نمبر۔31

زانی اور چور جنت میں جائے گا بس شرک نہ کرے

قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قران:

فَاَمَّا مَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِيۡنُهٗ ۙ فَهُوَ فِىۡ عِيۡشَةٍ رَّاضِيَةٍ ؕ وَاَمَّا مَنۡ خَفَّتۡ مَوَازِيۡنُهٗ ۙ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ؕ وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا هِيَهۡ ؕ نَارٌ حَامِيَةٌ(101/6-11)

ترجمہ: ''پس جس کے وزن بھاری ہوئے وہ پسندیدہ آرام میں ہوگا اور جس کے وزن ہلکے ہوئے اُس کا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا اور تم کیا سمجھو وہ کیا ہے؟ وہ آگ ہے دہکتی ہوئی۔''

{سورۃ القارعہ سورہ نمبر101 آیت نمبر6تا11}

نیز ''جنّت کیسے ملتی ہے'' کے عنوان کے تحت دیکھیے چالیس سے زائد قرآنی آیات کے حوالہ جات۔

درج بالا آیات میں آپ نے غور فرمایا کہ اِنسان کے سارے کے سارے اَعمال کا حساب ہوگا اور جنّت یا جہنّم میں جانے کا فیصلہ اُن اَعمال کی بنیاد پر ہوگا نہ کہ کسی ایک عمل کی وجہ سے۔ یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک شخص ساری عمر نیکیاں کرتا رہے لیکن اُسے جہنّم میں اِس لیے ڈال دیا جائے کہ اُس نے اپنی زندگی میں کسی پیاسے کتّے کو پانی نہیں پلایا تھا اور یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ ایک شخص ساری عمر بدکاری کرتا رہے لیکن اُسے جنّت میں اِس لیے بھیج دیا جائے کہ اُس نے ایک پیاسے کتّے کو پانی پلا دیا تھا۔ اللہ نے صاف اور واضح بات کی ہے کہ ترازو رکھا جائے گا، اگر نیکیوں والا پلڑا بھاری ہوا تو جنّت، اور اگر بُرائیوں والا پلڑا بھاری ہوا تو جہنّم۔ لیکن اللؤلؤ والمرجان کی درج ذیل حدیث میں اِس قرآنی نظریے کی نفی کی جا رہی ہے۔ ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

زانی اور چور جنت میں جائے گا بس شرک نہ کرے

صحیح حدیث أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ عِشَاءً، اسْتَقْبَلَنَا 577 أُحُدٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ مَا أُحِبُّ أَنَّ أُحُدًا لِي ذَهَبًا، يَأْتِي عَلَيَّ لَيْلَةٌ أَوْ ثَلاَثٌ عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلاَّ أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ، إِلاَّ أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللهِ هكَذَا وَهكَذَا وَهكَذَا وَأَرَانَا بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: الأَكْثَرُونَ هُمُ الأَقَلُّونَ إِلاَّ مَنْ قَالَ هكَذَا وَهكَذَا، ثُمَّ قَالَ لِي: مَكَانَكَ، لاَ تَبْرَحْ يَا أَبَا ذَرٍّ حَتَّى أَرْجِعَ فَانْطَلَقَ حَتَّى غَابَ عَنِّي، فَسَمِعْتُ صَوْتًا، فَخَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عُرِضَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَذْهَبَ، ثُمَّ

ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَبْرَحْ، فَمَكُثْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ سَمِعْتُ صَوْتًا خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عُرِضَ لَكَ، ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَكَ، فَقُمْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَاكَ جِبْرِيلُ، أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لاَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ

سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات کے وقت مدینہ منورہ کی کالی پتھروں والی زمین پر چل رہا تھا کہ احد پہاڑ دکھائی دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر مجھے پسند نہیں کہ اگر احد پہاڑ کے برابر بھی میرے پاس سونا ہو اور مجھ پر ایک رات بھی اس طرح گذر جائے یا تین رات کہ اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس باقی بچے سوائے اس کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لئے محفوظ رکھ لوں میں اس سارے سونے کو اللہ کی مخلوق میں اس اس طرح تقسیم کر دوں گا سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس کی کیفیت ہمیں اپنے ہاتھ سے لپ بھر کر دکھائی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر میں نے عرض کیا لبیک و سعدیک یا رسول اللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زیادہ جمع کرنے والے ہی (ثواب کی حیثیت سے) کم حاصل کرنے والے ہوں گے سوائے اس کے جو اللہ کے بندوں پر مال اس اس طرح یعنی کثرت کے ساتھ خرچ کرے پھر فرمایا یہیں ٹھہرے رہو ابوذر یہاں سے اس وقت تک نہ ہٹنا جب تک میں واپس نہ آ جاؤں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے اس کے بعد میں نے آواز سنی اور مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی پریشانی نہ پیش گئی ہو اس لئے میں نے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کے لئے) جانا چاہا لیکن فوراً ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد یاد آیا کہ یہاں سے نہ ہٹنا چنانچہ میں وہیں رک گیا (جب آپ تشریف لائے تو) میں نے عرض کی میں نے آواز سنی تھی اور مجھے خطرہ ہو گیا تھا کہ کہیں آپ کو کوئی پریشانی نہ پیش آ جائے پھر مجھے آپ کا ارشاد یاد آیا اس لئے میں یہیں ٹھہر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبریل علیہ السلام تھے میرے پاس آئے تھے اور مجھے خبر دی ہے کہ میری امت کا جو شخص بھی اس حال میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اگر اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 577)

حدیث:

زانی، شرابی اور چور جنت میں جائے گا بس شرک نہ کرے

صحیح حدیث أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ 578 يَمْشِي وَحْدَهُ، وَلَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ؛ قَالَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ، قَالَ: فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ،

فَالْتَفَتَ فَرَآنِي، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا قُلْتُ: أَبُو ذَرٍّ جَعَلَنِي اللهُ فِدَاءَكَ. قَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَالَه قَالَ: فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً، فَقَالَ: إِنَّ الْمُكْثِرِينَ هُمُ الْمُقِلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلاَّ مَنْ أَعْطَاهُ اللهُ خَيْرًا فَنَفَحَ فِيهِ يَمِينَهُ وَشِمَالَهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَوَرَاءَهُ وَعَمِلَ فِيهِ خَيْرًا قَالَ: فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً، فَقَالَ لِي: اجْلِسْ هٰهُنَا قَالَ: فَأَجْلَسَنِي فِي قَاعٍ حَوْلَهُ حِجَارَةٌ، فَقَالَ لِي: اجْلِسْ هٰهُنَا حَتّٰى أَرْجِعَ إِلَيْكَ قَالَ: فَانْطَلَقَ فِي الْحَرَّةِ حَتّٰى لَا أَرَاهُ، فَلَبِثَ عَنِّي فَأَطَالَ اللُّبْثَ، ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ، وَهُوَ يَقُولُ: وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى قَالَ: فَلَمَّا جَاءَ لَمْ أَصْبِرْ حَتّٰى قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ جَعَلَنِي اللهُ فِدَاءَكَ، مَنْ تُكَلِّمُ فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ، مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ: ذَاكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، عَرَضَ لِي فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ، قَالَ: بَشِّرْ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى قَالَ: نَعَمْ قَالَ، قُلْتُ: وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى قَالَ: نَعَمْ وَإِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ

سیّدنا ابو ذرغفاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک روز میں رات کے وقت باہر نکلا تو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنہا چل رہے تھے اور آپ کے ساتھ کوئی بھی نہ تھا سیّدنا ابوذر کہتے ہیں کہ اس سے میں سمجھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے پسند نہیں فرمائیں گے کہ آپ کے ساتھ اس وقت کوئی رہے اس لئے میں چاند کے سائے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چلنے لگا اس کے بعد آپ مڑے تو مجھے دیکھا اور دریافت فرمایا کون ہے؟ میں نے عرض کیا: ابوذر! اللہ مجھے آپ پر قربان کرے۔آپ نے فرمایا ابوذر یہاں آؤ۔بیان کیا کہ پھر میں تھوڑی دیر تک آپ کے ساتھ چلتا رہا اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ جو لوگ (دنیا میں) زیادہ مال و دولت جمع کئے ہوئے ہیں قیامت کے دن وہی خسارے میں ہوں گے سوائے ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور انہوں نے اسے دائیں بائیں آگے پیچھے خرچ کیا ہو اور اسے بھلے کاموں میں لگایا ہو (سیّدنا ابوذر نے) بیان کیا کہ پھر میں تھوڑی دیر تک میں آپ کے ساتھ چلتا رہا آپ نے فرمایا کہ یہاں بیٹھ جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک ہموار زمین پر بٹھا دیا جس کے چاروں طرف پتھر تھے اور فرمایا کہ یہاں اس وقت تک بیٹھے رہو جب تک میں تمہارے پاس لوٹ کے آؤں پھر آپ پتھریلی زمین کی طرف چلے گئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے آپ وہاں رہے اور دیر تک وہیں رہے پھر میں نے آپ سے سنا آپ یہ کہتے ہوئے تشریف لا رہے تھے چاہے چوری کی ہو چاہے زنا کیا ہو۔سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو مجھ سے صبر نہیں ہو سکا اور میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی اللہ آپ پر مجھے قربان کرے اس پتھریلی زمین کے کنارے آپ کس سے باتیں کر رہے تھے میں نے تو کسی دوسرے کو آپ سے بات کرتے نہیں دیکھا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جبریل علیہ السلام تھے پتھریلی زمین (حرہ) کے کنارے وہ مجھ سے ملے اور کہا کہ اپنی امت کو خوش خبری سنا دو کہ جو بھی اس حال میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا میں نے عرض کیا اے جبریل خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا

ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں میں نے پھر عرض کیا خواہ اس نے چوری کی ہو زنا کیا ہو؟ جبریل نے کہا ہاں خواہ اس نے شراب ہی پی ہو۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 578)

باب نمبر۔32

حکم عدولی

قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قران:

قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ط وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ (31/3)

ترجمہ: ”آپ کہہ دیں اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔“

{سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر3 آیت نمبر31}

قران:

مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰہَ ج وَمَنۡ تَوَلّٰی فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ عَلَیۡہِمۡ حَفِیۡظًا (80/4)

” جس نے رسولؐ کی اطاعت کی پس تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے رُو گردانی کی تو ہم نے آپؐ کو ان پر نگہبان نہیں بھیجا۔“

{سورۃ النساء سورہ نمبر4 آیت نمبر80}

قران:

کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ رسولؐ کو اپنا حکم تسلیم نہ کرلے۔

{سورۃ النساء سورہ نمبر4 آیت نمبر65}

قران:

رسولؐ کی اطاعت بہت ضروری ہے۔

{سورۃ النساء سورہ نمبر4 آیت نمبر46}

قران:

رسولؐ کی اطاعت کرو۔

سورۃآل عمران سورہ نمبر3آیت نمبر32۔سورۃآل عمران سورہ نمبر3آیت نمبر132۔سورۃآل عمران سورہ نمبر3آیت نمبر172 ۔ سورۃالنساء سورہ نمبر4آیت نمبر59۔سورۃالمائدۃ سورہ نمبر5آیت نمبر92۔سورۃالانفال سورہ نمبر8آیت نمبر1۔سورۃالانفال سورہ نمبر8آیت نمبر20۔سورۃالانفال سورہ نمبر8آیت نمبر24۔سورۃالتوبۃ سورہ نمبر9آیت نمبر59۔سورۃالتوبۃ سورہ نمبر9آیت نمبر70۔سورۃالزخرف سورہ نمبر43آیت نمبر33۔سورۃالحجرات سورہ نمبر49آیت نمبر14۔سورۃالمجادلہ سورہ نمبر58آیت نمبر13۔سورۃالتغابن سورہ نمبر64آیت نمبر12)

قرآن:

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین، نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی کامل پیروی کرتے تھے۔

سورۃالتوبۃ سورہ نمبر9آیت نمبر100۔سورۃالانفال سورہ نمبر8آیت نمبر64۔سورۃالتوبۃ سورہ نمبر9آیت نمبر117۔سورۃیوسف} سورہ نمبر12آیت نمبر108۔سورۃالشعراء سورہ نمبر26آیت نمبر215۔سورۃالبقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر285۔سورۃالنساء سورہ نمبر4آیت نمبر46۔سورۃالمائدۃ سورہ نمبر5آیت نمبر7۔سورۃالنور سورہ نمبر24آیت نمبر51{

غور کیجیے اللہ تعالی، قرآنِ مجید میں اعلان فرمارہاہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی کامل پیروی کیاکرتے تھے لیکن اللؤلؤوالمرجان میں ہے کہ صحابہ کرامؓ، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے احکامات کو کوئی اہمیت نہ دیتے تھے۔ملاحظہ کیجیے چنداحادیث :

حدیث:

حکم عدولی

صحیح حدیث ابْنِ أَبِي أَوْفَى رضی اللہ عنہ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ 669 لِرَجُلٍ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ الشَّمْسُ، قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ الشَّمْسُ، قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَه، فَشَرِبَ؛ ثُمَّ رَمَى بِيَدِهِ هھُنَا، ثُمَّ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هھُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

سیّدناعبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے (روزہ کی حالت میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب (سیّدنابلال) سے فرمایا کہ اتر کر میرے لئے ستو گھول لے انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ابھی تو سورج باقی ہے آپ نے پھر فرمایا کہ اتر کر ستو گھول لے اب کی مرتبہ بھی انہوں نے وہی عرض کی یا رسول اللہ ابھی سورج باقی ہے لیکن آپ کا حکم اب بھی یہی تھا کہ

اتر کر میرے لئے ستو گھول لے چنانچہ وہ اترے اور ستو گھول دیا پھر آپ نے ایک طرف اشارہ کر کے فرمایا جب تم دیکھو کہ رات یہاں سے شروع ہو چکی ہے تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہیے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 669)

حدیث:

حکم عدولی

671 صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه. قَالَ: نَهى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ: إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: وَأَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ، وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا، ثُمَّ يَوْمًا، ثُمَّ رَأَوُا الْهِلاَلَ فَقَالَ: لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالتَّنْكِيلِ لَهُمْ حِينَ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلسل (کئی دن تک سحری و افطاری کے بغیر) روزہ رکھنے سے منع فرمایا تھا اس پر ایک آدمی نے مسلمانوں میں سے عرض کی یا رسول اللہ آپ تو وصال کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میری طرح تم میں سے کون ہے؟ مجھے تو رات میں میرا رب کھلاتا ہے اور وہی مجھے سیراب کرتا ہے لوگ اس پر بھی جب صوم وصال رکھنے سے نہ رکے تو آپ نے ان کے ساتھ دو دن تک وصال کیا پھر عید کا چاند نکل آیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر چاند نہ دکھائی دیتا تو میں اور کئی دن وصال کرتا گویا جب صوم وصال سے وہ لوگ نہ رکے تو آپ نے ان کو سزا دینے کے لئے یہ کہا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 671)

باب نمبر۔33

نمازی کے سامنے سے گزرنے والا شیطان

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

قرآن:

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (46/8)

ترجمہ: ”اور اِطاعت کرو اللہ کی، اور اُس کے رسول کی اور آپس میں جھگڑا نہ کرو کہ بُزدِل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا جاتی رہے گی (اُکھڑ جائے گی) اور صبر کرو بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

{سورۃ الانفال 8 آیت 46}

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو آپس کے لڑائی جھگڑے سے منع فرمایا ہے لیکن درج ذیل حدیث میں اہتمام کر کے مسلمانوں کو لڑانے کی کوشش کی جارہی ہے، یہی نہیں بلکہ نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو دائرہ اسلام سے نکال کر شیطان قرار دے دیا گیا ہے:

حدیث:

نمازی کے سامنے سے گزرنے والا شیطان

صحيح حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَبُو صَالِحٍ السَّمَّانُ: رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ يُصَلِّي إِلَى 283 شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، فَأَرَادَ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَدَفَعَ أَبُو سَعِيدٍ فِي صَدْرِهِ، فَنَظَرَ الشَّابُّ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَعَادَ لِيَجْتَازَ فَدَفَعَهُ أَبُو سَعِيدٍ أَشَدَّ مِنَ الْأُولَى فَنَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ، فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ خَلْفَهُ عَلَى مَرْوَانَ، فَقَالَ: مَا لَكَ وَلِابْنِ أَخِيكَ يَا أَبَا سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

ابو صالح سمان رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں نے سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے دن نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ کسی چیز کی طرف منہ کئے ہوئے لوگوں کے لئے اسے آڑ بنائے ہوئے تھے ابو معیط کے بیٹوں میں سے ایک جوان نے چاہا کہ آپ کے سامنے سے ہو کر گذر جائے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اس کے سینہ پر دھکا دے کر باز رکھنا چاہا جوان نے چاروں طرف نظر دوڑائی لیکن کوئی راستہ سوائے سامنے سے گذرنے کے نہ ملا اس لئے وہ پھر اسی طرف سے نکلنے کے لئے لوٹا اب ابو سعید نے پہلے بھی زیادہ زور سے دھکا دیا اسے ابو سعید سے شکایت ہوئی اور وہ اپنی یہ شکایت مروان کے پاس لے گیا اس کے بعد ابو سعید بھی تشریف لے گئے مروان نے کہا اے ابو سعید رضی اللہ عنہ پ میں اور آپ کے بھتیجے میں کیا معاملہ پیش آیا آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جب کوئی شخص نماز کسی چیز کی طرف منہ کر کے پڑھے

اور اس چیز کو آڑ بنا رہا ہو پھر بھی اگر کوئی سامنے سے گذرے تو اسے روک دینا چاہئے اگر اب بھی اسے اصرار ہو تو اس سے لڑنا چاہیے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 283)

قارئین! آپ نے دیکھا کہ مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کا یہ کیسا عمدہ نُسخہ ہے۔ ظاہر ہے غیر مسلم تو مسجد میں آکر نمازیوں کے آگے سے گزرنے سے رہے، ایک مسلمان ہی غلطی سے یا جہالت کی وجہ سے دوسرے نمازی کے آگے سے گزر سکتا ہے۔ ایک نمازی، نماز پڑھ رہا ہے، وہ ایک دو دفعہ تو صبر سے کام لے گا لیکن تیسری دفعہ آگے سے گزرنے والے کی حدیث کی رُو سے اچھی خاصی حجامت کر دے گا اور حدیث کے مطابق اُسے شیطان سمجھے گا۔ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم، اُمّت کو آپس میں لڑنے جھگڑنے کی تعلیم دے کر گئے تھے؟

مذہبی پیشوائیت کا جواب ہے... ''جی ہاں... اور جو مندرجہ بالا حدیث کا اِنکار کرے گا وہ منکر حدیث ہے۔''

رحمت اللعالمین

اللہ تعالیٰ نے قران حکیم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تمام جہانوں کیلیئے رحمت قرار دیا چنانچہ فرمایا: وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (107/21)اور ہم نے آپؐ کو تمام جہانوں کیلیئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ دوسرے مقام پر فرمایا: ☆وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۔"اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم !آپ اخلاق انسانی کے بلند ترین مقام پر فائز ہیں۔"(سورۃ القلم 68آیت 4)۔اس کے بعد قیامت تک کے انسانوں کیلیئے فرمادیا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی تمہارے لئے ایک نمونہ ہے:لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (21/33)لیکن اللؤلؤوالمرجان کی درج ذیل روایت حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت کو داغدار کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ملاحظہ فرمائیں:

حدیث:

حضور ﷺ نے ارادہ کرلیا تھا کہ بے نمازیوں کو ان کے گھروں سمیت جلادیں

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلاَةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلاً فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا، أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ 382

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ لکڑیوں کے جمع کرنے کا حکم دوں پھر نماز کے لئے کہوں اس کے لئے اذان دی جائے پھر کسی شخص سے کہوں کہ وہ امامت کرے اور میں ان لوگوں کی طرف جاؤں (جو نماز با جماعت میں حاضر نہیں ہوتے) پھر انہیں ان کے گھروں سمیت جلا دوں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر یہ جماعت میں نہ شریک ہونے والے لوگ اتنی بات جان لیں کہ انہیں مسجد میں ایک اچھی قسم کی گوشت والی ہڈی مل جائے گی یا دو عمدہ کھر ہی مل جائیں گے تو یہ عشاء کی جماعت کے لئے مسجد میں ضرور حاضر ہو جائیں۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 382)

حدیث:

حضور ﷺ نے ارادہ کرلیا تھا کہ بے نمازیوں کو ان کے گھروں سمیت جلادیں

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ صَلاَةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنَ **383**
الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيمَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلاً يَؤُمُّ
النَّاسَ، ثُمَّ آخُذُ شُعَلاً مِنْ نَارٍ فَأُحَرِّقَ عَلَى مَنْ لاَ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلاَةِ بَعْدُ

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافقوں پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ اور کوئی نماز بھاری نہیں اور اگر انہیں معلوم ہوتا کہ ان کا ثواب کتنا زیادہ ہے (اور وہ چل نہ سکتے) تو گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آتے اور میرا تو ارادہ ہو گیا تھا کہ موذن سے کہوں کہ وہ تکبیر کہے پھر میں کسی کو نماز پڑھانے کے لئے کہوں اور خود آگ کی چنگاریاں لے کر ان سب کے گھروں کو جلا دوں جو ابھی تک نماز کے لئے نہیں نکلے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 383)

باب نمبر۔35

طریقہ تبلیغ

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے متعلق فرمایا کہ:

قران:

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ﴿4/68﴾

(اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم) بے شک آپؐ اخلاقِ انسانی کے بلند ترین مقام پر فائز ہیں۔

(سورۃ القلم سورہ نمبر68آیت نمبر4)

اللہ کے راستے کی دعوت دینے کا طریقہ یہ بتایا گیا:

قران:

ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿١٢٥﴾

اے نبیؐ، اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ، اور لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقہ پر جو بہترین ہو تمہارا رب ہی زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور کون راہ راست پر ہے۔

(سورۃ النحل 16، آیت نمبر۔125)

قرآنی تعلیم کے برعکس وضعی روایات میں حضور ﷺ کا کیا کردار پیش کیا جارہا ہے، ؟ ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

مجھے کان سے پکڑ کر دائیں طرف کردیا

صحیح حدیث ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بِتُّ عِنْدَ مَيْمُونَةَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى حَاجَتَهُ، غَسَلَ **437** وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقِرْبَةَ، فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ وُضُوءَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ، وَقَدْ أَبْلَغَ، فَصَلَّى، فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ أَرْقُبُهُ، فَتَوَضَّأْتُ، فَقَامَ يُصَلِّي، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَتَتَامَّتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ، فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، وَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: اللهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا،

وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ يَسَارِي نُورًا، وَفَوْقِي نُورًا، وَتَحْتِي نُورًا، وَأَمَامِي نُورًا، وَاجْعَلْ لِي نُورًا قَالَ كُرَيْبٌ (الرَّاوِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ) وَسَبْعٌ فِي التَّابُوتِ، فَلَقِيتُ رَجُلاً مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعَرِي وَبَشَرِي، وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ

سیّدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ میں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں ایک رات سویا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور آپ نے اپنی حوائج ضروریہ پوری کرنے کے بعد اپنا چہرہ دھویا پھر دونوں ہاتھ دھوئے اور پھر سو گئے اس کے بعد آپ کھڑے ہو گئے اور مشکیزہ کے پاس گئے اور آپ نے اس کا منہ کھولا پھر درمیانہ وضو کیا (نہ مبالغہ کے ساتھ نہ معمولی اور ہلکے قسم کا تین تین مرتبہ سے) کم دھویا البتہ پانی ہر جگہ پہنچا دیا پھر آپ نے نماز پڑھی میں بھی کھڑا ہوا اور آپ کے پیچھے ہی رہا کیونکہ میں اسے پسند نہیں کرتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سمجھیں کہ میں آپ کا انتظار کر رہا تھا میں نے بھی وضو کر لیا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں بھی آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا آپ نے میرا کان پکڑ کر دائیں طرف کر دیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی اقتداء میں) تیرہ رکعت نماز مکمل کی اس کے بعد آپ سو گئے اور آپ کی سانس میں آواز پیدا ہونے لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سوتے تھے تو آپ کی سانس میں آواز پیدا ہونے لگتی تھی اس کے بعد سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو نماز کی اطلاع دی چنانچہ آپ نے (نیا وضو) کئے بغیر نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یہ کہتے تھے اے اللہ میرے دل میں نور پیدا کر میری نظر میں نور پیدا کر میرے کان میں نور پیدا کر میرے دائیں طرف نور پیدا کر میرے بائیں طرف نور پیدا کر میرے اوپر نور پیدا کر میرے نیچے نور پیدا کر میرے آگے نور پیدا کر میرے پیچھے نور پیدا کر اور مجھے نور عطا فرما۔ کریب (راوی حدیث) نے بیان کیا کہ تابوت میں سات (نور) تھے پھر میں نے سیّدنا عباس کے ایک صاحب زادے سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھ سے ان کے متعلق بیان کیا کہ میرے پٹھے میرا گوشت میرا خون میرے بال اور میرا چمڑا (ان سب میں نور بھر دے) اور دو چیزوں کا اور ذکر کیا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 437)

حدیث:

میرا دایاں کان پکڑ کر اسے مروڑنے لگے

صحیح حدیث عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ، فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ، اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ 438

مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے ایک رات رسول اکرام صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ اور اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں گذاری۔میں تکیہ کے عرض (یعنی گوشہ) کی طرف لیٹ گیا' اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اہلیہ نے (معمول کے مطابق) تکیہ کی لمبائی پر سر رکھ کر آرام فرمایا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے ہے۔ اور جب آدمی رات ہو گئی یا اس سے کچھ پہلے یا اس کے کچھ بعد آپ بیدار ہوئے۔اور اپنی نیند کو دور کرنے کے لئے اپنے ہاتھوں سے آنکھیں منے لگے۔پھر آپ نے سورہ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں' پھر ایک مشک کے پاس جو (چھت میں) لٹکا ہوا تھا آپ کھڑے ہو گئے' اور اس سے وضو کیا، خوب اچھی طرح' پھر کھڑے ہو کر اس طرح کیا' جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تھا۔پھر جا کر ہیں بھی آپ کے پہلوئے مبارک میں کھڑا ہو گیا۔آپ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا۔اور میرا دایاں کان پکڑ کر اسے مروڑنے لگے۔پھر آپ نے دو رکعت پڑھیں۔اس کے بعد پھر دو رکعت پڑھیں' پھر دو رکعت ' پھر دو رکعت پڑھ کر اس کے بعد آپ نے ایک رکعت وتر پڑھے اور لیٹ گئے۔پھر جب موذن آپ کے پاس آیا' تو آپ نے اٹھ کر دو رکعت معمولی(طور پر) پڑھیں۔پھر باہر تشریف لا کر صبح کی نماز پڑھی۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 438)

حدیث:

دو رکعات پڑھنے پر جسمانی سزا

صحیح حدیث أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمنِ بْنَ أَزْهَرَ أَرْسَلُوهُ إِلَى 477 عَائِشَةَ، فَقَالُوا: اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا، وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ، وَقُلْ لَهَا: إِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّينَهُمَا، وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُمَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَكُنْتُ أَضْرِبُ النَّاسَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْهُمَا قَالَ كُرَيْبٌ: فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي، فَقَالَتْ: سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا، فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا حِينَ صَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ، فَقُلْتُ قُومِي بِجَنْبِهِ، قُولِي لَهُ: تَقُولُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللهِ سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ،

قَالَ: يَابِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، فَهُمَا هَاتَانِ

حضرت کریب رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ سیّدنا ابن عباس مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن ازہر صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہاکی خدمت میں بھیجا اور کہا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہاسے ہم سب کا سلام کہنا اور اس کے بعد عصر کے بعد کی دو رکعات کے بارے میں دریافت کرنا انہیں یہ بھی بتا دینا کہ ہمیں خبر ہوئی ہے کہ آپ یہ دو رکعات پڑھتی ہیں حالانکہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو رکعات سے منع کیا ہے اور ابن عباس نے کہا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان رکعات کے پڑھنے پر لوگوں کو مارا بھی تھا۔کریب نے بیان کیا کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہاکی خدمت ہیںحاضر ہوا اور پیغام پہنچایا اس کا جواب آپ نے یہ دیا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہاسے اس کے متعلق دریافت کر چنانچہ میں ان حضرات کی خدمت میں واپس ہوا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہاکی گفتگو نقل کر دی انہوں نے مجھے سیدہ ام سلمہ کی خدمت میں بھیجا انہی پیغامات کے ساتھ جن کے ساتھ سیدہ عائشہ کے یہاں بھیجا تھا سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہانے یہ جواب دیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ عصر کے بعد نماز پڑھنے سے روکتے تھے لیکن ایک دن میں نے دیکھا کہ عصر کے بعد آپ خود یہ دو رکعات پڑھ رہے ہیں (عصر) کے بعد آپ میرے گھر تشریف لائے (اور دو رکعت ادا کرنے لگے) میرے پاس انصار کے قبیلہ بنو حرام کی چند عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں اس لئے میں نے ایک باندی کو آپ کی خدمت میں بھیجا میں نے اس سے کہہ دیا کہ وہ آپ کے ایک طرف ہو کر یہ پوچھے کہ ام سلمہ کہتی ہے کہ یا رسول اللہ آپ تو ان دو رکعات سے منع کرتے تھے حالانکہ میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ خود انہیں پڑھتے ہیں اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ سے اشارہ کریں تو تم پیچھے ہٹ جانا باندی نے پھر اسی طرح کیا اور آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا تو پیچھے ہٹ گئی پھر جب آپ (نماز سے) فارغ ہوئے تو (آپ نے ام سلمہ سے) فرمایا کہ اے ابو امیہ کی بیٹی تم نے عصر کے بعد کی دو رکعات کے متعلق پوچھا بات یہ ہے کہ میرے پاس عبدالقیس کے کچھ لوگ آ گئے تھے اور ان کے ساتھ بات کرنے کی وجہ سے ظہر کے بعد دو رکعات نہیں پڑھ سکا تھا سو یہ وہی دو رکعت ہیں۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 477)

باب نمبر-36

نزول سکینہ

لفظ" سکینہ" قرآن میں مختلف مقامات پر آیا ہے۔اس کے معنی سکون، اطمینان، قرار، ساکن اور تسلّی کے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں فرمایا :

قران:

هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ (4/48)

ترجمہ:"وہی ہے جس نے مومنوں کے دلوں میں سکینہ (تسلی) اُتاری۔"

{سورۃ الفتح سورہ نمبر48آیت نمبر4}

قران:

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا (18/48)

ترجمہ:"تحقیق اللہ مومنوں سے راضی ہوا، جب وہ آپ سے بیعت کر رہے تھے درخت کے نیچے، سو اس نے معلوم کر لیا جو ان کے دلوں میں خلوص تھا، تو اس نے ان پر سکینہ (تسلی) اُتاری اور بدلہ میں انہیں قریب ہی ایک فتح دی۔"

{سورۃ الفتح سورہ نمبر48آیت نمبر18}

قران:

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ (26/48)

ترجمہ: "اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور مومنوں پر اپنی سکینہ (تسلی) اُتاری۔"

{سورۃ الفتح سورہ نمبر48آیت نمبر26}

قران:

ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا (26/9)

ترجمہ: ”پھر اللہ نے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اور مومنوں پر اپنی سکینہ (تسلی) اُتاری اور لشکر اتارے جو تم نے نہ دیکھے۔“

{سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت 26}

قرآن:

اِلَّا تَنۡصُرُوۡهُ فَقَدۡ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذۡ اَخۡرَجَهُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ثَانِىَ اثۡنَيۡنِ اِذۡ هُمَا فِى الۡغَارِ اِذۡ يَقُوۡلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنۡزَلَ اللّٰهُ سَكِيۡنَـتَهٗ عَلَيۡهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوۡدٍ لَّمۡ تَرَوۡهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوا السُّفۡلٰى ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِىَ الۡعُلۡيَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ (40/9)

ترجمہ: ” اگر تم اس (نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی مدد نہ کروگے تو البتہ اللہ نے مدد کی ہے جب کافروں نے انہیں نکالا تھا۔ وہ دوسرے تھے دونوں میں، جب وہ دونوں غار میں تھے، جب وہ اپنے ساتھی (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کہتے تھے گھبراؤ نہیں، یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اس نے ان پر اپنی تسکین (سکینہ) نازل کی اور ایسے لشکروں سے ان کی مدد کی جو تم نے نہیں دیکھے۔“

{سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت 40}

قرآن:

وَجَعَلَ الَّيۡلَ سَكَنًا (96/6)

” اللہ نے رات کو سکون بنایا۔“

{سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 96}

قرآن:

هُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ الَّيۡلَ لِتَسۡكُنُوۡا فِيۡهِ (67/10)

ترجمہ: ” وہی اللہ ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی تاکہ تم اس میں سکون حاصل کرو۔“

{سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 67}

قرآن:

اَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّا جَعَلۡنَا الَّيۡلَ لِيَسۡكُنُوۡا فِيۡهِ (86/27)

ترجمہ: ”کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے رات کو اس لیے بنایا کہ وہ اس میں آرام حاصل کریں۔“

{سورۃ النمل سورہ نمبر 27 آیت نمبر 86}

قران:

وَمِنْ رَّحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ(73/28)

ترجمہ:" اور اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لیے رات اور دن کو بنایا تاکہ اس (رات) میں آرام کرو اور (دن میں) روزی تلاش کرو اور تاکہ تم (اللہ کا) شکر کرو۔"

{سورۃ القصص سورہ نمبر 28 آیت نمبر 73}

قران:

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ(61/40)

ترجمہ: " اللہ ہے جس نے بنائی تمہارے لیے رات تاکہ تم اس میں آرام پکڑو۔"

{سورۃ المومن سورہ نمبر 40 آیت نمبر 61}

قرآنِ کریم کی ان آیات سے سکینہ کے معنی یقیناً آپ پر واضح ہو گئے ہونگے لیکن درج ذیل حدیث کو پڑھ کر اس کے وضع کرنے والے کی عقل کا اندازہ لگایئے :

حدیث:

قرآن پڑھنے سے گھوڑا اچھلنے لگا

صحیح حدیث الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ، وَفِي الدَّارِ الدَّابَّةُ، فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ، فَسَلَّمَ، فَإِذَا ضَبَابَةٌ أَوْ 458 سَحَابَةٌ غَشِيَتْهُ؛ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اقْرَأْ فُلاَنُ فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ

سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صحابی (سیّدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ) نے (نماز میں) سورہ کہف کی تلاوت کی اسی گھر میں گھوڑا بندھا ہوا تھا گھوڑے نے اچھلنا کودنا شروع کر دیا (سیّدنا اسید رضی اللہ عنہ نے ادھر خیال نہ کیا اس کو خدا کے سپرد کیا) اس کے بعد جب انہوں نے سلام پھیرا تو دیکھا کہ بادل کے ایک ٹکڑے نے ان کے سارے گھر پر سایہ کر رکھا ہے اس واقعہ کا ذکر انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ قرآن پڑھتا ہی رہتا کیوں کہ یہ سکینت ہے جو قرآن کی وجہ سے نازل ہوئی (یا یہ کہا) نازل ہو رہی تھی۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 458)

حدیث:

قرآن پڑھنے سے گھوڑا اچھلنے لگا

صحیح حدیث أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهُ مَرْبُوطَةٌ عِنْدَهُ إِذْ 459 جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ وَسَكَتَتِ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ فَلَمَّا اجْتَرَّهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى مَا يَرَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَخَرَجَتْ حَتَّى لَا أَرَاهَا قَالَ: وَتَدْرِي مَا ذَاكَ قَالَ: لَا قَالَ: تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ

سیّدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رات وقت میں سورہ بقرہ کی تلاوت کر رہا تھا اور میرا گھوڑا میرے پاس ہی بندھا ہوا تھا اتنے میں گھوڑا بدکنے لگا تو میں نے تلاوت بند کر دی تو گھوڑا بھی رک گیا پھر میں نے تلاوت شروع کی تو گھوڑا پھر بدکنے لگا اس مرتبہ بھی جب میں نے تلاوت بند کی تو گھوڑا بھی خاموش ہو گیا تیسری مرتبہ میں نے جب تلاوت شروع کی تو پھر گھوڑا بدکا میرے بیٹے یحییٰ چونکہ گھوڑے کے قریب ہی تھے اس لیے اس ڈر سے کہ کہیں انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے میں نے تلاوت بند کر دی اور بچے کو وہاں سے ہٹا دیا پھر اوپر نظر اٹھائی تو کچھ نہ دکھائی دیا صبح کے وقت یہ واقعہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن حضیر تم پڑھتے رہتے تلاوت بند نہ کرتے (تو بہتر تھا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ڈر لگا کہ کہیں گھوڑا میرے بچے یحییٰ کو نہ کچل ڈالے وہ اس سے بہت قریب تھا میں نے سر اوپر اٹھایا اور پھر یحییٰ کی طرف گیا پھر میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا تو ایک چھتری سی نظر آئی جس میں روشن چراغ تھے پھر جب میں دوبارہ باہر آیا تو میں نے اسے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں معلوم بھی ہے وہ کیا چیز تھی؟ سیّدنا اسید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ فرشتے تھے تمہاری آواز سننے کے لیے قریب ہو رہے تھے اگر تم رات بھر پڑھتے رہتے تو صبح تک اور لوگ بھی انہیں دیکھتے وہ لوگوں سے چھپتے نہیں۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 459)

باب نمبر۔37

صحابہؓ کی مے نوشی

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

قران:

یَاأَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ(90/5)

ترجمہ: ’’ اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں ان سے بالکل الگ رہو تا کہ تم فلاح یاب ہو۔‘‘

{سورۃ المائدۃ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 90}

قران:

اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ج فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ(91/5)

ترجمہ: ’’شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمہارے آپس میں عداوت اور بغض واقع کروادے اور اللہ کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے سو اب بھی باز آجاؤ۔‘‘

{سورۃ المائدۃ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 91}

قران:

یَاأَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ(43/4)

ترجمہ: ’’ایمان والو! جب تم ہوش کی حالت میں نہ ہو یعنی تمہیں معلوم نہ ہو کہ کیا کہہ رہے ہو (خواہ اس کی وجہ کوئی بھی ہو) تو اجتماعِ صلوۃ میں شریک نہ ہو، اس صلوۃ سے کیا فائدہ جس میں تم سمجھو ہی نہیں کہ کیا کہہ رہے ہو۔‘‘ (مفہوم سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 43)

قران:

یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ ط قُلْ فِیْهِمَآ اِثْمٌ كَبِیْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ز وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ط(219/2)

ترجمہ: ’’ نشہ آور اشیاء میں کچھ فائدہ بھی ہے (جب انہیں دوائوں وغیرہ میں استعمال کیا جائے) لیکن ان کا نقصان، ان کے عارضی نفع کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہلاکت انگیز ہے۔ ‘‘

{مفہوم سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر 219 }

ان آیات سے ایک چیز تو واضح ہو کر سامنے آ رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو شراب سے دُور رکھنا چاہتا ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تبلیغ کی بدولت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین شراب کے قریب بھی نہ جاتے تھے کیونکہ یہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے تعلیم و تربیت یافتہ تھے، لیکن اللؤلؤ والمرجان درج ذیل احادیث میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو شرابی ثابت کیا جارہا ہے:

حدیث:

شرابی کون؟

صحیح حدیث ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كُنَّا بِحِمْصَ، فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُورَةَ يُوسُفَ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا هكَذَا أُنْزِلَتْ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَحْسَنْتَ وَوَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ، فَقَالَ: أَتَجْمَعُ أَنْ تُكَذِّبَ بِكِتَابِ اللهِ وَتَشْرَبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ **464**

علقمہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ہم حمص میں تھے سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورہ یوسف پڑھی تو ایک شخص بولا کہ اس طرح نہیں نازل ہوئی تھیں سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس سورت کی تلاوت کی تھی اور آپ نے میری قرات کی تحسین فرمائی انہوں نے محسوس کیا کہ اس معترض کے منہ سے شراب کی بدبو آ رہی ہے تو فرمایا کہ اللہ کی کتاب کے متعلق جھوٹا بیان اور شراب پینے جیسے گناہ ایک ساتھ کرتا ہے پھر انہوں نے اس پر حد جاری کروائی۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 464)

حدیث:

شراب کی محفل

صحیح حدیث عَلِيٍّ قَالَ: كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ؛ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ، بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاعَدْتُ رَجُلاً صَوَّاغًا، مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعٍ، أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِي، فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ، أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ الصَّوَّاغِينَ، وَأَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي؛ فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِنَ الأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ، وَشَارِفَايَ مُنَاخَانِ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ، رَجَعْتُ، حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ، فَإِذَا شَارِفَايَ قَدِ اجْتُبَّ أَسْنِمَتُهُمَا، وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا، وَأُخِذَ مِنْ **1292**

أَكْبَادِهِمَا، فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِينَ رَأَيْتُ ذَلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا فَقُلْتُ: مَنْ فَعَلَ هَذَا فَقَالُوا: فَعَلَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي وَجْهِي الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ، عَدَا حَمْزَةُ عَلَى نَاقَتَيَّ فَأَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا، وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا، وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِرِدَائِهِ فَارْتَدَى، ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي، وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ، فَأَذِنُوا لَهُ، فَإِذَا هُمْ شَرْبٌ فَطَفِقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ فَإِذَا حَمْزَةُ قَدْ ثَمِلَ مُحْمَرَّةً عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ، فَنَظَرَ إِلَى رُكْبَتِهِ، ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ، فَنَظَرَ إِلَى سُرَّتِهِ، ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ، فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ: هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي فَعَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَدْ ثَمِلَ، فَنَكَصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرَى وَخَرَجْنَا مَعَهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، جنگ بدر کے مال غنیمت سے میرے حصے میں ایک جوان اونٹنی آئی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک جوان اونٹنی خمس کے مال میں سے دی تھی، جب میرا ارادہ ہوا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی کروں، تو بنی قینقاع (قبیلہ یہود) کے ایک صاحب سے جو سنار تھے، میں نے یہ طے کیا کہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں اذخر گھاس (جنگل سے) لائیں۔میرا ارادہ یہ تھا کہ میں وہ گھاس سناروں کو بیچ دوں گا اور اس کی قیمت سے اپنے نکاح کا ولیمہ کروں گا۔ابھی میں ان دونوں اونٹنیوں کا سامان، پالان اور تھیلے اور رسیاں وغیرہ جمع کر رہا تھا اور یہ دونوں اونٹنیاں ایک انصاری صحابی کے گھر کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں میں جب سارا سامان فراہم کر کے واپس آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میری دونوں اونٹنیوں کے کوہان کسی نے کاٹ دیئے ہیں۔اور ان کے پیٹ چیر کر اندر سے ان کی کلیجی نکال لی گئی ہیں۔جب میں نے یہ حال دیکھا تو میں بے اختیار رو دیا۔میں نے پوچھا کہ یہ سب کچھ کس نے کیا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے اور وہ اسی گھر میں کچھ انصار کے ساتھ شراب پی رہے ہیں۔میں وہاں سے واپس آ گیا اور سیدھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپ کی خدمت میں اس وقت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھتے ہی سمجھ گئے کہ میں کسی بڑے صدمے میں ہوں۔اس لئے آپصلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: علی! کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آج کے دن جیسا صدمہ کبھی نہیں دیکھا۔حمزہ (رضی اللہ عنہ) نے میری دونوں اونٹنیوں پر ظلم کر دیا۔دونوں کے کوہان کاٹ ڈالے اور ان کے پیٹ چیر ڈالے۔ابھی وہ اسی گھر میں کئی ساتھیوںکے ساتھ شراب کی مجلس جمائے ہوئے موجود ہیں۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر اپنی چادر مانگی اور اسے اوڑھ کر پیدل چلنے لگے۔میں اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پیچھے پیچھے ہو لئے۔آخر جب وہ گھر آ گیا جس میں حمزہ رضی اللہ عنہ وجود

تھے تو آپ نے اندر آنے کی اجازت چاہی اور اندر موجود لوگوں نے آپ کو اجازت دے دی، وہ لوگ شراب پی رہے تھے۔حمزہ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کیا تھا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ملامت کرنا شروع کی۔حمزہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں شراب کے نشے میں مخمور اور سرخ ہو رہی تھیں۔انہوں نے نظر اٹھا کر آپصلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔پھر نظر ذرا اور اوپر اٹھائی، پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں پر نظر لے گئے اس کے بعد نگاہ اور اٹھا کے آپصلی اللہ علیہ وسلم کی ناف کے قریب دیکھنے لگے، پھر چہرے پر جما دی۔پھر کہنے لگے کہ تم سب میرے باپ کے غلام ہو، یہ حال دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب محسوس کیا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ بالکل نشے میں ہیں، تو آپ وہیں سے الٹے پاؤں واپس آگئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ نکل آئے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1292)

باب نمبر-38

حسد جائز

حسد :

حسد کے لغوی معنی ہیں وہ ذہنیت، جس کی رُو سے تمنا کی جاتی ہے کہ دوسرے کے پاس جو کچھ ہے وہ اس سے چھن کر مجھے مل جائے اور اگر مجھے نہ بھی ملے تو کم از کم اس سے ضرور چھن جائے۔

غبطہ :

غبطہ یہ ہے کہ ایسی چیز اس کے ساتھ ساتھ مجھے بھی مل جائے، اسے رشک کہتے ہیں، قرآن نے حسد کو تخریبی ذہنیت قرار دیا ہے اور ایسی تخریبی ذہنیت رکھنے والوں کی تخریب کاری سے بچنے کی تاکید کی ہے۔ چنانچہ قرآن میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قران:

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۚ (5-1/113)

ترجمہ: ”آپ کہہ دیجیے کہ میں صبح کے ربّ کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔ اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے، جب اس کا اندھیرا پھیل جائے۔ اور گرہ (لگا کر ان) میں پھونکنے والیوں کے شر سے۔ اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب وہ حسد کرے۔“ (سورۃ الفلق)

قران:

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ مبَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْ مبَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ (109/2)

ترجمہ: ”بہت سے اہلِ کتاب نے چاہا کہ وہ کاش تمہیں لوٹا دیں تمہارے ایمان کے بعد کفر میں، اپنے دل کے حسد کی وجہ سے، اس کے بعد جبکہ ان پر حق واضح ہو گیا۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 109}

قران:

أَمۡ يَحۡسُدُونَ ٱلنَّاسَ عَلَىٰ مَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضۡلِهِۦۖ (54/4)

ترجمہ: ” یہود حسد کرتے تھے کہ مسلمانوں کو یہ کچھ کیوں مل گیا۔“

{مفہوم سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 54}

قران:

فَسَيَقُولُونَ بَلۡ تَحۡسُدُونَنَاۚ بَلۡ كَانُواْ لَا يَفۡقَهُونَ إِلَّا قَلِيلٗا (15/48)

ترجمہ: ” جب ان خطاکاروں کو ان کی غلطیوں پر متنبہ کیا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ تم ہم سے حسد کی بنا پر ایسا کہتے ہو۔“

{مفہوم سورۃ الفتح سورہ نمبر 48 آیت نمبر 15}

قرآن سے حسد کا مفہوم سمجھ لینے کے بعد اب آیئے اللؤلؤ والمرجان کی طرف جس میں بتایا گیا ہے کہ حسد جائز ہے :

حدیث:

حسد جائز

صحیح حدیث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ حَسَدَ إِلاَّ فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ 467 اللهُ مَالاً فَسُلِّطَ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حسد (رشک) صرف دو باتوں میں جائز ہے۔ایک تو اس شخص کے بارے جسے اللہ نے دولت دی ہو، اور وہ اس دولت کو راہ حق میں خرچ کرنے پر بھی قدرت رکھتا ہو اور ایک اس شخص کے بارے میں جسے اللہ نے حکمت (کی دولت) سے نوازا ہو۔وہ اس کے ذریعہ فیصلے کرتا ہو، اور (لوگوں کو) اس حکمت کی تعلیم دیتا ہو۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 467)

حضور ﷺ خوفزدہ ہو جاتے تھے؟

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضور ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اللہ ایسا نہیں کہ ان پر عذاب نازل کرے جبکہ آپ ان کے درمیان موجود ہیں:

قرآن:

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ﴿٣٣﴾

اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب! تم ان میں تشریف فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں۔

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی موجودگی میں امت پر عذاب نہیں آسکتا لیکن گستاخانِ رسول نے آپ ﷺ سے یہ منسوب کر دیا ہے کہ حضور ﷺ آندھی، بدلی، سورج گرہن اور جانے کس کس چیز سے خوفزدہ ہو جاتے تھے کہ کہیں یہ اللہ کا عذاب ہی نہ ہو، ملاحظہ کیجئے اللؤلؤ والمرجان کی چند احادیث:

حدیث:

بادل دیکھ کر حضور ﷺ پریشان ہو جاتے تھے کہ کہیں عذاب نازل نہ ہو جائے

صحيح حديث عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا رَأَى مَخِيلَةً فِي السَّمَاءِ أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ، وَدَخَلَ 518 وَخَرَجَ، وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَإِذَا أَمْطَرَتِ السَّمَاءُ سُرِّيَ عَنْهُ، فَعَرَّفَتْهُ عَائِشَةُ ذلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَدْرِي، لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ (فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ) الآية

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابر کا کوئی ایسا ٹکڑا دیکھتے جس سے بارش کی امید ہوتی تو آپ کبھی آگے آتے کبھی پیچھے جاتے کبھی گھر کے اندر تشریف لاتے کبھی باہر آ جاتے اور چہرہ مبارک کا رنگ بدل جاتا لیکن جب بارش ہونے لگتی تو پھر یہ کیفیت باقی نہ رہتی ایک مرتبہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کے متعلق آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا ممکن ہے یہ بادل بھی ویسا ہی ہو جس کے بارے میں قوم عاد نے کہا تھا جب انہوں نے بادل کو اپنی وادیوں کی طرف آتے دیکھا تو کہنے لگے یہ ابراہیم پر برسنے والا ہے (نہیں) بلکہ دراصل یہ ابر وہ چیز ہے جس کی تم جلدی کر رہے تھے، ہوا ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔(الاحقاف ۲۴)

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 518)

حدیث:

سورج گرہن ہوا تو آپ بہت گھبرا کر اٹھے اس ڈر سے کہ کہیں قیامت نہ قائم ہو جائے

صحیح حدیث أَبِي مُوسَى قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا، يَخْشَى أَنْ تَكُونَ 528 السَّاعَةُ، فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ، وَقَالَ: هذِهِ الآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللهُ، لاَ تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، وَلكِنْ يُخَوِّفُ اللهُ بِهِ عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ

سیّدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دفعہ سورج گرہن ہوا تو آپ بہت گھبرا کر اٹھے اس ڈر سے کہ کہیں قیامت نہ قائم ہو جائے آپ نے مسجد میں آ کر بہت ہی لمبے قیام لمبے رکوع اور لمبے سجدوں کے ساتھ نماز پڑھی میں نے کبھی آپ کو اس طرح کرتے نہیں دیکھا تھا آپ نے نماز کے بعد فرمایا کہ یہ نشانیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے یہ کسی کی موت و حیات کی وجہ سے نہیں آتیں بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اس لئے جب تم اس طرح کی کوئی چیز دیکھو تو فوراً اللہ تعالیٰ کے ذکر سے استغفار کی طرف لپکو۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 528)

باب نمبر۔40

ایصال ثواب

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ہر شخص کو اپنے اعمال کا نتیجہ خود بھگتنا ہے ، کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا:

قرآن:

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی (6/165)

ترجمہ: ”کوئی اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔“

{سورۃ الانعام6آیت165}

قرآن:

وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا وَّلَا یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا یُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ (2/48)

اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کا کچھ بدلہ نہ بنے گا ، اور نہ اس سے کوئی سفارش قبول کی جائے گی ، اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا ، اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

{سورۃ البقرہ2آیت48}

قرآن:

وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا وَّلَا یُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ

” اور اس دن سے ڈرو (جس دن)کوئی شخص بدلہ نہ ہو سکے گا کسی شخص کا کچھ بھی ، اور نہ اس سے کوئی معاوضہ قبول کیا جائے گا ، اور نہ اسے کوئی سفارش نفع دے گی، اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔“

(سورۃ البقرہ2آیت123)

قرآن:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ط وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

”اے ایمان والو ! جو ہم نے تمہیں دیا اس میں سے خرچ کرو ، اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جس میں نہ خرید و فروخت ہو گی ، نہ دوستی اور نہ سفارش ، اور کافر وہی ظالم ہیں۔“

(سورۃ البقرہ2 آیت 254)

قرآن:

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا ؕ لَہَا مَا کَسَبَتۡ وَ عَلَیۡہَا مَا اکۡتَسَبَتۡ ؕ (286/2)

”اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی گنجائش(کے مطابق)اس کے لئے(اجر)ہے جو اس نے کمایا اور اس پر (عذاب)ہے جو اس نے کمایا۔“(سورۃ البقرہ2آیت286)

طوالت کے خوف سے ذیل میں صرف حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں:

سورۃ آل عمران 3آیت 90۔سورۃ آل عمران 3آیت 115۔سورۃ النساء 4 آیت 109۔سورۃ النساء 4آیت123۔سورۃ المائدہ 5آیت 36۔سورۃ الانعام 6آیت70۔سورۃ یونس 10 آیت 54۔سورۃ الرعد 13آیت 16۔سورۃ ابراھیم 14آیت 31۔سورۃ طٰہٰ 20 آیت 109۔سورۃ لقمٰن 31آیت33۔سورۃ السبا 34آیت 42۔سورۃ الزمر 39 آیت 47 ۔سورۃ المومن 40آیت 18۔سورۃ الحدید 57آیت 15۔سورۃ البقرہ 2آیت 134۔سورۃ البقرہ 2آیت 139۔سورۃ البقرہ 2آیت 141۔سورۃ یونس 10 آیت 41۔سورۃ ھود 11 آیت35۔سورۃ البقرہ 2آیت 272۔سورۃ العنکبوت 29آیت6۔سورۃ الفاطر 35 آیت18۔حٰم السجدۃ 41آیت46۔سورۃ الانعام 6آیت52۔سورۃ یونس 10 آیت 41۔سورۃ النور 24آیت54۔سورۃ السبا 34آیت 25۔سورۃ الزمر 39آیت 39۔سورۃ الشوریٰ 42آیت15۔سورۃ الانعام 6آیت165۔سورۃ بنی اسرائیل 17آیت 15۔سورۃ الزمر 39آیت 7۔سورۃ النجم 53آیت38۔سورۃ العنکبوت 29آیت33۔سورۃ التحریم 66آیت 10۔سورۃ الاحزاب 33آیت30۔

قرآن کی اس وضاحت کے باوجود درج ذیل احادیث میں ایصال ثواب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منسوب کیا جا رہا ہے۔ملاحظہ فرمائیں:

حدیث:

ایصال ثواب

صحیح حدیث عَائِشَةَ، أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسَهَا، وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ: نَعَمْ 588

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہانے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میری ماں کا اچانک انتقال ہو گیا اور میرا خیال ہے کہ اگر انہیں بات کرنے کا موقع ملتا تو وہ کچھ نہ کچھ خیرات کرتیں اگر میں

ان کی طرف سے کچھ خیرات کر دوں تو کیا انہیں اس کا ثواب ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں ملے گا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 588)

حدیث:

ایصال ثواب

صحیح حدیث عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ 704

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہانے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کے ذمے روزے واجب ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھ دے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 704)

حدیث:

ایصال ثواب

صحیح حدیث ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ، أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَدَيْنُ اللهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى 705

سیّدناعباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے اور ان کے ذمے ایک مہینے کے روزے باقی رہ گئے ہیں کیا میں ان کی طرف سے قضا رکھ سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں اللہ تعالیٰ کا قرض اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اسے ادا کر دیا جائے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 705)

حدیث:

ایصال ثواب

صحیح حدیث عَائِشَةَ، أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ: نَعَمْ 1055

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہانے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میری ماں کا اچانک انتقال ہوگیا اور میر اخیال ہے کہ اگر انھیں بات کرنے کا موقع ملتا تو وہ کچھ نہ کچھ خیرات کرتیں۔اگر میں ان کی طرف سے کچھ خیرات کردوں تو کیا انھیں اس کا ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں ملے گا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1055)

حدیث:

ماں کی نذر بیٹا پوری کرے

صحیح حدیث ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ، اسْتَفْتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ 1061 فَقَالَ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ، فَقَالَ: اقْضِهِ عَنْهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا، انہوں نے عرض کیا کہ میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے اور اس کے ذمہ ایک نذر تھی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی طرف سے نذر پوری کر دے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1061)

اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نماز روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے

یاد رہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی کتاب زبور، بائیبل میں ایک باب کی شکل میں مندرج ہے،اس حوالے سے درج ذیل قسم کی روایتیں یہود ونصاریٰ کی کارستانی بھی ہو سکتی ہے۔اسلامی عبادات مثلاً نماز روزہ کی اہمیت کو کم کرنے کیلئے کیسی کیسی روایتیں گھڑی گئیں، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نماز روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے

صحیح حدیث عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهُ: أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللهِ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ. وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَيَصُومُ يَوْمًا، وَيُفْطِرُ يَوْمًا 720

سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا سب نمازوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ نماز داؤد علیہ السلام کی نماز ہے اور روزوں میں بھی داؤد علیہ السلام ہی کا روزہ آپ آدھی رات تک سوتے اس کے بعد تہائی رات نماز پڑھنے میں گذارتے پھر رات کے چھٹے حصے میں بھی سو جاتے اسی طرح آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 720)

شب قدر کو تلاش کرو

قران:

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ۝ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلَٰمٌ هِىَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ ٱلْفَجْرِ ۝

ہم نے اس قرآن کو اس وقت جبکہ ساری دنیا وحی کی روشنی سے محروم ہو کر تیرہ وتار ہو چکی تھی، نئ اقدار اور نئے پیمانے دے کر نازل کیا، لٰہذا جس رات میں اس کے نزول کا آغاز ہوا وہ ایک جہان نو کے نمود کی رات تھی۔ تجھے خدا سے بڑھ کر اور کون بتا سکتا ہے کہ یہ نئ اقدار اور نئے پیمانے کی شب جس میں یہ نازل ہوا ہے کس قدر باعظمت ہے۔ یہ ایک رات اس زمانے کے ہزار ہا مہینوں سے بہتر اور افضل ہے جس میں دنیا وحی کی روشنی سے محروم تھی۔ یہ رات درحقیقت نقیب اور طائر پیش رس ہے اس دور کی جو نزول قرآن کے بعد آنے والا ہے، اس دور کی خصوصیت یہ ہو گی کہ رفتہ رفتہ آہستہ آہستہ، بتدریج قانون خداوندی کے مطابق کائناتی قوتیں اور وحی خداوندی ہم آہنگ ہوتی چلی جائیں گی۔ انسان فطرت کی قوتوں کو مسخر کرتا جائے گا اور رفتہ رفتہ ان کا استعمال وحی خداوندی کی روشنی میں انسانیت کی ربوبیت عامہ کیلئے ہونے لگے گا۔ اور اس طرح فساد انگیزیوں اور خونریزیوں کی جگہ زندگی کے ہر گوشے میں امن وسلامتی کی فضا عام ہوتی جائے گی۔ یوں دنیا سے ہر قسم کی تاریکیاں چھٹ جائیں گی اور آخرالامر زمین اپنے نشوونما دینے والے کے نور سے جگمگا اٹھے گی۔

نزول قرآن سے پہلے کا زمانہ جہالت کا ایک تاریک دور تھا جب ہر طرف ظلم کا نظام تھا ، فرمایا کہ قرآن مجید ایسی ہی ایک رات (تاریک دور) میں نازل کیا گیا اور یہ ایسی بابرکت رات تھی جو ہزاروں راتوں (تاریک ادوار) سے بہتر تھی۔ یہاں اس دور کا ذکر کیا گیا ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا تھا لیکن یہ بات سمجھ سے بالا تر ہے کہ اب اس رات کو کیسے تلاش کیا جا سکتا ہے؟ ذیل کی احادیث قابل غور ہیں:

حدیث:

شب قدر کو تلاش کرو

صحيح حديث ابْنِ عُمَرَ. أَنَّ رِجَالاً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ. فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ. فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ 723

سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کو شب قدر خواب میں (رمضان کی) سات آخری تاریخوں میں دکھائی گئی تھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں

کہ تم سب کے خواب سات آخری تاریخوں پر متفق ہو گئے ہیں اس لئے جسے اس کی تلاش ہو وہ اسی ہفتہ کی آخری (طاق) راتوں میں تلاش کرے (آخری عشرہ کی طاق راتیں ۲۱،۲۳، ۲۵، ۲۷ اور ۲۹ مراد ہیں)۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 723)

حدیث:

شب قدر کو تلاش کرو

صحیح حدیث أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ، فَخَرَجَ 724 صَبِيحَةَ عِشْرِينَ، فَخَطَبَنَا، وَقَالَ: إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا أَوْ نُسِّيتُهَا، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوِتْرِ، وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلْيَرْجِعْ فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً، [ص:25] فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ، وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ، حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ

سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے دوسرے عشرہ میں اعتکاف میں بیٹھے پھر بیس تاریخ کی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف سے نکلے اور ہمیں خطبہ دیا آپ نے فرمایا کہ مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی لیکن بھلا دی گئی یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) میں خود بھول گیا اس لئے تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو میں نے یہ بھی دیکھا ہے (خواب میں) کہ گویا ہیں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں اس لئے جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہو وہ پھر لوٹ آئے اور اعتکاف میں بیٹھے خیر ہم نے پھر اعتکاف کیا اس وقت آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا بھی نہیں تھا لیکن دیکھتے ہی دیکھتے بادل آیا اور بارش اتنی ہوئی کہ مسجد کی چھت سے پانی ٹپکنے لگا جو کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی پھر نماز کی تکبیر ہوئی تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیچڑ میں سجدہ کر رہے تھے یہاں تک کہ کیچڑ کا نشان میں نے آپ کی پیشانی پر دیکھا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 724)

حدیث:

شب قدر کو تلاش کرو

صحیح حدیث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي رَمَضَانَ 725 الْعَشْرَ الَّتِي فِي وَسَطِ الشَّهْرِ، فَإِذَا كَانَ حِينَ يُمْسِي مِنْ عِشْرِينَ لَيْلَةً تَمْضِي، وَيَسْتَقْبِلُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ، رَجَعَ إِلَى مَسْكَنِهِ، وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ؛ وَأَنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرٍ جَاوَرَ فِيهِ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَأَمَرَهُمْ مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ قَالَ: كُنْتُ أُجَاوِرُ هذِهِ الْعَشْرَ، ثُمَّ قَدْ بَدَا لِي أَنْ أُجَاوِرَ هذِهِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ، فَمَنْ كَانَ

اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَثْبُتْ فِي مُعْتَكَفِهِ، وَقَدْ أُرِيتُ هذِهِ اللَّيْلَةَ، ثُمَّ أُنْسِيتُهَا، فَابْتَغُوهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ، وَابْتَغُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ، وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَاسْتَهَلَّتِ السَّمَاءُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَأَمْطَرَتْ، فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِي مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ، فَبَصُرَتْ عَيْنِي، نَظَرْتُ إِلَيْهِ انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ وَوَجْهُهُ مُمْتَلِيءٌ طِينًا وَمَاءً

سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اس عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے جو مہینے کے بیچ میں پڑتا ہے بیس راتوں کے گذر جانے کے بعد جب اکیسویں تاریخ کی رات آتی تو شام کو آپ گھر واپس آ جاتے جو لوگ آپ کے ساتھ اعتکاف میں ہوتے وہ بھی اپنے گھروں کو واپس آ جاتے ایک رمضان میں آپ جب اعتکاف کئے ہوئے تھے تو اس رات میں بھی (مسجد ہی میں) مقیم رہے جس میں آپ کی عادت گھر آ جانے کی تھی پھر آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور جو کچھ اللہ پاک نے چاہا آپ نے لوگوں کو اس کا حکم دیا پھر فرمایا کہ میں اس (دوسرے) عشرہ میں اعتکاف کیا کرتا تھا لیکن اب مجھ پر یہ ظاہر ہوا ہے کہ اب اس آخری عشرہ میں مجھے اعتکاف کرنا چاہئے اس لئے جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ اپنے معتکف ہی میں ٹھہرا رہے اور مجھے یہ رات (شب قدر) دکھائی گئی لیکن پھر بھلوا دی گئی اس لئے تم لوگ اسے آخری عشرہ (کی طاق راتوں) میں تلاش کرو میں نے (خواب میں) اپنے کو دیکھا کہ اس رات کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں پھر اسی رات آسمان پر ابر ہوا اور بارش برسی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ پر (چھت سے) پانی ٹپکنے لگا یہ اکیسویں کی رات کا ذکر ہے میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ صبح کی نماز کے بعد واپس ہو رہے تھے اور آپ کے چہرہ مبارک پر کیچڑ لگی ہوئی تھی۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 725)

حدیث:

شب قدر کو تلاش کرو

صحیح حدیث عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، 726 وَيَقُولُ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہانے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے اور فرماتے کہ رمضان کے آخری عشرہ میں شب قدر کو تلاش کرو۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 726)

متعہ جائز ہے

متعہ !اسے نکاحِ موقت بھی کہتے ہیں، جنسی اشتعال کی تسکین کیلئے کسی عورت سے ہمبستری کرنے کی خاطر، متفقہ معاوضے کے عوض اس کی رضامندی سے کچھ دیر کیلئے عارضی نکاح کر لینا متعہ کہلاتا ہے۔قرآن نے(24/4) میں ایسے نکاح کی مذمت کی ہے جس کا مقصد محض شہوت رانی ہو۔متعہ میں چونکہ نکاح کا مقصد ہی جنسی اشتعال کی تسکین ہوتا ہے لہٰذا متعہ اور زنا میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا،اور زنا کے بارے میں آپ جانتے ہیں کہ اللہ نے اسے جرم قرار دے کر اس کی سزا مقرر کی ہے، ملاحظہ کیجیے(2/24)۔اگر لونڈی یہ جرم کرے تو اس کی سزا نصف مقرر کی گئی ہے(25/4)۔قرآن کے ان واضح احکامات کے ہوتے ہوئے یہ کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو متعہ (زنا) کی اجازت دی ہوگی۔درج ذیل احادیث میں آپ کیلئے دعوتِ فکر ہے
:

حدیث:

متعہ جائز ہے

صحیح حدیث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَسَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ قَالاَ: كُنَّا فِي جَيْشٍ فَأَتَانَا رَسُولُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا فَاسْتَمْتِعُوا

سیّدنا جابر بن عبداللہ انصاری اور سیّدنا سلمہ بن الاکوع (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بیان کیا کہ ہم ایک لشکر میں تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہیں متعہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے اس لئے تم نکاح متعہ کر سکتے ہو۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 888)

حالت احرام میں نکاح

حدیث:

حضور ﷺ نے حالت احرام میں نکاح کیا

صحیح حدیث ابْنُ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ 891

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ محرم تھے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 891)

جبکہ دیگراحادیث میں احرام کی حالت میں نکاح کرنے سے منع کیا گیاہے،ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

محرم اپنایا کسی کا نکاح نہ کرے اور نہ خطبہ دے

حدثنا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ أَرَادَ أَنْ يُزَوِّجَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ: فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَحْضُرُ ذَلِكَ، وَهُوَ أَمِيرُ الْحَجِّ، فقَالَ أَبَانُ، سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ، وَلَا يُنْكَحُ، ولَا يَخْطُبُ".

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہ نکاح کرے محرم اپنا اور نہ نکاح کرے کسی دوسرے کا اور نہ خطبہ دے۔“ (یعنی پیغام نکاح بھی نہ دے)۔

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، حدیث نمبر 3446)

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، حدیث نمبر 3447)

حدیث:

محرم اپنا یا کسی کا نکاح نہ کرے، نہ منگنی کا پیغام دے اور نہ خطبہ دے

وحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ، حدثنا عَبْدُ الْأَعْلَى. ح وحَدَّثَنِي أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى، حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، قَالَا جَمِيعًا: حدثنا سَعِيدٌ، عَنْ مَطَرٍ، وَيَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ، وَلَا يُنْكَحُ، ولَا يَخْطُبُ".

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کہ نہ محرم خود نکاح کرے، نہ کسی کا کروائے اور نہ منگنی کا پیغام دے۔“

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، حدیث نمبر3448)

حدیث:

محرم اپنا نکاح نہ کرے نہ کسی کا کرائے اور نہ پیغام نکاح بھیجے

وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ». رَوَاهُ مُسلم

عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”محرم اپنا نکاح کرے نہ کسی کا نکاح کرائے اور نہ ہی پیغامِ نکاح بھیجے۔“ رواہ مسلم۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:2681)

حدیث:

احرام والا نہ (خود) نکاح کرے اور نہ (کسی دوسرے کا) نکاح کرائے

حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ ".

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”احرام والا نہ (خود) نکاح کرے اور نہ (کسی دوسرے کا) نکاح کرائے۔“

(مسند عبداللہ بن عمر، حدیث نمبر:50)

حدیث:

محرم نہ خود نکاح کر سکتا ہے اور نہ کرا سکتا ہے

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيل ابْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: أَرَادَ ابْنُ مَعْمَرٍ أَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ، فَبَعَثَنِي إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَوْسِمِ بِمَكَّةَ، فَأَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: إِنَّ أَخَاكَ يُرِيدُ أَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ فَأَحَبَّ أَنْ يُشْهِدَكَ ذَلِكَ، قَالَ: لَا أُرَاهُ إِلَّا أَعْرَابِيًّا جَافِيًا، إِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكَحُ أَوْ كَمَا قَالَ: ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ مِثْلَهُ يَرْفَعُهُ، وَفِي الْبَاب عَنْ أَبِي رَافِعٍ، وَمَيْمُونَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عُثْمَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي

طَالِبٍ، وَابْنُ عُمَرَ، وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ، وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ، وَالشَّافِعِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَإِسْحَاق لَا يَرَوْنَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمُحْرِمُ، قَالُوا: فَإِنْ نَكَحَ فَنِكَاحُهُ بَاطِلٌ.

نبیہ بن وہب کہتے ہیں کہ ابن معمر نے اپنے بیٹے کی شادی کرنی چاہی، تو انہوں نے مجھے ابان بن عثمان کے پاس بھیجا، وہ مکہ میں امیر حج تھے۔میں ان کے پاس آیا اور میں نے ان سے کہا: آپ کے بھائی اپنے بیٹے کی شادی کرنا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ کو اس پر گواہ بنائیں، تو انہوں نے کہا: میں انہیں ایک گنوار اعرابی سمجھتا ہوں، محرم نہ خود نکاح کر سکتا اور نہ کسی کا نکاح کرا سکتا ہے - «أو كما قال» - پھر انہوں نے (اپنے والد) عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اسی کے مثل بیان کیا، وہ اسے مرفوع روایت کر رہے تھے۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 840)

حدیث:

حضور ﷺ کا حکم کہ حالت احرام میں نکاح نہ کرو نہ کراؤ اور نہ پیغام دو

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ".

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”محرم نہ تو اپنا نکاح کرے، اور نہ دوسرے کا نکاح کرائے، اور نہ ہی شادی کا پیغام دے“۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔1966)

حدیث:

محرم نہ نکاح کرے اور نہ کروائے۔

” عمر بن عبیداللہ نے ابان بن عثمان بن عفان کیلئے یہ پوچھتے ہوئے پیغام بھیجا اور ابان ان دنوں حاجیوں کے امیر تھے اور وہ دونوں احرام باندھے ہوئے تھے کہ میں طلحہ بن عمر کا شیبہ بن جبیر کی بیٹی سے نکاح کر دینے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ پس میں چاہتا ہوں کہ آپ اس میں شمولیت فرمائیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: محرم نہ نکاح کرے اور نہ نکاح کروائے۔“

{سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 77 صفحہ نمبر 43}

حدیث:

محرم نکاح کا پیغام بھی نہ دے۔

" حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ پھر اسی طرح ذکر کرتے ہوئے یہ بھی کہا اور پیغام نکاح بھی نہ دے۔"

{سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 78 صفحہ نمبر 44}

حدیث:

محرم نہ نکاح کر سکتا ہے اور نہ نکاح کا پیغام بھیج سکتا ہے

33- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنِي نُبَيْهُ بْنُ وَهْبٍ الْحَجِّيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ»

33- سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابان اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "احرام والا شخص نکاح نہیں کر سکتا اور نکاح کا پیغام بھی نہیں بھیج سکتا۔"

(مسند الحمیدی، حدیث نمبر: 33)

باب نمبر۔45

عورت کیلئے شادی کی عمر

قرآن نے شادی کیلئے بلوغت کی عمر کو ضروری قرار دیا ہے،ہمارا ایمان ہے کہ حضور ﷺ نے قرآن کے اس حکم کے مطابق عمل کیا ہے لیکن صحیح مسلم کی درج ذیل روایات میں کہا گیا ہے کہ حضور ﷺ نے چھ سال کی نابالغ بچی سے شادی کی۔ان احادیث کے ''موضوع'' ہونے کے بے شمار دلائل ہیں،ان میں سے چند ایک پیشِ خدمت ہیں :

دلیل نمبر۔1

قرآنِ حکیم کی رُو سے نکاح کی عمر بلوغت ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قران:

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ج فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ج (6/4)

ترجمہ: '' اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں،پھر اگر اُن میں صلاحیت (عقل کی پختگی) پاؤ تو اُن کے مال اُن کے حوالے کردو۔''(سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 6)

قران:

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ج (152/6)

ترجمہ: '' اور یتیم کے مال کے قریب تک نہ جاؤ مگر اس طرح کہ وہ بہترین ہو،یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے۔''

{سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 152}

قران:

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ص (34/17)

ترجمہ: '' اور یتیم کے مال کے قریب تک نہ جاؤ مگر اس طرح کہ وہ بہترین ہو،یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے۔''

{سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 34}

اِن آیات سے ثابت ہوا کہ نکاح کی عمر جوانی ہے،لہٰذا قرآن کی رُو سے نابالغ بچے یا بچی کی شادی درست نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ جوانی کی عمر کو پہنچا ہُوا نہیں ہوتا۔

دلیل نمبر۔2

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اِرشاد فرمایا کہ نکاح کیلئے مرد اور عورت کا راضی ہونا ضروری ہے چنانچہ فرمایا :

مرد کی رضامندی ضروری ہے

قران:

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ (3/4)

ترجمہ:" ایسی عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں۔"

{سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 3}

اور عورت کی رضامندی ضروری ہے

قران:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ط (19/4)

ترجمہ:" اے ایمان والو! تمہارے لیے حلال نہیں کہ تم عورتوں کے زبردستی مالک بن جاؤ۔"(سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 19)

ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ نکاح کیلئے مرد و عورت کا راضی ہونا ضروری ہے۔ کیا چھ (6) سال کی بچی کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ وہ نکاح کیلئے راضی ہے؟ درج ذیل احادیث میں تو یہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تو علم ہی نہیں تھا کہ ان کی شادی کی جا رہی ہے، شادی کیلئے رضامندی کی اجازت لینا تو بہت دور کی بات ہے۔

دلیل نمبر۔3

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی بڑی (علاتی) بہن حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دس سال چھوٹی تھیں ۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال 73 ہجری میں ہوا تو اس وقت ان کی عمر سو (100) سال تھی، اس طرح ہجرت کے وقت حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر 27 یا 28 سال بنتی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چونکہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دس (10) سال چھوٹی تھیں لہٰذا آپ کی عمر ہجرت کے وقت 17 یا 18 سال تھی۔ آپ کی رخصتی چونکہ 2 ہجری میں ہوئی، اس طرح ہجرت کے وقت کی عمر میں دو (2) جمع کرنے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر بوقتِ رخصتی 19 یا 20 سال تھی۔(مشکوٰۃ اسماء الرجال + عینی شرح بخاری جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 96 + استعاب جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 744)

دلیل نمبر۔4

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پانچ سال چھوٹی تھیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پینتیس(35) سال کی عمر میں 10 نبوی میں انتقال فرمایا(بحوالہ استعاب جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 752 اور اسد الغابہ جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 377) اس طرح ہجرت کے وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر بیس(20) سال بنتی ہے، رخصتی چونکہ ہجرت کے دوسرے سال ہوئی تھی لہذا رخصتی کے وقت آپ کی عمر مبارک بائیس(22) سال تھی۔

قرآن اور صحیح احادیث کی روشنی میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی، اس وقت اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر سترہ(17) تا بائیس(22) سال کے درمیان تھی۔ اس سلسلے میں مزید دلائل بھی موجود ہیں لیکن یہاں اختصار سے کام لیا جاتا ہے۔ ہم نے قرآن کے ساتھ ساتھ صحیح احادیث کو بھی بطور دلائل کے پیش کیا ہے لیکن مذہبی پیشوائیت چُن چُن کر اُن احادیث کو صحیح ثابت کرنے پر بضد ہے جن سے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم، اُمہات المومنینؓ صحابہ کرامؓ انبیائے کرامؑ کی توہین ہوتی ہو۔ مذکورہ بالا موضوع کے متعلق ایک دلچسپ صورتِ حال آپ کے سامنے پیش کی جا رہی ہے، اسے ذرا غور سے پڑھیے گا۔"

(1) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح سے تین سال پہلے فوت ہو چکی تھیں۔ (صحیح بخاری، انٹرنیشنل نمبر۔6004)

(2) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال 10 نبوی میں ہوا۔

(3) اس حساب سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح 13 نبوی میں عین ہجرت کے سال کچھ دن پہلے ہو گیا۔ اس وقت آپ کی عمر چھ(6) سال تھی۔

(4) 13 نبوی میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر مبارک چھ(6) سال تھی تو آپ کی پیدائش کا سال 7 نبوی بنتا ہے۔

(5) سورۃ القمر 5 نبوی میں نازل ہوئی یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پیدائش سے دو(2) سال پہلے۔

(6) سورۃ القمر کے بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں "بل الساعۃ موعدھم... نازل ہوئی تو میں چھوٹی سی لڑکی تھی اور کھیلتی کُودتی تھی۔"

(صحیح بخاری جلد دوم کتاب التفسیر حدیث نمبر 2101 صفحہ نمبر 1030، انٹرنیشنل نمبر 4876)

پوری حدیث اس طرح ہے:

حدیث:

سورۃ القمر کے نزول کے وقت حضرت عائشہؓ چھوٹی بچی تھیں

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكٍ، قَالَ: إِنِّي عِنْدَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: "لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ، وَإِنِّي لَجَارِيَةٌ أَلْعَبُ "بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ سورة القمر آية 46".

ترجمہ: ”ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے بیان کیا، انہیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے یوسف بن ماہک نے خبر دی، انہوں نے بیان کیا کہ میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ نے فرمایا کہ جس وقت آیت بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ سورة القمر آية 46 " ”لیکن ان کا اصل وعدہ تو قیامت کے دن کا ہے اور قیامت بڑی سخت اور تلخ چیز ہے“ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ میں نازل ہوئی تو میں بچی تھی اور کھیلا کرتی تھی۔“

(صحیح بخاری جلد دوم کتاب التفسیر حدیث نمبر 2101 صفحہ نمبر 1030، انٹر نیشنل نمبر 4876)

مقام غور و فکر ہے... مگر صرف عقل والوں کیلئے

اب آیئے ان من گھڑت روایات کی طرف جن میں سرکار دوعالم ﷺ پر نابالغ بچیوں سے شادی کرنے کا الزام لگایا گیا ہے:

حدیث:

شادی کی عمر چھے سال

صحيح حديث عَائِشَةَ، قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ، فَوُعِكْتُ فَتَمَرَّقَ شَعَرِي، فَوَفَى جُمَيْمَةً، فَأَتَتْنِي أُمِّي، أُمُّ رُومَانَ، وَإِنِّي لَفِي أُرْجُوحَةٍ، وَمَعِي صَوَاحِبُ لِي، فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا لَا أَدْرِي مَا تُرِيدُ بِي، فَأَخَذَتْ بِيَدِي حَتَّى أَوْقَفَتْنِي عَلَى بَابِ الدَّارِ، وَإِنِّي لَأُنْهِجُ حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفَسِي، ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ وَجْهِي وَرَأْسِي، ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الدَّارَ، فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ، فَقُلْنَ: عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ، وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ، فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ، فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي، فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى، فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہانے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا نکاح جب ہوا تو میری عمر چھ سال تھی پھر ہم مدینہ (ہجرت کر کے) آئے اور بنی حارث بن خزرج کے یہاں قیام کیا یہاں آ کر مجھے بخار چڑھا اور اس وجہ سے میرے بال گرنے لگے پھر مونڈھوں تک خوب بال ہو گئے پھر ایک دن میری والدہ ام رومان رضی اللہ عنہا آئیں اس وقت میں اپنی چند سہیلیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی تھی انہوں نے مجھے پکارا تو میں حاضر ہو گئی مجھے کچھ معلوم نہیں تھا کہ میرے ساتھ ان کا کیا ارادہ ہے آخر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر گھر کے دروازے کے پاس کھڑا کر دیا اور میرا سانس پھولا جا رہا تھا تھوڑی دیر میں جب مجھے کچھ سکون ہوا تو انہوں نے تھوڑا سا

پانی لے کر میرے منہ اور سر پر پھیرا پھر گھر کے اندر مجھے لے گئیں وہاں انصار کی چند عورتیں موجود تھیں جنہوں نے مجھے دیکھ کر دعا دی کہ خیرو برکت اور اچھا نصیب لے کر آئی ہو میری ماں نے مجھے انہیں کے حوالہ کر دیا اور انہوں نے میری آرائش کی اس کے بعد دن چڑھے اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مجھے سلام کیا میری عمر اس وقت نو سال تھی۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 897)

حدیث:

میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں لڑکیوں کے ساتھ کھیلتی تھی

صحیح حدیث عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ لِي صَوَاحِبُ **1581** يَلْعَبْنَ مَعِي، فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ، فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ، فَيَلْعَبْنَ مَعِي

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہانے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں لڑکیوں کے ساتھ کھیلتی تھی، میری بہت سی سہیلیاں تھیں جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لاتے تو وہ چھپ جاتیں، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہیں میرے پاس بھیجتے اور وہ میرے ساتھ کھیلتیں۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1581)

باب نمبر-46

عورت کی قیمت لوہے کی انگوٹھی

قرآنِ حکیم نے نکاح کے سلسلے میں مرد اور عورت دونوں کی پسند کو ملحوظ رکھنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ فرمانِ خداوندی ہے :

مرد کی پسند :

قران:

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ (3/4)

ترجمہ : " ایسی عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں۔"

{سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 3}

عورت کی پسند :

قران:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ط (19/4)

"اے ایمان والو تمہارے لیے حلال نہیں کہ تم عورتوں کے زبردستی مالک بن جاؤ۔"

{سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 19}

دوسری جانب صحیح بخاری میں یہ تاثر دیا گیا ہے کہ عورت ایک کٹی پتنگ ہے یا لوٹ کا مال ہے، جس کے بھی ہاتھ آجائے، اس کی اپنی کوئی مرضی یا پسند نہیں ہو سکتی، گویا یہ منڈی کا مال ہے جسے پسند آجائے یا جس کو اس کی ضرورت پیش آئے وہ اسے خرید لے اور استعمال کرے۔ مذکورہ حدیث ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

عورت کی قیمت لوہے کی انگوٹھی

صحیح حدیث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَتْ: يَا 898 رَسُولَ اللهِ جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي، فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ. ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ، فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ لَمْ

يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ: لاَ، وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: لاَ، وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ: انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لاَ، وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَلاَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي (قَالَ سَهْلٌ مَالَهُ رِدَاءٌ) فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ، وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ مَجْلِسُهُ ثُمَّ قَامَ. فَرَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ، فَلَمَّا جَاءَ، قَالَ: مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ: مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا، عَدَّهَا، قَالَ: أَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

سیّدنا سہل بن سعد نے بیان کیا کہ ایک خاتون رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی خدمت میں اپنے کو ہبہ کرنے کے لیے لائی ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور پھر نظر نیچی کر لی اور سر جھکا لیا جب ان خاتون نے دیکھا کہ ان کے بارے میں کوئی فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا تو وہ بیٹھ گئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک صاحب اٹھے اور عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ کو ان کی ضرورت نہیں ہے تو میرے ساتھ ان کا نکاح کر دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تمہارے پاس کچھ (مہر کے لیے) بھی ہے انہوں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھر جاؤ اور دیکھو شاید کوئی چیز ملے۔وہ صاحب گئے اور واپس آ گئے اور عرض کیا نہیں اللہ کی قسم یا رسول اللہ مجھے وہاں کوئی چیز نہیں ملی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر دیکھ لو ایک لوہے کی انگوٹھی ہی سہی وہ صاحب گئے اور پھر واپس آ گئے اور عرض کیا نہیں اللہ کی قسم یا رسول اللہ لوہے کی ایک انگوٹھی بھی مجھے نہیں ملی البتہ یہ ایک تہمد میرے پاس ہے سیّدنا سہل کہتے ہیں کہ ان کے پاس کوئی چادر بھی (اوڑھنے کے لیے) نہیں تھی ان صحابی نے کہا خاتون کو اس میں سے آدھا پھاڑ کر دے دیجئے آپ نے فرمایا کہ تمہارے اس تہمد کا وہ کیا کرے گی اگر تم اسے پہنتے ہو تو اس کے قابل نہیں رہتا اگر وہ پہنتی ہے تو تمہارے قابل نہیں پھر وہ صاحب بیٹھ گئے کافی دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد اٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جاتے ہوئے دیکھا تو بلوایا جب وہ حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں قرآن کتنا یاد ہے؟ انہوں نے بتلایا کہ فلاں فلاں سورتیں مجھے یاد ہیں انہوں نے ان کے نام گنائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تم انہیں زبانی پڑھ لیتے ہو؟ عرض کیا جی ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ تمہیں قرآن مجید کی سورتیں یاد ہیں ان کے بدلہ میں میں نے اسے تمہارے نکاح میں دے دیا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 898)

صفیہ بنت حی سے شادی کا قصہ

جنگ خیبر میں حضرت صفیہؓ کا خاوند کنانہ بن ابی الحقیق، والد حیی بن اخطب اور ایک بھائی قتل ہوئے، خود حضرت صفیہؓ لونڈی بنالی گئیں ۔جنگ کے اختتام پر حضرت دحیہ کلبیؓ نے ایک لونڈی کی درخواست کی، حضورﷺ نے انتخاب کی اجازت دے دی، انہوں نے حضرت صفیہؓ کو منتخب کر لیا۔بعد میں ایک صحابیؓ کے توجہ دلانے پر حضورﷺ نے حضرت دحیہ کلبیؓ سے حضرت صفیہؓ کو واپس لے کر انہیں دوسری لونڈی دے دی۔اس کے بعد حضورﷺ نے حضرت صفیہؓ کو آزاد کر کے جنگ خیبر سے واپسی سفر کے دوران ہی ان سے شادی کر لی اور ان سے شب زفاف منائی۔ذرا تصور کریں کہ جس عورت کے خاوند، والد اور بھائی کو چند گھنٹے پہلے قتل کر دیا گیا ہو، اور اس عورت کو لونڈی بنالیا گیا ہو اور اب اس سے شادی کر کے اس کے ساتھ ہمبستری کی جارہی ہو، اس کے دل کی کیفیت کیا ہو گی؟ کیا اس قسم کے واقعات رحمت للعالمینﷺ کی ذات سے منسوب کرنا حضورﷺ کی شان کے لائق ہے؟ لیکن کیا کیجئے کہ ایسے من گھڑت واقعات کا انکار کرنے والے کو منکر حدیث کے فتوے دیئے جاتے ہیں۔

حدیث:

صفیہ بنت حی سے شادی کا قصہ

صحیح حدیث أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، غَزَا خَيْبَرَ، فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلاَةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ، 900 فَرَكِبَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ، وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ، فَأَجْرَى نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ، وَأَنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ حَسَرَ الإِزَارَ عَنْ فَخِذِهِ حَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ فَخِذِ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ قَالَهَا ثَلاَثًا قَالَ: وَخَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ، فَقَالُوا: مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ (يَعْنِي الْجَيْشَ) قَالَ: فَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً، فَجُمِعَ السَّبْيُ، فَجَاءَ دِحْيَةُ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ أَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ، قَالَ: اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ، سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ لاَ تَصْلُحُ إِلاَّ لَكَ قَالَ: ادْعُوهُ بِهَا فَجَاءَ بِهَا؛ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ: فَأَعْتَقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَزَوَّجَهَا

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خیبر میں تشریف لے گئے ہم نے وہاں فجر کی نماز اندھیرے ہی میں پڑھی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور ابو طلحہ بھی سوار ہوئے میں ابو طلحہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری کا رخ خیبر کی گلیوں کی طرف کر دیا میرا گھٹنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ران سے چھو جاتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ران سے تہبند ہٹایا یہاں تک

کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاف اور سفید رانوں کی سفیدی اور چمک دیکھنے لگا جب آپ خیبر کی بستی میں داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ اللہ اکبر خیبر برباد ہو گیا جب ہم کسی قوم کے آنگن میں اتر جائیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح منحوس ہو جاتی ہے آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا سیّدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خیبر کے یہودی اپنے کاموں کے لئے باہر نکلے ہی تھے کہ وہ چلا اٹھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم لشکر لے کر پہنچ گئے پس ہم نے خیبر لڑ کر فتح کر لیا اور قیدی جمع کئے گئے پھر دحیہ آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ قیدیوں میں سے کوئی باندی مجھے عنایت کیجئے۔آپ نے فرمایا کہ جاؤ کوئی باندی لے لو انہوں نے صفیہ بنت حیی کو لے لیا پھر ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفیہ جو قریظہ اور نضیر کے سردار کی بیٹی ہیں انہیں آپ نے دحیہ کو دے دیا وہ تو صرف آپ ہی کے لئے مناسب تھیں اس پر آپ نے فرمایا کہ دحیہ کو صفیہ کے ساتھ بلاؤ وہ لائے گئے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو فرمایا کہ قیدیوں میں سے کوئی اور باندی لے لو راوی نے کہا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کر دیا اور انہیں اپنے نکاح میں لے لیا ثابت بنانی نے سیّدنا انس سے پوچھا کہ ابو حمزہ ان کا مہر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا رکھا تھا؟ سیّدنا انس نے فرمایا کہ خود ان کی آزادی ہی ان کا مہر تھا اور اسی پر آپ نے نکاح کیا پھر راستے ہی میں ام سلیم (رضی اللہ عنہ سیّدنا انس کی والدہ) نے انہیں دلہن بنایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رات کے وقت بھیجا اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دولہا تھے اس لئے آپ نے فرمایا کہ جس کے پاس بھی کچھ کھانے کی چیز ہو تو یہاں لائے آپ نے ایک چمڑے کا دستر خوان بچھایا بعض صحابہ کھجور لائے بعض گھی (راوی کہا کہ میرا خیال ہے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ نے ستو کا بھی ذکر کیا) پھر لوگوں نے ان کا حلوا بنا لیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ولیمہ تھا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 900)

جماع کروائے بغیر طلاق نہیں ہوتی

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشادِ مبارک ہے :

قران:

فَإِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُۥ مِنۢ بَعۡدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوۡجًا غَيۡرَهُۥۗ فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَآ أَن يَتَرَاجَعَآ إِن ظَنَّآ أَن يُقِيمَا حُدُودَ ٱللَّهِۗ وَتِلۡكَ حُدُودُ ٱللَّهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوۡمٖ يَعۡلَمُونَ (230/2)

ترجمہ:'' اگر کسی میاں بیوی کی ازدواجی زندگی میں دو مرتبہ کی طلاق کے بعد تیسری مرتبہ طلاق ہو جائے تو اس کے بعد یہ عورت اپنے سابقہ خاوند کے نکاح میں نہیں آسکتی۔ہاں! البتہ اگر وہ کسی اور شخص سے نکاح کرے اور اس سے بھی طلاق ہو جائے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ اپنے پہلے خاوند سے نکاح کر لے، بشر طیکہ انہیں توقع ہو کہ وہ اب قانونِ خداوندی کی حدود کی نگہداشت کر سکیں گے، یہ ہیں عائلی زندگی سے متعلق وہ قوانین جنہیں اللہ ان لوگوں کیلئے واضح طور پر بیان کرتا ہے جو معاشرتی زندگی کی مصلحتوں کا علم رکھتے ہیں۔''

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر230}

جہاں تک حلالے کا معاملہ ہے تو یہ صریحاً قرآن کا مذاق اُڑانے کے مترادف ہے لیکن درج ذیل حدیث میں حلالے والی بات بھی نہیں ہے لیکن پھر بھی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ایسا فیصلہ منسوب کیا جارہا ہے جو قرآن کی مذکورہ بالا آیت کے خلاف ہے۔کیا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم قرآن کے خلاف فیصلے صادر فرمایا کرتے تھے؟ صحیح بخاری میں ہے :

حدیث:

جماع کروائے بغیر طلاق نہیں ہوتی

صحیح حدیث عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ **908** رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي، فَأَبَتَّ طَلَاقِي، فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمنِ بْنَ الزَّبِيرِ، إِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ، فَقَالَ: أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا، حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَأَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَهُ، وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَسْمَعُ إِلَى هذِهِ، مَا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہانے بیان کیا کہ رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میں رفاعہ کی نکاح میں تھی پھر مجھے انہوں نے طلاق دے دی قطعی طلاق دے

دی پھر میں نے عبدالرحمن بن زبیر سے شادی کر لی لیکن ان کے پاس تو (شرمگاہ) اس کپڑے کی گانٹھ کی طرح ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تو رفاعہ کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہے لیکن تو اس وقت تک اس سے شادی نہیں کر سکتی جب تک تو عبدالرحمن بن زبیر کا مزا نہ چکھ لے اور وہ تمہارا مزا نہ چکھ لیں اس وقت سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ خدمت نبوی میں موجود تھے اور سیّدنا خالد بن سعید بن عاص دروازے پر اپنے لئے (اندر آنے کی) اجازت کا انتظار کر رہے تھے انہوں نے کہا ابوبکر کیا اس عورت کو نہیں دیکھتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کس طرح کی باتیں زور زور سے کہہ رہی ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 908)

حدیث:

جماع کروائے بغیر طلاق نہیں ہوتی

صحیح حدیث عَائِشَةَ، أَنَّ رَجُلاً طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا، فَتَزَوَّجَتْ، فَطَلَّقَ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَتَحِلُّ لِلأَوَّلِ قَالَ: لاَ، حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الأَوَّلُ 909

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی تھی ان کی بیوی نے دوسری شادی کر لی پھر دوسرے شوہر نے بھی (ہم بستری سے پہلے) انہیں طلاق دے دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کیا پہلا شوہر اب ان کے لئے حلال ہے (کہ ان سے دوبارہ شادی کر لیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں یہاں تک کہ وہ یعنی شوہر ثانی اس کا مزہ چکھے جیسا کہ پہلے نے مزہ چکھا تھا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 909)

توجہ طلب :

صحیح بخاری حدیث نمبر۔5792 میں اس واقعے کے متعلق ہے کہ جب:

”عورت نے کہا کہ خدا کی قسم ان سے میری تسلّی نہیں ہوتی، پھر اس نے اپنے کپڑے کا ایک کنارہ پھندنے کی طرح پکڑا اور کہا کہ ان کے پاس جو کچھ ہے وہ ایسا ہے۔اس پر ان کے شوہر (حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر قرظی) نے کہا: خدا کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میں تو اس کی کھال بھی رگڑ رگڑ کر رکھ دیتا ہوں لیکن اس کے دل میں کھوٹ ہے اور یہ رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے۔“

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 770 صفحہ نمبر 320، انٹرنیشنل نمبر 5792)

غور فرمائیں! میاں بیوی دونوں جماع کرنے کا اقرار کر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے یہ الفاظ منسوب کیے جارہے ہیں کہ ”تم اپنے پہلے خاوند کیلئے اس وقت تک حلال نہیں ہو گی جب تک وہ تمہارا اور تم اس کا ذائقہ نہ چکھ لو۔“ علاوہ ازیں عورت

کو طلاق لینے کیلئے جماع کروانے کی شرط بالکل بکواس بات ہے، اسلام میں اس طرح کی کوئی شرط نہیں، ہاں یہ سب مذہبی پیشوائیت کی جنسی جنونیت و جنسی خواہشات ہیں جن کو انہوں نے دین بنا کر پیش کیا ہوا ہے۔

باب نمبر۔49

عورت ہمبستری سے انکار کرے تو فرشتے ساری رات لعنت بھیجتے ہیں

قرآن نے میاں بیوی کو ایک دوسرے کا زوج کہا ہے،زوج کے معنی ہیں رفیق،ساتھی،ہم آہنگ۔(جیسے ٹانگے کے دونوں پہیّے ایک دوسرے کے زوج ہوتے ہیں یا دوسری مثال میں دونوں جُوتے ایک دوسرے کے زوج ہوتے ہیں)۔قرآنِ حکیم کی متعدد سورتوں میں میاں بیوی کو زوج کہا گیا ہے چند حوالہ جات ملاحظہ کیجیے :

قران:

سورۃالاحزاب سورہ نمبر33آیت نمبر4

سورۃالاحزاب سورہ نمبر33آیت نمبر

سورۃالاحزاب سورہ نمبر33آیت نمبر33

سورۃالاحزاب سورہ نمبر33آیت نمبر37

سورۃالاحزاب سورہ نمبر33آیت نمبر50

سورۃالاحزاب سورہ نمبر33آیت نمبر52

سورۃالاحزاب سورہ نمبر33آیت نمبر59

سورۃالتحریم سورہ نمبر66آیت نمبر5

سورۃالنساء سورہ نمبر4آیت نمبر20

سورۃالنساء سورہ نمبر4آیت نمبر12

سورۃالبقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر102

سورۃالبقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر230

سورۃالبقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر232

سورۃالبقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر234

سورۃالبقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر240

سورۃالانبیاء سورہ نمبر21 آیت نمبر90

سورۃالرعد سورہ نمبر13 آیت نمبر38

سورۃالنحل سورہ نمبر16 آیت نمبر72

سورۃالتوبۃ سورہ نمبر9 آیت نمبر24

سورۃالتغابن سورہ نمبر64 آیت14تا15

سورۃالممتحنۃ سورہ نمبر60 آیت نمبر11

سورۃالفرقان سورہ نمبر25 آیت نمبر74

سورۃالمومنون سورہ نمبر23 آیت نمبر6

سورۃالنور سورہ نمبر24 آیت نمبر6

سورۃالمعارج سورہ نمبر70 آیت نمبر30

جب عورت کو انسان کی بجائے جنسی غلام سمجھا جائے گا تو اس قسم کی روایتوں کا وجود میں آنا فطری سی بات ہے۔ عورت ہو یا مرد خوشی و غمی کی کیفیات کسی پر بھی کسی بھی وقت آسکتی ہیں، اگر عورت کسی وقت کسی کام کی انجام دہی میں معذرت اختیار کرتی ہے تو اس کا مطلب ہی یہ ہے کہ اسے کوئی پریشانی یا مسئلہ ہے، ایسے موقعے پر ہونا تو یہ چاہیے کہ پہلے اس کی پریشانی کو دور کیا جائے نہ کہ اسے دھمکی دی جائے کہ ساری رات تم پر لعنتیں برسیں گی۔ سبحان اللہ:

حدیث:

عورت ہمبستری سے انکار کرے تو فرشتے ساری رات لعنت بھیجتے ہیں

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا 912 لَعَنَتْهَا الْمَلاَئِكَةُ حَتَّى تَرْجِعَ

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عورت اپنے شوہر سے ناراضگی کی وجہ سے اس کے بستر سے الگ تھلگ رات گذارے تو فرشتے اس پر اس وقت تک لعنت بھیجتے ہیں جب تک وہ اپنی اس حرکت سے باز نہ آ جائے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 912)

عزل

قرآن میں نکاح کے سلسلے میں فرمایا گیا ہے کہ اِس کا مقصد محض شہوت رانی نہیں ہونا چاہیے، چنانچہ اِرشادِ باری تعالی ہے :

قران:

وَاُحِلَّ لَکُمۡ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمۡ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا بِاَمۡوَالِکُمۡ مُّحۡصِنِیۡنَ غَیۡرَ مُسٰفِحِیۡنَ ط (24/4)

ترجمہ: ''اوران کے سوا سب عورتیں تمہارے لئے حلال کی گئیں ہیں بشرطیکہ تم چاہو اپنے مالوں سے قید نکاح میں لانے کو، نہ کہ ہوس رانی کو۔'' (سورۃ النساء4آیت نمبر24)

قران:

نِسَآؤُکُمۡ حَرۡثٌ لَّکُمۡ فَاۡتُوۡا حَرۡثَکُمۡ اَنّٰی شِئۡتُمۡ ؗ (223/2)

ترجمہ: '' تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں پس اپنی کھیتی میں آؤ جب چاہو۔'' (سورۃ البقرۃ2آیت نمبر223)

عورتوں کو کھیتی سے تشبیہ دے کر یہ بات سمجھائی جارہی ہے کہ اِن سے وظیفہ زوجیت کا مقصد اولاد حاصل کرنا ہونا چاہیے نہ کہ محض شہوت رانی۔ کسان کھیتی میں ہل چلاتا ہے تو اُس کا مقصد فصل حاصل کرنا ہوتا ہے۔

قران:

اُحِلَّ لَکُمۡ لَیۡلَۃَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمۡ ط ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمۡ وَاَنۡتُمۡ لِبَاسٌ لَّھُنَّ ط عَلِمَ اللہُ اَنَّکُمۡ کُنۡتُمۡ تَخۡتَانُوۡنَ اَنۡفُسَکُمۡ فَتَابَ عَلَیۡکُمۡ وَعَفَا عَنۡکُمۡ ج فَالۡـٰٔنَ بَاشِرُوۡھُنَّ وَابۡتَغُوۡا مَا کَتَبَ اللہُ لَکُمۡ ص {187/2

ترجمہ: ''تمہارے لئے جائز کر دیا گیا روزہ کی رات میں اپنی عورتوں سے بے پردہ ہونا، وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم اُن کیلئے لباس ہو ،اللہ نے جان لیا کہ تم اپنے تیئں خیانت کرتے تھے سو اُس نے تم کو معاف کر دیا اور تم سے درگذر کی پس اب اُن سے ملو اور جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، طلب کرو۔'' (سورۃ البقرۃ2آیت نمبر187)

اِس آیت میں بھی مباشرت کا مقصد اولاد حاصل کرنا بتایا جارہا ہے لیکن اللؤلؤ والمرجان کی احادیث میں محض شہوت رانی کی نیّت سے اپنی عورتوں کے پاس جانا جائز قرار دیا گیا ہے۔ ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

عزل

صحيح حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيّ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ، فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ، فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ، وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ، وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْزِلَ، وَقُلْنَا: نَعْزِلُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لاَ تَفْعَلُوا، مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلاَّ وَهِيَ كَائِنَةٌ 913

سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بنی المصطلق کے لئے نکلے اس غزوہ میں ہمیں کچھ عرب کے قیدی ملے (جن میں عورتیں بھی تھیں) پھر اس سفر میں ہمیں عورتوں کی خواہش ہوئی اور بے عورت رہنا ہم پر مشکل ہو گیا دوسری طرف ہم عزل کرنا چاہتے تھے (اس خوف سے کہ بچہ نہ پیدا ہو) ہمارا ارادہ یہی تھا کہ عزل کر لیں لیکن پھر ہم نے سوچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں آپ سے پوچھے بغیر عزل کرنا مناسب نہ ہو گا چنانچہ ہم نے آپ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم عزل نہ کرو پھر بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ قیامت تک جو جان پیدا ہونے والی ہے وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 913)

حدیث:

عزل

صحيح حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيّ قَالَ: أَصَبْنَا سَبْيًا فَكُنَّا نَعْزِلُ، فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَوَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ قَالَهَا ثَلاَثًا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلاَّ هِيَ كَائِنَةٌ 914

سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ایک غزوہ میں) ہمیں قیدی عورتیں ملیں اور ہم نے ان سے عزل کیا پھر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم واقعی ایسا کرتے ہو؟ تین مرتبہ آپ نے یہ فرمایا (پھر فرمایا) قیامت تک جو روح بھی پیدا ہونے والی ہے وہ (اپنے وقت پر) پیدا ہو کر رہے گی (پس تمہارا عزل کرنا ایک عبث حرکت ہے)۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 914)

حدیث:

عزل

صحيح حديث جَابِرٍ رضى الله عنه، قَالَ: كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ 915

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب قرآن نازل ہو رہا تھا ہم عزل کرتے تھے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 915)

سنگسار

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں زِنا کے مرتکب مرد و عورت کی سزا سو سو کوڑے مقرر کی ہے۔ زانی اور زانیہ کنوارے ہوں یا رنڈوے، شادی شدہ ہوں یا طلاق یافتہ اللہ نے اِس کی کوئی تخصیص نہیں کی۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قران:

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ص وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ج وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (2/24)

ترجمہ :"زناکار عورت اور مرد میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو، اور اُن پر اللہ کا حکم چلانے میں ترس نہ کھائو، اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، اور چاہیے کہ اُن کی سزا کے وقت حاضر ہو مسلمانوں کی ایک جماعت"۔(سورۃ نور 24 آیت 2)

لیکن حریفانِ قرآن، اللہ تعالیٰ کے اِس قانون کو ماننے کیلئے تیار نہیں، اِن کا کہنا ہے کہ اگر شادی شدہ مرد و عورت زنا کا اِرتکاب کریں تو اُن کی سزا رجم ہے۔ اِس بات کو سچا ثابت کرنے کیلئے مختلف روایات وضع کی گئیں اور اُنہیں مقدس ہستیوں سے منسوب کر دیا گیا۔ ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

زانی کے حصہ میں صرف پتھر ہے

صحیح حدیث عَائِشَةَ، قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ، فَقَالَ سَعْدٌ: هذَا، يَا 922 رَسُولَ اللهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ، انْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: هذَا أَخِي، يَا رَسُولَ اللهِ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ، فَقَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ فَلَمْ تَرَهُ سَوْدَةُ قَطُّ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہانے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ کا ایک بچے کے بارے میں جھگڑا ہوا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے اس نے وصیت کی تھی کہ یہ اس کا بیٹا ہے آپ خود میرے بھائی سے اس کی مشابہت دیکھ لیں لیکن عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ میرا بھائی ہے میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے اور اس کی باندی کے پیٹ کا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کی صورت دیکھی تو صاف عتبہ سے ملتی تھی لیکن آپ نے

یہی فرمایا کہ اے عبد یہ بچہ تیرے ہی ساتھ رہے گا کیونکہ بچہ فراش کے تابع ہوتا ہے اور زانی کے حصہ میں صرف پتھر ہے اور اے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا اس لڑکے سے تو پردہ کیا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 922)

حدیث:

رجم کی آیت قرآن میں موجود تھی

صحیح حدیث عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللهُ آيَةُ الرَّجْمِ، فَقَرَأْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا رَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشى، إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ، أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ: وَاللهِ مَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللهِ، فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللهُ وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أُحْصِنَ، مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ، أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الاعْتِرَافُ 1101

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا اور آپ پر کتاب نازل کی، کتاب اللہ کی صورت میں جو کچھ آپ پر نازل ہوا، ان میں آیت رجم بھی تھی۔ہم نے اسے پڑھا تھا سمجھا تھا اور یاد رکھا تھا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود (اپنے زمانہ میں) رجم کرایا۔پھر آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا لیکن مجھے ڈر ہے کہ اگر وقت یونہی آگے بڑھتا رہا تو کہیں کوئی یہ نہ دعویٰ کر بیٹھے کہ رجم کی آیت ہم کتاب اللہ میں نہیں پاتے اور اس طرح وہ اس فریضہ کو چھوڑ کر گمراہ ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا۔یقینا رجم کا حکم کتاب اللہ سے اس شخص کے لئے ثابت ہے جس نے شادی ہونے کے بعد زنا کیا ہو۔خواہ مرد ہوں یا عورتیں، بشرطیکہ گواہی مکمل ہو جائے یا حمل ظاہر ہو یا وہ خود اقرار کر لے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1101)

حدیث:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رجم کیا

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَنَادَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، حَتَّى رَدَّدَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ؛ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ: لاَ قَالَ: فَهَلْ أَحْصَنْتَ قَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ قَالَ جَابِرٌ: فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ، فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى؛ فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ، فَأَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ، فَرَجَمْنَاهُ 1102

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب ماعز بن مالک اسلمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے، اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے، انہوں نے آپ کو آواز دی اور کہا: یا رسول اللہ! میں نے زنا کر لیا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا۔انہوں نے یہ بات چار دفعہ دہرائی جب چار دفعہ انہوں نے اس گناہ کی اپنے اوپر شہادت دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور دریافت فرمایا: کیا تم دیوانے ہو۔انہوں نے کہا: نہیں۔آپ نے دریافت فرمایا پھر کیا تم شادی شدہ ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں۔اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور رجم کر دو۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رجم کرنے والوں میں میں بھی تھا، ہم نے انہیں آبادی سے باہر عید گاہ کے پاس رجم کیا تھا جب ان پر پتھر پڑے تو وہ بھاگ پڑے لیکن ہم نے انہیں حرہ کے پاس پکڑا اور رجم کر دیا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1102)

حدیث:

حضور ﷺ نے رجم کیا

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالاَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: **1103** أَنْشُدُكَ اللهَ إِلاَّ قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ؛ فَقَامَ خَصْمُهُ، وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ، فَقَالَ: صَدَقَ، اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ، وَأْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا فِي أَهْلِ هذَا، فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رِجَالاً مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ، وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هذَا الرَّجْمَ؛ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ: الْمِائَةُ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَيَا أُنَيْسُ اغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هذَا فَسَلْهَا، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ، فَرَجَمَهَا

حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیں۔اس پر فریق مخالف کھڑا ہوا، یہ زیادہ سمجھدار تھا اور کہا کہ انہوں نے سچ کہا، ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کیجئے اور یا رسول اللہ! مجھے (گفتگو کی) اجازت دیجئے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہئے۔انہوں نے کہا کہ میرا لڑکا ان کے یہاں مزدوری کرتا تھا پھر اس نے ان کی بیوی کے ساتھ زنا کر لیا۔میں نے اس کے فدیہ میں ایک سو بکریاں اور ایک خادم دیا، پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی کی سزا ملنی چاہئے اور اس کی بیوی کو رجم کیا جائے گا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق ہی کروں گا۔

سو بکریاں اور خادم تمہیں واپس ملیں گے اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی کی سزا دی جائے گی اور اے انیس! اس کی عورت کے پاس صبح جانا اور اس سے پوچھنا اگر وہ زنا کا اقرار کر لے تو اسے رجم کرنا۔ اس عورت نے اقرار کر لیا اور وہ رجم کر دی گئی۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1103)

حدیث:

حضورﷺ نے رجم کیا

حضورﷺ نے تورات کے مطابق فیصلہ کیا

صحیح حدیث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلاً 1104 مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ فَقَالُوا: نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ: كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ فَأَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا، فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ، فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا؛ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ: ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهُ، فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرُجِمَا قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَجْنَأُ عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہود' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو بتایا کہ ان کے یہاں ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے۔آپ نے ان سے فرمایا' رجم کے بارے میں تورات میں کیا حکم ہے؟ وہ بولے یہ کہ ہم انہیں رسوا کریں اور انہیں کوڑے لگائے جائیں۔اس پر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم لوگ جھوٹے ہو۔تورات میں رجم کا حکم موجود ہے، تورات لاؤ۔پھر یہودی تورات لائے اور اسے کھولا لیکن رجم سے متعلق جو آیت تھی اسے ایک یہودی نے اپنے ہاتھ سے چھپا لیا اور اس سے پہلے اور اس کے بعد کی عبارت پڑھنے لگا۔حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ذرا اپنا ہاتھ تو اٹھاؤ جب اس نے ہاتھ اٹھایا تو وہاں آیت رجم موجود تھی۔اب وہ سب کہنے لگے کہ اے محمد! عبداللہ بن سلام نے سچ کہا۔ بے شک تورات میں رجم کی آیت موجود ہے۔چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان دونوں کو رجم کیا گیا۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رجم کے وقت دیکھا، یہودی مرد اس عورت پر جھکا پڑتا تھا' اس کو پتھروں کی مار سے بچاتا تھا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1104)

حدیث:

حضورﷺ نے رجم کیا

صحیح حدیث عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى، هَلْ رَجَمَ رَسُولُ اللهِ 1105 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: قَبْلَ سُورَةِ النُّورِ أَمْ بَعْدُ قَالَ: لاَ أَدْرِي

شیبانی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو رجم کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں میں نے پوچھا سورۂ نور سے پہلے یا اس کے بعد کہا کہ یہ مجھے معلوم نہیں۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1105)

حدیث:

باندی کے زنا کی سزا (پچاس کوڑے یا اسے بیچ دینا)

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا زَنَتِ الأَمَةُ فَتَبَيَّنَ 1106 زِنَاهَا، فَلْيَجْلِدْهَا وَلاَ يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلاَ يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی کی کوئی باندی زنا کرے اور اس کے زنا کا ثبوت (شرعی) مل جائے تو اسے کوڑے لگوائے، پھر اس کو لعنت ملامت نہ کرے۔اس کے بعد اگر پھر وہ زنا کرے تو پھر کوڑے لگوائے مگر پھر لعنت ملامت نہ کرے۔پھر اگر تیسری مرتبہ بھی زنا کرے تو اسے بیچ دے چاہے بال کی ایک رسی کے بدلہ ہی میں کیوں نہ ہو۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1106)

حدیث:

باندی کے زنا کی سزا (پچاس کوڑے یا اسے بیچ دینا)

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الأَمَةِ، إِذَا زَنَتْ 1107 وَلَمْ تُحْصِنْ، قَالَ: إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ور زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی غیر شادی شدہ باندی زنا کرے (تو اس کا کیا حکم ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے کوڑے لگاؤ۔اگر پھر زنا کرے تو پھر کوڑے لگاؤ۔پھر بھی اگر زنا کرے تو اسے بیچ دو، اگرچہ ایک رسی ہی کے بدلے میں وہ فروخت ہو۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1107)

حدیث:

صحیح حدیث ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ ذُكِرَ التَّلاَعُنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ 955 قَوْلاً ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً. فَقَالَ عَاصِمٌ: مَا ابْتُلِيتُ بِهذَا إِلاَّ لِقَوْلِي فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا، قَلِيلَ اللَّحْمِ، سَبْطَ الشَّعَرِ، وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ خَدْلاً، آدَمَ، كَثِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّهُمَّ بَيِّنْ فَجَاءَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ. فَلاَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا قَالَ رَجُلٌ لاِبْنِ عَبَّاسٍ، فِي الْمَجْلِسِ: هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هذِهِ فَقَالَ: لاَ، تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الإِسْلاَمِ السُّوءَ

سیّدنا ابن عباس نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں لعان کا ذکر ہوا اور سیّدنا عاصم رضی اللہ عنہ نے اس سلسلہ میں کوئی بات کہی (کہ میں اگر اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھ لوں تو وہیں قتل کر دوں) اور چلے گئے پھر ان کی قوم کے ایک صحابی (عویمر رضی اللہ عنہ) ان کے پاس آئے یہ شکایت لے کر کہ انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر مرد کو پایا ہے عاصم نے کہا کہ مجھے آج یہ ابتلا میری اسی بات کی وجہ سے ہوا ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہی تھی پھر وہ انہیں لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ واقعہ بتایا جس میں اس صحابی نے اپنی بیوی کو پایا تھا یہ صاحب زرد رنگ کم گوشت والے (پتلے دبلے) اور سیدھے بال والے تھے اور جس کے متعلق انہوں نے دعوی کیا تھا کہ اسے انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ (تنہائی میں) پایا وہ گٹھے ہوئے جسم کا گندمی اور بھرے گوشت والا تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ اس معاملہ کو صاف کر دے چنانچہ اس عورت نے بچہ اسی مرد کی شکل کا جنا جس کے متعلق شوہر نے دعوی کیا تھا کہ اسے انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ پایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میاں بیوی کے درمیان لعان کرایا ایک شاگرد نے مجلس میں سیّدنا ابن عباس سے پوچھا کیا یہی وہ عورت ہے جس کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بلا شہادت کے سنگسار کر سکتا تو اس عورت کو سنگسار کرتا؟ سیّدنا ابن عباس نے کہا کہ نہیں (یہ جملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) اس عورت کے متعلق فرمایا تھا جس کی بدکاری اسلام کے زمانہ میں کھل گئی تھی۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 955)

حدیث:

سنگسار

صحیح حدیث عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَحِلُّ دَمُ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ **1091** يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ إِلاَّ بِإِحْدَى ثَلاَثٍ: النَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالْمَارِقُ مِنَ الدِّينِ التَّارِكُ الْجَمَاعَةَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کا خون جو کلمہ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ماننے والا ہو حلال نہیں ہے، البتہ تین صورتوں میں جائز ہے۔جان کے بدلہ جان لینے والا، شادی شدہ ہو کر زنا کرنے والا اور اسلام سے نکل جانے والا (مرتد) جماعت کو چھوڑ دینے والا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1091)

قارئین کرام! اِن احادیث کے غلط ہونے کا سب سے بڑا ثبوت سورۃ النور 24 آیت نمبر 2 میں موجود ہے، جہاں زِنا کی سزا سو(100) کوڑے مقرر کی گئی ہے، ملاحظہ کیجیے :

قرآن:

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ص وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ج وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ **(2/24)**

ترجمہ: ”زِنا کار عورت اور مرد میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو، اور اُن پر اللہ کا حکم چلانے میں ترس نہ کھائو، اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، اور چاہیے کہ اُن کی سزا کے وقت حاضر ہو مسلمانوں کی ایک جماعت“۔(سورۃ نور 24 آیت 2)

2. فرمانِ خداوندی ہے :

قرآن:

اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ز وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ج وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ **(3/24)**

ترجمہ: ” زانی مرد نکاح نہیں کرتا سوائے زانیہ عورت یا مشرکہ سے اور زانیہ عورت نکاح نہیں کرتی سوائے زانی مرد یا مشرک سے اور یہ (ایسا نکاح) مومنوں پر حرام کیا گیا ہے۔“

{سورۃ نور 24 آیت 3}

اِس آیت سے بھی رجم کی نفی ہوتی ہے اور یہ ثابت ہو رہا ہے کہ زِنا کرنے والے سزا بھگتنے کے بعد زندہ رہتے ہیں جبکہ رجم میں زِنا کرنے والوں کو پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا جاتا ہے۔

3. اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قران:

فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَیْنَ بِفَاحِشَۃٍ فَعَلَیْھِنَّ نِصْفُ مَا عَلَی الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ط (25/4)

ترجمہ:'' پس جب یہ لونڈیاں نکاح میں آجائیں پھر اگر وہ بے حیائی کا کام کریں تو اُنہیں آدھی سزا ہے اُس سزا سے جو آزاد عورتوں کی ہے۔

{سورۃ النساء 4 آیت نمبر 25}

اللہ تعالیٰ نے زِنا کی سزا سو(100) کوڑے مقرر کی ہے (2/24)۔ جس کا نصف ہو سکتا ہے لیکن مذہبی پیشوائیت کی مقرر کردہ سزا یعنی رجم کا نصف ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ اِسلام میں رجم نہیں۔

4۔ اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 1101 میں ہے کہ رجم کی آیت قرآن کا حصّہ تھی لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کے ڈر سے اُسے قرآن میں شامل نہیں کیا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ :

فرمانِ خداوندی ہے :

قران:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ (9/15)

ترجمہ: بے شک ہم ہی نے قرآن نازل کیا اور بے شک ہم ہی اِس کے نگہبان ہیں۔ {سورۃ الحجر 15 آیت نمبر 9}۔

(الف) حدیث درج بالا کے مطابق قرآن میں رجم کی آیت موجود نہیں۔ کیا خُدا قرآن کی حفاظت کرنے میں (نعوذ باللہ) ناکام ہو گیا۔؟

(ب) حدیث درج بالا میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کے ڈر سے رجم کی آیت قرآن میں داخل نہ کی۔ کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے جلیل القدر صحابیؓ سے اِتنی بڑی جسارت کی توقع کرنا درست ہے کہ آپؓ نے اللہ کی ناراضگی پر لوگوں کی ناراضگی کو ترجیح دی۔؟

(ج) اگر رجم کی آیت واقعی قرآن کی آیت تھی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُسے قرآن میں شامل کر دیتے تو کیا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، قرآن کی تکمیل پر ناراض ہو جاتے؟۔۔۔۔۔۔یقیناً نہیں۔۔۔۔۔۔ تو پھر ''لوگوں کا ڈر'' چہ معنی دارد۔

رجم گمراہ قوموں کا عمل :

☆ حضرت اِبراہیم علیہ السلام کو آپؑ کے والد نے کہا :

قرآن:

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ یٰاِبْرٰهِیْمُ ج لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِیْ مَلِیًّا (46/19)

ترجمہ:" اس نے جواب دیا کہ اے ابراہیم! کیا تُو ہمارے معبودوں سے رُو گردانی کررہا ہے، سُن اگر تُو باز نہ آیا تو میں تجھے رجم کردوں گا ، جا، ایک مدّتِ دراز تک مجھ سے الگ رہ۔" (سورۃ مریم 19 آیت نمبر 46)

☆اصحاب قریہ نے رسولوں سے کہا :

قرآن:

قَالُوْٓا اِنَّا تَطَیَّرْنَا بِكُمْ ج لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَیَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ (18/36)

ترجمہ:" اُنہوں نے کہا کہ ہم تو تم کو منحوس سمجھتے ہیں، اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں رجم کردیں گے اور تم کو ہماری طرف سے سخت تکلیف پہنچے گی۔" (سورۃ یاسین 36 آیت نمبر 18)

☆اصحاب کہف میں سے ایک نے دوسرے کو مخاطب کر کے کہا :

قرآن:

وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِیَتَسَآءَلُوْا بَیْنَهُمْ ط قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ط قَالُوْا لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ط قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ط فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِیْنَةِ فَلْیَنْظُرْ اَیُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْیَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْیَتَلَطَّفْ وَلَا یُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ۔ اِنَّهُمْ اِنْ یَّظْهَرُوْا عَلَیْكُمْ یَرْجُمُوْكُمْ اَوْ یُعِیْدُوْكُمْ فِیْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا (20-19/18)

ترجمہ:" اور ہم نے اِسی طرح اُنہیں اُٹھایا تاکہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے سوال کریں، اُن میں سے ایک کہنے والے نے کہا تم یہاں کتنی دیر رہے ؟ اُنہوں نے کہا ہم رہے ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ، اُنہوں نے کہا تمہارا ربّ خوب جانتا ہے تم کتنی مدت رہے ہو، پس اپنے میں سے ایک کو اپنا یہ روپیہ دے کر بھیجو شہر کی طرف، پس وہ دیکھے کون سا کھانا پاکیزہ تر ہے، تو وہ اس سے تمہارے لئے لے آئے اور نرمی کرے اور کسی کو تمہاری خبر نہ دے بیٹھے۔ بے شک اگر وہ تمہاری خبر پالیں گے تو تمہیں سنگسار کردیں گے یا تمہیں لوٹا لیں گے اپنی ملت میں اور اس صورت میں تم ہرگز کبھی فلاح نہ پاؤ گے۔" (سورۃ الکھف 18 آیت نمبر 19 تا 20)

باب نمبر۔52

قیافہ شناسی

قرآن، حقیقی علم ہے اور علم کے سامنے قیاس آرائیوں کی حیثیت کچھ بھی نہیں ہوتی، ہاں جس وقت تک قرآن نازل نہیں ہوا تھا، مندروں اور ہیکلوں میں جوتشی، کاہن یا نجومی، خدا بنے ہوئے تھے جو مختلف قسم کی قیاس آرائیاں اور پیش گوئیاں کرتے رہتے تھے لیکن جب ''علم'' آگیا، حق آگیا تو اب جہالت اور باطل کو بھاگنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔اللہ نے فرمایا :

قران:

اِلَّا مَنِ اسۡتَرَقَ السَّمۡعَ فَاَتۡبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيۡنٌ (18/15)

ترجمہ:'' اگر اب یہ لوگ کچھ دعاوی کریں گے تو علم کی بارگاہ سے آسمان سے انہیں آتشیں کوڑے پڑیں گے۔''

{سورۃ الحجر سورہ نمبر15 آیت نمبر18}

نیز دیکھیے :

قران:

سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر37 آیت نمبر6تا9

سورۃ الملک سورہ نمبر67 آیت نمبر5

سورۃ الجن سورہ نمبر72 آیت نمبر8تا9

یہ کیسے ممکن ہے کہ حقیقی علم آجانے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کاہنوں، جوتشیوں، نجومیوں یا قیافہ شناسوں کو :

(1) قیافہ شناسی کیلئے گھر میں آنے کی اجازت دیتے تھے۔

(2) ان کی باتوں پر یقین کرتے تھے۔

(3) ان کی قیافہ شناسی پر خوشی محسوس کرتے تھے۔

(4) دوسروں کو بھی بتاتے (کہ قیافہ شناس ٹھیک کہتا ہے

آپ کو یقین نہیں آرہا تو درج ذیل حدیث ملاحظہ فرمایئے :

حدیث:

قیافہ شناسی

صحیح حدیث عَائِشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُورٌ، فَقَالَ: يَا **924**
عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ فَرَأَى أُسَامَةَ وَزَيْدًا، وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُؤُوسَهُمَا، وَبَدَتْ
أَقْدَامُهُمَا، فَقَالَ: إِنَّ هذِهِ الأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہانے بیان کیا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے، آپ بہت خوش تھے اور فرمایا: ”عائشہ تم نے دیکھا نہیں، مجزز المدلجی آیا اور اس نے اسامہ اور زید کو دیکھا، دونوں کے جسم پر ایک چادر تھی، جس نے دونوں کے سروں کو ڈھک لیا تھا اور ان کے صرف پاؤں کھلے ہوئے تھے۔تو اس نے کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔“

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 924)

بیویوں کا منصوبہ

مذہبی پیشوائیت کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم، اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیزوں کو حرام قرار دے دیتے تھے جس پر اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو سرزنش کرتا تھا (نعوذ باللہ)۔ سورہ تحریم کی پہلی آیت کے شانِ نزول میں یہی کچھ کہا گیا ہے۔ ملاحظہ کیجیے اللؤلؤ والمرجان کی تائید :

پہلا شانِ نزول:

منصوبہ ساز: عائشہؓ و حفصہؓ

شہد پلانے والی زوجہ: حضرت زینبؓ

حدیث:

بیویوں کا منصوبہ

صحیح حدیث عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا 939 عَسَلاً، فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ: إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ، أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا، فَقَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: لاَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلاً عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ، وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَتْ (يٰأَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكَ) إِلَى (إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ) لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ لِقَوْلِهِ: بَلْ شَرِبْتُ عَسَلاً

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے یہاں ٹھہرتے تھے اور ان کے یہاں شہد پیا کرتے تھے چنانچہ میں نے اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے مل کر صلاح کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے جس کے یہاں بھی تشریف لائیں تو یہ کہا جائے کہ آپ کے منہ سے مغافیر (ایک خاص قسم کی بدبودار گوند) کی بو آتی ہے کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد ہم میں سے ایک کے یہاں تشریف لائے تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی بات کہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں شہد پیا ہے اب دوبارہ نہیں پیوں گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اے نبی آپ وہ چیز کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لئے حلال کی ہے (سورہ تحریم ۶۶:۱) یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف خطا ہے: واذا

سر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا میں حدیث سے آپ کا یہی فرمانا مراد ہے کہ میں نے مغافیر نہیں کھایا بلکہ شہد پیا ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 939)

دوسرا شان نزول

منصوبہ ساز: عائشہؓ وسودہؓ

شہد پلانے والی زوجہ: حفصہؓ

حدیث:

بیویوں کا منصوبہ

صحیح حدیث عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُحِبُّ الْعَسَلَ وَالْحَلْوَاءَ، وَكَانَ إِذَا **940** انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ، فَيَدْنُو مِنْ إِحْدَاهُنَّ، فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ، فَاحْتَبَسَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ، فَغِرْتُ، فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ، فَقِيلَ لِي، أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِنْ عَسَلٍ، فَسَقَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ: أَمَا وَاللهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ فَقُلْتُ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ أَنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكِ، فَإِذَا دَنَا مِنْكِ فَقُولِي: أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ: لاَ فَقُولِي لَهُ: مَا هذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ [ص:114] فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ: سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ، فَقُولِي لَهُ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ، وَسَأَقُولُ ذَلِكَ، وَقُولِي أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ ذَاكِ قَالَتْ: تَقُولُ سَوْدَةُ فَوَاللهِ مَا هُوَ إِلاَّ أَنْ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أُبَادِيَهُ بِمَا أَمَرْتِنِي بِهِ فَرَقًا مِنْكِ فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا، قَالَتْ لَهُ سَوْدَةُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ قَالَ: لاَ قَالَتْ: فَمَا هذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ قَالَ: سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ، فَقَالَتْ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ فَلَمَّا دَارَ إِلَيَّ، قُلْتُ لَهُ نَحْوَ ذَلِكَ؛ فَلَمَّا دَارَ إِلَى صَفِيَّةَ قَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا دَارَ إِلَى حَفْصَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلاَ أَسْقِيكَ مِنْهُ قَالَ: لاَ حَاجَةَ لِي فِيهِ قَالَتْ: تَقُولُ سَوْدَةُ وَاللهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ؛ قُلْتُ لَهَا: اسْكُتِي

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہد اور میٹھی چیزیں پسند کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز سے فارغ ہو کر واپس آتے تو اپنی ازواج کے پاس تشریف لے جاتے اور بعض سے قریب بھی ہوتے تھے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حفصہ بنت عمر(رضی اللہ عنہا) کے پاس تشریف لے گئے اور معمول سے زیادہ دیر ان کے گھر ٹھہرے مجھے اس پر غیرت آئی اور میں نے اس کے بارے میں پوچھا تو معلوم ہوا کہ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہاکو ان کی قوم کی کسی خاتون نے انہیں شہد کا ایک ڈبہ دیا ہے اور انہوں نے اسی کا شربت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیش کیا ہے میں نے اپنے جی میں کہا کہ

خدا کی قسم میں تو ایک حیلہ کروں گی پھر میں نے ام المومنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس آئیں گے اور جب آئیں تو کہنا کہ معلوم ہوتا ہے آپ نے مغافیر کھا رکھا ہے؟ ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے جواب میں انکار کریں گے اس وقت کہنا کہ پھر یہ بو کیسی ہے جو آپ کے منہ سے میں معلوم کر رہی ہوں؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں گے کہ حفصہ رضی اللہ عنہانے شہد کا شربت مجھے پلایا ہے تم کہنا کہ غالبا اس شہد کی مکھی نے مغافیر کے درخت کا عرق چوسا ہو گا میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی کہوں گی اور صفیہ تم بھی یہی کہنا عائشہ رضی اللہ عنہانے بیان کیا کہ سودہ کہتی تھیں کہ اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جونہی دروازے پر آ کر کھڑے ہوئے تو تمہارے خوف سے میں نے ارادہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات کہوں جو تم نے مجھ سے کہی تھی چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے قریب تشریف لے گئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں انہوں نے کہا پھر یہ بو کیسی ہے جو آپ کے منہ سے میں محسوس کرتی ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حفصہ نے مجھے شہد کا شربت پلایا ہے اس پر سودہ بولیں اس شہد کی مکھی نے مغافیر کے درخت کا عرق چوسا ہو گا پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے تو میں نے بھی یہی بات کہی اس کے بعد سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی اسی کو دہرایا اس کے بعد جب پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ شہد پھر نوش فرمائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہانے بیان کیا کہ اس پر سودہ بولیں واللہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روکنے میں کامیاب ہو گئے میں نے ان سے کہا کہ ابھی چپ رہو۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 940)

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب الطلاق حدیث نمبر 249 صفحہ نمبر 130، انٹرنیشنل نمبر 5268)

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب الحیل حدیث نمبر 1860 صفحہ نمبر 728، انٹرنیشنل نمبر 6972)

تیسرا شان نزول

منصوبہ ساز: حضرت عائشہؓ و حضرت سودہؓ

شہد پلانے والی زوجہ: زینب بن جحش رضی اللہ عنہا

حدیث:

بیویوں کا منصوبہ

وَعَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَشَرِبَ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ: إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ: «لَا بَأْسَ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَنْ أَعُودَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا تُخْبِرِي بِذَلِكِ أَحَدًا» يَبْتَغِي مرضاة أَزْوَاجه فَنَزَلَتْ: (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكَ تبتغي مرضاة أَزْوَاجك) الْآيَة

عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زینب بن جحش رضی اللہ عنہ کے ہاں ٹھہرا کرتے تھے اور وہاں شہد پیا کرتے تھے، پس میں اور حفصہ رضی اللہ عنہ نے طے کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کے پاس بھی تشریف لائیں تو وہ کہے: مجھے آپ سے مغافیر (کھانے کا گوند جو عرفط پودے سے نکلتا ہے) کی بُو آرہی ہے، کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ چنانچہ آپ ان دونوں میں سے کسی ایک کے ہاں تشریف لے گئے تو اس نے آپ سے یہی کہا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”ایسی کوئی بات نہیں، میں نے تو زینب کے ہاں شہد پیا ہے، میں دوبارہ اسے نہیں پیوں گا، اور میں نے حلف اٹھالیا، تم کسی کو اس کے متعلق نہ بتانا۔“ آپ اپنی ازواج کی رضامندی چاہتے تھے چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی: ”اے نبی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس چیز کو کیوں حرام قرار دیا جسے اللہ نے آپ کے لیے حلال قرار دیا ہے، آپ اپنی ازواج کی رضامندی چاہتے ہیں؟“ متفق علیہ۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3278)

چوتھا شان نزول

حدیث:

عائشہؓ اور حفصہؓ آپ کے پاس بیٹھی رہیں تو حضور ﷺ نے اپنی لونڈی کو اپنے لئے حرام قرار دے دیا

أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ حَرَمِيٌّ هُوَ لَقَبُهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ يَطَؤُهَا، فَلَمْ تَزَلْ بِهِ عَائِشَةُ، وَحَفْصَةُ حَتَّى حَرَّمَهَا عَلَى نَفْسِهِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَأَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ سورة التحريم آية 1 إِلَى آخِرِ الْآيَةِ".

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی تھی، آپ اس سے مجامعت فرماتے تھے۔ عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہا ایک دن آپ کے پاس بیٹھی رہیں یہاں تک کہ آپ نے اسے اپنے اوپر حرام کر لی، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: «یا أیھا النبی لم تحرم ما أحل اللہ لك» إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ”اے نبی! آپ اس چیز کو اپنے لیے کیوں حرام قرار دے رہے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال رکھا ہے“۔ (التحریم: ۱) مکمل آیت نازل فرمائی۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر:3411)

پانچواں شان نزول

اس کی تفصیل اس طرح بیان کی جاتی ہے کہ یہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں، جن سے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیمؑ تولد ہوئے تھے، یہ ایک مرتبہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر آگئی تھیں جبکہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا موجود نہیں تھیں۔آپؑ نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں اس بے گھر بیوی کا حقِ زوجیت ادا کیا، اتفاق سے انہی کی موجودگی میں حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آگئیں، انہیں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ اپنے گھر میں خلوت میں دیکھنا گوار گزرا ، جسے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بھی محسوس فرمایا، جس پر آپ نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو راضی کرنے کیلئے قسم کھالی کہ اب ماریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جنسی حقوق کبھی ادا نہیں کروں گا اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تاکید کی کہ وہ یہ بات کسی کو نہ بتلائے۔اس پر یہ آیت اُتری۔ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ {1/66} ترجمہ: اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ اسے کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کیلئے حلال کیا ہے۔(سورۃ التحریم سورہ نمبر 66 آیت نمبر 1)۔

ملاحظہ کیجئے:

[تفسیر ابن جریر الطبری:34382:مرسل]

[تفسیر ابن جریر الطبری:34385:مرسل]

[تفسیر ابن جریر الطبری:34397: صحیح]

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ شانِ نزول کے ان واقعات والی احادیث میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سیرتِ مطہرہ کو داغدار کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ نے ایک جھوٹ گھڑا، دوسری زوجہ نے اس جھوٹ پر پہلی سے تعاون کیا، پھر دونوں نے جھوٹ بولا، اس پر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بلا تحقیق شہد کو اپنے اوپر حرام قرار دے لیا۔اسی طرح دوسرے واقعے میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک بیوی کو خوش کرنے کیلئے دوسری بیوی کو اپنے اوپر حرام قرار دے دیا حالانکہ اس بے چاری کا کوئی قصور بھی نہ تھا سوائے اس کے کہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا حکم مانا تھا۔قرآن میں عورت کے جنسی حقوق کو روک دینا ایک سزا کے طور پر آیا ہے، اللہ نے فرمایا: وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ {34/4} ترجمہ: ”اور جن عورتوں کی بدخوئی کا تمہیں ڈر ہو، پس انہیں سمجھاؤ اور خواب گاہوں میں ان کو تنہا چھوڑ دو۔“

قرآن کی جس آیت کیلئے اتنی حدیثیں گھڑی گئیں، اس کا اصل مفہوم اس آیت کے اندر ہی موجود ہے لیکن جسے انسانوں کے تراشے ہوئے واقعات نے اندھا کر رکھا ہو، اس کو خدا کی آخری کتاب جیسے سورج سے بھی روشنی نہیں مل سکتی، فرمانِ خداوندی ہے :

قرآن:

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ج تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ط (1/66)

اس آیت میں لفظ ''تحرم'' فعل مضارع ہے جو کہ حال کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے اور مستقبل کیلئے بھی۔ اس آیت میں یہ مستقبل کیلئے آیا ہے، اس لحاظ سے آیت کا ترجمہ یہ ہوگا :

''اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ ایسی چیز کو کیوں حرام کریں گے جو اللہ نے آپ کیلئے حلال ٹھہرائی ہے (یعنی آپ اللہ کے حلال کو کبھی حرام نہیں ٹھہرائیں گے، اس سلسلے میں) آپ بیویوں کی خوشنودی کیوں چاہیں گے (یعنی آپ بیویوں کی خوشنودی کیلئے بھی اللہ کے کسی حلال کو حرام نہیں ٹھہرائیں گے)۔''

اس آیت میں ''لم تحرم'' استفہام انکاری ہے، عربی زبان کا عام طور پر قاعدہ ہے کہ استفہامیہ فقروں میں انکار سے اقرار اور اقرار سے انکار مراد ہوتا ہے، یہی صورت اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ آپؐ اسے کیوں حرام کریں گے جسے اللہ نے حلال کیا ہے، اس کا مفہوم یہ ہے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ اللہ کے حلال کو کبھی بھی حرام نہیں ٹھہرائیں گے۔

(مزید تفصیل کیلئے دیکھیے ''قرآن فہمی کے قرآنی اصول'' از علامہ خواجہ ازہر عباس)

باب نمبر۔54

زمین ٹھیکے پر دینا

قرآن کے پیش کردہ معاشی نظام کا زرّیں اُصول ہے کہ معاوضہ محنت کا ہے، سرمائے کا نہیں۔ نظام سرمایہ داری کے پیروکاروں کو اِس اُصول کی سمجھ نہیں آرہی تھی، اِس لیے وہ کہتے تھے کہ " تجارت اور سُود ایک ہی چیز ہے" {275/2}۔ اُنہیں یہ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ ایک شخص ایک کاروبار میں ایک سو {100} روپے لگا کر ایک ماہ میں بیس {20} روپے منافع کماتا ہے جسے قرآن جائز قرار دیتا ہے جبکہ دوسری طرف ایک شخص ایک سو {100} روپے کسی دوسرے آدمی کو بطور قرض دیتا ہے اور ایک ماہ بعد وہ بھی بیس {20} روپے بطور سُود کماتا ہے، یہ بیس روپے کیسے حرام ہو جاتے ہیں؟ فرمایا "اللہ نے تجارت کو حلال کیا اور سُود کو حرام کیا ہے" {275/2}۔

تجارت میں چونکہ اِنسان سرمائے کے ساتھ محنت بھی کرتا ہے اِس لیے وہ جو کچھ اصل زر سے زائد لے رہا ہوتا ہے وہ دراصل اپنی محنت کا معاوضہ ہوتا ہے نہ کہ سرمائے کا، اِس لیے یہ حلال ہے جبکہ سُود میں چونکہ محنت نہیں ہوتی لہٰذا اللہ نے اِسے حرام قرار دیا ہے۔ المختصر یہ کہ ہر وہ مال جو سرمائے کے بل بوتے پر اور محنت کے بغیر حاصل ہو جائے، حرام ہے جیسے سُودی قرضے دینا، زمین خرید کر مزارعوں کو کاشت کرکے {INVEST} کیلئے دے دینا اور پیداوار کا ایک حصّہ بِلا محنت ہتھیا لینا، مکان کرایہ پر دینا، کسی دوسرے کے کاروبار میں روپیہ بِلا محنت منافع میں حصّہ دار بن جانا، بینک میں روپیہ جمع کرا دینا اور بغیر محنت کے منافع لینا وغیرہ۔

حیرت ہے درج ذیل روایتوں میں حضور ﷺ سے یہ منسوب کیا جارہا ہے کہ آپ ٹھیکے پٹ زمین دیتے تھے، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

حضور ﷺ نے ٹھیکے پر زمین دی

صحیح حدیث ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ، فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ مِائَةَ وَسْقٍ: ثَمَانُونَ وَسْقَ تَمْرٍ، وَعِشْرُونَ وَسْقَ شَعِيرٍ، فَقَسَمَ عُمَرُ خَيْبَرَ فَخَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْطِعَ لَهُنَّ مِنَ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ يُمْضِيَ لَهُنَّ، فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْأَرْضَ وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْوَسْقَ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ اخْتَارَتِ الْأَرْضَ 999

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (خیبر کے یہودیوں سے وہاں (کی زمین میں) پھل کھیتی اور جو بھی پیداوار ہو، اس کے آدھے حصے پر معاملہ کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے اپنی بیویوں کو سو وسق دیتے تھے۔ جس میں اسی وسق کھجور ہوتی اور بیس وسق جو، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہدِ خلافت میں) جب خیبر کی زمین تقسیم کی تو ازواجِ مطہرات کو آپ نے اس کا اختیار

دیا کہ (اگر وہ چاہیں تو) انھیں بھی وہاں کا پانی اور قطعہ زمین دے دیا جائے یا وہی پہلی صورت باقی رکھی جائے۔ چنانچہ بعض نے زمین لینا پسند کی اور بعض نے (پیداوار سے) وسق لینا پسند کیا۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہانے زمین ہی لینا پسند کی تھی۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 999)

حدیث:

حضورﷺ نے ٹھیکے پر زمین دی

صحیح حدیث ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ 1000 رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ أَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا، وَكَانَتِ الأَرْضُ حِينَ ظَهَرَ عَلَيْهَا لله وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِلْمُسْلِمِينَ، وَأَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا، فَسَأَلَتِ الْيَهُودُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُقِرَّهُمْ بِهَا أَنْ يَكْفُوا عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا فَقَرُّوا بِهَا حَتَّى أَجْلاَهُمْ عُمَرُ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہودیوں اور عیسائیوں کو سرزمینِ حجازسے نکال دیا تھا اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر فتح پائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہودیوں کو وہاں سے نکالنا چاہا تھا۔جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں فتح حاصل ہوئی تو اس کی زمین اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی ہو گئی تھی۔آپ کا ارادہ یہودیوں کو وہاں سے باہر کرنے کا تھا، لیکن یہودیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہیں رہنے دیں۔ہم (خیبر کی اراضی کا) سارا کام خود کریں گے اور اس کی پیداوار کا نصف حصہ لے لیں گے۔اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا جب تک ہم چاہیں تمھیں اس شرط پر یہاں رہنے دیں گے۔چنانچہ وہ لوگ وہیں رہے اور پھر عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں تیما اور اریحا کی طرف جلا وطن کر دیا۔(کیونکہ وہ ہر وقت مسلمانوں کے خلاف خفیہ سازشیں کیا کرتے تھے)

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1000)

باب نمبر۔55

کتے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن:

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ ۖ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ ۖ
فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ

پیغمبر یہ تم سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال کیا گیا ہے تو کہہ دیجئے کہ تمہارے لئے تمام پاکیزہ چیزیں حلال ہیں اور جو کچھ تم نے شکاری کتوں کو سکھار کھا ہے اور خدائی تعلیم میں سے کچھ ان کے حوالہ کر دیا ہے تو جو کچھ وہ پکڑ کے لائیں اسے کھالو اور اس پر نام خدا ضرور لو اور اللہ سے ڈرو کہ وہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے

(سورۃ المائدہ5،آیت نمبر۔4)

غور فرمایا آپ نے کہ شکاری کتوں کو سدھانے کے علم کو اللہ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے، یعنی اللہ نے یہ علم انسان کو دیا جس سے وہ شکاری کتوں کو سدھاتا ہے، دوسری بات یہ کہ یہ کتے جس شکار کو پکڑ کر لاتے ہیں، اللہ نے اسے حلال قرار دیا ہے۔ اللہ نے کتا رکھنے، اسے سدھانے اور اس کے شکار کو کھانے کی مذمت کہیں نہیں کی۔

قرآن:

وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ ۚ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ ۚ لَوِ اطَّلَعْتَ
عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا

اور تمہارا خیال ہے کہ وہ جاگ رہے ہیں حالانکہ وہ عالہِ خواب میں ہیں اور ہم انہیں داہنے بائیں کروٹ بھی بدلوا رہے ہیں اور ان کا کتا ڈیوڑھی پر دونوں ہاتھ پھیلائے ڈٹا ہوا ہے اگر تم ان کی کیفیت پر مطلع ہو جاتے تو اُلٹے پاؤں بھاگ نکلتے اور تمہارے دل میں دہشت سما جاتی۔

(سورۃ الکھف18،آیت نمبر۔18)

قرآن:

سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۖ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ قُل رَّبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم مَّا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ ۗ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِم مِّنْهُمْ أَحَدًا

عنقریب یہ لوگ کہیں گے کہ وہ تین تھے اور چوتھا ان کا کتا تھا اور بعض کہیں گے کہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا اور یہ سب صرف غیبی اندازے ہوں گے اور بعض تو یہ بھی کہیں گے کہ وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا - آپ کہہ دیجئے کہ خدا ان کی تعداد کو بہتر جانتا ہے اور چند افراد کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہے لہذا آپ ان سے ظاہری گفتگو کے علاوہ واقعا کوئی بحث نہ کریں اور ان کے بارے میں کسی سے دریافت بھی نہ کریں

(سورۃ الکھف 18، آیت نمبر ۔22)

درج بالا آیات اصحاب کہف کے متعلق ہیں، اللہ تعالی نے اصحاب کہف کی گنتی میں کتے کو بھی شمار کیا ہے **ثلاثة رابعهم كلبهم خمسة سادسهم كلبهم، سبعة و ثامنهم كلبهم** ۔ بلکہ کتے کی ادا کا خصوصی طور پر تذکرہ کیا گیا کہ وہ رکھوالی کے لئے غار کے اندر رستے پر اپنا منہ اپنی اگلی ٹانگوں پر رکھے آرام کر رہا ہے۔ **و كلبهم باسط ذراعيه بالوصيد**۔ حیرت ہے کہ نہ کتا رکھنے والوں کی مذمت کی گئی اور نہ کہا گیا کہ کتے کی وجہ سے رحمت کے فرشتے غار میں داخل نہ ہو سکے۔

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے :

قران:

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ ص وَّتَصْرِيفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُونَ (164/2)

ترجمہ: ”آسمانوں اور زمین کی پیدائش، رات دن کا ہیر پھیر، کشتیوں کا لوگوں کو نفع دینے والی چیزوں کو لیے ہوئے سمندروں میں چلنا، آسمان سے پانی اُتار کر مردہ زمین کو زندہ کر دینا، اس میں ہر قسم کے جانوروں کو پھیلا دینا، ہواؤں کے رُخ بدلنا، اور بادل جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر ہیں، ان میں عقلمندوں کیلئے قدرتِ الٰہی کی نشانیاں ہیں۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 164}

قران:

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُودًا وَّعَلٰى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ج رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ج سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (191/3)

ترجمہ: ” جو لوگ اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر یاد کرتے اور غور کرتے ہیں آسمانوں کی اور زمین کی پیدائش میں، (وہ) کہتے ہیں اے ہمارے ربّ! تُونے یہ بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔“

{سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 191}

قران:

وَلِلّٰہِ یَسۡجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ مِنۡ دَآبَّۃٍ وَّالۡمَلٰٓئِکَۃُ وَہُمۡ لَا یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ ۔ یَخَافُوۡنَ رَبَّہُمۡ مِّنۡ فَوۡقِہِمۡ وَیَفۡعَلُوۡنَ مَا یُؤۡمَرُوۡنَ (16/49-50)

ترجمہ: ” اور اللہ کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتا ہے جو بھی آسمانوں میں اور جو بھی جانداروں میں سے زمین میں ہے اور فرشتے بھی اور وہ تکبّر نہیں کرتے اور وہ اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں جو ان کے اوپر ہے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔“ (سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 49 تا 50)

ان آیات کو ذہن میں رکھیے اور اللؤلؤ والمرجان کی درج ذیل حدیث ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

کتوں کو مار دو

صحیح حدیث عَبۡدِ اللہِ بۡنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتۡلِ الۡکِلَابِ 1011

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم فرمایا ہے۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 1011)

کتا رکھنے سے کتنے قیراط کمی؟

حدیث:

کتا رکھنے سے دو قیراط کمی

صحیح حدیث عَبۡدِ اللہِ بۡنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: مَنِ اقۡتَنَی کَلۡبًا إِلَّا کَلۡبَ مَاشِیَۃٍ أَوۡ ضَارٍ، نَقَصَ مِنۡ عَمَلِہِ کُلَّ یَوۡمٍ قِیرَاطَانِ 1012

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایسا کتا پالا جو نہ مویشی کی حفاظت کے لئے ہے اور نہ شکار کرنے کے لئے تو روزانہ اس کی نیکیوں میں سے دو قیراط کی کمی ہو جاتی ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1012)

حدیث:

کتا رکھنے سے ایک قیراط کمی

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ، إِلاَّ كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ 1013

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کوئی کتا رکھا، اس نے روزانہ اپنے عمل سے ایک قیراط کی کمی کر لی۔البتہ کھیتی یا مویشی (کی حفاظت کے لئے) کتے اس سے الگ ہیں۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1013)

حدیث:

کتا رکھنے سے ایک قیراط کمی

صحیح حدیث سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لاَ يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلاَ ضَرْعًا، نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ 1014

حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ جس نے کتا پالا، جو نہ کھیتی کے لیے ہے اور نہ مویشی کے لیے تو اس کی نیکیوں سے روزانہ ایک قیراط کم ہو جاتا ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1014)

روایات کا یہ اختلاف ان کے وضع ہونے کی دلیل ہے۔

باب نمبر۔56

نذر

قرآنِ مجید میں ہے کہ :

قران:

يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا (7/76)

ترجمہ: ” (مومن وہ ہیں جو)اپنی نذریں پوری کرتے ہیں اور وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہو گی۔“

{سورۃ الدھر سورہ نمبر76آیت نمبر7}

حج کے سلسلے میں ایک جگہ فرمایا :

قران:

ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ (29/22)

ترجمہ: ” پھر چاہیے کہ اپنا میل کچیل دور کریں،اور اپنی نذریں(منّتیں)پوری کریں،اور قدیم گھر(بیت اللہ)کا طواف کریں۔“

{سورۃ الحج سورہ نمبر22آیت نمبر29}

قران:

وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ ط وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ (270/2)

ترجمہ: ” اور جو تم خرچ کروگے کوئی خیرات،یا تم کوئی نذر مانوگے،تو بے شک اللہ اسے جانتا ہے اور ظالموں کیلئے کوئی مددگار نہیں۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر270}

قران:

فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا ج فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا لا فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنْسِيًّا (26/19)

ترجمہ: ” تو کھا اور پی اور آنکھیں ٹھنڈی کر،پھر اگر تو کسی آدمی کو دیکھے تو کہہ دے کہ میں نے رحمٰن کیلئے روزہ کی نذر مانی ہے،پس آج ہر گز کسی آدمی سے کلام نہ کروں گی۔“

{سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 26}

قرآن:

إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَٰنَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي ۖ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (35/3)

ترجمہ: ’’جب عمران کی بی بی نے کہا اے میرے ربّ! جو میرے پیٹ میں ہے، میں نے تیری نذر کیا (سب سے) آزاد رکھ کر، سو تو مجھ سے قبول کر لے، بے شک تو سننے والا، جاننے والا ہے۔‘‘

{سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 35}

ان آیات سے پتہ چلتا ہے کہ نذر یا منّت ماننا کوئی گناہ کی بات نہیں بلکہ فرمایا کہ مومن وہ ہیں جو اپنی نذریں پوری کرتے ہیں لیکن درج ذیل حدیث میں قرآن کے موقف کو مسترد کیا جا رہا ہے، ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

نذر سے کچھ نہیں ہوتا البتہ بخیل کا مال نکل جاتا ہے

صحیح حدیث ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ، قَالَ: إِنَّهُ لاَ يَرُدُّ شَيْئًا، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ 1062

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع کیا تھا اور فرمایا تھا کہ نذر کسی چیز کو نہیں لوٹاتی، نذر صرف بخیل کے دل سے پیسہ نکالتی ہے۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 1062)

حدیث:

نذر سے کچھ نہیں ہوتا البتہ بخیل کا مال نکل جاتا ہے

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَأْتِي ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قُدِّرَ لَهُ، وَلكِنْ يُلْقِيهِ النَّذْرُ إِلَى الْقَدَرِ قَدْ قُدِّرَ لَهُ، فَيَسْتَخْرِجُ اللهُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ، فَيُؤْتِي عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ يُؤْتِي عَلَيْهِ مِنْ قَبْلُ 1063

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نذر انسان کو کوئی ایسی چیز نہیں دیتی جو اس کے مقدر میں نہ ہو، بلکہ نذر انسان کو اس چیز کے قریب کر دیتی ہے جو اس کے لیے مقدر

میں ہو۔البتہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ بخیل سے اس کا مال نکلواتا ہے اور اس طرح وہ چیزیں صدقہ کر دیتا ہے جس کی اس سے پہلے اس کی امید نہیں کی جا سکتی تھی۔

(اللوٴلوٴوالمرجان،حدیث نمبر: 1063)

اچھی یا بُری نذر ماننا ایک الگ موضوع ہے۔ہمارا افسوس اس بات پر ہے کہ حدیث میں نذر کو بالکل مسترد کر دیا گیا ہے جو کہ قرآن کے خلاف ہے۔

شاعری

قرآن میں ہے کہ کفار نے حضور ﷺ کو شاعر اور قرآن کو شاعری کہا:

قران:

بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ بَلِ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ ﴿٥﴾

بلکہ کہتے ہیں کہ یہ بیہودہ خواب ہیں بلکہ اس نے جھوٹ بنایا ہے بلکہ وہ شاعر ہے پھر چاہیے کہ ہمارے پاس کوئی نشانی لائے جس طرح پہلے پیغمبر بھیجے گئے تھے۔

(سورۃ الانبیا 21، آیت نمبر۔5)

قران:

وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُو آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ ﴿٣٦﴾

اور وہ کہتے تھے کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک شاعر دیوانہ کے کہنے سے چھوڑ دیں گے۔

(سورۃ الصافات 37، آیت نمبر۔36)

قران:

أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ ﴿٣٠﴾

کیا وہ کہتے ہیں کہ وہ شاعر ہے ہم اس پر گردشِ زمانہ کا انتظار کر رہے ہیں

(سورۃ الطور 52، آیت نمبر۔30)

اللہ تعالیٰ نے کفار کے اس الزام کا جواب ان الفاظ میں دیا:

قران:

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ ﴿٤١﴾

اور وہ کسی شاعر کا قول نہیں (مگر) تم بہت ہی کم یقین کرتے ہو

(سورۃ الحاقہ 69، آیت نمبر۔42)

قرآن:

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنبَغِي لَهُ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُّبِينٌ ﴿٦٩﴾

اور ہم نے نبی کو شعر نہیں سکھایا اور نہ یہ اس کے مناسب ہی تھا یہ تو صرف نصیحت اور واضح قرآن ہے۔

(سورۃ یٰس 36، آیت نمبر 69)

کفار کے الزام اور اللہ تعالیٰ کے جواب کی درج بالا آیات کے مطالعے سے کوئی عقل و فکر سے عاری شخص ہی ہوگا جو شاعری کو حرام قرار دے دے گا کیونکہ اللہ نے تو کافروں کے الزام کے جواب میں یہ فرمایا کہ قرآن شاعری نہیں بلکہ نصیحت ہے۔ ایک آدمی موبائل فون کا استعمال کر کے بینک ڈکیتی کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ موبائل فون کو بین (حرام) کر دیا جائے لیکن مذہبی پیشوائیت نے قرآن کے موقف پر واضعین حدیث کے استنباط کو فوقیت دے کر شاعری کو ہی شجر ممنوعہ قرار دے دیا۔ ملاحظہ کیجئے پہلے قرآن کی تائید والی احادیث:

حدیث:

حضور ﷺ نے اچھی شاعری پر شاعر کیلئے دعا فرمائی

صحیح حدیث سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رضی الله عنه، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ، 1181 فَسِرْنَا لَيْلاً، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ: يَا عَامِرُ أَلاَ تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلاً شَاعِرًا، فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ، يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ لَوْلاَ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا فَاغْفِرْ، فِدَاءً لَكَ، مَا أَبْقَيْنَا وَثَبِّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لاَقَيْنَا وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَبَيْنَا وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هٰذَا السَّائِقُ قَالُوا: عَامِرُ بْنُ الأَكْوَعِ قَالَ: يَرْحَمُهُ اللهُ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ لَوْلاَ أَمْتَعْتَنَا بِهِ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتَّى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ ثُمَّ إِنَّ اللهَ تَعَالَى فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هٰذِهِ النِّيرَانُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ قَالُوا: عَلَى لَحْمٍ قَالَ: عَلَى أَيِّ لَحْمٍ قَالُوا: لَحْمُ حُمُرِ الإِنْسِيَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ أَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا، قَالَ: أَوْ ذَاكَ فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ قَصِيرًا، فَتَنَاوَلَ بِهِ سَاقَ يَهُودِيٍّ لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ، فَأَصَابَ عَيْنَ رُكْبَةِ عَامِرٍ، فَمَاتَ مِنْهُ قَالَ: فَلَمَّا قَفَلُوا، قَالَ سَلَمَةُ: رَآنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي، قَالَ: مَا لَكَ قُلْتُ لَهُ: فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَبَ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لأَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ: إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ، قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشَى بِهَا مِثْلَهُ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے۔ رات کے وقت ہمارا سفر جاری تھا کہ ایک صاحب (اسید بن حضیر) نے عامر سے کہا' عامر! اپنے کچھ شعر سناؤ' عامر شاعر تھا۔اس فرمائش پر وہ سواری سے اتر کر حدی خوانی کرنے لگے۔کہا ''اے اللہ! اگر تو نہ ہوتا تو ہمیں سیدھا

راستہ نہ ملتا' نہ ہم صدقہ کر سکتے اور نہ ہم نماز پڑھ سکتے۔پس ہماری جلدی مغفرت کر' جب تک ہم زندہ ہیں ہماری جانیں تیرے راستے میں فدا ہیں اور اگر ہماری مڈبھیڑ ہو جائے تو ہمیں ثابت رکھ ہم پر سکینت نازل فرما' ہمیں جب (باطل کی طرف) بلایا جاتا ہے تو ہم انکار کر دیتے ہیں' آج چلا چلا کر وہ ہمارے خلاف میدان میں آئے ہیں''حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون شعر کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ عامر بن اکوع' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اس پر اپنی رحمت نازل فرمائے صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے تو انہیں شہادت کا مستحق قرار دے دیا' کاش! ابھی اور ہمیں ان سے فائدہ اٹھانے دیتے۔پھر ہم خیبر آئے اور قلعہ کا محاصرہ کیا اس کے دوران ہمیں سخت تکالیف اور فاقوں سے گزرنا پڑا آخر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عطا فرمائی۔ جس دن قلعہ فتح ہونا تھا، اس رات لشکر میں جگہ جگہ آگ جل رہی تھی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ آگ کیسی ہے' کس چیز کے لئے اسے جگہ جگہ جلا رکھا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہ بولے کہ گوشت پکانے کے لئے۔ یہ آپ نے دریافت فرمایا کہ کس جانور کا گوشت ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ پالتو گدھوں کا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام گوشت پھینک دو اور ہانڈیوں کو توڑ دو' ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ!ایسا کیوں نہ کر لیں کہ گوشت تو پھینک دیں اور ہانڈیوں کو دھولیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوں ہی کر لو پھر دن میں جب صحابہ رضی اللہ عنہ نے جنگ کے لئے صف بندی کی تو چونکہ حضرت عامر رضی اللہ عنہ کی تلوار چھوٹی تھی' اس لئے انہوں نے جب ایک یہودی کی پنڈلی پر (جھک کر) وار کرنا چاہا تو خود انہیں کی تلوار کی دھار سے ان کے گھٹنے کا اوپر کا حصہ زخمی ہوگیا اور ان کی شہادت اسی میں ہوگئی، سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پھر جب لشکر واپس ہو رہا تھا تو مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا' کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا' میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ' بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عامر رضی اللہ عنہ کا سارا عمل اکارت ہوگیا (کیونکہ خود اپنی ہی تلوار سے ان کی وفات ہوئی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹا ہے وہ شخص جو اس طرح کی باتیں کرتا ہے' انہیں تو دوہرا اجر ملے گا، پھر آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ایک ساتھ ملایا' انہوں نے تکلیف اور مشقت بھی اٹھائی اور اللہ کے راستے میں جہاد بھی کیا' شاید ہی کوئی عربی ہو' جس نے ان جیسی مثال قائم کی ہو۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1181)

حدیث:

حضور ﷺ نے شعر کی تعریف کی

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرِ. 1454 كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلاَ كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلاَ اللهَ بَاطِلُ وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شعراء کے کلام میں سے سچا کلمہ لبید کا مصرعہ ہے جو یہ ہے کہ !اللہ کے سوا جو کچھ ہے سب معدوم فنا ہونے والا ہے۔امیہ بن ابی ا لصلت شاعر تو قریب تھا کہ مسلمان ہو جائے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1454)

جبکہ دوسرے مقام پر شعر وشاعری کے متعلق بالکل متضاد بات کی جارہی ہے،ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

شاعری قابل نفرت

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لأَنْ يَمْتَلِيءَ جَوفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيهِ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيءَ شِعْرًا 1455

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم میں سے کوئی شخص اپنا پیٹ پیپ سے بھر لے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھر جائے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1455)

باب نمبر-58

قتل مرتد

قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

قران:

لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قف (256/2)

ترجمہ: " دِین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں۔"

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 256}

قران:

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ قف فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ لا (29/18)

ترجمہ: " آپ کہہ دیں حق تمہارے ربّ کی طرف سے ہے، پس جو چاہے سو ایمان لائے اور جو چاہے اِنکار کر دے۔"

{سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 29}

قران:

قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ ج فَمَنِ اھْتَدٰی فَاِنَّمَا یَھْتَدِیْ لِنَفْسِہٖ ج وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْھَا ج وَمَآ اَنَا عَلَیْکُمْ بِوَکِیْلٍ (108/10)

ترجمہ: " آپ کہہ دیں، اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے حق پہنچ چکا تو جس نے ہدایت پائی، صرف اپنی جان کیلئے ہدایت پائی اور جو گمراہ ہوا تو صرف اپنے بُرے کو گمراہ ہوا اور میں تم پر مختار نہیں ہوں۔" {سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 108}

جبکہ مذہبی پیشوائیت کا اِصرار ہے کہ جو شخص اِسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو جائے، اُس کی سزا قتل ہے۔ اللہ کریم، قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

قران:

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ج وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۔ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ط وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۔ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ج لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۔ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ م بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا قف فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (3/85-89)

ترجمہ: ” اور جو کوئی چاہے گا اِسلام کے سوا کوئی اور دِین تو اُس سے ہر گز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں سے ہو گا، اللہ ایسے لوگوں کو کیونکر ہدایت دے گا جو کافر ہو گئے اپنے اِیمان کے بعد اور گواہی دے چکے کہ یہ رسول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) سچے ہیں اور ان کے پاس کھلی نشانیاں آ گئیں اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ ایسے لوگوں کی سزا ہے کہ اُن پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، نہ اُن سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ اُنہیں مہلت دی جائے گی، مگر جن لوگوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اصلاح کی تو بیشک اللہ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔“

{سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 85 تا 89}

آپ نے غور فرمایا کہ قرآن نے کس طرح بات کو نکھار کر بیان کیا ہے۔ قرآن کے اِن الفاظ ” مگر جن لوگوں نے اِس کے بعد توبہ کی اور اصلاح کی “ نے مذہبی پیشوائیت کے بھاگنے کے تمام راستے بند کر دیئے ہیں کہ اگر مرتد کی سزا قتل ہوتی تو توبہ اور اِصلاح کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایک اور مقام پر اللہ نے فرمایا :

قران:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا (137/4)

ترجمہ: ” بے شک جو لوگ اِیمان لائے پھر کافر ہوئے پھر اِیمان لائے پھر کافر ہوئے پھر کفر میں بڑھتے رہے، اللہ اُنہیں ہر گز نہ بخشے گا اور نہ اُنہیں سیدھی راہ دکھائے گا۔“

{سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 137}

اگر مرتد کی سزا قتل ہوتی تو ” ثُمَّ کَفَرُو “ کے بعد ” ثُمَّ آمَنُو “ کے الفاظ ہر گز نہ آتے کیونکہ ایک مسلمان جب کافر ہو جاتا تو اُسے قتل کر دیا جانا تھا، اِس کے بعد ” ثُمَّ آمَنُو “ اور پھر ” ثُمَّ کَفَرُو “ کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ قرآن اپنی ہر بات کو دلیل و برہان اور بصیرت و فراست کی رُو سے تسلیم کرنے کی دعوت دیتا ہے اِسی لیے اس نے فرمایا :

قران:

قُلۡ هٰذِهٖ سَبِيۡلِىۡۤ اَدۡعُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ قف عَلٰى بَصِيۡرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِىۡ ط (108/12)

ترجمہ: ”آپ کہہ دیں یہ میرا راستہ ہے، میں اور میری اتباع کرنے والے علیٰ وجہ البصیرت خدا کی طرف دعوت دیتے ہیں۔“

{سورۃ یوسف سورہ نمبر 12 آیت نمبر 108}

اس لیے وہ اُس اِیمان کو اِیمان ہی تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں جو دِلوں میں داخل نہ ہوا ہو۔ چنانچہ فرمایا :

قران:

قَالَتِ الۡاَعۡرَابُ اٰمَنَّا ط قُلْ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا وَلٰـكِنۡ قُوۡلُوۡۤا اَسۡلَمۡنَا وَلَمَّا يَدۡخُلِ الۡاِيۡمَانُ فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ ط (14/49)

ترجمہ: ” دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ ہم اِیمان لائے، آپ کہہ دیں کہ تم اِیمان نہیں لائے بلکہ تم یوں کہو کہ ہم اِسلام لائے، اِیمان تو ابھی تمہارے دِلوں میں داخل ہی نہیں ہوا۔“

{سورۃ الحجرات سورہ نمبر 49 آیت نمبر 14}

یعنی جب تک اِیمان دِلوں میں داخل نہ ہو، بندہ مومن نہیں ہو سکتا۔ ایک آدمی دل سے اِسلام کو قبول نہیں کرتا، ظاہر ہے وہ مومن نہیں ہو سکتا لیکن مذہبی پیشوائیت کا اصرار ہے کہ تمہیں زبردستی مومن ہی بن کر رہنا ہو گا ورنہ تمہیں قتل کر دیا جائے گا۔ فرض کریں ایک آدمی مولویوں کے ڈر سے دینِ اسلام سے مرتد ہونے کا اعلان نہیں کرتا تو کیا اِس طرح وہ مومن رہے گا؟ قرآن نے بتایا ہے کہ یہ عقیدہ فرعون کا تھا :

قران:

قَالَ فِرۡعَوۡنُ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَـكُمۡ ج اِنَّ هٰذَا لَمَكۡرٌ مَّكَرۡتُمُوۡهُ فِى الۡمَدِيۡنَةِ لِتُخۡرِجُوۡا مِنۡهَاۤ اَهۡلَهَا ج
فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۚ لَاُقَطِّعَنَّ اَيۡدِيَكُمۡ وَاَرۡجُلَكُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ (124-123/7)

ترجمہ: ” فرعون کہنے لگا کہ تم موسیٰؑ پر اِیمان لائے ہو بغیر اِس کے کہ میں تم کو اجازت دوں بے شک یہ سازش تھی جس پر تمہارا عمل درآمد ہوا ہے اس شہر میں تاکہ تم سب اس شہر سے یہاں کے رہنے والوں کو باہر نکال دو۔ سو اب تم کو حقیقت معلوم ہوئی جاتی ہے۔ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا۔ پھر تم سب کو سُولی پر لٹکا دوں گا۔“

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 123 تا 124}

قران:

قَالَ اٰمَنۡتُمۡ لَهٗ قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَكُمۡ‌ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيۡرُكُمُ الَّذِىۡ عَلَّمَكُمُ السِّحۡرَ‌ۚ فَلَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ؕ‌ لَاُقَطِّعَنَّ اَيۡدِيَكُمۡ وَاَرۡجُلَكُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ‌ (49/26)

ترجمہ: ’’ فرعون نے کہا کہ میری اجازت سے پہلے تم اِس پر ایمان لے آئے ؟ یقیناً یہی تمہارا وہ بڑا (سردار) ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا ہے، سو تمہیں ابھی ابھی معلوم ہو جائے گا، قسم ہے میں ابھی تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے طور پر کاٹ دوں گا اور تم سب کو سُولی پر لٹکا دوں گا۔‘‘

{سورۃ الشعراء سورہ نمبر 26 آیت نمبر 49}

قران:

قَالَ اٰمَنۡتُمۡ لَهٗ قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَكُمۡ‌ؕ اِنَّهٗ لَـكَبِيۡرُكُمُ الَّذِىۡ عَلَّمَكُمُ السِّحۡرَ‌ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيۡدِيَكُمۡ وَ اَرۡجُلَكُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمۡ فِىۡ جُذُوۡعِ النَّخۡلِ وَلَتَعۡلَمُنَّ اَيُّنَاۤ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبۡقٰى‏ (71/20)

ترجمہ: ’’ فرعون کہنے لگا کہ کیا میری اجازت سے پہلے ہی تم اِس پر ایمان لے آئے ؟ یقیناً یہی تمہارا وہ بڑا بزرگ ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا ہے، (سُن لو) میں تمہارے ہاتھ پاؤں اُلٹے سیدھے کٹوا کر تم سب کو کھجور کے تنوں میں سولی پر لٹکوا دوں گا اور تمہیں پوری طرح معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سے کس کی مار زیادہ سخت اور دیر پا ہے۔‘‘

{سورۃ طٰہٰ سورہ نمبر 20 آیت نمبر 71}

حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم نے بھی یہی کہا تھا :

قران:

قَالَ الۡمَلَاُ الَّذِيۡنَ اسۡتَكۡبَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِهٖ لَنُخۡرِجَنَّكَ يٰشُعَيۡبُ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَكَ مِنۡ قَرۡيَتِنَاۤ اَوۡ لَـتَعُوۡدُنَّ فِىۡ مِلَّتِنَا‌ ؕ قَالَ اَوَلَوۡ كُنَّا كٰرِهِيۡنَ (88/7)

ترجمہ: ’’ ان کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا کہ اے شعیب ! ہم آپ کو اور جو آپ کے ہمراہ ایمان والے ہیں ان کو اپنی بستی سے نکال دیں گے اِلّا یہ کہ تم ہمارے مذہب میں پھر آجاؤ۔ شعیب علیہ السلام نے جواب دیا کہ کیا ہم تمہارے مذہب میں آجائیں گو ہم اِس کو مکروہ ہی سمجھتے ہوں۔‘‘

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 88}

یہی بات دیگر رُسل کو کہی گئی :

قران:

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ط فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ (13/14)

ترجمہ: ” کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تمہیں ملک بدر کردیں گے یا تم پھر سے ہمارے مذہب میں لوٹ آئو۔ تواُن کے پروردگار نے اُن کی طرف وحی بھیجی کہ ہم اِن ظالموں کو ہی غارت کردیں گے۔“

{سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 13 }

مذہبی پیشوائیت کا مغالطہ :

قرآن نے مرتد اور باغی میں فرق کیا ہے، اِسلام ایک سسٹم کا نام ہے، مرتد وہ ہے جسے اِس سسٹم سے اِختلاف ہو جائے لیکن وہ اِس ملک میں پُرامن شہری کے طور پر رہنا چاہے۔ قرآن کے نزدیک یہ کوئی جُرم نہیں کہ ایک شخص عیسائی بن کر ملک میں رہنا چاہتا ہے یا یہودی بن کر۔ جب یہ جُرم ہی نہیں تو قرآن نے اِس کی سزا بھی تجویز نہیں کی۔ جبکہ باغی وہ ہوتا ہے جو اِسلامی نظام کو اُلٹنے کی کوشش کرتا ہے، قرآن نے اِسے جرم قرار دیا ہے اور اس کی سزا مقرر کی ہے۔ قرآن میں ہے:

قرآن:

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ط ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (33/5)

ترجمہ: ” جو اللہ اور رسول (کے نظام) کے خلاف جنگ کریں اور ملک میں فساد کرتے پھریں، اُن کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کردیئے جائیں یا مخالف جانب سے اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا اُنہیں جلاوطن کردیا جائے، یہ تو ہوئی اُن کی دُنیوی ذِلّت اور خواری اور آخرت میں اُن کیلئے بڑا بھاری عذاب ہے۔“

{سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 33}

اِسلام کے معنی ہی چونکہ سلامتی کے ہیں، اِس لیے اِس نے باغی کیلئے بھی رُجوع کا دروازہ کھلا رکھا ہے کہ اگر کوئی باغی گرفتار ہونے سے قبل توبہ کرلیتا ہے تو اُسے معاف کیا جاسکتا ہے چنانچہ فرمایا۔“

قرآن:

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ج فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (34/5)

” مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کرلی اِس سے قبل کہ تم اُن پر قابو پالو تو جان لو کہ اللہ بہت بڑی بخشش اور رحم و کرم والا ہے۔“

{سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 34}

قرآن کی اس وضاحت کے باوجود درج ذیل حدیث میں حضور ﷺ سے منسوب کیا جا رہا ہے کہ جو اپنا دین چھوڑ دے اس قتل کر دیا جائے گا، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

قتل مرتد

صحیح حدیث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَحِلُّ دَمُ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ 1091 يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ إِلاَّ بِإِحْدَى ثَلاَثٍ: النَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالْمَارِقُ مِنَ الدِّينِ التَّارِكُ الْجَمَاعَةَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کا خون جو کلمہ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ماننے والا ہو حلال نہیں ہے، البتہ تین صورتوں میں جائز ہے۔جان کے بدلہ جان لینے والا، شادی شدہ ہو کر زنا کرنے والا اور اسلام سے نکل جانے والا (مرتد) جماعت کو چھوڑ دینے والا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1091)

حدیث:

قتل مرتد

صحیح حدیث أَبِي مُوسى وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَبُو مُوسى: أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعِي 1198 رَجُلاَنِ مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ، أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالآخَرُ عَنْ يَسَارِي، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَكِلاَهُمَا سَأَلَ، فَقَالَ: يَا أَبَا مُوسى أَوْ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ قَالَ، قُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا، وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ قَلَصَتْ فَقَالَ: لَنْ أَوْ لاَ نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ، وَلكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسى أَوْ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ إِلَى الْيَمَنِ ثُمَّ اتَّبَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ أَلْقَى لَهُ وِسَادَةً قَالَ: انْزِلْ وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوثَقٌ قَالَ: مَا هذَا قَالَ: كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ قَالَ: اجْلِسْ قَالَ: لاَ أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ، قَضَاءُ اللهِ وَرَسُولِهِ، ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاكَرَا قِيَامَ اللَّيْلِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: أَمَّا أَنَا فَأَقُومُ وَأَنَامُ، وَأَرْجُو فِي نَوْمَتِي مَا أَرْجُو فِي قَوْمَتِي

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میرے ساتھ اشعر قبیلے کے دو شخص تھے۔ایک میرے داہنے طرف تھا، دوسرا بائیں طرف۔اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے۔دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خدمت کی درخواست کی، یعنی حکومت اور عہدے کی۔آپ نے فرمایا: ابو موسیٰ یا عبداللہ بن قیس!(راوی کو شک ہے) میں نے اسی وقت عرض کیا: یا رسول

اللہ!اس پروردگار کی قسم جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔انہوں نے اپنے دل کی بات مجھ سے نہیں کہی تھی اور مجھ کو معلوم نہیں تھا کہ یہ دونوں شخص خدمت چاہتے ہیں۔حضرت ابوموسیٰ کہتے ہیں جیسے میں اس وقت آپ کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں وہ آپ کے ہونٹ کے نیچے اٹھی ہوئی تھی۔آپ نے فرمایا جو کوئی ہم سے خدمت کی درخواست کرتا ہے ہم اس کو خدمت نہیں دیتے، لیکن ابو موسیٰ یا عبداللہ بن قیس!تو یمن کی حکومت پر جا (خیر ابوموسیٰ روانہ ہوئے) اس کے بعد آپ نے معاذ بن جبل کو بھی ان کے پیچھے روانہ کیا۔جب معاذ رضی اللہ عنہ یمن میں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کے بیٹھنے کے لئے گدا بچھوایا اور کہنے لگے سواری سے اتریئے گدے پر بیٹھیے۔اس وقت ان کے پاس ایک شخص تھا جس کی مشکیں کسی ہوئی تھیں۔حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے کہا یہ یہودی تھا، پھر مسلمان ہوا اب پھر یہودی ہو گیا ہے اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ سواری سے اُتر کر بیٹھے تو۔انہوں نے کہا میں نہیں بیٹھتا جب تک اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے موافق یہ قتل نہ کیا جائے گا تین بار یہی کہا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا وہ قتل کیا گیا۔پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیٹھے۔اب دونوں نے رات کی عبادت (تہجد گزاری) کا تذکرہ کیا۔حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا میں تو رات کو عبادت بھی کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور مجھے امید ہے کہ سونے میں بھی مجھ کو وہی ثواب ملے گا جو نماز پڑھنے اور عبادت کرنے میں۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1198)

دشمن کے علاقے میں قرآن لے جانا منع ہے

قرآن صرف مسلمانوں کیلیئے ہی نہیں بلکہ سارے جہان کے لوگوں کی ہدایت کیلیئے نازل کیا گیا۔ ملاحظہ کیجیے :

قران:

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ

(یہ قرآن جملہ جہان والوں کے لئے نصیحت ہی تو ہے)

(سورۃ یوسف سورہ نمبر12 آیت نمبر104)

قران:

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ

"یہ (قرآن) تو سارے جہان والوں کے لئے نصیحت ہی ہے۔"

(سورۃ ص سورہ نمبر38 آیت نمبر87)

قران:

وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ

"اور وہ (قرآن) تو سارے جہانوں کے لئے نصیحت ہے۔"

(سورۃ قلم سورہ نمبر68 آیت نمبر52)

قران:

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ

"یہ (قرآن) تو تمام جہانوں کے لئے (صحیفۂ) نصیحت ہے۔"

(سورۃ تکویر سورہ نمبر81 آیت نمبر27)

قران:

الرٰ ۚ كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ

”الف،لام،را،یہ (عظیم) کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے تاکہ آپ لوگوں کو (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کے) نور کی جانب لے آئیں (مزید یہ کہ) ان کے رب کے حکم سے اس کی راہ کی طرف (لائیں) جو غلبہ والا سب خوبیوں والا ہے۔“

(سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 1)

قران:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۚ

”رمضان کا مہینہ (وہ ہے) جس میں قرآن اتارا گیا ہے جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور (جس میں) رہنمائی کرنے والی اور (حق و باطل میں) امتیاز کرنے والی واضح نشانیاں ہیں۔“

(سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 185)

قران:

هَٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ

”یہ قرآن لوگوں کے لئے واضح بیان ہے اور ہدایت ہے اور پرہیزگاروں کے لئے نصیحت ہے۔“

(سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 138)

قران:

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ ۚ

”اور در حقیقت ہم نے لوگوں (کے سمجھانے) کے لئے اس قرآن میں ہر طرح کی مثال بیان کر دی ہے۔“

(سورۃ روم سورہ نمبر 30 آیت نمبر 58)

قران:

إِنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ

”بیشک ہم نے آپ پر لوگوں (کی رہنمائی) کے لئے حق کے ساتھ کتاب اتاری۔“

(سورۃ الزمر سورہ نمبر 39 آیت نمبر 41)

اس کے بعد فرمایا کہ جو قرآن آپ پر نازل کیا گیا ہے اسے آگے پہنچادیں چنانچہ فرمانِ خداوندی ہے :

قران:

یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ ط وَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلۡ فَمَا بَلَّغۡتَ رِسَالَتَهٗ ط (67/5)

ترجمہ:” اے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ! پہنچادو جو آپؐ کے ربّ کی طرف سے آپؐ پر نازل کیا گیا ہے اور اگر یہ نہ کیا تو گویا اُس کا پیغام نہیں پہنچایا۔“

{سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 67}

آج مسلمان اور غیر مسلم دانشور سب جانتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کا حق ادا کر دیا۔ سوال یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا پیغام کن لوگوں تک پہنچایا...؟ صرف مسلمانوں تک یا سارے جہان کے لوگوں تک۔ جواب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ کے حکم (درج بالا آیات) کے مطابق تمام لوگوں تک اللہ کا پیغام پہنچایا۔ اب مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ قرآن کی آواز کو غیر مسلموں تک پہنچائیں، لیکن مندرجہ ذیل حدیث پڑھ کر ہر عقل رکھنے والا مسلمان سمجھ سکتا ہے کہ یہ حدیث کسی غیر مسلم کی وضع کی ہوئی ہے جس میں قرآن کی آواز کو محدود کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

دشمن کے علاقے میں قرآن لے جانا منع ہے

صحیح حدیث عَبۡدِ اللهِ بۡنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنۡ يُسَافَرَ بِالۡقُرۡآنِ إِلَى أَرۡضِ الۡعَدُوِّ 1224

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کے علاقے میں قرآن مجید لے کر جانے سے منع فرمایا تھا۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 1224)

جونیہ کا قصہ

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے متعلق فرمایا کہ :

قران:

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ﴿4/68﴾

" (اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم) بے شک آپؐ اخلاقِ انسانی کے بلند ترین مقام پر فائز ہیں۔' (سورۃ القلم سورہ نمبر 68 آیت نمبر 4)

مذہبی پیشوائیت، احادیث کو قرآن کی تفسیر قرار دیتی ہے۔ کیا مندرجہ بالا آیتِ قرآنی کی تفسیر، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا وہ کردار ہے جو درج ذیل حدیث میں پیش کیا جارہا ہے :

حدیث:

جونیہ کا قصہ

صحیح حدیث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنَ الْعَرَبِ، 1306 فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا، فَقَدِمَتْ، فَنَزَلَتْ فِي أُجُمِ بَنِي سَاعِدَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَهَا، فَدَخَلَ عَلَيْهَا، فَإِذَا امْرَأَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَأْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، فَقَالَ: قَدْ أَعَذْتُكِ مِنِّي فَقَالُوا لَهَا: أَتَدْرِينَ مَنْ هٰذَا قَالَتْ: لَا قَالُوا: هٰذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَخْطُبَكِ قَالَتْ: كُنْتُ أَنَا أَشْقَى مِنْ ذٰلِكَ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ، حَتَّى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، هُوَ وَأَصْحَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: اسْقِنَا يَا سَهْلُ فَخَرَجْتُ لَهُمْ بِهٰذَا الْقَدَحِ، فَأَسْقَيْتُهُمْ فِيهِ (قَالَ الرَّاوِي) فَأَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذٰلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا مِنْهُ قَالَ: ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، بَعْدَ ذٰلِكَ، فَوَهَبَهُ لَهُ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عرب عورت کا ذکر کیا گیا پھر آپ نے حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس انہیں لانے کے لئے کسی کو بھیجنے کا حکم دیا چنانچہ انہوں نے بھیجا اور وہ آئیں اور بنی ساعدہ کے قلعہ میں اتریں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے اور ان کے پاس گئے۔آپصلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک عورت سر جھکائے بیٹھی ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے گفتگو کی تو وہ کہنے لگیں کہ میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ میں نے تجھ کو پناہ دی۔لوگوں نے بعد میں ان سے پوچھا، تمہیں معلوم بھی ہے یہ کون تھے۔

اس عورت نے جواب دیا کہ نہیں۔لوگوں نے کہا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے، تم سے نکاح کے لئے تشریف لائے تھے۔اس پر وہ بولیں کہ پھر تو میں بڑی بدبخت ہوں (کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کر کے واپس کر دیا) اسی دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور سقیفہ بنی ساعدہ میں اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے، پھر فرمایا: سہل! پانی پلاؤ۔میں نے ان کے لئے یہ پیالہ نکالا اور انہیں اس میں پانی پلایا۔(راوی حدیث نے کہا)حضرت سہل رضی اللہ عنہ ہمارے لئے بھی وہی پیالہ نکال کر لائے اور ہم نے بھی اس میں پانی پیا۔راوی نے بیان کیا کہ پھر بعد میں خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ نے ان سے یہ مانگ لیا تھا اور انہوں نے یہ ان کو ہبہ کر دیا تھا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1306)

اس طرح کی احادیث جن پر ایمان لانے سے ایک مسلمان دائرۂ اسلام سے ہی خارج ہو جاتا ہے، ہماری مذہبی پیشوائیت ان کے انکار پر انہیں منکر حدیث کے لقب سے نوازتی ہے۔میرے خیال میں مجھے منکر حدیث کہلانا قبول ہے لیکن میں اپنے نبی ﷺ کے متعلق اس قسم کے بکواسات سننے کیلئے تیار نہیں ہوں۔

ریشم، دیباج، سونا منع ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں سونا یا ریشم کہیں حرام نہیں کیا بلکہ فرمایا کہ زینت انسانوں کیلئے پیدا کی گئی ہے اور قیامت کے دن تو یہ بالخصوص مومنین کیلئے ہو گی:

قران:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ط قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ط كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ(32/7)

ترجمہ: ”(اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم!) آپ فرمادیں کس نے حرام کی ہے اللہ کی (وہ) زینت جو اس نے اپنے بندوں کیلئے نکالی (پیدا کی) ہے، اور پاک رزق، یہ دنیا کی زندگی میں اُن لوگوں کیلئے ہے جو ایمان لائے اور قیامت کے دن تو خاص طور پر اِنہیں کیلئے ہے، اسی طرح ہم آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں صاحبانِ علم کیلئے۔“

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 32}

یہاں تک کہ مسجد میں بھی زینت اختیار کر کے آنے کا حکم دیا:

قران:

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ(31/7)

ترجمہ: ”اے اولادِ آدم! اپنی زینت ہر نماز کے وقت اختیار کرو، اور کھاؤ اور پیو، اور بے جا خرچ نہ کرو، بے شک اللہ فضول خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔“

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 31}

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں زینت اختیار کرنے سے منع نہیں فرمایا، بلکہ عورتوں کیلئے زینت کو ظاہر کرنے کیلئے حدود و قیود مقرر کی ہیں چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قران:

وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَاءِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ (31/24)

ترجمہ: ”عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں پر، یا اپنے باپ، یا اپنے خسر، یا اپنے بیٹوں، یا اپنے شوہر کے بیٹوں، یا اپنے بھائیوں پر، اپنے بھتیجوں پر، اپنے بھانجوں یا اپنی مسلمان عورتوں یا اپنی کنیزوں یا وہ خدمت گار مرد جو (عورتوں سے) غرض نہ رکھنے والے ہوں، یا وہ لڑکے جو ابھی واقف نہیں عورتوں کے پردے (کے معاملات) سے۔“

{سورۃ النور سورہ نمبر 24 آیت نمبر 31}

اس کے برعکس اللؤلؤ والمرجان میں لکھا ہے :

حدیث:

ریشم ودیباج منع ہیں

صحیح حدیث الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: 1338 أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ، وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ، أَوْ قَالَ: آنِيَةِ الْفِضَّةِ، وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيِّ، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْإِسْتَبْرَقِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا تھا اور سات چیزوں سے ہم کو منع فرمایا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بیمار کی عیادت کرنے، جنازے کے پیچھے چلنے، چھینکنے والے کے جواب میں یرحمک اللہ، کہنے، دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے، سلام پھیلانے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھانے کے بعد کفارہ ادا کرنے کا حکم فرمایا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے کی انگوٹھیوں سے، چاندی میں پینے یا (فرمایا) چاندی کے برتن میں پینے سے، میثر (زین یا کجاوہ کے اوپر ریشم کا گدا) کے استعمال کرنے سے اور قسی (اطراف مصر میں تیار کیا جانے والا ایک کپڑا جس میں ریشم کے دھاگے بھی استعمال ہوتے تھے) کے استعمال کرنے سے اور ریشم ودیباج اور استبرق پہننے سے منع فرمایا تھا۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 1338)

حدیث:

ریشم منع ہے

صحیح حدیث حُذَيْفَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ حُذَيْفَةَ، فَاسْتَسْقَى، فَسَقَاهُ مَجُوسِيٌّ 1339 فَلَمَّا وَضَعَ الْقَدَحَ فِي يَدِهِ رَمَاهُ بِهِ، وَقَالَ: لَوْلاَ أَنِّي نَهَيْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلاَ مَرَّتَيْنِ كَأَنَّهُ يَقُولُ لَمْ أَفْعَلْ هذَا وَلكِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لاَ تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلاَ الدِّيبَاجَ وَلاَ تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلاَ تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا، فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الآخِرَةِ

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلٰی نے بیان کیا کہ ہم لوگ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھے۔ انہوں نے پانی مانگا تو ایک مجوسی نے ان کو پانی (چاندی کے پیالے) میں لا کر دیا۔جب اس نے پیالہ ان کے ہاتھ میں دیا تو انہوں نے پیالہ کو اس پر پھینک کر مارا اور کہا اگر میں نے اسے بارہا اس سے منع نہ کیا ہوتا (کہ چاندی سونے کے برتن میں مجھے کچھ نہ دیا کرو) آگے وہ یہ فرمانا چاہتے تھے کہ تو میں اس سے یہ معاملہ نہ کرتا لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ریشم ودیباج نہ پہنو اور نہ سونے چاندی کے برتن میں کچھ پیو اور نہ ان کی پلیٹوں میں کچھ کھاؤ کیونکہ یہ چیزیں ان (کفار کے لئے) دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1339)

حدیث:

ریشم منع ہے

صحیح حدیث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةَ سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ 1340 اللهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ هذِهِ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ فِي الآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطَى عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رضی الله عنه مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ كَسَوْتَنِيهَا، وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی الله عنه، أَخًا لَهُ، بِمَكَّةَ، مُشْرِكًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (ریشم کا) دھاری دار جوڑا مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر بکتا دیکھا تو کہنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! بہتر ہو اگر آپ اسے خرید لیں اورجمعے کے دن اور وفود جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو ان کی ملاقات کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے پہنا کریں۔اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تو وہی پہن سکتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسی طرح کے کچھ جوڑے آئے تو اس میں سے ایک جوڑا آپ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا۔انھوں نے عرض کی:

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ جوڑا پہنا رہے ہیں، حالانکہ اس سے پہلے عطارد کے جوڑے کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ ایسا فرمایا تھا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اسے تمھیں خود پہننے کے لیے نہیں دیا ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ایک مشرک بھائی کو پہنا دیا جو مکے میں رہتا تھا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1340)

حدیث:

ریشم منع ہے

صحیح حدیث عُمَرَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ مع عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِأَذْرَبِيجَانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ إِلاَّ هكَذَا، وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الإِبْهَامَ قَالَ: فِيمَا عَلِمْنَا أَنَّهُ يَعْنِي الأَعْلاَمَ 1341

ابو عثمان نہدی بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مکتوب آیا۔ہم اس وقت عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ کے ساتھ آذر بائیجان میں تھے (مکتوب میں عزیر تھا)کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کے استعمال سے (مردوں کو) منع کیا ہے سوائے اتنے کے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھے کے قریب کی اپنی دونوں انگلیوں کے اشارے سے اس کی مقدار بتائی۔ابو عثمان نہدی نے بیان کیا کہ ہماری سمجھ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اس سے (کپڑے وغیرہ پر ریشم کے) پھول بوٹے بنانے سے تھی۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1341)

حدیث:

ریشم منع

صحیح حدیث عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَهْدَى إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَلَبِسْتُهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي 1342

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک ریشمی حلہ ہدیہ میں دیا تو میں نے اسے پہن لیا، لیکن جب غصے کے آثار روئے مبارک پر دیکھے تو اسے اپنی (خاندان کی) عورتوں میں پھاڑ کر تقسیم کر دیا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1342)

حدیث:

ریشم منع

صحیح حدیث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا فَلَنْ يَلْبَسَهُ فِي الآخِرَةِ 1343

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد ریشمی لباس دنیا میں پہنے گا وہ آخرت میں اس کو ہرگز نہیں پہن سکے گا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1343)

حدیث:

سونے کی انگوٹھی پہننا منع

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ 1352

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی کے پہننے سے مردوں کو منع فرمایا تھا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1352)

حدیث:

چاندی کی انگوٹھی بھی پھینک دی

صحیح حدیث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه، أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ، يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اصْطَنَعُوا الْخَوَاتِيمَ مِنْ وَرِقٍ وَلَبِسُوهَا فَطَرَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ، فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ 1357

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک دن چاندی کی انگوٹھی دیکھی پھر دوسرے لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوانی شروع کر دیں اور پہننے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی پھینک دی اور دوسرے لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1357)

حدیث:

ریشم مردوں کیلئے منع ہے

صحیح حدیث أَنَسٍ رضی الله عنه، قَالَ: أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةُ سُنْدُسٍ، وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هذَا 1605

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دبیز قسم کے ریشم کا ایک جبہ ہدیہ کے طورپر پیش کیا گیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے استعمال سے مردوں کو منع فرماتے تھے۔صحابہ رضی اللہ عنہ کو بڑی حیرت ہوئی کہ کتنا عمدہ ریشم ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمھیں اس پر حیرت ہے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں۔

(اللؤلؤوالمرجان ،حدیث نمبر: 1605)

باب نمبر۔62

فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے

موضوع کے حوالے سے پہلے متعلقہ احادیث ملاحظہ کریں،اس کے بعد قرآنی دلائل دیے جارہے ہیں:

حدیث:

فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتے ہوں اور اس میں بھی نہیں جس میں مورت ہو

صحیح حدیث أَبِي طَلْحَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلاَ صُورَةُ تَمَاثِيلَ 1363

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتے ہوں اور اس میں بھی نہیں جس میں مورت ہو۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1363)

حدیث:

'فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں (جاندار کی) تصویر ہو

صحیح حدیث أَبِي طَلْحَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ حَدَّثَهُ، وَمَعَ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عُبَيْدُ اللهِ الْخَوْلاَنِيُّ الَّذِي كَانَ فِي حَجْرِ مَيْمُونَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَدَّثَهُمَا زَيْدُ ابْنُ خَالِدٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرٌ: فَمَرِضَ زَيْدُ ابْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا نَحْنُ فِي بَيْتِهِ بِسِتْرٍ فِيهِ تَصَاوِيرُ، فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللهِ الْخَوْلاَنِيِّ: أَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيرِ فَقَالَ: إِنَّهُ قَالَ: إِلاَّ رَقْمٌ فِي ثَوْبٍ، أَلاَ سَمِعْتَهُ قُلْتُ: لاَ قَالَ: بَلَى، قَدْ ذَكَرَهُ 1364

بسر بن سعید نے بیان کیا، اور ان سے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، اور (راوی حدیث) بسر بن سعید کے ساتھ عبید اللہ خولانی بھی روایت حدیث میں شریک ہیں'جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ میمونہ رضی اللہ عنہ کی پرورش میں تھے۔ان دونوں سے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان سے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں (جاندار کی) تصویر ہو۔بسر نے بیان کیا کہ پھر زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیمار پڑے اور ہم ان کی عیادت کیلئے ان کے گھر گئے۔گھر میں ایک پردہ پڑا ہوا تھا اور اس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا'کیا انہوں نے ہم سے تصویروں کے متعلق ایک حدیث نہیں بیان کی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ حضرت زید رضی

اللہ عنہ نے یہ بھی کہا تھا کہ کپڑے پر اگر نقش و نگار ہوں (جاندار کی تصویر نہ ہو) تو وہ اس حکم سے الگ ہے۔ کیا آپ نے حدیث کا یہ حصہ نہیں سنا تھا؟ میں نے کہا کہ نہیں۔انہوں نے بتایا کہ جی ہاں! حضرت زید نے یہ بھی بیان کیا تھا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1364)

حدیث:

تصویر منع ہے

صحیح حدیث عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ، وَقَدْ 1365 سَتَرْتُ بِقِرَامٍ لِي عَلَى سَهْوَةٍ لِي فِيهَا تَمَاثِيلُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهُ، وَقَالَ: أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللهِ قَالَتْ: فَجَعَلْنَاهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہانے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر (غزوۂ تبوک) سے تشریف لائے تو میں نے اپنے گھر کے سائبان پر ایک پردہ لٹکا دیا تھا، اس پر تصویریں تھیں جب آپ نے دیکھا تو اسے کھینچ کے پھینک دیا اور فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ لوگ گرفتار ہوں گے جو اللہ کی مخلوق کی طرح خود بھی بناتے ہیں۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہانے بیان کیا کہ پھر میں نے پھاڑ کر اس پردہ کی ایک یا دو توشک بنا لیں۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1365)

حدیث:

تصویر منع ہے

صحیح حدیث عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ 1366 اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَتُوبُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَالُ هذِهِ النُّمْرُقَةِ قُلْتُ: اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَصْحَابِ هذِهِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعَذَّبُونَ فَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ: إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہانے بیان کیا کہ میں نے ایک گدا خریدا جس پر مورتیں تھیں۔رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر جوں ہی اس پر پڑی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر ہی کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہیں ہوئے۔(عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے تو عرض کی، یارسول اللہ! میں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں اور اس کے رسول صلی

اللہ علیہ وسلم سے معافی مانگتی ہوں۔فرمایئے مجھ سے کیا غلطی ہوئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ گدا کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لیے خریدا ہے، تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس سے ٹیک لگائیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن اس طرح کی مورتیں بنانے والے لوگ قیامت کے دن عذاب کیے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ تم لوگوں نے جس چیز کو بنایا اسے زندہ کر کے دکھاؤ۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جن گھروں میں مورتیں ہوتی ہیں (رحمت کے) فرشتے ان میں داخل نہیں ہوتے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1366)

حدیث:

تصویر

صحیح حدیث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هذِهِ الصُّوَرَ 1367 يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ یہ مورتیں بناتے ہیں انہیں قیامت کے دن عذاب کیا جائے گا (اور) ان سے کہا جائے گا کہ جس کو تم نے بنایا ہے اب اس میں جان بھی ڈالو۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1367)

حدیث:

تصویر

صحیح حدیث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا 1368 عِنْدَ اللهِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الْمُصَوِّرُونَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے پاس قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کو سخت سے سخت تر عذاب ہو گا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1368)

حدیث:

تصویر

صحیح حدیث ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا 1369 عَبَّاسٍ إِنِّي إِنْسَانٌ إِنَّمَا مَعِيشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدِي، وَإِنِّي أَصْنَعُ هذِهِ التَّصَاوِيرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لاَ أُحَدِّثُكَ إِلاَّ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فَإِنَّ اللهَ مُعَذِّبُهُ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا أَبَدًا فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيدَةً، وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ: وَيْحَكَ إِنْ أَبَيْتَ إِلاَّ أَنْ تَصْنَعَ، فَعَلَيْكَ بِهذَا الشَّجَرِ، كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ

سعید بن ابو الحسن صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہماکی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہا کہ اے ابو عباس! میں ان لوگوں میں سے ہوں، جن کی روزی اپنے ہاتھ کی صنعت پر موقوف ہے اور میں یہ مورتیں بناتا ہوں۔ابن عباس رضی اللہ عنہمانے اس پر فرمایا کہ میں تمھیں صرف وہی بات بتلاؤں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔انھوں نے کہا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا کہ جس نے بھی کوئی مورت بنائی تو اللہ تعالیٰ اسے اس وقت تک عذاب کرتا رہے گا جب تک وہ شخص اپنی مورت میں جان نہ ڈال دے اور وہ کبھی اس میں جان نہیں ڈال سکتا (یہ سن کر اس شخص کا سانس چڑھ گیا اور چہرہ زرد پڑ گیا۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہمانے فرمایا کہ افسوس! اگر تم مورتیں بنانی ہی چاہتے ہو تو ان درختوں کی اور ہر اس چیز کی جس میں جان نہ ہو مورتیں بنا سکتے ہو۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1369)

حدیث:

تصویر

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ، فَرَأَى أَعْلاَهَا مُصَوِّرًا 1370 يُصَوِّرُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي، فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً، وَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً

ابوزرعہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ میں (مروان بن حکم کے گھر میں) گیا تو انہوں نے چھت پر ایک مصور کو دیکھا جو تصویر بنا رہا تھا، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے (اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے) اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو گا جو میری مخلوق کی طرح پیدا کرنے چلا ہے اگر اسے یہی گھمنڈ ہے تو اسے چاہئے کہ ایک دانہ پیدا کرے، ایک چیونٹی پیدا کرے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1370)

تصویر کے جائز ہونے کیلئے ایک مسلمان کیلئے قرآنِ مجید کی سورۃ سبا 34 آیت نمبر 13 ہی کافی ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ خدا کے ایک جلیل القدر پیغمبر حضرت سلیمان علیہ السلام، جنّات سے تصویریں بنواتے تھے۔ قرآن میں ہے :

قرآن:

يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِن مَّحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَّاسِيَاتٍ ۚ اعْمَلُوا آلَ دَاوُودَ شُكْرًا ۚ وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ (13/34)

ترجمہ: "وہ (جنّات) جو وہ (حضرت سلیمان علیہ السلام) چاہتے وہ اُس کیلئے قلعے بناتے اور تصویریں (مورتیاں) اور حوض جیسے لگن اور ایک جگہ جمی ہوئی (دیگیں)، اے خاندانِ داؤد! تم شکر بجالا کر عمل کرو اور میرے بندوں میں شکر گزار تھوڑے ہیں۔"

{سورۃ سبا 34 آیت نمبر 13}

تصویر کے بارے میں اصل اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اِس میں اللہ تعالیٰ کی صفتِ خلق سے مماثلت پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی بنائی اور پیدا کی ہوئی چیزوں کی تصویر بنانا ہر گز صفتِ خلق سے مماثلت پیدا کرنا نہیں کیونکہ ہم جو تصویر بناتے یا کھینچتے ہیں وہ تخلیق نہیں بلکہ تقلید ہے مثلاً سورۃ الفاتحہ کی آیات جیسی کوئی آیت بنانے کی کوشش کرنا تو اللہ تعالیٰ کی صفتِ خلق سے مماثلت پیدا کرنا ہے لیکن اگر کوئی شخص سورۃ الفاتحہ کی نقل کرے یا اِس کی عکسی تصویر لے تو یہ اللہ کی صفتِ خلق سے مماثلت پیدا کرنا نہیں کہلاتا۔ اِسی طرح انسانی آنکھ کی پیوند کاری، خدا کی صفتِ خلق سے مماثلت نہیں کیونکہ اللہ نے آنکھ کو تخلیق کیا جبکہ ڈاکٹر آنکھ کی تخلیق نہیں کرتا بلکہ اللہ کے عطا کردہ علم کے مطابق صفتِ تقلید سے کام لیتا ہے۔

علاوہ ازیں اُوپر بیان کی گئیں احادیث میں بے شمار قابلِ اعتراض نقاط موجود ہیں لیکن اِن سب کو احاطۂ تحریر میں لانا غیر ضروری معلوم ہوتا ہے، بطور مثال ایک دو باتیں پیشِ خدمت ہیں :

اوپر چند احادیث میں آپ نے پڑھا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویر ہو!

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے بارے میں فرمایا ہوا ہے کہ: لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ {6/66} "اللہ اِن (فرشتوں) کو جو حکم دیتا ہے وہ اُس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا اُنہیں حکم دیا جاتا ہے۔" {سورۃ التحریم 66 آیت نمبر 6} اِس آیت کی روشنی میں یہ کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتے کو حکم دے کہ یہ پیغام لے جاؤ اور میرے نبی کو پہنچا دو لیکن فرشتہ تصویریں دیکھ کر واپس چلا جائے۔ کیا ایسی روایات میں اللہ تعالیٰ کے رُتبے کو کم کرنے کی کوشش نہیں کی گئی کہ خدا کو نعوذ باللہ اِس بات کا علم ہی نہ تھا کہ اُس کے فرشتے تصویروں والے گھر میں جانے کی طاقت نہیں رکھتے۔

میک اپ کرنے والی پر لعنت

قرآن میں ہے :

قران:

قُلۡ مَنۡ حَرَّمَ زِيۡنَةَ اللّٰهِ الَّتِىۡۤ اَخۡرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزۡقِ‌ؕ قُلۡ هِىَ لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا خَالِصَةً يَّوۡمَ الۡقِيٰمَةِ‌ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ(32/7)

ترجمہ:'' (اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم !)آپ فرمادیں کس نے حرام کی ہے اللہ کی (وہ)زینت جو اس نے اپنے بندوں کیلئے نکالی (پیدا کی)ہے،اور پاک رزق،یہ دنیا کی زندگی میں اُن لوگوں کیلئے ہے جو ایمان لائے اور قیامت کے دن تو خاص طور پر انہیں کیلئے ہے،اسی طرح ہم آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں صاحبانِ علم کیلئے۔''

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر7 آیت نمبر32}

یہاں تک کہ مسجد میں بھی زینت اختیار کر کے آنے کا حکم دیا :

قران:

يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِيۡنَتَكُمۡ عِنۡدَ كُلِّ مَسۡجِدٍ وَّكُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا وَلَا تُسۡرِفُوۡا‌ ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُسۡرِفِيۡنَ(31/7)

ترجمہ:'' اے اولادِ آدم !اپنی زینت ہر نماز کے وقت اختیار کرو،اور کھاؤاور پیو،اور بے جا خرچ نہ کرو،بے شک اللہ فضول خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔''

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر7 آیت نمبر31}

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں زینت اختیار کرنے سے منع نہیں فرمایا،بلکہ عورتوں کیلئے زینت کو ظاہر کرنے کیلئے حدود و قیود مقرر کی ہیں چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قران:

وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَاءِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَاءِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ (31/24)

ترجمہ: ”عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں پر، یا اپنے باپ، یا اپنے خسر، یا اپنے بیٹوں، یا اپنے شوہر کے بیٹوں، یا اپنے بھائیوں پر، اپنے بھتیجوں پر، اپنے بھانجوں یا اپنی مسلمان عورتوں یا اپنی کنیزوں یا وہ خدمت گار مرد جو (عورتوں سے) غرض نہ رکھنے والے ہوں، یا وہ لڑکے جو ابھی واقف نہیں عورتوں کے پردے (کے معاملات) سے۔“

{سورۃ النور سورہ نمبر 24 آیت نمبر 31}

اس کے برعکس سنن اللؤلؤ والمرجان میں لکھا ہے :

حدیث:

میک اپ کرنے والی پر لعنت

صحیح حدیث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ، وَالْمُوتَشِمَاتِ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ 1377 لِلْحُسْنِ، الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ، يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ فَجَاءَتْ، فَقَالَتْ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ فَقَالَ: وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ هُوَ فِي كِتَابِ اللهِ فَقَالَتْ: لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَالَ: لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ، لَقَدْ وَجَدْتِيهِ أَمَا قَرَأْتِ (وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ، وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا) قَالَتْ: بَلَى قَالَ: فَإِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْهُ قَالَتْ: فَإِنِّي أَرَى أَهْلَكَ يَفْعَلُونَهُ قَالَ: فَاذْهَبِي، فَانْظُرِي فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ، فَلَمْ تَرَ مِنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا فَقَالَ: لَوْ كَانَتْ كَذَلِكَ مَا جَامَعَتْنَا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں اور گودوانے والیوں پر لعنت بھیجی ہے۔چہرے کے بال اُکھاڑنے والیوں اور حسن کے لیے آگے کے دانتوں میں کشادگی کرنے والیوں پر لعنت بھیجی ہے کہ یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی صورت میں تبدیلی کرتی ہیں۔عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ کلام قبیلہ بنی اسد کی ایک عورت کو معلوم ہوا جو ام یعقوب کے نام سے معروف تھی وہ آئی اور کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے اس اس طرح کی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے؟ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا آخر کیوں نہ میں انہیں لعنت کروں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور جو کتاب اللہ کے حکم کے مطابق ملعون ہے۔اس عورت نے کہا کہ قرآن مجید تو میں نے بھی پڑھا ہے لیکن آپ جو کچھ کہتے ہیں میں نے تو اس میں کہیں یہ بات نہیں دیکھی۔انہوں نے کہا کہ اگر تم نے بغور پڑھا ہوتا تو تمہیں ضرور مل جاتا، کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی کہ ”رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں جو کچھ دیں لے لیا کرو اور جس سے تمہیں روک دیں رک

جایا کرو۔'' اس نے کہا کہ پڑھی ہے۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزوں سے روکا ہے۔اس پر اس عورت نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ کی بیوی بھی ایسا کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اچھا جاؤ اور دیکھ لو۔وہ عورت گئی اور اس نے دیکھا لیکن اس طرح کی ان کے یہاں کوئی معیوب چیز اسے نہیں ملی۔پھر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میری بیوی اسی طرح کرتی تو بھلا وہ میرے ساتھ رہ سکتی تھی؟ ہر گز نہیں۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1377)

حدیث:

بنی اسرائیل کیوں تباہ ہوئے

صحیح حدیث مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، عَامَ حَجَّ، عَلَى الْمِنْبَرِ، فَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ، وَكَانَتْ فِي يَدَىْ حَرَسِيٍّ فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَنْهى عَنْ مِثْلِ هذِهِ، وَيَقُولُ: إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ 1378

حمید بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ میں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے سنا جس سال جب وہ حج کے لیے گئے ہوئے تھے تو منبر نبوی پر کھڑے ہو کر انہوں نے پیشانی کے بالوں کا ایک گچھا لیا جو ان کے چوکیدار کے ہاتھ میں تھا اور فرمایا اے مدینہ والو! تمہارے علماء کدھر گئے یعنی کیا تم کو منع کرنے والے علماء ختم ہو گئے؟ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے اس طرح (بال جوڑنے کی) ممانعت فرمائی تھی اور فرمایا تھا کہ بنی اسرائیل پر بربادی اس وقت آئی جب (شریعت کے خلاف) ان کی عورتوں نے اس طرح بال سنوارنے شروع کر دیئے تھے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1378)

حدیث:

وگ لگانے والی پر لعنت

صحیح حدیث أَسْمَاءَ، قَالَتْ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَتِي أَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَامَّرَقَ شَعْرُهَا، وَإِنِّي زَوَّجْتُهَا، أَفَأَصِلُ فِيهِ فَقَالَ: لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصولَةَ 1375

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یارسول اللہ!میری لڑکی چیچک نکلی، اور اس سے اس کے بال جھڑ گئے۔میں اس کی شادی بھی کر چکی ہوں تو کیا

اس کے سر میں مصنوعی بال لگا دوں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے مصنوعی بال لگانے والی اور جس کے لگایا جائے، دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1375)

حدیث:

وگ لگانے والی پر لعنت

صحیح حدیث عَائِشَةَ، أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَتَهَا، فَتَمَعَّطَ شَعَرُ رَأْسِهَا فَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَتْ: إِنَّ زَوْجَهَا أَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ فِي شَعَرِهَا، فَقَالَ: لاَ، إِنَّهُ قَدْ لُعِنَ الْمُوصِلاَتُ 1376

عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ انصار کی ایک خاتون نے اپنی بیٹی کی شادی کی تھی۔اس کے بعد لڑکی کے سر کے بال بیماری کی وجہ سے اڑ گئے تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا اور کہا کہ اس کے شوہر نے اس سے کہا ہے کہ اپنے بالوں کے ساتھ (دوسرے مصنوعی بال) جوڑ لئے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ ایسا تو ہر گز مت کر کیونکہ (مصنوعی بال سر پر رکھ کر جو جوڑے تو)ایسے بال جوڑنے والیوں پر لعنت کی گئی ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1376)

نام پر نام رکھو لیکن کنیت پر کنیت نہ رکھو

حدیث:

نام پر نام رکھو لیکن کنیت پر کنیت نہ رکھو

صحیح حدیث أَنَس رضی اللہ عنہ، قَالَ: دَعَا رَجُلٌ بِالْبَقِيعِ، يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَمْ أَعْنِكَ قَالَ: سَمُّوا بِاسْمِي وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي 1380

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے بقیع میں (کسی کو) پکارا ''اے ابوالقاسم!'' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا، تو اس شخص نے کہا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پکارا، اس دوسرے آدمی کو پکارا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے نام پر نام رکھا کرو، لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1380)

حدیث:

نام پر نام رکھو لیکن کنیت پر کنیت نہ رکھو

صحیح حدیث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلاَمٌ، فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الأَنْصَارُ: لاَ نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ، وَلاَ نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ وُلِدَ لِي غُلاَمٌ، فَسَمَّيْتُهُ الْقَاسِمَ، فَقَالَتِ الأَنْصَارُ: لاَ نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ، وَلاَ نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحْسَنَتِ الأَنْصَارُ، سَمُّوا بِاسْمِي، وَلاَ تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي، فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ 1381

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمارے قبیلہ میں ایک شخص کے یہاں بچہ پیدا ہوا، تو انہوں نے اس کا نام قاسم رکھا، انصار کہنے لگے کہ ہم تمہیں ابوالقاسم کہہ کر کبھی نہیں پکاریں گے اور ہم تمہاری آنکھ ٹھنڈی نہیں کریں گے۔یہ سن کر وہ انصاری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ! میرے گھر ایک بچہ پیدا ہوا ہے۔میں نے اس کا نام قاسم رکھا ہے تو انصار کہتے ہیں ہم تیری کنیت ابوالقاسم نہیں پکاریں گے اور تیری آنکھ ٹھنڈی نہیں کریں گے۔آپصلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار نے ٹھیک کہا ہے میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کنیت مت رکھو، کیونکہ قاسم میں ہوں۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1381)

حدیث:

نام پر نام رکھو لیکن کنیت پر کنیت نہ رکھو

صحیح حدیث جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلاَمٌ، فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ، فَقُلْنَا: لاَ نَكْنِيكَ أَبَا 1382 الْقَاسِمِ وَلاَ كَرَامَةَ فَأُخْبِرَ النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمنِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک صاحب کے یہاں بیٹا پیدا ہوا تو انہوں نے اس کا نام ''قاسم'' رکھا۔ہم نے ان سے کہا کہ ہم تم کو ابوالقاسم کہہ کر نہیں پکاریں گے (کیونکہ ابو القاسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت تھی) اور نہ ہم تمہاری عزت کے لئے ایسا کریں گے۔ان صاحب نے اس کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمن رکھ لے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1382)

حدیث:

نام پر نام رکھو لیکن کنیت پر کنیت نہ رکھو

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُّوا بِاسْمِي وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي 1383

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1383)

درج بالا روایتوں میں حضور ﷺ کے نام پر نام رکھنے کی اجازت دی گئی ہے لیکن کنیت پر کنیت رکھنے سے منع کیا گیا ہے جبکہ درج ذیل روایتوں میں کوئی اور ہی کہانی ڈالی جارہی ہے، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

میرے نام پر نام اور کنیت پر کنیت رکھ لو۔

'' محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اگر آپ کے بعد میرے گھر کوئی لڑکا پیدا ہو تو میں اس کا نام آپ کے نام پر اور اس کی کنیت آپ کی کنیت پر رکھ لوں؟ فرمایا ہاں۔''

{سنن ابوداؤد، جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1532 صفحہ نمبر 556}

حدیث:

نام پر نام اور کنیت پر کنیت رکھنے سے کس نے منع کیا ہے؟

’’ صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میرے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام میں نے محمد رکھا ہے اور اس کی کنیت ابوالقاسم رکھی ہے چنانچہ مجھے بتایا گیا کہ آپ اسے ناپسند فرماتے ہیں، فرمایا کہ کس چیز نے میرے نام کو حلال کیا اور میری کنیت کو حرام کیا یا کس چیز نے میری کنیت کو حرام کیا اور میرے نام کو حلال کیا۔‘‘

{سنن ابوداؤد، جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1533 صفحہ نمبر 556}

حدیث:

علیؓ نے پوچھا کہ میں اپنے بیٹے کا نام اور کنیت آپ کے نام اور کنیت پر رکھ لوں؟ فرمایا: ہاں۔

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فِطْرٌ، عَنْ مُنْذِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ يَقُولُ: كَانَتْ رُخْصَةً لِعَلِيٍّ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ وُلِدَ لِي بَعْدَكَ أُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ، وَأُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ؟ قَالَ: "نَعَمْ.

محمد ابن الحنفیہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لیے رخصت تھی (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اور کنیت رکھیں) انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! اگر آپ کے بعد میرا کوئی بیٹا ہو تو کیا میں اس کا نام اور کنیت آپ کے نام اور کنیت پر رکھ لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’ہاں‘‘۔

(الادب المفرد، حدیث نمبر: 843)

باب نمبر۔65

السلام علیکم

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

قرآن:

وَإِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِأَحْسَنَ مِنْهَآ أَوْ رُدُّوْهَا ط إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا (86/4)

اور جب کوئی تمہیں سلام کرے تو تم اس سے بہتر سلام کرو یا وہی لوٹا دو۔

(سورۃ النساء 4آیت86)

اللہ فرماتا ہے کہ جب کوئی بھی انسان خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم تمہیں سلام کرے تو تم اس سے بہتر جواب دو یا اس جیسا۔قرآن نے غیر مسلموں کو سلام کرنے سے منع نہیں کیا،فرمایا کہ دوسروں کے گھر جاؤتو انہیں سلام کیا کرو تو ضروری نہیں کہ دوسروں کے گھر صرف مسلمانوں کے ہوتے ہیں،ایک مسلمان کسی غیر مسلم کے گھر بھی جا سکتا ہے:

قرآن:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٢٧﴾

ایمان والو خبردار اپنے گھروں کے علاوہ کسی کے گھر میں داخل نہ ہونا جب تک کہ صاحبِ خانہ سے اجازت نہ لے لو اور انہیں سلام نہ کر لو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے کہ شاید تم اس سے نصیحت حاصل کر سکو۔

(سورۃالنور24،آیت نمبر27)

قرآن:

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا

جو تمہیں سلام کرے اسے نہ کہو کہ تم مسلمان نہیں ہو۔

(سورۃالنسا4،آیت نمبر94)

جبکہ اللؤلؤوالمرجان میں ہے کہ:

حدیث:

سلام کا جواب آدھا دو

صحیح حدیث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ 1398 أَهْلُ الْكِتَابِ، فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم اس کے جواب میں صرف ”وعلیکم“ کہو۔“

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1398)

باب نمبر۔66

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جادو کر دیا گیا

کفارِ مکہ کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم جادُو زدہ ہیں، اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا :

قران:

اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا (47/17)

" یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم اُس کی تابعداری میں لگے ہوئے ہو جن پر جادُو کر دیا گیا ہے۔"

{سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 47}

قران:

وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا (8/25)

" اُن ظالموں نے کہا کہ تم ایسے آدمی کے پیچھے ہو لیے جو جادُو زدہ ہے۔"

{سورۃ الفرقان سورہ نمبر 25 آیت نمبر 8}

اِس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا دفاع کرتے ہوئے فرمایا :

قران:

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا (48/17)

" دیکھیں تو سہی آپؐ کیلئے کیا کیا مثالیں بیان کرتے ہیں پس وہ بہک رہے ہیں، اب تو راہ پانا اِن کے بس میں نہیں رہا۔"

{سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 48}

دوسری جگہ فرمایا :

قران:

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا (9/25)

"خیال تو کیجیے کہ یہ لوگ آپؐ کی نسبت کیسی کیسی باتیں بناتے ہیں، پس جس سے خود ہی بہک رہے ہیں اور کسی طرح راہ پر نہیں آ سکتے۔"

{سورۃ الفرقان سورہ نمبر 25 آیت نمبر 9}

اِن آیات کا ماحصل :

1۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے جاؤو زدہ ہونے کی تردید کی۔

2۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو جاؤو زدہ کہنا کفّار کا طریقہ ہے۔

3۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو جاؤو زدہ کہنے والا کبھی بھی ہدایت نہیں پا سکے گا۔

دوسری طرف اللؤلؤ والمرجان میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سحر زدہ ہو گئے تھے، ملاحظہ کیجیے حدیث :

حدیث :

حضور ﷺ پر جادو کر دیا گیا

صحيح حديث عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحِرَ، حَتَّى كَانَ يَرَى أَنَّهُ يَأْتِي النِّسَاءَ **1412** وَلاَ يَأْتِيهِنَّ قَالَ سُفْيَانُ (أَحَدُ رِجَالِ السَّنَدِ) وَهذَا أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ السِّحْرِ إِذَا كَانَ كَذَا فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَعَلِمْتِ أَنَّ اللهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ أَتَانِي رَجُلاَنِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي، وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلآخَرِ: مَا بَالُ الرَّجُلِ قَالَ: مَطْبُوبٌ قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ: لَبِيدُ ابْنُ أَعْصَمَ، رَجُلٌ مِنْ زُرَيْقٍ، حَلِيفٌ لِيَهُودَ، كَانَ مُنَافِقًا قَالَ: وَفِيمَ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ قَالَ: وَأَيْنَ قَالَ: فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ تَحْتَ رَعُوفَةٍ، فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ قَالَتْ: فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِئْرَ حَتَّى اسْتَخْرَجَهُ فَقَالَ: هذِهِ الْبِئْرُ الَّتِي أُرِيتُهَا وَكَأَنَّ [ص:60] مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ، وَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ قَالَ: فَاسْتُخْرِجَ قَالَتْ: فَقُلْتُ أَفَلاَ، أَيْ تَنَشَّرْتَ فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ فَقَدْ شَفَانِي، وَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ شَرًّا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہانے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا گیا تھا اور اس کا آپ پر یہ اثر ہوا تھا کہ آپ کو خیال ہوتا کہ آپ نے ازواج مطہرات علیہ السلام میں سے کسی کے ساتھ ہم بستری کی ہے حالانکہ آپ نے کی نہیں ہوتی تھی۔سفیان ثوری(سند کے ایک راوی) نے بیان کیا کہ یہ جادو کی سب سے سخت قسم ہے جب اس کا یہ اثر ہوا، پھر آپصلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! تمہیں معلوم ہے اللہ تعالیٰ سے جو بات میں نے پوچھی تھی اس کا جواب اس نے کب کا دے دیا ہے۔میرے پاس دو فرشتے آئے ایک میرے سر کے پاس کھڑا ہو گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس۔جو فرشتہ میرے سر کی طرف کھڑا تھا اس نے دوسرے سے کہا

ان صاحب کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ان پر جادو کر دیا گیا ہے۔ پوچھا کہ کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے یہ یہودیوں کے حلیف بنی زریق کا ایک شخص تھا اور منافق تھا۔ سوال کیا کہ کس چیز میں ان پر جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ کنگھے اور بال میں۔ پوچھا جادو ہے کہاں؟ جواب دیا کہ نر کھجور کے خوشے میں جو ذروان کے کنوئیں کے اندر رکھے ہوئے پتھر کے نیچے دفن ہے۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور جادو اندر سے نکالا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی وہ کنواں ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا اس کا پانی مہندی کے عرق جیسا رنگین تھا اور اس کے کھجور کے درختوں کے سر شیطانوں کے سروں جیسے تھے۔ بیان کیا کہ پھر وہ جادو کنویں میں سے نکالا گیا، عائشہ رضی اللہ عنہانے بیان کیا کہ میں نے کہا کہ آپ نے اس جادو کا توڑ کیوں نہیں کرایا۔ فرمایا: ہاں اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی اب میں لوگوں میں ایک شور ہونا پسند نہیں کرتا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1412)

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو جادو کے زیر اثر تسلیم کرنے سے پورے کا پورا دین ہی مشکوک ہو جاتا ہے، کیا پتا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کتنے احکامات جادو کے زیر اثر صادر فرمائے؟ اس دوران جو قرآن نازل ہوا، کیا وہ واقعی قرآن تھا یا جادو زدہ ہونے کی وجہ سے وہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے منتشر خیالات تھے، انہی وجوہات کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے جادو زدہ ہونے کی نفی فرمادی۔

جھاڑ پھونک

اللہ کریم نے دنیا کے تمام انسانوں کی ہدایت کیلئے قرآن نازل کیا(سورۃ البقرۃ2،آیت۔185)، لیکن مذہبی پیشوائیت نے قرآن کے انقلاب آفریں پیغام کو دبانے اور اس سے چند دنیاوی مفادات حاصل کرنے کی خاطر جنتر منتر کی کتاب بنا دیا، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

قران:

وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ط(44/5)

"میری آیتوں کو تھوڑے مول پر نہ بیچو۔"

{سورۃ المائدۃ سورہ نمبر5 آیت نمبر44}

قران:

وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ز(41/2)

ترجمہ:"میری آیتوں کو تھوڑے مول پر نہ بیچو۔"

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر41}

ایک جگہ فرمایا :

قران:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا لا اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ صلے ج وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (174/2)

ترجمہ:"بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کی اُتاری ہوئی کتاب چھُپاتے ہیں اور اسے تھوڑی تھوڑی سی قیمت پر بیچتے ہیں، یقین مانو کہ یہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے بات بھی نہ کرے گا، نہ ان کو پاک کرے گا بلکہ ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔"(سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر174)

تھوڑے مول پر نہ بیچو" کا یہ مطلب نہیں کہ زیادہ معاوضہ مل جائے تو مہنگے داموں فروخت کر دو،اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں دنیا کی" ہر چیز کو آخرت کے مقابلے میں "قلیل" کہا ہے۔چنانچہ ارشاد ہوتا ہے :

قران:

قُلۡ مَتَاعُ الدُّنۡيَا قَلِيۡلٌ‌ۚ ج(77/4)

"آپؐ فرمادیں دنیا کا فائدہ تھوڑا ہے۔"

قران:

اَرَضِيۡتُمۡ بِالۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا مِنَ الۡاٰخِرَةِ‌ ج فَمَا مَتَاعُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا فِى الۡاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيۡلٌ (38/9)

ترجمہ:"کیا تم نے آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا؟ سو(کچھ بھی) نہیں ہے زندگی کا سامان آخرت کے مقابلہ میں مگر قلیل۔"(سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 38)

لہٰذا مطلب یہ ہے کہ دنیاوی مفاد حاصل کرنے کیلئے دین فروشی مت کرو۔لیکن اللؤلؤ والمرجان کی درج ذیل حدیث میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس جرم کا مرتکب ٹھہرایا جارہا ہے۔(نقلِ کفر کفر نہ باشد)۔

حدیث:

حضور ﷺ قرآنی سورتیں پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے تھے

صحيح حديث عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ، إِذَا اشْتَكَى، يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمَعَوِّذَاتِ، 1415 وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ، وَأَمْسَحُ بِيَدِهِ، رَجَاءَ بَرَكَتِهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہانے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار پڑتے تو معوذات کی سورتیں پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے (اس طرح کہ ہوا کے ساتھ کچھ تھوک بھی نکلتا) پھر جب (مرض الموت میں) آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں ان سورتوں کو پڑھ کر برکت کی امید میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں کو آپ کے جسد مبارک پر پھیرتی تھی۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1415)

حدیث:

حضور ﷺ نے دم کرنے کی اجازت دی ہے

صحیح حدیث عَائِشَةَ عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ فَقَالَتْ: رَخَّصَ 1416 النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّقْيَةَ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ

اسود بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے زہریلے جانور کے کاٹنے میں دم کرنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہر زہریلے جانور کے کاٹنے میں دم کرنے کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1416)

حدیث:

حضور ﷺ نے دم کرنا سکھایا

صحیح حدیث عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ أَمَرَ أَنْ يُسْتَرْقَى مِنَ الْعَيْنِ 1418

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا یا (آپ نے اس طرح بیان کیا کہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ نظر بد لگ جانے پر معوذتین سے دم کر لیا کرو۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1418)

حدیث:

حضور ﷺ نے دم کرنے کا حکم دیا

صحیح حدیث أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً، فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ: 1419 اسْتَرْقُوا لَهَا، فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں ایک لڑکی دیکھی جس کے چہرے پر (نظر بد لگنے کی وجہ سے) کالے دھبے پڑ گئے تھے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر دم کرا دو کیونکہ اسے نظر بد لگ گئی ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1419)

حدیث:

دم اور میرا حصہ

صحیح حدیث أَبِي سَعِيدٍ رضی الله عنه، قَالَ: انْطَلَقَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي سَفْرَةٍ 1420 سَافَرُوهَا، حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، فَاسْتَضَافُوهُمْ، فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ، فَلُدِغَ سَيِّدُ ذلِكَ الْحَيِّ، فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ، لاَ يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْ أَتَيْتُمْ هؤُلاَءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ نَزَلُوا، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ

بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا: يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ وَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ، لاَ يَنْفَعُهُ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَعَمْ وَاللهِ إِنِّي لأَرْقِي، وَلَكِنْ وَاللهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُونَا، فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلاً فَصَالَحُوهُمْ عَلَى قَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ فَانْطَلَقَ يَتْفِلُ عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ (الْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) فَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَانْطَلَقَ يَمْشِي وَمَا بِهِ قَلَبَةٌ قَالَ: فَأَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اقْسِمُوا فَقَالَ الَّذِي رَقَى لاَ تَفْعَلُوا، حَتَّى نَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِي كَانَ، فَنَنْظُرَ مَا يَأْمُرُنَا فَقَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ: وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ ثُمَّ قَالَ: قَدْ أَصَبْتُمْ، اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہ م سفر میں تھے۔دورانِ سفر میں وہ عرب کے ایک قبیلے پر اترے۔صحابہ نے چاہا کہ قبیلہ والے انھیں اپنا مہمان بنا لیں، لیکن انھوں نے مہمانی نہیں کی، بلکہ صاف انکار کر دیا۔اتفاق سے اسی قبیلہ کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا، قبیلہ والوں نے ہر طرح کی کوشش کر ڈالی، لیکن ان کا سردار اچھا نہ ہوا۔ان کے کسی آدمی نے کہا کہ چلو ان لوگوں سے بھی پوچھیں جو یہاں آکر اترے ہیں۔ممکن ہے کوئی دم جھاڑ کی چیز ان کے پاس ہو۔چنانچہ قبیلہ والے ان کے پاس آئے اور کہا کہ بھائیو! ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے۔اس کے لیے ہم نے ہر قسم کی کوشش کر ڈالی لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔کیا تمھارے پاس کوئی چیز دم کرنے کی ہے؟ ایک صحابی نے کہا کہ قسم اللہ کی! میں اسے جھاڑ دوں گا، لیکن ہم نے تم سے میزبانی کے لیے کہا تھا اور تم نے اس سے انکار کر دیا۔اس لیے میں بھی اجرت کے بغیر نہیں جھاڑ سکتا، آخر بکریوں کے ایک گلے پر ان کا معاملہ طے ہوا۔وہ صحابی وہاں گئے اور ”الحمدللہ رب العالمین“ پڑھ پڑھ کر دم کیا۔ایسا معلوم ہوا جیسے کسی کی رسی کھول دی گئی ہو۔وہ سردار اٹھ کر چلنے لگا، تکلیف اور درد کا نام و نشان بھی باقی نہیں تھا۔بیان کیا کہ پھر انھوں نے طے شدہ اجرت صحابہ کو ادا کر دی۔ کسی نے کہا کہ اسے تقسیم کر لو، لیکن جنھوں نے جھاڑا تھا، وہ بولے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر پہلے ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کر لیں اس کے بعد دیکھیں گے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حکم دیتے ہیں۔چنانچہ سب حضرات رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تم کو کیسے معلوم ہوا کہ سورت فاتحہ بھی ایک رقیہ ہے؟ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا۔اسے تقسیم کر لو اور ایک میرا حصہ بھی لگاؤ۔یہ فرما کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1420)

باب نمبر۔68

چھوت

بیکٹیریا، وائرس، اور جراثیم وغیرہ کی حیثیت آج کی جدید میڈیکل سائنس میں تسلیم شدہ ہے اور ان کی وجہ سے مختلف بیماریوں کا ایک انسان یا جانور سے دوسرے انسان یا جانور کو لگ جانا ایک حقیقتِ ثابتہ ہے، قرآن میں ہے کہ :

قران:

وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ (80/26)

ترجمہ: "مرض سے شفا، خدا کے قانون کے مطابق عمل (علاج) کرنے سے ملتی ہے۔"

(مفہوم سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر26 آیت نمبر80)

اس لحاظ سے چھوت کی کسی بیماری میں مبتلا انسان یا جانور سے الگ رہنا، بیماری سے بچنے کی ایک تدبیر ہے جو کہ قرآن کے منشا کے عین مطابق ہے لیکن اللؤلؤ والمرجان میں لکھا ہے :

حدیث:

چھوت کی بیماری کچھ نہیں

صحيح حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ عَدْوَى وَلاَ صَفَرَ وَلاَ هَامَةَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا بَالُ إِبِلِي تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ، فَيَأْتِي الْبَعِيرُ الأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ بَيْنَهَا فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ: فَمَنْ أَعْدَى الأَوَّلَ 1435

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امراض میں چھوت چھات، صفر اور الو کی نحوست کی کوئی اصل نہیں اس پر ایک اعرابی بولا: یا رسول اللہ! پھر میرے اونٹوں کو کیا ہو گیا کہ وہ جب تک ریگستان میں رہتے ہیں تو ہرنوں کی طرح (صاف اور خوب چکنے) رہتے ہیں، پھر ان میں ایک خارش والا اونٹ آ جاتا ہے اور ان میں گھس کر انہیں بھی خارش لگا جاتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا لیکن یہ بتاؤ کہ پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 1435)

حدیث:

کوئی شخص اپنے بیمار اونٹوں کو کسی کے صحت مند اونٹوں میں نہ لے جائے

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يُورِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ 1436

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے بیمار اونٹوں کو کسی کے صحت مند اونٹوں میں نہ لے جائے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1436)

حدیث:

چھوت لگنا کوئی چیز نہیں ہے

صحیح حدیث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ عَدْوَى وَلاَ طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ قَالُوا: وَمَا الْفَأْلُ قَالَ: كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ 1437

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوت لگنا کوئی چیز نہیں ہے اور بدشگونی نہیں ہے، البتہ نیک فال مجھے پسند ہے۔صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا نیک فال کیا ہے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ اچھی بات منہ سے نکالنا یا کسی سے سن لینا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1437)

حدیث:

چھوت کی بیماری کوئی نہیں

صحیح حدیث ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ عَدْوَى وَلاَ طِيَرَةَ، وَالشُّؤْمُ فِي ثَلاَثٍ: فِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالدَّابَّةِ 1439

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امراض میں چھوت چھات کی اور بدشگونی کی کوئی اصل نہیں اور اگر نحوست ہوتی تو یہ صرف تین چیزوں میں ہوتی۔عورت میں، گھر میں اور گھوڑے میں۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1439)

نحوست

نحس عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب نامبارک، ناخوشگوار واقعہ، کسی بھی قسم کی مصیبت وغیرہ ہے۔ ہمارے ہاں عام طور پر یہ عقیدہ پایا جاتا ہے کہ فلاں دِن، ساعت، مکان، عورت یا کوئی چیز منحوس ہے۔ یہ عقیدہ قرآنی تعلیم کے خلاف ہے اور توہم پرستی ہے۔ دِن اور ساعتیں سب خدا کی پیدا کردہ ہیں، یہ بذاتِ خود نہ منحوس ہیں اور نہ سعید۔ بلکہ اِن کا منحوس یا سعید ہونا ہمارے اپنے کاموں پر منحصر ہے۔ مثال کے طور پر ایک طالبعلم سارا سال محنت ہی نہیں کرتا لیکن جب نتیجے والے دن فیل ہو جاتا ہے تو کہتا ہے کہ یہ دن ہی نحس تھا اِس لیے میں فیل ہو گیا، جبکہ وہ طالبعلم دِن کی نحوست کی وجہ سے فیل نہیں ہوا بلکہ خود اپنے اَعمال کی وجہ سے فیل ہوا۔ جن طالبعلموں کے اَعمال (اپنے کورس میں محنت) اچھے تھے وہ تو اُس دن پاس ہو گئے۔ قرآن نے اِس عقیدے کی وضاحت کچھ یوں کی ہے :

قرآن:

فَاِذَا جَآءَتۡهُمُ الۡحَسَنَةُ قَالُوۡا لَنَا هٰذِهٖ ج وَاِنۡ تُصِبۡهُمۡ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوۡا بِمُوۡسٰى وَمَنۡ مَّعَهٗ ط اَلَاۤ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ (131/7)

ترجمہ: ”سو جب اِن پر خوشحالی آجاتی ہے تو کہتے کہ یہ تو ہمارے لیے ہونا ہی چاہیے اور اگر اِن کو کوئی بدحالی پیش آتی تو موسیٰ علیہ السلام اور اُن کے ساتھیوں کی نحوست بتلاتے، یادرکھو اِن پر نحوست اللہ کے قانون (مکافاتِ عمل) کے مطابق آتی ہے لیکن اِن کے اکثر لوگ نہیں جانتے۔“

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 131}

اصحابِ قریہ یعنی ”بستی والوں“ نے رسولوں سے کہا :

قرآن:

قَالُوۡۤا اِنَّا تَطَيَّرۡنَا بِكُمۡ ج لَئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَهُوۡا لَنَرۡجُمَنَّكُمۡ وَلَيَمَسَّنَّكُمۡ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيۡمٌ (18/36)

ترجمہ: ”وہ کہنے لگے ہم نے منحوس پایا تمہیں، اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں ضرور سنگسار کر دیں گے اور تمہیں ہم سے دردناک عذاب ضرور پہنچے گا۔“

{سورۃ یٰسین سورہ نمبر 36 آیت نمبر 18}

اِس پر رسولوں نے جواب دیا :

قرآن:

قَالُوۡا طَآئِرُکُمۡ مَّعَکُمۡ ط اَئِنۡ ذُکِّرۡتُمۡ ط بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ مُّسۡرِفُوۡنَ (19/36)

ترجمہ: ” اُنہوں نے کہا تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے کیا تم (اس کو نحوست سمجھتے ہو) کہ تم سمجھائے گئے ہو، بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو۔“

{سورۃ یٰسٓ سورہ نمبر 36 آیت نمبر 19}

سورۃ القمر سورہ نمبر 54 آیت نمبر 19 میں ہے کہ قومِ عاد پر یومِ نحس یعنی ناخوشگوار دِن کو عذاب آیا لیکن اِس سے پچھلی آیت میں اللہ نے واضح فرمادیا کہ یہ عذاب اُس دن کی نحوست کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ کے قوانین کو جھٹلانے کی وجہ سے آیا تھا، چنانچہ فرمایا :

قرآن:

كَذَّبَتۡ عَادٌ فَكَيۡفَ كَانَ عَذَابِىۡ وَنُذُرِ ۔ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمۡ رِيۡحًا صَرۡصَرًا فِىۡ يَوۡمِ نَحۡسٍ مُّسۡتَمِرٍّ (19-18/54)

ترجمہ: ” عاد نے جھٹلایا تو کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرانا بے شک ہم نے نحوست کے دن میں اُن پر تُند و تیز ہوا بھیجی (جو) چلتی ہی گئی۔“

{سورۃ القمر سورہ نمبر 54 آیت نمبر 18 تا 19}

نیز دیکھیے سورۃ حٰمٓ السجدہ سورہ نمبر 41 آیت نمبر 15 تا 16

قرآن کی اِس وضاحت کے باوجود اللؤلؤوالمرجان میں لکھا ہے کہ :

حدیث:

نحوست گھر گھوڑے اور عورت میں ہے

صحیح حدیث ابۡنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ عَدۡوَى وَلاَ طِيَرَةَ، وَالشُّؤۡمُ فِي ثَلاَثٍ: 1439 فِي الۡمَرۡأَةِ وَالدَّارِ وَالدَّابَّةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امراض میں چھوت چھات کی اور بدشگونی کی کوئی اصل نہیں اور اگر نحوست ہوتی تو یہ صرف تین چیزوں میں ہوتی۔ عورت میں، گھر میں اور گھوڑے میں۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1439)

حدیث:

نحوست اگر ہوتی تو وہ گھوڑے، عورت اور مکان میں ہوتی

صحیح حدیث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ، فَفِي الْمَرْأَةِ، وَالْفَرَسِ، وَالْمَسْكَنِ" 1440

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحوست اگر ہوتی تو وہ گھوڑے، عورت اور مکان میں ہوتی۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1440)

باب نمبر۔70

خواب

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خاتم النبین کہا ہے :

قران:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰـكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمًا (40/33)

ترجمہ: ”محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول اور (سب) نبیوں پر مہر (آخری نبی) ہیں اور اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے۔“

{سورۃ الاحزاب سورہ نمبر 33 آیت نمبر 40}

لیکن مذہبی پیشواؤں نے نبوّت کا دروازہ کھولنے کیلئے جعلی روایات وضع کر کے مجموعہ احادیث میں شامل کر دیں، جس کی ایک مثال ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ تَكْذِبُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ، وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ 1457

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت قریب ہو گی تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہو گا اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 1457)

حدیث:

مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے

صحیح حدیث عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ 1458

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1458)

حدیث:

مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے

صحیح حدیث أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ 1459

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک جزء ہوتا ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1459)

حدیث:

مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ 1460

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1460)

خوابی نبوت کے متعلق صحیح بخاری اور دیگر کتب احادیث میں مختلف اقوال ملتے ہیں، حصول معلومات کیلئے ان پر طائرانہ نظر ڈالنا یقیناً فائدے سے خالی نہ ہوگا:

صحیح بخاری حدیث نمبر : 7017۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

صحیح بخاری، حدیث نمبر :6994۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک جزو ہوتا ہے۔

صحیح بخاری، حدیث نمبر :6983۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک جزو ہوتا ہے۔

صحیح بخاری، حدیث نمبر :6988۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک جزو ہوتا ہے۔

صحیح بخاری، حدیث نمبر :6987۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک جزو ہوتا ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5905۔مسلمان کا خواب نبوت کے پینتالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5912۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5909۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5906۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5913۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

صحیح مسلم حدیث نمبر :5916۔”نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

صحیح مسلم حدیث نمبر :5918۔”نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2270۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2272۔یہ نبوت کا ایک حصہ ہے

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2271۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2291۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2279۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2278۔مسلمان کا خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3917۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے “ ۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3907۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے “ ۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3914۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے “ ۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3894۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے “ ۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3893۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے “ ۔

سنن ابن ماجہ ،حدیث نمبر: 3895۔اچھا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے “ ۔

سنن ابن ماجہ ،حدیث نمبر: 3897۔اچھا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے “ ۔

سنن ابي داود۔حدیث نمبر: 5018۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے “ ۔

مشکوۃالمصابیح۔حدیث نمبر۔4614۔ مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے “ ۔

مشکوۃ المصابیح۔ حدیث نمبر۔4622۔ مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے "۔

مشکوۃ المصابیح۔ حدیث نمبر۔5059۔ مومن کا خواب نبوت کا چوبیسواں حصہ ہے "۔

مشکوۃ المصابیح۔ حدیث نمبر۔5060۔ مومن کا خواب نبوت کا پچیسواں حصہ ہے "۔

مسند اسحاق بن راھویہ۔ حدیث نمبر۔744۔ مومن کا خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے "۔

مسند اسحاق بن راھویہ۔ حدیث نمبر۔746۔ مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے "۔

مسند الشہاب۔ حدیث نمبر۔306۔ مومن کا خواب نبوت کا چھبیسواں حصہ ہے "۔

سنن دارمی۔ حدیث نمبر۔2174۔ مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے "۔

الادب المفرد۔ حدیث نمبر۔468۔ "نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

الادب المفرد۔ حدیث نمبر۔791۔ "نیک سیرت، اچھی عادت اور خرچ کرنے میں میانہ روی نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

معجم صغیر للطبرانی۔ حدیث نمبر۔731۔ "اچّھی ہدایت، خوش اخلاقی، میانہ روی اور سکون و وقار نبوت کے چوبیس حصّوں میں سے ایک حصّہ ہے۔"

معجم صغیر للطبرانی۔ حدیث نمبر۔1179۔ "سچا اور اچھا خواب نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک حصہ ہے۔"

مسند احمد۔ حدیث نمبر۔2894۔ "اچھا خواب اجزاء نبوت میں سے سترواں جزو ہے۔

مسند احمد۔ حدیث نمبر۔3071۔ "اچھا خواب اجزاء نبوت میں سے سترواں جزو ہے۔

مسند احمد۔ حدیث نمبر۔2698۔ "اچھا راستہ، نیک سیرت اور میانہ روی اجزاء نبوت میں سے پچیسواں جزء ہے۔

سنن نسائی۔ حدیث نمبر۔1046۔ مومن کا خواب نبوت کی خوشخبری ہے۔

سنن نسائی۔ حدیث نمبر۔1121۔ مومن کا خواب نبوت کی خوشخبری ہے۔

صحیفہ ھمام بن منبہ۔ حدیث نمبر۔49۔ "صالح (صفت) آدمی کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتا ہے۔

آج کل کی مثال کے مطابق اگر ایم بی بی ایس کرنے والا آدمی ڈاکٹر کہلاتا ہے تو میٹرک پاس ہومیو پیتھ بھی اپنے نام کے ساتھ ڈاکٹر ہی لکھتا ہے۔ اسی طرح اگر حضرت آدمؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم انبیاء تھے تو مذکورہ بالا روایت کے مطابق اچھا خواب دیکھنے والا شخص بھی نبی ہوگا۔ فرق صرف اتنا ہوگا کہ یہ میٹرک پاس ہومیو پیتھ کی طرح ذرا کم درجے کا نبی ہوگا۔ (نعوذ باللہ)

خواب میں زیارت

اللؤلؤوالمرجان کی درج ذیل روایت ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

جس نے مجھے خواب میں دیکھا

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ، وَلاَ يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي 1461

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔آپ نے فرمایا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو کسی دن مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1461)

سوال یہ ہے کہ جس آدمی نے حضور ﷺ کو دیکھا ہی نہیں، اگر شیطان کسی بزرگ کی شکل میں اس کے خواب میں آجاتا ہے تو اسے کیا معلوم کہ یہ کون ہے، یہ حدیث صحابہؓ کیلئے فرض کر لی جائے تو بات سمجھ آتی ہے۔

باب نمبر۔72

جنگ میں عورتوں اور بچوں کا قتل

روایات کا یہ اختلاف ان کے وضعہ ہونے کی دلیل ہے، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

جنگ میں عورتوں اور بچوں کو قتل مت کرو

صحیح حدیث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ، فِي بَعْضِ مَغَازِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَقْتُولَةً، 1138 فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غزوہ (غزوۂ فتح) میں ایک عورت مقتول پائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کے قتل پر انکار کا اظہار فرمایا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1138)

حدیث:

جنگ میں عورتوں اور بچوں کو بھی قتل کر دو

صحیح حدیث الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ، قَالَ: مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ، وَسُئِلَ عَنْ 1139 أَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُونَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ قَالَ: هُمْ مِنْهُمْ

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام ابواء یا ودان میں میرے پاس سے گزرے تو آپ سے پوچھا گیا کہ مشرکین کے جس قبیلے پر شب خون مارا جائے گا کیا ان کی عورتوں اور بچوں کو بھی قتل کرنا درست ہو گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ بھی انہی میں سے ہیں۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1139)

باب نمبر۔73

قریش

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا کہ فضیلت کا معیار قوم قبیلے سے تعلق نہیں ہوتا بلکہ تقویٰ ہے:

قرآن:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿١٣﴾

لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے۔تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو۔اور خدا کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔بےشک خدا سب کچھ جاننے والا (اور) سب سے خبردار ہے۔

(سورۃ الحجرات 49،آیت نمبر۔13)

دورِ ملوکیّت میں اپنی حکومت کو دوام بخشنے کیلئے کیسی کیسی حدیثیں گھڑی گئیں،اس کی چند مثالیں ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

(خلافت کے) معاملے میں لوگ قریش کے تابع ہیں

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هذَا الشَّأْنِ، مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِم، وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ **1193**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس (خلافت کے) معاملے میں لوگ قریش کے تابع ہیں۔عام مسلمان قریشی مسلمانوں کے تابع ہیں جس طرح ان کے عام کفار قریشی کفار کے تابع رہتے چلے آئے ہیں۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 1193)

حدیث:

خلافت قریش کے ہاتھوں میں باقی رہے گی

صحیح حدیث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ يَزَالُ هذَا الأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ **1194**

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہمابیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ خلافت اس وقت تک قریش کے ہاتھوں میں باقی رہے گی جب تک کہ ان میں دو آدمی بھی باقی رہیں۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1194)

حدیث:

(میری امت میں) بارہ امیر ہوں گے،وہ سب کے سب قریش سے ہوں گے

صحیح حدیث جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَأَبِيهِ سَمُرَةَ بْنِ جُنَادَةَ السُّوَائِيّ قَالَ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَكُونُ اثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ أَسْمَعْهَا فَقَالَ أَبِي: إِنَّهُ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ 1195

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ (میری امت میں) بارہ امیر ہوں گے، پھر آپ نے کوئی ایسی ایک بات فرمائی جو میں نے نہیں سنی۔بعد میں میرے والد نے بتایا کہ آپ نے یہ فرمایا کہ وہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1195)

چیونٹیوں کا قتل

ظلم کے معنی حد سے تجاوز کرنا بھی ہیں۔اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اِرشاد فرمایا کہ :

قرآن:

وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ

(سورۃ آل عمران آیت 57)

وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ

(سورۃ آل عمران آیت 140)

اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ

(سورۃ الشوریٰ آیت 40)

ترجمہ:" خدا ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔"

اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو عدل قائم کرنے کیلئے مبعوث فرمایا چنانچہ فرمانِ خداوندی ہے :

قرآن:

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَھُمُ الْکِتٰبَ وَالْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ج(25/57)

ترجمہ:" یقیناہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی دلیلیں دے کر بھیجااور اُن کے ساتھ کتاب

اور میزان (ترازو) نازل فرمایاتاکہ لوگ عدل پر قائم رہیں۔"

{سورۃ الحدید سورہ نمبر 57 آیت نمبر 25}

لیکن اللوٗلوٗوالمرجان میں ایک نبیؑ کو نعوذ باللہ ظالم ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔حدیث ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

ایک نبی نے چیونٹیوں کا جلادیا

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَرَصَتْ نَمْلَةٌ 1445 نَبِيًّا مِنَ الأَنْبِيَاءِ، فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَحْرَقْتَ أُمَّةً مِنَ الأُمَمِ تُسَبِّحُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپصلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ ایک چیونٹی نے ایک نبی (عزیر یا موسیٰ علیہما السلام) کو کاٹ لیا تھا تو ان کے حکم سے چیونٹیوں کے سارے گھر جلا دیئے گئے۔اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ اگر تمہیں ایک چیونٹی نے کاٹ لیا تھا تو تم نے ایک ایسی خلقت جلا کر خاک کر دیا جو اللہ کی تسبیح بیان کرتی تھی۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1445)

زمانہ خدا ہے

ایک جگہ ارشاد فرمایا کہ خدا وہ ذات ہے جس کی کوئی مثل نہیں :

قران:

لَيۡسَ كَمِثۡلِهٖ شَىۡءٌ (11/42)

ترجمہ: " اس کے مثل کوئی شے نہیں۔"

{سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 11}

اس لیے ذاتِ خداوندی کو کسی مثال سے بھی سمجھایا نہیں جاسکتا۔ دوسری بات یہ کہ ہمارا خدا زمانہ نہیں بلکہ ہمارا خدا اللہ ہے۔اس کے مقابلے میں اللؤلؤ والمرجان کی ایک احادیث میں ہے :

حدیث:

زمانہ خدا ہے

صحيح حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ 1449

يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ، يَسُبُّ الدَّهْرَ، وَأَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِي الأَمْرُ، أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے وہ زمانہ کو گالی دیتا ہے حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں، میرے ہی ہاتھ میں سب کچھ ہے۔میں رات اور دن کو ادلتا بدلتا رہتا ہوں۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 1449)

بعض صحابہؓ مرتد ہو گئے تھے

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جماعت میں مومنین کے ساتھ ساتھ منافقین بھی شامل ہو گئے تھے جو مسلمانوں کیلئے بہت نقصان دہ ثابت ہورہے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے خود اس کا ذمہ لیا کہ وہ خبیث کو طیّب سے الگ کردے گا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں ہی یہ سب منافقین چھٹ کر علیحدہ ہو چکے تھے۔ فرمانِ خداوندی ہے :

قران:

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ط (179/3)

”جس حال پر تم ہو اسی پر اللہ ایمان والوں کو نہ چھوڑدے گا جب تک کہ پاک اور ناپاک کو الگ الگ نہ کردے۔“

{سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 179}

قرآن اس جماعت کے سپرد کیا گیا جس کے متعلق اللہ نے ضمانت دی تھی کہ وہ اس کا انکار (کفر) کرنے والے نہ ہوں گے :

قران:

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ج فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ

(89/6)

ترجمہ: ”یہ لوگ ایسے تھے کہ ہم نے ان کو کتاب اور حکمت اور نبوّت عطا کی تھی سو اگر یہ لوگ نبوّت کا انکار کریں تو ہم نے اس کیلئے ایسے بہت سے لوگ مقرر کردیئے ہیں جو اس کے منکر نہیں ہیں۔“

{سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 89}

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں فرمایا کہ وہ اللہ سے راضی اور اللہ ان سے راضی ہوا :

قران:

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ لا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (100/9)

ترجمہ: ” اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدّم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے۔“ (سورۃ توبہ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 100)

قرآن:

لَقَدۡ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ یُبَایِعُوۡنَکَ تَحۡتَ الشَّجَرَۃِ (18/48)

ترجمہ: ''یقیناً اللہ تعالٰی مومنوں سے خوش ہو گیا جبکہ وہ درخت تلے تجھ سے بیعت کر رہے تھے۔''

(سورۃ الفتح سورہ نمبر 48 آیت نمبر 18)

قرآن:

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنۡہُمۡ مَّغۡفِرَۃً وَّ اَجۡرًا عَظِیۡمًا (29/48)

ترجمہ: '' ایمان والوں اور نیک اعمال والوں سے اللہ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔''

{سورۃ الفتح سورہ نمبر 48 آیت نمبر 29}

قرآن:

وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ ہَاجَرُوۡا وَ جٰہَدُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ الَّذِیۡنَ اٰوَوۡا وَّ نَصَرُوۡۤا اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ حَقًّا ؕ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ رِزۡقٌ کَرِیۡمٌ (74/8)

ترجمہ: ''جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی (یعنی مہاجرین) اور جہاد کیا (مجاہدین) اللہ کے راستے میں اور جن لوگوں نے ٹھکانہ دیا اور مدد کی، وہی لوگ (صحابہ کرامؓ) سچے مومن ہیں، ان کیلئے مغفرت اور رزقِ کریم ہے۔'' (سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت نمبر 74)

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کے بارے میں آپ نے قرآنِ مجید کی آیات میں پڑھا کہ یہ لوگ سچے مومن تھے، اللہ ان مقدس ہستیوں سے راضی ہو گیا اور یہ مقدس ہستیاں، اللہ سے راضی ہو گئیں، لیکن اللؤلؤ والمرجان میں اس کے بالکل اُلٹ لکھا ہے ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

بعض صحابہؓ مرتد ہو گئے تھے

صحیح حدیث عَبۡدِ اللهِ بۡنِ مَسۡعُودٍ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَنَا فَرَطُكُمۡ عَلَى الۡحَوۡضِ، وَلَيُرۡفَعَنَّ رِجَالٌ مِنۡكُمۡ، ثُمَّ لَيُخۡتَلَجُنَّ دُونِي، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أَصۡحَابِي فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدۡرِي مَا أَحۡدَثُوا بَعۡدَكَ 1481

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے حوض پر تم سے پہلے ہی موجود رہوں گا اور تم میں سے کچھ لوگ میرے سامنے لائے جائیں گے پھر انہیں میرے سامنے سے

ہٹاد یا جائے گا تو میں کہوں گا کہ اے میرے رب! یہ میرے ساتھی ہیں لیکن مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1481)

حدیث:

بعض صحابہؓ مرتد ہو گئے تھے

صحیح حدیث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِي الْحَوْضَ 1487 حَتَّى عَرَفْتُهُمُ اخْتُلِجُوا دُونِي، فَأَقُولُ: أُصَيْحَابِي فَيَقُولُ: لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے کچھ ساتھی حوض پر میرے سامنے لائے جائیں گے اور میں انہیں پہچان بھی لوں گا لیکن پھر وہ میرے سامنے سے ہٹا دیئے جائیں گے، میں اس پر کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں لیکن مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔'' (مرتدین، منافقین اور بدعتی مراد ہیں

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1487)

حدیث:

بعض صحابہؓ مرتد ہو گئے تھے

صحیح حدیث ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ 1818 حُفَاةً عُرَاةً غُرْلاً (كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ) الآيَةَ وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ وَإِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي فَيَقُولُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: (وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ) إِلَى قَوْلِهِ (الْحَكِيمُ) قَالَ: فَيُقَالُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: تم لوگ قیامت کے دن اس حال میں جمع کئے جاؤ گے کہ ننگے پاؤں اور ننگے جسم ہو گے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''جس طرح ہم نے شروع میں پیدا کیا تھا اسی طرح لوٹا دیں گے'' اور تمام مخلوقات میں سب سے پہلے جسے کپڑا پہنایا جائے گا وہ ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور میری امت کے بہت سے لوگ لائے جائیں گے جن کے اعمال نامے بائیں ہاتھ میں ہوں گے۔میں اس پر کہوں گا اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی بدعات نکالی تھیں۔اس وقت

میں بھی وہی کہوں گا جو نیک بندے (عیسیٰ ؑ) نے کہا کہ یا اللہ! میں جب تک ان میں موجود رہا اس وقت تک میں ان پر گواہ تھا۔(المائدہ ۱۱۷۔۱۱۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ فرشتے (مجھ سے) کہیں گے کہ یہ

(لوگ ہمیشہ اپنی ایڑیوں کے بل پھرتے ہی رہے۔(مرتد ہوتے رہے

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1818)

صحابہؓ نے فرشتوں کو دیکھا

جہاں تک اِنسان کا فرشتوں کو دیکھنے کا تعلق ہے جس کا اِن احادیث میں ذِکر کیا گیا ہے تو قرآن نے اِس کی نفی کی ہے چنانچہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

فَاَنْزَلَ اللہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلَیْہِ وَاَیَّدَہٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْھَا وَجَعَلَ کَلِمَۃَ الَّذِیْنَ کَفَرُوا السُّفْلٰی ط وَکَلِمَۃُ اللہِ (40/9)

"تو اُس نے اُن پر اپنی تسکین نازل کی اور ایسے لشکروں سے اُن کی مدد کی جو تم نے نہیں دیکھے اور کافروں کی بات پست کر دی۔"

{سورۃ التوبہ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 40}

قرآن:

ثُمَّ اَنْزَلَ اللہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْھَا وَعَذَّبَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ط وَذٰلِکَ جَزَآءُ الْکٰفِرِیْنَ (26/9)

ترجمہ: "پھر اللہ نے اپنے رسولؐ پر اور مومنوں پر اپنی تسکین نازل کی اور لشکر اُتارے جو تم نے نہ دیکھے اور کافروں کو عذاب دیا، اور یہی سزا ہے کافروں کی۔"

{سورۃ التوبہ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 26}

قرآن:

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللہِ عَلَیْکُمْ اِذْ جَآءَتْکُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْھِمْ رِیْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْھَا ط وَکَانَ اللہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا (9/33)

ترجمہ: "اے ایمان والو! اپنے اُوپر اللہ کی نعمت (اس کا احسان) یاد کرو جب تم پر بہت سے لشکر چڑھ آئے تو ہم نے اُن پر آندھی بھیجی اور (ایسے) لشکر جنہیں تم نے نہ دیکھا اور اللہ اُسے دیکھنے والا ہے جو تم کرتے ہو۔"

{سورۃ الاحزاب سورہ نمبر 33 آیت نمبر 9}

قرآن کے برعکس درج ذیل روایت میں لکھا ہے کہ صحابہؓ نے فرشتوں کو دیکھا، ملاحظہ کیجئے :

حدیث:

صحابہؓ نے فرشتوں کو دیکھا

صحیح حدیث سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ، 1488 وَمَعَهُ رَجُلاَنِ يُقَاتِلاَنِ عَنْهُ، عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ، كَأَشَدِّ الْقِتَالِ، مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلاَ بَعْدُ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا' غزوۂ احد کے موقع پر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے ساتھ دو۔اصحاب (یعنی جبرئیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام انسانی صورت میں) آئے ہوئے تھے وہ آپ کو اپنی حفاظت میں لے کر کفار سے بڑی سختی سے لڑ رہے تھے ان کے جسم پر سفید کپڑے تھے میں نے انہیں نہ اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ اس کے بعد کبھی دیکھا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1488)

وحی کیسے نازل ہوتی ہے؟

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں نزولِ وحی کے تین طریقے بیان فرمائے ہیں، اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ط اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ (51/42)

ترجمہ: ''کسی اِنسان کیلئے یہ ممکن نہیں کہ اللہ اُس کے ساتھ کلام کرے بجزاِس کے کہ اُس کی طرف وحی بھیجے یاپردے کے پیچھے سے ہو یا کوئی رسول بھیجے اور اس طرح اپنے قانونِ مشیت کے مطابق وحی کر دے، یقیناًوہ بلند حکمت والا ہے۔''

{سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر42 آیت نمبر51}

اِس آیت میں یہ بتایا گیاہے کہ خُدا کا کلام اِنسان تک تین طریقوں سے پہنچتا ہے :

وحی کے ذریعے :

جو کہ فرشتہ لے کر آتا تھا۔ قرآن میں ہے :

قرآن:

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ (97/2)

ترجمہ: ''کہہ دیں جو جبریل کا دُشمن ہو تو بیشک اُس نے یہ (قرآن) آپؐ کے دِل پر نازل کیا ہے اللہ کے حکم سے، اُس کی تصدیق کرنے والا جو اِس سے پہلے ہے اور ہدایت اور خوشخبری اِیمان والوں کیلئے۔''

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر97}

قرآن:

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ (2/16)

ترجمہ: ”وہ (اللہ)، فرشتے اپنے حکم سے وحی کے ساتھ نازل کرتا ہے اپنے بندوں میں سے جس پر وہ چاہتا ہے کہ تم ڈراﺅ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں پس مجھ ہی سے ڈرو۔“

{سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 2}

قرآن:

قُلۡ نَزَّلَهٗ رُوۡحُ الۡقُدُسِ مِنۡ رَّبِّكَ بِالۡحَـقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَهُدًى وَّبُشۡرٰى لِلۡمُسۡلِمِيۡنَ (102/16)

ترجمہ: ”آپ کہہ دیں کہ اِسے جبریلِ امین نے تمہارے ربّ کی طرف سے اُتارا ہے حق کے ساتھ تاکہ مومنوں کو ثابت قدم رکھے اور مسلمانوں کیلئے ہدایت اور خوشخبری ہے۔“

{سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 102}

قرآن:

وَاِنَّهٗ لَتَنۡزِيۡلُ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۔ نَزَلَ بِهِ الرُّوۡحُ الۡاَمِيۡنُ ۔ عَلٰى قَلۡبِكَ لِتَكُوۡنَ مِنَ الۡمُنۡذِرِيۡنَ (26/192-194)

ترجمہ: ”اور بیشک یہ (قرآن) سارے جہانوں کے ربّ کا اُتارا ہوا ہے۔ اِس کو لے کر اُترا ہے جبریلِ امین، تمہارے دِل پر، تاکہ تم ڈر سنانے والوں میں سے ہو۔“

{سورۃ الشعراء سورہ نمبر 26 آیت نمبر 192 تا 194}

پردے کے پیچھے سے :

یعنی بغیر فرشتے کے، جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف۔ قرآن میں ہے :

قرآن:

فَلَمَّاۤ اَتٰٮهَا نُوۡدِىَ يٰمُوۡسٰى ۔ اِنِّىۡۤ اَنَا رَبُّكَ فَاخۡلَعۡ نَـعۡلَيۡكَ ۚ اِنَّكَ بِالۡوَادِ الۡمُقَدَّسِ طُوًى ۔ وَاَنَا اخۡتَرۡتُكَ فَاسۡتَمِعۡ لِمَا يُوۡحٰى (20/11-13)

ترجمہ: ”پس جب وہ وہاں آئے تو آواز آئی اے موسیٰ! بیشک میں ہی تمہارا ربّ ہوں، سو اپنی جوتیاں اُتار لو، بیشک تم طویٰ کے پاک میدان میں ہو اور میں نے تمہیں پسند کیا، پس جو وحی کی جائے، اُس کی طرف کان لگا کر سنو۔“

{سورۃ طٰہٰ سورہ نمبر 20 آیت نمبر 11 تا 13}

عام انسانوں کی طرف :

تیسرے طریقے کے تحت خُدا نے عام اِنسانوں سے کلام کیا یعنی اُن کی طرف اپنے رسول بھیجے اور اُن رسولوں کی وساطت سے اپنا کلام اُن تک پہنچایا، جیسا کہ قرآن میں ہے :

قرآن:

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ط اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ (51/42)

ترجمہ: ”کسی اِنسان کیلئے یہ ممکن نہیں کہ اللہ اُس کے ساتھ کلام کرے بجزاِس کے کہ اُس کی طرف وحی بھیجے یا پردے کے پیچھے سے ہو یا کوئی رسول بھیجے اور اس طرح اپنے قانونِ مشیت کے مطابق وحی کردے، یقیناوہ بلند حکمت والا ہے۔“

{سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 51}

قرآنِ کریم کی مندرجہ بالا آیات میں آپ نے پڑھا کہ حضرت جبریل علیہ السلام وحی لے کر آتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دِل پر نازل کرتے تھے لیکن اللؤلؤوالمرجان میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر وحی، گھنٹیوں کی آواز کی طرح آتی تھی اور آپ ٹن ٹن کی آواز سن کر ان سیکرٹ کوڈورڈز کو سمجھ جاتے تھے کہ کیا نازل ہوا ہے، دوسری بات یہ کہ فرشتہ انسانی شکل میں آکر آپ سے گفتگو کرتا تھا کہ اللہ نے آپ کیلئے یہ آیات بھیجی ہیں۔ حدیث ملاحظہ کیجئے :

حدیث:

گھنٹی کی آواز والی وحی

صحیح حدیث عَائِشَةَ، أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَّ الْحارِثَ بْنَ هِشَامٍ رضی الله عنه، سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ، وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ، فَيُفْصَمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلاً فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةَ: وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ، وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا 1505

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ حضور آپ پر وحی کیسے نازل ہوتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وحی نازل ہوتے وقت کبھی مجھ کو گھنٹی کی سی آواز محسوس ہوتی ہے اور وحی کی یہ کیفیت مجھ پر بہت شاق گزرتی ہے۔جب یہ کیفیت ختم ہوتی ہے تو میرے دل و دماغ پر (اس فرشتے) کے ذریعے نازل شدہ وحی محفوظ ہو جاتی

ہے اور کسی وقت ایسا ہوتا ہے کہ فرشتہ بشکلِ انسان میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے، پس میں اس کا کہا ہوا یاد رکھ لیتا ہوں۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہاکا بیان ہے کہ میں نے سخت کڑاکے کی سردی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اور جب اس کا سلسلہ موقوف ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پسینے سے شرابور تھی۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1505)

باب نمبر۔79

موسیٰ نے طمانچہ مار کر فرشتے کی آنکھ پھوڑ دی

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں فرمایا :

قرآن:

لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ (6/66)

ترجمہ: ''اللہ جو انہیں (فرشتوں کو) حکم دیتا ہے، وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔''

{سورۃ التحریم سورہ نمبر 66 آیت نمبر 6}

قرآن:

قُلْ يَتَوَفَّىٰكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ (11/32)

ترجمہ: ''آپ فرمادیں موت کا فرشتہ تمہاری رُوح قبض کرتا ہے جو تم پر مقرر کیا گیا ہے، پھر تم اپنے ربّ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''

{سورۃ السجدۃ سورہ نمبر 32 آیت نمبر 11}

قرآن:

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِم مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِن دَابَّةٍ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ {61/16}

ترجمہ: '' اگر لوگوں کے گناہ پر اللہ تعالیٰ ان کی گرفت کرتا تو روئے زمین پر ایک بھی جاندار باقی نہ رہتا لیکن وہ تو انہیں ایک وقتِ مقررہ تک ڈھیل دیتا ہے، جب ان کا وہ وقت آجاتا ہے تو وہ ایک ساعت نہ پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔''

{سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 61}

غور فرمایئے اللہ تو فرما رہا ہے کہ فرشتے وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے جبکہ درج ذیل حدیث میں خدا اور موت کے فرشتے کی حالت ذرا ملاحظہ فرمایئے :

حدیث:

موسیٰ نے طمانچہ مار کر فرشتے کی آنکھ پھوڑ دی

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسى عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَلَمَّا جَاءَهُ 1533 صَكَّهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ، فَقَالَ: أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لاَ يُرِيدُ الْمَوْتَ فَرَدَّ اللهُ عَلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ: ارْجِعْ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهِ يَدُهُ، بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ: أَيْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا قَالَ: ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ: فَالآنَ فَسَأَلَ اللهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ، عِنْدَ الْكَثِيبِ الأَحْمَرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ملک الموت (آدمی کی شکل میں) موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجے گئے وہ جب آئے تو موسیٰ علیہ السلام نے (نہ پہچان کر) انھیں ایک زور کا طمانچہ مارا اور ان کی آنکھ پھوڑ ڈالی۔وہ واپس اپنے رب کے حضور میں پہنچے اور عرض کی کہ یا اللہ! تو نے مجھے ایسے بندے کی طرف بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ پہلے کی طرح کردی اور فرمایا: دوبارہ جا اور ان سے کہہ کہ آپ اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھیے اور پیٹھ کے جتنے بال آپ کے ہاتھ تلے آجائیں ان کے ہر بال کے بدلے ایک سال کی زندگی دی جاتی ہے۔(موسیٰ علیہ السلام تک جب اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام پہنچا تو) آپ نے کہا کہ اے اللہ! پھر کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر بھی موت آنی ہے۔موسیٰ علیہ السلام بولے: تو ابھی کیوں نہ آجائے، پھر انھوں نے اللہ سے دعا کی کہ انھیں ایک پتھر کی مار پر ارضِ مقدس سے قریب کر دیا جائے۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں وہاں ہوتا تو تمھیں ان کی قبر دکھاتا کہ لال ٹیلے کے پاس راستے کے قریب ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1533)

افضل کون؟

اللہ نے نبیوں کے درمیان فرق کرنے سے منع فرمایا ہے، قرآن میں ہے:

قرآن:

آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ ۚ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿٢٨٥﴾

رسول نے مان لیا جو کچھ اس پر اس کے رب کی طرف سے اترا ہے اور مسلمانوں نے بھی مان لیا سب نے اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور اس کے رسولوں کو مان لیا ہے کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور مان لیا اے ہمارے رب تیری بخشش چاہتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔285)

قرآن:

قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿١٣٦﴾

کہہ دو ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہم پر اتارا گیا اور جو ابراھیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اس کی اولاد پر اتارا گیا اور جو موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا گیا اور جو دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا ہم کسی ایک میں ان میں سے فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔136)

قرآن:

قُلْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ عَلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَالنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿٨٤﴾

کہہ دو ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا اور جو کچھ ابراھیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اس کی اولاد پر نازل کیا گیا اور جو کچھ موسیٰ اور عیسیٰ اور سب نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے ملا ہم ان میں سے کسی کو جدا نہیں کرتے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔

(سورۃ آل عمران 3، آیت نمبر۔84)

لیکن حدیث میں اللہ کے اس حکم کی خلاف ورزی کی جارہی ہے:

حدیث:

موسیٰ افضل

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلاَنِ، رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ قَالَ 1534 الْمُسْلِمُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسى عَلَى الْعَالَمِينَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذلِكَ، فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ، فَسَأَلَهُ عَنْ ذلِكَ، فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسى، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا مُوسى بَاطِشٌ جَانِبَ الْعَرْشِ، فَلاَ أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي، أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دو شخصوں نے جن میں ایک مسلمان تھا اور دوسرا یہودی، ایک دوسرے کو برا بھلا کہا۔ مسلمان نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا والوں پر بزرگی دی اور یہودی نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے موسیٰ (p) کو تمام دنیا والوں پر بزرگی دی۔ اس پر مسلمان نے ہاتھ اٹھا کر یہودی کے طمانچہ مارا۔ وہ یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسلمان کے ساتھ اپنے واقعے کو بیان کیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسلمان کو بلایا اور ان سے واقعے کے متعلق پوچھا۔ انھوں نے آپ کو اس کی تفصیل بتا دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد فرمایا: مجھے موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح نہ دو۔ لوگ قیامت کے دن بے ہوش کر دیے جائیں گے۔ میں بھی بے ہوش ہو جاؤں گا۔ بے ہوشی سے ہوش میں آنے والا سب سے پہلا شخص میں ہوں گا، لیکن موسیٰ علیہ السلام کو عرش الٰہی کا کنارہ پکڑے ہوئے پاؤں گا۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام بھی بے ہوش ہونے والوں میں ہونے کے باوجود اور مجھ سے پہلے انھیں ہوش آجائے گا، یا اللہ تعالیٰ نے ان کو ان لوگوں میں رکھا ہے جو بے ہوشی سے مستثنیٰ ہیں۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 1534)

حدیث:

موسیٰ افضل

صحیح حدیث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ، جَاءَ 1535 يَهُودِيٌّ فَقَالَ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ ضَرَبَ وَجْهِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِكَ فَقَالَ: مَنْ قَالَ: رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ قَالَ: ادْعُوهُ فَقَالَ:

أَضَرَبْتَهُ قَالَ: سَمِعْتُهُ بِالسُّوقِ يَحْلِفُ، وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ قُلْتُ: أَيْ خَبِيثُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ ضَرَبْتُ وَجْهَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تُخَيِّرُوا بَيْنَ الأَنْبِيَاءِ، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ، فَلاَ أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ أَمْ حُوسِبَ بِصَعْقَةِ الاولَى

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک یہودی آیا اور کہا اے ابوالقاسم! آپ کے اصحاب میں سے ایک نے مجھے طمانچہ مارا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کس نے؟ اس نے کہا کہ ایک انصاری نے۔آپ نے فرمایا کہ انھیں بلاؤ۔وہ آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم نے اسے مارا ہے؟ انھوں نے کہا کہ میں نے اسے بازار میں یہ قسم کھاتے سنا۔اس ذات کی قسم! جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر بزرگی دی۔میں نے کہا: او خبیث! کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی! مجھے غصہ آیا اور میں نے اس کے منہ پر تھپڑ دے مارا۔اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھو انبیا میں باہم ایک دوسرے پر اس طرح بزرگی نہ دیا کرو۔لوگ قیامت میں بے ہوش ہو جائیں گے۔اپنی قبر سے سب سے پہلے نکلنے والا میں ہی ہوں گا، لیکن میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرشِ الٰہی کا پایہ پکڑے ہوئے ہیں۔اب مجھے معلوم نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام بھی بے ہوش ہوں گے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے یا انھیں پہلی بے ہوشی جو طور پر ہو چکی ہے وہی کافی ہو گی۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1535)

حدیث:

میں یونس سے افضل نہیں

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى 1536

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی شخص کے لیے یہ کہنا لائق نہیں کہ میں حضرت یونس بن متی سے افضل ہوں۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1536)

حدیث:

میں یونس سے افضل نہیں

صحیح حدیث ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ 1537

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کے لیے مناسب نہیں کہ مجھے یونس بن متی سے بہتر قرار دے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے والد کی طرف منسوب کر کے ان کا نام لیا تھا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1537)

(2)

فرقہ بندی میں ایک مصیبت یہ بھی ہوتی ہے کہ ہر فرقہ اپنے اپنے لیڈر کو دوسروں کے لیڈر سے برتر ثابت کرنے پر تلا رہتا ہے اس کیلئے قبائلی ونسلی تفاخر سے لے کر جہاں تک ممکن ہو دلائل پیش کئے جاتے ہیں،قرآن کا فرمان ہے :

قران:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (13/49)

ترجمہ:" اے لوگو! بے شک ہم نے تمھیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا،اور تمھیں بنایا ذاتیں اور قبیلے تاکہ تم ایک دوسرے کی شناخت کرو،بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے بڑا عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے،بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔" {سورۃ الحجرات سورہ نمبر 49 آیت نمبر 13}

قران:

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ (19/46)

ترجمہ:" اور ہر ایک کو اپنے اپنے اعمال کے مطابق درجے ملیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال کے پورے بدلے دے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے۔"(سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 19)

قران:

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ (70/17)

ترجمہ:" اور ہم نے اولادِ آدم (تمام انسانوں) کو بڑی عزت دی ہے۔"

{سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 70}

قرآن کے مقابلے میں اپنے اپنے لیڈروں کو افضل ثابت کرنے کیلئے مختلف روایتیں وضع کی گئیں،ذیل میں ان کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

حدیث:

حضور ﷺ کا محبوب عائشہؓ اور ابو بکرؓ

صحیح حدیث عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ 1542 السَّلاَسِلِ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ: عَائِشَةُ فَقُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ قَالَ: أَبُوهَا، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَعَدَّ رِجَالاً

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غزوۂ ذات السلاسل کے لیے بھیجا (عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ سب سے زیادہ محبت آپ کو کس سے ہے؟ آپ نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔میں نے پوچھا، اور مردوں میں؟ فرمایا کہ اس کے باپ سے۔میں نے پوچھا، اس کے بعد؟ فرمایا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے۔اس طرح آپ نے کئی ( ) آدمیوں کے نام لئے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1542)

حدیث:

علیؓ حضور ﷺ کیلئے ایسے ہیں جیسے موسیٰ کیلئے ہارون

صحیح حدیث سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ، وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا 1556 فَقَالَ: أَتُخَلِّفُنِي فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ قَالَ: أَلاَ تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلاَّ أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لیے تشریف لے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا نائب بنایا۔علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جا رہے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ میرے لیے تم ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے۔لیکن فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1556)

حدیث:

عورتوں پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہاکی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی فضیلت ہے

صحيح حديث أَبِي مُوسى رضى الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلاَّ آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ **1574**

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں میں تو بہت سے کامل لوگ اٹھے لیکن عورتوں میں فرعون کی بیوی آسیہ اور مریم بنت عمران رحمہ اللہ کے سوا اور کوئی کامل نہیں پیدا ہوئی' ہاں عورتوں پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہاکی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی فضیلت ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1574)

حدیث:

عائشہ رضی اللہ عنہاکی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت اور تمام کھانوں پر

صحيح حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضى الله عنه، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ **1588**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے سنا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہاکی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت اور تمام کھانوں پر۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1588)

جانوروں کی باتیں

قرآنِ حکیم میں جانوروں کیلیئے ''بھیمہ'' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے، جس کے معنی ہیں ''جو بات نہ کر سکے'' {1/5}+{28/22} انگریزی میں انہیں ڈمب کیٹل کہا جاتا ہے۔قرآن کی اس وضاحت کے بعد کیسے تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ جانور تقریریں کرتے تھے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس حدیث میں جانوروں کو بڑا عالم فاضل ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے جبکہ قرآن کا فرمان ہے کہ جو لوگ عقل و فکر سے کام نہیں لیتے، وہ جانور ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے {179/7} اس سے ثابت ہوا کہ جانور عقل و فکر سے عاری ہوتے ہیں۔ایک جگہ فرمایا کہ کفّار حیوانی سطح کی زندگی بسر کرتے ہیں کھاتے پیتے ہیں (اور مر جاتے ہیں) {12/47} ان آیات کی روشنی میں جانوروں کو عالم فاضل قرار دینا، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان ہو نہیں سکتا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا کوئی قولِ مبارک قرآن کے خلاف نہیں تھا۔

حدیث:

جانوروں کی باتیں

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلاَةَ الصُّبْحِ ثُمَّ **1544**
أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً إِذْ رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا فَقَالَتْ: إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهذَا، إِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ
فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ: فَإِنِّي أُومِنُ بِهذَا، أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ إِذْ
عَدَا الذِّئْبُ فَذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ، فَطَلَبَ حَتَّى كَأَنَّهُ اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ، فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ: هذَا، اسْتَنْقَذْتَهَا مِنِّي، فَمَنْ لَهَا
يَوْمَ السَّبُعِ، يَوْمَ لاَ رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ قَالَ: فَإِنِّي أُومِنُ بِهذَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ
وَمَا هُمَا ثَمَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھی، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ایک شخص (بنی اسرائیل کا) اپنی گائے ہانکے لئے جا رہا تھا کہ وہ اس پر سوار ہو گیا اور پھر اسے مارا۔اس گائے نے (بقدرت الٰہی) کہا کہ ہم جانور سواری کے لیے نہیں پیدا کئے گئے۔ہماری پیدائش تو کھیتی کے لیے ہوئی ہے۔لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! گائے بات کرتی ہے۔پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس بات پر ایمان لاتا ہوں اور ابو بکر اور عمر بھی۔حالانکہ یہ دونوں وہاں موجود بھی نہیں تھے۔اسی طرح ایک شخص اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ ایک بھیڑیا آیا اور ریوڑ میں سے ایک بکری اٹھا کر لے جانے لگا۔چرواہا دوڑا اور اس نے بکری کو بھڑیئے سے چھڑا لیا۔اس پر بھیڑیا (بقدرت الٰہی) بولا: آج تو تم نے مجھ سے اسے چھڑا لیا لیکن درندوں والے دن میں (قرب قیامت) اسے کون بچائے گا جس دن میرے سوا اور کوئی اس کا چرواہا نہ ہوگا؟

لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! بھیڑیا باتیں کرتا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو اس بات پر ایمان لایا اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ بھی۔حالانکہ وہ دونوں اس وقت وہاں موجود نہ تھے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1544)

باب نمبر۔82

تقدیر

اِسلام کا سارا نظام قانونِ مکافاتِ عمل پر قائم ہے۔ مکافاتِ عمل کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر کام کا ایک نتیجہ متعین کر دیا ہے، اِنسان جب بھی کوئی کام کرتا ہے خواہ وہ اچھا ہو یا بُرا، اُس کا نتیجہ ضرور بالضرور برآمد ہوتا ہے، اگر کام اچھا ہے تو نتیجہ اچھا اور اگر کام بُرا ہے تو نتیجہ بھی بُرا۔ اِس قانون کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ: ''آپ اللہ کے قانون کو بدلتا ہوا نہ پائیں گے'' {سورۃ الفاطر سورہ نمبر 35 آیت نمبر 43، سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 77، سورۃ الفتح سورہ نمبر 48 آیت نمبر 23، سورۃ الاحزاب سورہ نمبر 33 آیت نمبر 38}۔

طبیعی کائنات میں اِنسان کے سوا ہر چیز قوانینِ خداوندی کے مطابق کام کر رہی ہے۔ اللہ نے فرمایا: ''آسمانوں اور زمین کی ہر شے اور فرشتے وہی کچھ کر رہے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے'' {سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 49 تا 50}۔

ہم یہاں اِنسانی دُنیا کی بات کرنا چاہتے ہیں، اِنسانی دُنیا میں زندگی کے دو حصّے ہوتے ہیں۔ طبیعی زندگی اور اِنسانی زندگی۔ طبیعی زندگی میں تمام کام طبیعی قوانین کے مطابق طے پاتے ہیں مثلاً کھانا، پینا، سونا، جاگنا، صحت، بیماری اور موت وغیرہ۔ اس میں اِنسان کے اِختیار و اِرادہ اور علم کی بھی شرط نہیں ہوتی۔ مثال کے طور پر آگ میں اُنگلی ڈالنے سے اُنگلی جل جائے گی اور تکلیف ہو گی۔ اِس میں اِس بات کی کوئی قید نہیں کہ اِنسان کو اِس کا علم ہو کہ آگ میں اُنگلی جل جاتی ہے تو اُنگلی جلے اور اگر اِس کو اِس کا علم نہ ہو تو اُنگلی نہ جلے۔ دوسری بات یہ کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ اِنسان اپنے اِرادے اور فیصلے سے اُنگلی ڈالے تو اُنگلی جلے اور اگر کوئی دوسرا شخص اِس کی اُنگلی زبردستی آگ میں ڈال دے تو اُنگلی نہ جلے۔ اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ یہ قانون اِس قدر اَٹل ہے کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ اُنگلی میری جلے اور درد کسی اور کو ہونے لگے۔ اور نہ ہی یہ ممکن ہے کہ کوئی میرے درد میں سے کچھ حصّہ لے لے اور میری تکلیف میں تخفیف ہو جائے۔ نہ ہی یہ ممکن ہے کہ کسی کی سفارش پر درد مِٹ جائے یا میں رشوت دے کر اپنا درد ختم کروالوں۔

دوسری طرف اِنسانی زندگی میں معاشرہ کچھ قوانین وضوابط مرتّب کرتا ہے جن کی پابندی سب افراد کیلئے ضروری ہوتی ہے، جو اِن قوانین کی خلاف ورزی کرتا ہے، معاشرہ اُسے مجرم قرار دیتا ہے اور اپنے وضع کردہ قانون کے تحت مجرم کو سزا دیتا ہے، یہ بھی قانونِ مکافات ہی کی ایک شکل ہے لیکن اِس میں اور طبیعی قوانین میں ایک بڑا اہم فرق ہے، وہ یہ کہ معاشرہ کے نظامِ عدل کی رُو سے ممکن ہے ایک آدمی قانون شکنی کرے لیکن نظامِ عدل کی گرفت میں نہ آئے۔ دوسری صورت یہ کہ گرفت میں آئے بھی تو کسی نہ کسی طرح اپنے جرم کی سزا پانے سے بچ جائے رِشوت سے، سفارش سے یا فریب دہی سے وغیرہ۔ جو شخص اِس طرح قانون شکنی کی سزا سے محفوظ رہ جائے، اِس میں اور قانون کی پیروی کرنے والے شخص میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ دونوں فریق معاشرے کی نگاہ میں ''باعزّت شہری'' ہوتے ہیں اور

جب معاشرے میں قانون شکنی عام ہو جائے تو قانون شکن، اُن لوگوں کے مقابلے میں جو قانون کی پابندی کرتے ہیں، زیادہ مزے میں رہتے ہیں کیونکہ یہ جائز اور ناجائز ہر طریقے سے مفاد حاصل کر لیتے ہیں اور عیش کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

قرآنی نظریہ ٔ زندگی:

اِس نظریہ کی رُو سے اِنسان کی زندگی محض طبعی نہیں بلکہ اِس کے علاوہ ایک اور شے بھی ہے جس کا نام اِنسانی ذات ہے۔ اِنسان دُنیا میں جو بھی کام کرتا ہے اُس کا اثر اس کی ذات پر پڑتا ہے، اچھے کام کا اچھا اثر اور بُرے کام کا بُرا اثر۔

جس طرح طبعی زندگی کے مطابق آگ میں اُنگلی ڈالنے سے اُنگلی جل جاتی ہے اِسی طرح قرآنی نظریہ ٔ زندگی کے مطابق جب اِنسان اچھا یا بُرا کام کرتا ہے تو اُس کا اثر اِس کی ذات پر پڑتا ہے۔ مزید یہ کہ طبعی زندگی کی طرح قرآنی نظریہ ٔ حیات میں بھی کسی پولیس، عدالت یا انتظامیہ وغیرہ کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ نتیجہ از خود مرتّب ہو جاتا ہے مثلاً ایک شخص کسی دوسرے شخص کو ناحق قتل کرنے کا اِرادہ کرتا ہے لیکن اُسے موقعہ نہیں ملتا، یہ شخص معاشرے کے نظامِ عدل کی رُو سے مجرم نہیں قرار پائے گا لیکن اُس کی اِس بُری نیّت کا اثر اس کی ذات پر مرتّب ہو جاتا ہے۔ دوسری مثال یہ کہ ایک شخص کسی دوسرے شخص کو ناحق قتل کر دیتا ہے لیکن رِشوت سے، سفارش سے، فریب دہی سے یا کسی بھی طریقے سے سزا سے بچ جاتا ہے لیکن اِس کی ذات پر اس کا اثر ضرور بالضرور مرتّب ہوتا ہے، فرمانِ خداوندی ہے کہ ”آج تمہیں بدلہ دیا جائے گا اُس کا جو تم کرتے تھے“۔ {سورۃ الجاثیہ سورہ نمبر 45 آیت نمبر 28، سورۃ الطور سورہ نمبر 52 آیت نمبر 16، سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 147، سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 52، سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 180، سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 51، سورۃ الھود سورہ نمبر 11 آیت نمبر 111، سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 7، سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 111، سورۃ المومن سورہ نمبر 40 آیت نمبر 17، سورۃ الزمر سورہ نمبر 39 آیت نمبر 70}

اللہ تعالٰی نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا :

قران:

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ قف فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ لا (29/18)

ترجمہ: ”آپ کہہ دیں حق تمہارے ربّ کی طرف سے ہے، پس جو چاہے سو ایمان لائے اور جو چاہے اِس کا اِنکار کر دے۔“

{سورۃ الکھف سوہ نمبر 18 آیت نمبر 29}

قران:

كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ (38/74)

ترجمہ: ”ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گروی ہے۔“

{سورۃ المدثر سورہ نمبر 74 آیت نمبر 38}

قرآنِ مجید میں قانونِ مکافاتِ عمل کا ذکر سینکڑوں مقامات پر آیا ہے، یہاں تمام آیات کا حوالہ دینا ممکن نہیں البتّہ چند ایک پیشِ خدمت ہیں :

قران:

بَلٰی مَنۡ کَسَبَ سَیِّئَۃً وَّاَحَاطَتۡ بِہٖ خَطِیۡٓـئَتُہٗ فَاُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ج ھُمۡ فِیۡھَا خٰلِدُوۡنَ (81/2)

ترجمہ: ” جس نے کمائی کوئی بُرائی اور اس کو اس کی خطائوں نے گھیر لیا پس یہی لوگ دوزخی ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 81}

قران:

یَوۡمَ تَجِدُ کُلُّ نَفۡسٍ مَّا عَمِلَتۡ مِنۡ خَیۡرٍ مُّحۡضَرًا ۚۖ وَّمَا عَمِلَتۡ مِنۡ سُوۡٓءٍ (30/3)

” جس دن ہر شخص موجود پائے گا جو اس نے کی کوئی نیکی یا بُرائی۔“

(سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 30)

قران:

وَلَیُبَیِّنَنَّ لَکُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ مَا کُنۡتُمۡ فِیۡہِ تَخۡتَلِفُوۡنَ (92/16)

” تم سے اس بابت ضرور پوچھا جائے گا جو تم کرتے تھے۔“

{سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 92}

قران:

وَلَا تَحۡسَبَنَّ اللّٰہَ غَافِلًا عَمَّا یَعۡمَلُ الظّٰلِمُوۡنَ ۬ؕ (42/14)

ترجمہ: ”تم ہر گز گمان نہ کرنا کہ اللہ اس سے بے خبر ہے جو وہ ظالم کرتے ہیں۔“

(سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 42)

قران:

ذٰلِكَ مِمَّآ اَوۡحٰۤى اِلَيۡكَ رَبُّكَ مِنَ الۡحِكۡمَةِ ‌ؕ وَلَا تَجۡعَلۡ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلۡقٰى فِىۡ جَهَنَّمَ مَلُوۡمًا مَّدۡحُوۡرًا (39/17)

" رسول بھی شرک کرتا تو۔۔۔۔۔۔" فَتُلۡقٰى فِىۡ جَهَنَّمَ مَلُوماً مَّدۡحُورا

{مفہوم سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 39}

قران:

وَلَمَّاۤ اَنۡ جَآءَتۡ رُسُلُنَا لُوۡطًا سِىۡٓءَ بِهِمۡ وَضَاقَ بِهِمۡ ذَرۡعًا وَّقَالُوۡا لَا تَخَفۡ وَلَا تَحۡزَنۡ قف اِنَّا مُنَجُّوۡكَ وَاَهۡلَكَ اِلَّا امۡرَاَتَكَ كَانَتۡ مِنَ الۡغٰبِرِيۡنَ (33/29)

" رسول کی بیوی بھی اعمال کے نتائج سے مستثنیٰ نہیں تھیں۔"

{مفہوم سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 33}

قران:

يٰنِسَآءَ النَّبِىِّ مَنۡ يَّاۡتِ مِنۡكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفۡ لَهَا الۡعَذَابُ ضِعۡفَيۡنِ‌ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيۡرًا (30/33)

" رسول کی بیویوں میں سے اگر کوئی گناہ کا کام کرتی تو اسے دگنی سزا دی جاتی تھی۔"

(مفہوم سورۃ الاحزاب سورہ نمبر 33 آیت نمبر 30)

قرآن کی بات تو آپ سمجھ گئے ہونگے کہ انسان کا فیصلہ، اعمال کی بنیاد پر ہوتا ہے۔اللہ کے اس واضح قانون کے مقابلے میں ذیل کی احادیث ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

نیک، بد، روزی، عمر وغیرہ سب کچھ پہلے سے لکھ دیا جاتا ہے

صحیح حدیث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا، 1696 يَقُولُ: يَا رَبِّ نُطْفَةٌ يَا رَبِّ عَلَقَةٌ يَا رَبِّ مُضْغَةٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهُ قَالَ: أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى شَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ فَمَا الرِّزْقُ وَالأَجَلُ فَيُكْتَبُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رحم مادر میں اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ مقرر کیا ہے۔وہ کہتا ہے اے رب! اب یہ نطفہ ہے، اے رب! اب یہ علقہ ہو گیا ہے، اے رب! اب یہ مضغہ ہو گیا ہے۔پھر جب خدا چاہتا ہے کہ اس کی تخلیق مکمل کرے تو (وہ فرشتہ) کہتا ہے کہ مذکر

ہے، یا مونث، بدبخت ہے یا نیک بخت، روزی کتنی مقدر ہے اور عمر کتنی؟ پس ماں کے پیٹ ہی میں یہ تمام باتیں فرشتہ لکھ دیتا ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1696)

حدیث:

جنت دوزخ پہلے سے لکھی ہوئی ہے

صحیح حدیث عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَأَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ 1697 فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ، وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ، فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ، مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلاَّ كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَإِلاَّ قَدْ كُتِبَ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً فَقَالَ رَجُلٌ: يَارَسُولَ اللهِ أَفَلا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا، وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنَّا مَنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ قَالَ: أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ، وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ (فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى) الآية

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم بقیع غرقد میں ایک جنازے کے ساتھ تھے۔اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بیٹھ گئے ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد بیٹھ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چھڑی تھی جس سے آپ زمین کریدنے لگے۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا نہیں یا کوئی جان ایسی نہیں جس کا ٹھکانا جنت اور دوزخ دونوں جگہ نہ لکھا گیا ہو اور یہ بھی کہ وہ نیک بخت ہوگی یا بدبخت، اس پر ایک صحابی نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر کیوں نہ ہم اپنی تقدیر پر بھروسا کر لیں اور عمل چھوڑ دیں کیونکہ جس کا نام نیک دفتر میں لکھا ہے وہ ضرور نیک کام کی طرف رجوع ہوگا اور جس کا نام بدبختوں میں لکھا ہے وہ ضرور بدی کی طرف جائے گا۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بات یہ ہے کہ جن کا نام نیک بختوں میںہے ان کو اچھے کام کرنے میں ہی آسانی معلوم ہوتی ہے اور بد بختوں کو برے کاموں میں آسانی نظر آتی ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت کی فرمائی: ”جس نے اللہ کی راہ میں دیا اور پرہیزگاری اختیار کی اور اچھے دین کو سچا مانا، اس کو ہم آسانی کے گھر یعنی بہشت میں پہنچنے کی توفیق دیں گے۔“

((اللیل: ۵۔۷

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1697)

حدیث:

جنت دوزخ پہلے سے لکھی ہوئی ہے

صحیح حدیث عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُعْرَفُ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ: 1698 نَعَمْ قَالَ: فَلِمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ: كُلٌّ يَعْمَلُ لِمَا خُلِقَ لَهُ. أَوْ لِمَا يُيَسَّرَ لَهُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے، کہ ایک صاحب نے (یعنی خود انہوں نے) عرض کیا یا رسول اللہ! کیا جنت کے لوگ اہل جہنم میں سے پہچانے جا چکے ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں“۔انہوں نے کہا کہ پھر عمل کرنے والے کیوں عمل کریں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شخص وہی عمل کرتا ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے یا جس کے لئے اسے سہولت دی گئی ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1698)

حدیث:

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے معاملہ میں زنا میں سے اس کا حصہ لکھ دیا ہے

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ 1701 ذَلِكَ، لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ، وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ وَيُكَذِّبُهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے معاملہ میں زنا میں سے اس کا حصہ لکھ دیا ہے جس سے وہ لامحالہ دوچار ہو گا، پس آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بولنا ہے، دل کا زنا یہ ہے کہ وہ خواہش اور آرزو کرتا ہے، پھر شرمگاہ اس خواہش کو سچا کرتی ہے یا جھٹلا دیتی ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1701)

باب نمبر۔83

آدم وموسیٰ کا مناظرہ

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں عیب چینی کرنے والے کے بارے میں فرمایا :

قرآن:

وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ(1/104)

ترجمہ: ”عیب جو کیلئے بڑی خرابی ہے۔“

{سورۃ الھمزۃ سورہ نمبر104 آیت نمبر1}

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا :

قرآن:

وَلَا تُطِعۡ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ هَمَّازٍ مَّشَّآءِۭ بِنَمِيمٍ (11-10/68)

ترجمہ: ” اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ بڑی قسمیں کھانے والے، عیب نکالنے والے اور چغلیاں لگانے والے کا کہنا مانیں۔“

{سورۃ القلم سورہ نمبر68 آیت نمبر10تا11}

یقیناً آپ یہ پڑھ کر حیران ہوں گے کہ اللوٴلوٴ والمرجان میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ”عیب نکالنے والا“ ثابت کیا گیا ہے۔مذکورہ حدیث ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

آدم وموسیٰ کا مناظرہ

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسى فَقَالَ لَهُ مُوسى: يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُونَا خَيَّبْتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ لَهُ آدَمُ: يَا مُوسى اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهِ أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَّرَ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَحَجَّ آدَمُ مُوسى ثَلَاثًا 1700

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”آدم اور موسیٰ رحمہ اللہ نے مباحثہ کیا۔“ موسیٰ علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے کہا آدم! آپ ہمارے باپ ہیں مگر آپ ہی نے ہمیں محروم کیا اور جنت سے نکالا۔آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا موسیٰ! آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہم کلامی کے

لئے برگزیدہ کیا اور اپنے ہاتھ سے آپ کے لئے تورات کو لکھا۔کیا آپ مجھے ایک ایسے کام پر ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا۔آخر آدم علیہ السلام بحث میں موسیٰ علیہ السلام پر غالب آئے۔تین مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جملہ فرمایا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1700)

باب نمبر۔84

لوگوں کی رائے پر جہنم جنت کے فیصلے

قرآنِ کریم میں ہے کہ اِنسان جنّت کا حقدار اُسی صورت میں ہوتا ہے جب وہ اپنی زندگی قرآنی اصولوں کی پیروی میں گزارے۔ جنّت، دو رکعات نفل پڑھنے سے، جُمعہ پڑھنے سے یا تسبیح کے دانوں پر چند الفاظ دُہرا لینے سے نہیں ملتی بلکہ اس کے حصول کیلئے اعمالِ صالحہ بہت ضروری ہیں، اِسی لیے قرآن نے مختلف مقامات پر مختلف کاموں کا ذِکر کرکے بات واضح کردی ہے کہ یہ وہ کام ہیں جو جنّت میں داخلے کا سبب بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ، قرآن میں فرماتا ہے :

قران:

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ لا وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ج وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ج وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (177/2)

ترجمہ: ''نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرلو بلکہ نیکی یہ ہے کہ تم اللہ، قیامت، فرشتوں، کتابوں اور نبیوں پر ایمان لاؤ اور (اِس کا عملی ثبوت دیتے ہوئے) اللہ کی محبت میں اپنا مال رشتہ داروں کو دو اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور گردنوں کے آزاد کرانے میں اور جو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور جب وعدہ کریں تو اُسے پورا کریں اور صبر کرنے والے سختی میں اور تکلیف میں اور جنگ کے وقت، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر177}

قران:

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (134/3)

ترجمہ: ''جو خرچ کرتے ہیں خوشی اور تکلیف میں اور غصّہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کردیتے ہیں، اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔'' (سورۃ آل عمران سورہ نمبر3 آیت نمبر134)

قران:

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِىْ سَبِيْلِىْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ج ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ (195/3)

ترجمہ: ” سو جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے شہروں سے نکالے گئے اور لڑے اور مارے گئے، میں اُن کی بُرائیاں اُن سے ضرور دُور کر دُوں گا، اور اُنہیں باغات میں داخل کروں گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، یہ اللہ کی طرف سے بدلہ ہے اور اللہ کے پاس اچھا بدلہ ہے۔“

{سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 195}

”جنّت، ایمان اور اعمالِ صالحہ سے ملتی ہے۔“

(سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 127۔ سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42۔ سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 32۔ سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58۔ سورۃ السجدۃ سورہ نمبر 32 آیت نمبر 19)

”لوگوں کو چاہیے کہ یہ نعمت حاصل کرنے کیلئے عملِ صالح کریں۔“

{سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت نمبر 61}

طوالت کے خوف سے صرف حوالہ جات پیشِ خدمت ہیں :

قران:

سورۃ الزخرف سورہ نمبر 3 4 آیت نمبر 72

سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 14

سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 16

سورۃ الطور سورہ نمبر 52 آیت نمبر 19

سورۃ الواقعہ سورہ نمبر 56 آیت نمبر 24

سورۃ الحاقۃ سورہ نمبر 69 آیت نمبر 24

سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 22

سورۃ المرسلٰت سورہ نمبر 77 آیت نمبر 43

سورۃ الغاشیۃ سورہ نمبر 88 آیت نمبر 8 تا 9

سورۃ لقمٰن سورہ نمبر 31 آیت نمبر 8

سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 30 تا 31

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60 تا 61

سورۃ البینہ سورہ نمبر 98 آیت نمبر 8

سورۃ الرعد سورہ نمبر 13 آیت نمبر 23

سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 9

سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 107

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 56

سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت 40 تا 42

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 25

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 82

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 57

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 122

سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42

سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 23

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60

سورۃ الحج سورہ نمبر 14 آیت نمبر 14

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 23 تا 24

سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58

سورۃ یٰسٓ سورہ نمبر 36 آیت نمبر 26

سورۃ المومن سورہ نمبر 40 آیت نمبر 40

سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 22

سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 69

سورۃ المعارج سورہ نمبر 70 آیت 22 تا 35

سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 7 تا 12

سورۃ المومنون سورہ نمبر 23 آیت 1 تا 11

سورۃ الفرقان سورہ نمبر 25 آیت 70 تا 76

یہ تو قرآنی تعلیم تھی کہ جنّت اعمالِ صالحہ سے ملتی ہے لیکن سنن نسائی کے مطابق جنّت کیسے ملتی ہے، ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

لوگوں کی رائے پر جہنم جنت کے فیصلے

صحیح حدیث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ 553 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ: وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، مَا وَجَبَتْ قَالَ: هذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَهذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الأَرْضِ

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صحابہ کا گذر ایک جنازے پر ہوا لوگ اس کی تعریف کرنے لگے (کہ کیا اچھا آدمی تھا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ واجب ہو گئی پھر دوسرے جنازہ کا گذر ہوا تو لوگ اس کی برائی کرنے لگے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ واجب ہو گئی اس پر سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا چیز واجب ہو گئی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس میت کی تم لوگوں نے تعریف کی ہے اس کے لئے تو جنت واجب ہو گئی اور جس کی تم نے برائی کی ہے اس کے لئے دوزخ واجب ہو گئی تم لوگ زمین میں اللہ تعالی کے گواہ ہو۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 553)

باب نمبر۔85

عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے

روزے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا :

قران:

ٰٓیاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ (183/2)

ترجمہ: " اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔"

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 183}

اللہ تعالیٰ نے روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے لیکن اللؤلؤ والمرجان میں "خاوند" کا رتبہ خدا سے بھی بڑھا دیا گیا ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہیں رکھا جاسکتا۔ ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَصُومُ الْمَرْأَةُ، وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ، إِلاَّ بِإِذْنِهِ 604

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر شوہر گھر پر موجود ہے تو کوئی عورت اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 604)

اس حدیث میں بیان کیے گئے روزے کو نفلی قرار دے کر اس حدیث کو صحیح قرار دینے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن اِن لوگوں کو یہ علم نہیں کہ متذکرہ بالا حدیث میں نفلی روزے کا کہیں ذکر نہیں بلکہ ہر قسم کا روزہ مراد ہے۔

باب نمبر-86

عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے

قرآن کی رُو سے خلقی لحاظ سے مرد اور عورت برابر ہیں مثلاً فرمانِ خداوندی ہے :

قران:

بنی آدم (مرد و عورت) سب واجب التکریم ہیں۔(70/17)

امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے اہم فریضہ میں عورت اور مرد دونوں شریک ہیں۔(71/9)

سرقہ اور زنا کے جرائم میں مرد و عورت دونوں کو یکساں سزا۔{38/5} {2/24} (10-4/24)

جو کچھ مرد کمائے وہ اس کا حصّہ اور جو کچھ عورت کمائے وہ اس کا حصّہ۔(32/4)

جو خصوصیات مردوں کی ہیں وہی خصوصیات انہی الفاظ میں عورتوں کی بیان کی گئی ہیں، ان میں کسی قسم کا کوئی فرق نہیں(35/33)(5/66)

خُدا کسی کام کرنے والے کا اَجر ضائع نہیں کرتا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ یہ ایک دوسرے کا جز ہیں (یعنی اصل کے اعتبار سے ایک ہی ہیں) {194/3} {124/4} {97/16} {73/33} {40/40}(12/57)

اگر مرد مجرم ہو تو مرد کو سزا ملے گی اور اگر عورت مجرم ہو تو عورت کو سزا ملے گی۔(178/2)

جبکہ اللؤلؤ والمرجان میں لکھا ہے :

حدیث:

عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلاَ يُؤْذِي جَارَهُ، وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلاَهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا 934

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور میں تمہیں عورتوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا

ہوں کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پسلی میں بھی سب سے زیادہ ٹیڑھا اس کے اوپر کا حصہ ہے اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ ڈالو گے اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی باقی رہ جائے گی اس لئے میں تمہیں عورتوں کے بارے میں اچھے سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 934)

حدیث:

عورت پسلی کی مانند ہے

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ إِنْ أَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا وَإِنِ 933 اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت مثل پسلی کے ہے اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ لو گے اور اگر اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہو گے تو اس کی ٹیڑھ کے ساتھ ہی فائدہ حاصل کرو گے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 933)

دراصل یہ غیر قرآنی عقیدہ تورات سے لیا گیا ہے جہاں لکھا ہے :

”اور خُداوند خُدا نے آدم پر گہری نیند بھیجی اور وہ سو گیا اور اُس نے اُس کی پسلیوں میں سے ایک کو نکال لیا اور اُس کی جگہ گوشت بھر دیا اور خُداوند خُدا اُس پسلی سے جو اُس نے آدم میں سے نکالی تھی ایک عورت بنا کر اُسے آدم کے پاس لایا اور آدم نے کہا کہ یہ تو اب میری ہڈیوں میں سے ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے اسلئے وہ ناری کہلائے گی کیونکہ وہ نَر سے نکالی گئی۔“

{تورات، پیدائش باب نمبر2 آیات نمبر22تا24}

گرگٹ کو مار دو

قرآن سے ثابت ہے کہ ایک مجرم کی سزا کسی دوسرے بے گناہ کو نہیں دی جا سکتی کیونکہ یہ ظلم ہے۔ قرآن میں ہے :

قرآن:

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ لا اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ (79/12)

ترجمہ:" یوسف علیہ السلام نے کہا کہ ہم نے جس کے پاس اپنی چیز پائی ہے اس کے سوا دوسرے کی گرفتاری کرنے سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، ایسا کرنے سے تو ہم یقیناً ظلم کرنے والے ہو جائیں گے۔"

{سورۃ یوسف سورہ نمبر 12 آیت نمبر 79}

اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے فرمایا گیا :

قرآن:

وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ (42/5)

ترجمہ: " اور اگر آپ فیصلہ کریں تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کریں، بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔"

{سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 42}

سورۃ الشوریٰ میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زبان مبارک سے کہلوایا گیا :

قرآن:

وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ط (15/42)

ترجمہ: " اور مجھے حکم دیا گیا کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں۔"

{سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 15}

ہمارا ایمان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے زیادہ انصاف کرنے والا نہ آپ سے پہلے کبھی آیا اور نہ قیامت تک کبھی آئے گا لیکن درج ذیل حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر عدل نہ کرنے کا الزام لگایا جا رہا ہے۔ ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

گرگٹ کومار دو

صحیح حدیث أُمِّ شَرِيكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الأَوْزَاغِ 1443

حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو مار ڈالنے کا حکم دیا ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1443)

اگر یہ تسلیم بھی کرلیا جائے کہ گرگٹ واقعی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ میں پھونکیں مارتا تھا تو کیا انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ دنیا کے تمام گرگٹوں کو مار دیا جائے۔ابو جہل،ابو لہب اور دیگر مخالفینِ اسلام، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تکلیفیں پہنچانے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے، یہ لوگ انسان تھے، مذکورہ بالا حدیث میں بیان کیے گئے فارمولے کے تحت کیا دنیا کے تمام انسانوں کو قتل کر دینا چاہیے؟ کیا یہی انصاف ہو گا؟

مجرم اگر گواہ کو جھوٹا کہہ دے

سچی گواہی دینے کے متعلق اللہ کا حکم ملاحظہ کیجئے:

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ ۚ إِن يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَن تَعْدِلُوا ۚ وَإِن تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا

اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو اور خدا کے لئے سچی گواہی دو خواہ (اس میں) تمہارا یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کا نقصان ہی ہو۔ اگر کوئی امیر ہے یا فقیر تو خدا ان کا خیر خواہ ہے۔ تو تم خواہش نفس کے پیچھے چل کر عدل کو نہ چھوڑ دینا۔ اگر تم پیچیدا شہادت دو گے یا (شہادت سے) بچنا چاہو گے تو (جان رکھو) خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے

(سورۃ النسا4، آیت نمبر۔135)

قرآن:

وَإِن كُنتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ ۖ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُم بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ ۗ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۚ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ

اور اگر تم سفر پر ہو اور (دستاویز) لکھنے والا مل نہ سکے تو (کوئی چیز) رہن یا قبضہ رکھ کر (قرض لے لو) اور اگر کوئی کسی کو امین سمجھے (یعنی رہن کے بغیر قرض دیدے) تو امانتدار کو چاہیئے کہ صاحب امانت کی امانت ادا کر دے اور خدا سے جو اس کا پروردگار ہے ڈرے۔ اور (دیکھنا) شہادت کو مت چھپانا۔ جو اس کو چھپائے گا وہ دل کا گنہگار ہو گا۔ اور خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔

(سورۃ البقرۃ2، آیت نمبر۔283)

قرآن:

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَتَمَ شَهَادَةً عِندَهُ مِنَ اللَّهِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ

اُس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہو گا جس کے ذمے اللہ کی طرف سے ایک گواہی ہو اور وہ اُسے چھپائے؟ تمہاری حرکات سے اللہ غافل تو نہیں ہے۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔140)

قران:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُونُواْ قَوَّٰمِينَ لِلَّهِ شُهَدَآءَ بِٱلۡقِسۡطِۖ وَلَا يَجۡرِمَنَّكُمۡ شَنَـَٔانُ قَوۡمٍ عَلَىٰٓ أَلَّا تَعۡدِلُواْۚ ٱعۡدِلُواْ هُوَ أَقۡرَبُ لِلتَّقۡوَىٰۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَۚ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرُۢ بِمَا تَعۡمَلُونَ (مائدہ۔8)

اے ایمان والو! تم اللہ کی خاطر حق پر قائم ہو جاؤ، راستی اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن جاؤ، کسی قوم کی عداوت تمہیں خلاف عدل پر آمادہ نہ کردے، عدل کیا کرو جو پرہیز گاری کے زیادہ قریب ہے، اور اللہ تعالی سے ڈرتے رہو، یقین مانو کہ اللہ تعالی تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔8)

قران:

وَأَقِيمُواْ ٱلشَّهَٰدَةَ لِلَّهِ (طلاق۔2)

اور خداہی کے لئے تم ٹھیک ٹھیک گواہی دیا کرو۔

(سورۃ الطلاق 65، آیت نمبر۔2)

قرآن کی وضاحت کے برعکس درج ذیل روایت میں ایک جلیل القدر پیغمبر کے متعلق کہا جا رہا ہے کہ انہوں نے سچی گواہی دینے کی بجائے اپنے آپ کو جھوٹا سمجھ لیا (العیاذ باللہ):

حدیث:

مجرم اگر گواہ کو جھوٹا کہہ دے تو مجرم کی بات مانی جائے گی

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَأَى عِيسى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلاً يَسْرِقُ فَقَالَ 1528 لَهُ: أَسَرَقْتَ قَالَ: كَلاَّ، وَاللهِ الَّذِى لاَ إِلهَ إِلاَّ هُوَ فَقَالَ عِيسى: آمَنْتُ بِاللهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریم [نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھا، پھر اس سے دریافت فرمایا: تو نے چوری کی ہے؟ اس نے کہا: ہرگز نہیں' اس ذات کی قسم جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں! حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اللہ پر ایمان لایا اور میری آنکھوں کو دھوکا ہوا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1528)

باب نمبر-89

بت خانہ مسمار کر دیا گیا

فرمانِ خُداوندی ہے :

غیر مسلموں کے عبادت خانوں کی حفاظت کرنی چاہیے :

قران:

وَلَوۡلَا دَفۡعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعۡضَهُمۡ بِبَعۡضٍ لَّهُدِّمَتۡ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذۡكَرُ فِيۡهَا اسۡمُ اللّٰهِ كَثِيۡرًا ط (40/22)

ترجمہ: " اگراللہ دفع (منع) نہ کرتا لوگوں کو ایک دوسرے سے، تو صومعے (راہبوں کے خلوت خانے) اور (نصاریٰ کے) گرجے اور (یہود کے) عبادت خانے اور (مسلمانوں کی) مسجدیں ڈھادی جاتیں جن میں اللہ کا نام بکثرت لیا جاتا ہے۔"

{سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 40}

دشمن کے ساتھ بھی اِنصاف کرو :

قران:

وَلَا يَجۡرِمَنَّكُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعۡدِلُوۡا ط اِعۡدِلُوۡا قف هُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰى ز (8/5)

ترجمہ: " کسی قوم کی دشمنی تمہیں اِس پر نہ اُبھارے کہ اِنصاف نہ کرو، اِنصاف کرو، یہ تقوے کے زیادہ قریب ہے۔"

{سورۃ المائدۃ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 8}

غیر مسلموں کے خُداؤں کو گالی بھی مت دو :

قران:

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدۡوًاۢ م بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ط (108/6)

ترجمہ: " غیر مسلموں کے خُدائوں کو گالی مت دو، وہ جہالت میں تمہارے خُدا کو گالی دیں گے۔"

{سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 108}

غیر مسلم پناہ مانگیں تو اُنہیں پناہ دو :

قرآن:

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ط (6/9)

ترجمہ: ’’ اگر مشرکین میں سے بھی کوئی آپ سے پناہ مانگے تو اُسے پناہ دے دو یہاں تک کہ وہ سُن لے اللہ کا کلام (اور صرف یہی نہیں بلکہ) پھر اسے اس کی امن کی جگہ بھی پہنچا کر آئو۔‘‘

{سورۃ التوبہ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 6}

اللہ، پُر امن کافروں سے دوستی کرنے سے تمہیں منع نہیں کرتا

قرآن:

لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ (8/60)

ترجمہ: ’’ اللہ اُن کافروں سے دوستی کرنے سے تمہیں منع نہیں کرتا جنہوں نے تم سے دِین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی اور نہ تمہیں گھروں سے نکالا ہے، اُن سے انصاف کرو، بے شک اللہ اِنصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔‘‘

{سورۃ الممتحنہ سورہ نمبر 60 آیت نمبر 8}

کسی اِنسان کو ناحق قتل نہ کرو :

قرآن:

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ط

نیز دیکھیے {33/17} {68/25} {6/151}

ترجمہ: ’’کسی اِنسان کو ناحق قتل نہ کرو‘‘

{سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 151}

ایک اِنسان کا قتل، پوری اِنسانیت کے قتل کے مترادف ہے :

قران:

اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا م بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ط (32/5)

ترجمہ: ”جس نے کسی ایک شخص کو بھی ناحق قتل کر دیا، اُس نے گویا تمام جہان کے لوگوں کو قتل کر دیا۔“

{سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 32}

جو دِین غیر مسلموں کے خُدائوں کو گالی دینے سے بھی منع کرتا ہے، کیا اُس کی تعلیم یہ ہو سکتی ہے کہ اُن کے عبادت خانے مسمار کر دیئے جائیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خُود حکم دیا کہ فلاں عبادت خانے کو مسمار کر دو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا بلکہ اِس سے بھی دو ہاتھ آگے۔ یعنی جس آدمی کے ذِمّے یہ ”کام“ لگایا گیا، اُس نے اُس عبادت خانے کے قریب کھڑے تمام لوگوں کو قتل کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم، عبادت خانے کی مسماری اور لوگوں کے قتل پر بہت خوش ہوئے اور قاتل کیلئے دُعا فرمائی (نقلِ کفر کفر نہ باشد)۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں :

حدیث:

ذوالخلصہ قبیلہ خثعم کا بت خانہ مسمار کر دیا گیا

صحیح حدیث جَرِيرٍ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِي 1609 خَثْعَمَ يُسَمَّى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ قَالَ: فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ، وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ قَالَ: وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي، حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي، وَقَالَ: اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا، فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْوَفُ، أَوْ أَجْرَبُ قَالَ: فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا، خَمْسَ مَرَّاتٍ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذوالخلصہ کو (برباد کر کے) مجھے راحت کیوں نہیں دے دیتے۔ یہ ذوالخلصہ قبیلہ خثعم کا ایک بت خانہ تھا اور اسے ”کعبۃ الیمانیہ“ کہتے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر میں قبیلہ احمس کے ایک سو پچاس سواروں کو لے کر چلا۔ یہ سب حضرات بڑے اچھے گھوڑسوار تھے لیکن میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر (اپنے ہاتھ سے) مارا، میں نے انگشت ہائے مبارک کا نشان اپنے سینے پر دیکھا۔ فرمایا: اے اللہ! گھوڑے کی پشت پر اسے ثبات عطا فرمانا، اور اسے دوسروں کو ہدایت کی راہ دکھانے والا اور خود ہدایت پایا ہوا بنانا، اس کے بعد جریر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے، اور ذوالخلصہ کی عمارت کو گرا کر اس میں آگ لگا دی۔ پھر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر بھجوائی۔جریر رضی اللہ عنہ کے قاصد (ابوارطاۃ حصین بن ربیعہ) نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا، اس ذات کی قسم! جس نے آپصلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔میں اس وقت تک آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا، جب تک ہم نے ذوالخلصہ کو ایک خالی پیٹ والے اونٹ کی طرح نہیں بنا دیا، یا (انہوں نے کہا) خارش والے اونٹ کی طرح (مراد و یرانی سے ہے)۔جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ احمس کے سواروں اور قبیلہ کے تمام لوگوں کے لئے پانچ مرتبہ برکتوں کی دعا فرمائی۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1609)

صحیح بخاری میں یہ حدیث کچھ اس طرح آئی ہے:

حدیث:

"حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بواسطہ قیس روایت ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں ایک گھر تھا جسے ذُوالخلصہ کہا جاتا تھا۔بعض لوگ اُسے کعبۂ یمانیہ اور کعبۂ شامیہ بھی کہتے تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک دفعہ مجھ سے فرمایا: کیا تم ذُوالخلصہ کے بارے میں مجھے راحت پہنچاؤ گے؟ وہ فرماتے ہیں کہ میں قبیلۂ احمس کے ڈیڑھ سو سوار لے کر اُس کی جانب روانہ ہوا اور جا کر اُسے توڑ پھوڑ دیا اور جتنے آدمی اُس کے قریب ملے اُن سب کو تہہِ تیغ کر دیا، پس ہم نے آکر جب اِس کارگذاری کی آپ ﷺ کو خبر دی تو آپ ﷺ نے ہمارے اور قبیلۂ احمس والوں کیلئے دُعا کی۔"

{صحیح بخاری جلد دوم کتاب المناقب حدیث نمبر 1009 صفحہ نمبر 455}

{صحیح بخاری جلد دوم کتاب المغازی حدیث نمبر 1483 صفحہ نمبر 682}

{صحیح بخاری جلد دوم کتاب المغازی حدیث نمبر 1484 صفحہ نمبر 682}

{صحیح بخاری جلد دوم کتاب المغازی حدیث نمبر 1485 صفحہ نمبر 683}

باب نمبر۔90

عمل سے جنت نہیں ملے گی

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اس بات کو متعدد مقامات پر دہرایا ہے کہ انسان، جنت میں صرف اپنے اچھے اعمال کی بنیاد پر جائے گا۔ چند قرآنی حوالہ جات ملاحظہ ہوں :

قران:

سورۃالانعام سورہ نمبر6آیت نمبر127

سورۃالنحل سورہ نمبر16آیت نمبر32

سورۃالزخرف سورہ نمبر43آیت نمبر72

سورۃالاحقاف سورہ نمبر46آیت نمبر14

سورۃالاحقاف سورہ نمبر46آیت نمبر16

سورۃالطور سورہ نمبر52آیت نمبر19

سورۃالواقعہ سورہ نمبر56آیت نمبر24

سورۃالحاقہ سورہ نمبر69آیت نمبر24

سورۃالدھر سورہ نمبر76آیت نمبر22

سورۃالمرسلٰت سورہ نمبر77آیت نمبر43

سورۃالغاشیہ سورہ نمبر88آیت نمبر8تا9

سورۃلقمٰن سورہ نمبر31آیت نمبر8

سورۃالکہف سورہ نمبر18آیت نمبر30تا31

سورۃمریم سورہ نمبر19آیت نمبر60تا61

سورۃالبینہ سورہ نمبر98آیت نمبر8

سورۃ الرعد سورہ نمبر 13 آیت نمبر 23

سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 9

سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 107

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 56

سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت 40 تا 42

سورۃ البقرہ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 25

سورۃ البقرہ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 82

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 57

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 122

سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42

سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 23

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 14

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 23 تا 24

سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58

سورۃ یٰس سورہ نمبر 36 آیت نمبر 26

سورۃ المومن سورہ نمبر 40 آیت نمبر 40

سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 22

سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 69

سورۃ المعارج سورہ نمبر 70 آیت 22 تا 35

سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 7 تا 12

سورۃ المومنون سورہ نمبر 23 آیت 1 تا 11

سورۃ الفرقان سورہ نمبر 25 آیت 70 تا 76

لیکن اللؤلؤ والمرجان کی درج ذیل احادیث میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے یہ الفاظ منسوب کیے جا رہے ہیں کہ انسان اچھے اعمال کی وجہ سے جنت میں نہیں جائے گا بلکہ یہ خدا کی مرضی پر منحصر ہے، جس پر وہ اپنا فضل اور رحمت کرے گا صرف وہی جنت کا حقدار ہو گا۔ لیجیے مذکورہ حدیث آپ بھی پڑھیے :

حدیث:

عمل سے جنت نہیں ملے گی

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يُنَجِّيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ قَالُوا: وَلاَ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: وَلاَ أَنَا إِلاَّ أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللهُ بِرَحْمَةٍ سَدِّدُوا 1793

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دلا سکے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی اور آپ کو بھی نہیں یا رسول اللہ؟ فرمایا اور مجھے بھی نہیں، سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت کے سایہ میں لے لے۔ پس تم کو چاہئے کہ درستی کے ساتھ عمل کرو اور میانہ روی اختیار کرو۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 1793)

حدیث:

عمل سے جنت نہیں ملے گی

صحیح حدیث عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا، فَإِنَّهُ لاَ يُدْخِلُ أَحَدًا الْجَنَّةَ عَمَلُهُ قَالُوا: وَلاَ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: وَلاَ أَنَا إِلاَّ أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ 1794

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہانے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دیکھو جو نیک کام کرو ٹھیک طور سے کرو اور حد سے نہ بڑھ جاؤ بلکہ اس کے قریب رہو (میانہ روی اختیار کرو) اور خوش رہو اور یاد رکھو کہ کوئی بھی اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں نہیں جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہیں یا رسول اللہ؟ فرمایا میں بھی نہیں۔ سوائے اس کے کہ اللہ اپنی مغفرت ورحمت کے سایہ میں مجھے ڈھانک لے۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 1794)

خدا بھی جہنم میں

قرآنِ کریم میں اللہ کے بارے میں ارشاد ہے :

قران:

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (4/1)

ترجمہ: ” (اللہ) روزِ جزاو سزا کا مالک ہے۔“

{سورۃ الفاتحہ سورہ نمبر 1 آیت نمبر 4}

وہ ہستی جس کے حکم سے مجرموں کو جہنم میں پھینکا جائے گا، جعلی حدیثیں بنانے والوں نے اسی ہستی کو جہنم میں ڈال دیا۔(نقلِ کفر کفر نہ باشد)۔اصل بات یہ ہے کہ جعلی حدیثیں بنانے والوں کو علم ہے کہ قیامت کے دن انہیں ان کے کرتوتوں کی وجہ سے جہنم میں پھینکا جائے گا، لہٰذا انہوں نے حفظ ماتقدم کے طور پر خدا کو پہلے ہی جہنم میں پھینک کر انتقام کی آگ ٹھنڈی کر لی ہے لیکن انہیں یہ نہیں پتا کہ خدا کی پکڑ بڑی سخت ہوتی ہے (اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ 12/85) آیئے اب وہ حدیث ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

خدا بھی جہنم میں

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ 1809 فَقَالَتِ النَّارُ: أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: مَا لِي لاَ يَدْخُلُنِي إِلاَّ ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِلْجَنَّةِ: أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ: إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابٌ أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مِلْؤُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلاَ تَمْتَلِئُ حَتَّى يَضَعَ رِجْلَهُ فَتَقُولُ قَطٍ قَطٍ قَطٍ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَلاَ يَظْلِمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت اور دوزخ نے بحث کی‘ دوزخ نے کہا میں متکبروں اور ظالموں کے لیے خاص کی گئی ہوں۔جنت نے کہا مجھے کیا ہوا کہ میرے اندر صرف کمزور اور کم رتبہ والے لوگ داخل ہوں گے۔اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت سے کہا کہ تو میری رحمت ہے‘ تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں جس پر چاہوں رحم کروں اور دوزخ سے کہا کہ تو عذاب ہے تیرے ذریعہ میں اپنے

بندوں میں سے جسے چاہوں عذاب دوں۔جنت اور دوزخ دونوں بھریں گی۔دوزخ تو اس وقت تک نہیں بھرے گی۔جب تک اللہ رب العزت اپنا قدم اس پر نہیں رکھ دے گا۔اس وقت وہ بولے گی کہ بس بس! اور اس وقت بھر جائے گی اور اس کا بعض حصہ بعض دوسرے حصے پر چڑھ جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں کسی پر بھی ظلم نہیں کرے گا اور جنت کے لیے اللہ تعالیٰ ایک مخلوق پیدا کرے گا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1809)

حدیث:

خدا بھی جہنم میں

صحيح حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ، حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطِ قَطِ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْض 1810

سیّدناانس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم برابر یہی کہتی رہے گی کہ کیا کچھ اور ہے کیا کچھ اور ہے؟ آخر اللہ تبارک وتعالیٰ اپنا قدم اس میں رکھ دے گا تو وہ کہہ اٹھے گی بس بس میں بھر گئی، تیری عزت کی قسم!اور اس کا بعض حصہ بعض کو کھانے لگے گا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1810)

باب نمبر۔92

مردہ جوتوں کی آواز سنتا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ (22/35)

" اور آپؐ اُن کو سُنانے والے نہیں جو قبروں میں ہیں۔"

{سورۃ فاطر سورہ نمبر 35 آیت نمبر 22}

قرآن:

إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ

تم مردوں کو نہیں سنا سکتے، نہ اُن بہروں تک اپنی پکار پہنچا سکتے ہو جو پیٹھ پھیر کر بھاگے جارہے ہوں

(سورۃ النمل 27، آیت نمبر۔80)

قرآن:

فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ

اے نبیؐ) تم مردوں کو نہیں سنا سکتے، نہ اُن بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہو جو پیٹھ پھیرے بھاگے چلے جارہے ہوں)

(سورۃ الروم 30، آیت نمبر۔52)

قرآن:

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ (5/46)

" اس سے بڑا گمراہ کون ہے جو اللہ کے سوا اُس کو پکارتا ہے جو اُسے جواب نہ دے گا قیامت کے دن تک اور وہ اُن کے پکارنے سے بھی بے خبر ہیں۔"

{سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 5}

قران:

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۰ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ج وَمَا يَشْعُرُوْنَ لا اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ

(21-20/16)

ترجمہ:" اور وہ جنہیں پکارتے ہیں اللہ کے سوا وہ کچھ بھی پیدا نہیں کرتے بلکہ وہ خود پیدا کیے گئے ہیں، مردے ہیں، زندہ نہیں، اور وہ نہیں جانتے کہ وہ کب اُٹھائے جائیں گے۔"

{سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 20 تا 21}

قران:

وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ (65/27)

ترجمہ: " اور وہ (مردے) نہیں جانتے کہ وہ کب (جی) اُٹھائے جائیں گے۔"(سورۃ النمل سورہ نمبر 27 آیت نمبر 65)

قرآن کی اِن واضح آیات کے باوجود اللؤلؤ والمرجان میں ہے کہ مردے زندہ انسانوں کے جوتوں کی آہٹ تک سُن لیتے ہیں، ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

مردہ جوتوں کی آواز سنتا ہے

صحیح حدیث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ 1824 فِي قَبْرِهِ، وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ، وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ، أَتَاهُ مَلَكَانِ، فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولاَنِ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ (لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ، قَدْ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور جنازہ میں شریک ہونے والے لوگ اس سے رخصت ہوتے ہیں تو ابھی وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہوتا ہے کہ دو فرشتے (منکر نکیر) اس کے پاس آتے ہیں' وہ اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں کہ اس شخص، یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تو کیا اعتقاد رکھتا تھا؟ مومن تو یہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔اس جواب پر اس سے کہا جائے گا کہ تو یہ دیکھ اپنا جہنم کا ٹھکانا، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے میں تمھارے لیے جنت میں ٹھکانا دے دیا۔اس وقت اسے جہنم اور جنت دونوں ٹھکانے دکھائے جائیں گے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1824)

قبر میں سوالات

قرآن میں ہے کہ جب جان نکالنے والے فرشتے آئیں گے تو وہ ایک سوال کریں گے کہ "وہ سب کہاں ہیں جن کو تم خدا کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے" لیکن اس کے بر عکس اللؤلؤ والمرجان میں بیان کی گئی بات اس سے یکسر مختلف ہے :

قران:

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ أُولَٰئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُم مِّنَ الْكِتَابِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوا أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ

اس سے بڑا ظالم کون ہے جو خدا پر جھوٹا الزام لگائے یا اس کی آیات کی تکذیب کرے۔ان لوگوں کو ان کی قسمت کا لکھا ملتا رہے گا یہاں تک کہ جب ہمارے نمائندے فرشتے مدّت حیات پوری کرنے کے لئے آئیں گے تو پوچھیں گے کہ وہ سب کہاں ہیں جن کو تم خدا کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے وہ لوگ کہیں گے کہ وہ سب تو گم ہو گئے اور اس طرح اپنے خلاف خود بھی گواہی دیں گے کہ وہ لوگ کافر تھے

(سورۃ الاعراف 7،آیت نمبر-37)

حدیث:

قبر میں سوالات

صحیح حدیث الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا أُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ أُتِيَ، ثُمَّ 1825

شَهِدَ أَنْ لاَ إِلهَ إِلاَّ اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، فَذلِكَ قَوْلُهُ (يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن جب اپنی قبر میں بٹھایا جاتا ہے تو اس کے پاس فرشتے آتے ہیں۔وہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو یہ اللہ کے اس فرمان کی تعبیر ہے جو سورۂ ابراہیم میں ہے کہ اللہ ایمان والوں کو دنیا کی زندگی اور آخرت میں ٹھیک بات، یعنی توحید پر مضبوط رکھتا ہے۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 1825)

عذاب قبر

انسان کے مرنے کے فوراً بعد اس کے جسم میں تعفن پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے جو کہ زندہ لوگوں کی زندگی اور صحت کیلئے زہر قاتل کی حیثیت رکھتا ہے لہٰذا دنیا کے تمام مذاہب اور کمیونٹیز کے ہاں لاش کو ڈسٹروئے کرنے کا کوئی نہ کوئی طریقہ رائج ہے۔ اسلام نے لاش کو دفن کرنے کا طریقہ اپنایا ہے۔ جہاں تک عذاب قبر کا تعلق ہے تو قرآن کی مجموعی تعلیم کے مطابق یہ درست نہیں کیونکہ جس لاش کو دفن کیا جاتا ہے اس میں احساس و شعور نہیں ہوتا، قرآن میں ہے کہ انسان نے مرنے کے بعد قیامت کے دن اگلی زندگی کیلئے اٹھنا ہے:

قران:

ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ ﴿١٦﴾

پھر بیشک تم اس (زندگی) کے بعد ضرور مرنے والے ہو، پھر بیشک تم قیامت کے دن (زندہ کر کے) اٹھائے جاؤ گے۔

(سورۃ المومنون 23، آیت نمبر۔15 تا16)

قرآن میں قبر یا قبور کا جو ذکر کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ مردے قبروں سے اٹھیں گے تو یہ بات سمجھانے کا تشبیہی و تمثیلی انداز ہے جو کہ قرآن کے اسلوب بیان میں سے ایک انداز ہے لیکن اللؤلؤ والمرجان میں اس ضمن میں کیا کچھ کہا گیا ہے؟ ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

عذاب قبر

صحیح حدیث عَائِشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوزَانِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَتَا لِي، إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ، فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ أُنْعِمْ أَنْ أُصَدِّقَهُمَا، فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عَجُوزَيْنِ، وَذَكَرْتُ لَهُ؛ فَقَالَ: صَدَقَتَا، إِنَّهُمْ يُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ فِي صَلَاةٍ إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ 343

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مدینہ کے یہودیوں کی دو بوڑھی عورتیں میرے پاس آئیں اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ قبر والوں کو ان کی قبر میں عذاب ہو گا لیکن میں نے انہیں جھٹلایا اور ان کی تصدیق نہیں کر سکی پھر وہ دونوں عورتیں چلی گئیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ دو بوڑھی عورتیں پھر میں نے آپ سے واقعہ کا ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے صحیح کہا قبر والوں کو عذاب ہو گا اور ان کے عذاب کو تمام چوپائے سنیں گے پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگنے لگے تھے۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 343)

اس امت کے تمام پوشیدہ گناہ معاف ہیں

قرآن حکیم کے مطابق انسان کے تمام اعمال لکھے جارہے ہیں خواہ وہ پوشیدہ کئے جائیں یا ظاہراً۔ دوسری بات یہ کہ انسان اپنے انہی اعمال کی بنیاد پر جنت یا جہنم میں جائے گا، ملاحظہ کیجئے:

قران:

وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا ۚ وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا

اور نامہ اعمال سامنے رکھ دیا جائے گا اس وقت تم دیکھو گے کہ مجرم لوگ اپنی کتاب زندگی کے اندراجات سے ڈر رہے ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے کہ ہائے ہماری کم بختی، یہ کیسی کتاب ہے کہ ہماری کوئی چھوٹی بڑی حرکت ایسی نہیں رہی جو اس میں درج نہ ہو گئی ہو جو کچھ انہوں نے کیا تھا وہ سب اپنے سامنے حاضر پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ذرا ظلم نہ کرے گا

(سورۃ الکھف 18، آیت نمبر۔49)

جبکہ درج ذیل روایت میں کچھ مختلف بات کی جارہی ہے:

حدیث:

اس امت کے تمام پوشیدہ گناہ معاف ہیں

صحيح حديث أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلاَّ 1883 الْمُجَاهِرِينَ وَإِنَّ مِنَ الْمَجَانَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلاً، ثُمَّ يُصْبِحَ، وَقَدْ سَتَرَهُ اللهُ، فَيَقُولُ: يَا فُلاَنُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَ كَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ، وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللهِ عَنْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میری تمام امت کو معاف کیا جائے گا سوائے گناہوں کو کھلم کھلا کرنے والوں کے اور گناہوں کو کھلم کھلا کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک شخص رات کو کوئی (گناہ کا) کام کرے اور اس کے باوجود کہ اللہ نے اس کے گناہ کو چھپا دیا ہے مگر صبح ہونے پر وہ کہنے لگے کہ اے فلاں! میں نے کل رات فلاں فلاں برا کام کیا تھا۔ رات گزر گئی تھی اور اس کے رب نے اس کا گناہ چھپائے رکھا، لیکن جب صبح ہوئی تو وہ خود اللہ کے پردے کو کھولنے لگا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1883)

حالت روزہ میں بوس و کنار

اللہ تعالیٰ نے حالتِ روزہ میں اپنی بیوی سے وظیفہٗ زوجیت کرنے سے منع فرمادیا ہے۔قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا :

قرآن:

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿187/2﴾

ترجمہ: ’’تمہارے لئے حلال کردیا گیا روزہ کی رات میں اپنی عورتوں سے بے پردہ ہونا، وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم اُن کیلئے لباس ہو، اللہ نے جان لیا کہ تم اپنے تئیں خیانت کرتے تھے سو اُس نے تمہیں معاف کردیا اور تم سے درگزر کی، پس اب تمہیں اُن سے مباشرت کی اور اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی چیز کو تلاش کرنے کی اِجازت ہے، تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ممتاز ہو جائے پھر رات تک روزے کو پورا کرو‘‘۔

{سورۃ البقرۃ 2 آیت نمبر 187}

لیکن اللؤلؤ والمرجان میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اِلزام لگایا جارہا ہے کہ آپؐ (نعوذ باللہ) روزے کی حالت میں اپنی بیویوں سے مباشرت کرتے تھے اور بوسے لیا کرتے تھے۔ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

حالت روزہ میں بوس و کنار

صحيح حديث عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ وَهُوَ صَائِمٌ؛ ثُمَّ ضَحِكَتْ 675

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہانے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض ازواج کا روزہ دار ہونے کے باوجود بوسہ لے لیا کرتے تھے۔پھر آپ ہنسیں۔

(اللؤلؤ والمرجان ، حدیث نمبر: 675)

باب نمبر۔96

چہرے پر مت مارو

قرآنِ مجید میں اِرشادِ خداوندی ہے :

قران:

وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا ط اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (46/8)

ترجمہ:" اور آپس میں جھگڑا نہ کرو، ورنہ بُزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائے گی اور صبر کرو، بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

{سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت نمبر 46}

دوسری طرف درج ذیل حدیث ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

چہرے پر مت مارو

صحيح حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ» 1678

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی کسی سے جھگڑا کرے تو چہرے (پر مارنے) سے پرہیز کرے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1678)

باب نمبر۔97

سب کو دوائی پلائی جائے

قرآن میں ہے کہ کفار، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو مجنون کہا کرتے تھے۔

ملاحظہ کیجیے قرآنی حوالہ جات :

قران:

وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ

ترجمہ: اور (کفار گستاخی کرتے ہوئے) کہتے ہیں: اے وہ شخص جس پر قرآن اتارا گیا ہے! بیشک تم دیوانے ہو۔

(سورۃ الحجر سورہ نمبر 15 آیت نمبر 6)

قران:

أَمْ يَقُولُونَ بِهِ جِنَّةٌ

ترجمہ: یا یہ کہتے ہیں کہ اس (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو جنون (لاحق) ہو گیا ہے (سورۃ المومنون سورہ نمبر 23 آیت نمبر 70)

قران:

وَإِن يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ

ترجمہ: اور بے شک کافر لوگ جب قرآن سنتے ہیں تو ایسے لگتا ہے کہ آپ کو اپنی (حاسدانہ بد) نظروں سے نقصان پہنچانا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو دیوانہ ہے۔

(سورۃ القلم سورہ نمبر 68 آیت نمبر 51)

قران:

ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ

ترجمہ: پھر انہوں نے اس سے منہ پھیر لیا اور (گستاخی کرتے ہوئے) کہنے لگے: (وہ) سکھایا ہوا دیوانہ ہے۔

(سورۃ الدخان سورہ نمبر 44 آیت نمبر 14)

قران:

وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُو آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ

ترجمہ: اور کہتے تھے: کیا ہم ایک دیوانے شاعر کی خاطر اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے ہیں۔

(سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت نمبر 36)

قران:

أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَم بِهِ جِنَّةٌ

ترجمہ: (یا تو) وہ اللہ پر جھوٹا بہتان باندھتا ہے یا اسے جنون ہے۔

(سورۃ السبا سورہ نمبر 34 آیت نمبر 8)

اللہ تعالٰی نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا دفاع کرتے ہوئے فرمایا کہ آپؐ اپنے ربّ کے فضل سے مجنون نہیں ہیں۔ ملاحظہ کیجیے قرآنی حوالہ جات :

قران:

مَا أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ

ترجمہ: (اے حبیبِ مکرّم!) آپ اپنے رب کے فضل سے (ہرگز) دیوانے نہیں ہیں۔

(سورۃ القلم سورہ نمبر 68 آیت نمبر 2)

قران:

وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ

ترجمہ: اور (اے لوگو!) یہ تمہیں اپنی صحبت سے نوازنے والے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دیوانے نہیں ہیں (جو فرماتے ہیں وہ حق ہوتا ہے۔ (سورۃ التکویر سورہ نمبر 81 آیت نمبر 22)

قران:

فَذَكِّرْ فَمَا أَنتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ

ترجمہ: سو (اے حبیبِ مکرّم!) آپ نصیحت فرماتے رہیں پس آپ اپنے رب کے فضل و کرم سے نہ تو کاہن (یعنی جنّات کے ذریعے خبریں دینے والے) ہیں اور نہ دیوانے۔ (سورۃ الطور سورہ نمبر 52 آیت نمبر 29)

قران:

قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُم بِوَاحِدَةٍ ۖ أَن تَقُومُوا لِلَّهِ مَثْنَىٰ وَفُرَادَىٰ ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا ۚ مَا بِصَاحِبِكُم مِّن جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ

ترجمہ: فرما دیجئے: میں تمہیں بس ایک ہی (بات کی) نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ کے لئے (روحانی بیداری اور انتباہ کے حال میں) قیام کرو، دو دو اور ایک ایک، پھر تفکّر کرو (یعنی حقیقت کا معاینہ اور مراقبہ کرو تو تمہیں مشاہدہ ہو جائے گا) کہ تمہیں شرفِ صحبت سے نوازنے والے (رسولِ مکرّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہرگز جنون زدہ نہیں ہیں وہ تو سخت عذاب (کے آنے) سے پہلے تمہیں (بروقت) ڈر سنانے والے ہیں (تاکہ تم غفلت سے جاگ اٹھو)۔

(سورۃ السبا سورہ نمبر 34 آیت نمبر 46)

قران:

أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا ۗ مَا بِصَاحِبِهِم مِّن جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ

ترجمہ: کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ انہیں (اپنی) صحبت کے شرف سے نوازنے والے (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو جنون سے کوئی علاقہ نہیں، وہ تو (نافرمانوں کو) صرف واضح ڈر سنانے والے ہیں۔

(سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 184)

لیکن اللؤلؤ والمرجان کی احادیث، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نعوذ باللہ دیوانہ (مجنون) ثابت کرنے پر تُلی ہوئی ہیں۔ ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

سب کو دوائی پلائی جائے

صحیح حدیث عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ، فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لاَ تَلُدُّونِي فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ **1427** لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ، قَالَ: أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي قُلْنَا: كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَقَالَ لاَ يَبْقَى أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلاَّ لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ، إِلاَّ الْعَبَّاسَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہانے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض میں ہم آپ کے منہ میں دوا دینے لگے تو آپ نے اشارہ سے دوا دینے سے منع کیا۔ ہم نے سمجھا کہ مریض کو دوا پینے سے (بعض اوقات) جو

ناگواری ہوتی ہے یہ بھی اسی کا نتیجہ ہے (اس لیے ہم نے اصرار کیا) تو آپ نے فرمایا کہ گھر میں جتنے آدمی ہیں سب کے منہ میں میرے سامنے دوا ڈالی جائے۔صرف عباس رضی اللہ عنہ س سے الگ ہیں کہ وہ تمہارے ساتھ اس کام میں شریک نہیں تھے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1427)

غیر عورت کو بوسہ دینے کی سزا، دو رکعات نماز

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بارے میں فرمایا کہ :

قرآن:

أُولَٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّاط (74/8)

" یہ لوگ سچے مومن ہیں۔"

{سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت نمبر 74}

اور مومنوں کی ایک نشانی یہ بیان فرمائی کہ یہ لوگ :

قرآن:

وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَٰٓئِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ (37/42)

" کبیرہ گناہوں اور فواحش سے بچتے ہیں۔"

{سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 37}

قرآن:

اَلَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَٰٓئِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ (32/53)

" کبیرہ گناہوں اور فواحش سے بچتے ہیں۔"

{سورۃ النجم سورہ نمبر 53 آیت نمبر 32}

لیکن اگر کسی مومن سے فحش کام سرزد ہو جائے تو اس کا حل کیا ہے؟ قرآن میں ہے کہ :

قرآن:

وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوٓا أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ ص وَمَن يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ
قفص وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ (135/3)

ترجمہ:" اگران سے کبھی (غلطی سے) کوئی معیوب حرکت (فحش) سرزد ہو جاتی ہے یا وہ اپنے آپ پر (یا ایک دوسرے پر) زیادتی کر بیٹھتے ہیں تو اس پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے بلکہ فوراً قانونِ خداوندی کو اپنے سامنے لے آتے ہیں اور اس کے مطابق اپنی اصلاح کر کے اپنی غلطی کے مضر اثرات سے حفاظت کا سامان طلب کر لیتے ہیں۔اور حقیقت یہ ہے کہ غلط اقدامات کے مضر اثرات سے، قانونِ خداوندی کے علاوہ اور کہاں سے حفاظت مل سکتی ہے۔"

{مفہوم سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 135}

قرآن کی اس وضاحت کے مقابلے میں مشکوٰۃ المصابیح میں ہے کہ اگر کسی مومن سے فحش کام سرزد ہو جائے تو اس کا حل یہ ہے کہ وہ نمازیں پڑھنا شروع کر دے کیونکہ نیکیاں، برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔

اپنی غلطی پر کیسا ردِ عمل ہونا چاہیے؟

قرآن کے مطابق...یا...درج ذیل حدیث کے مطابق

فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔حدیث ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

غیر عورت کو بوسہ دینے کی سزا، دو رکعات نماز

صحیح حدیث ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلاً أَصَابَ مِنَ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ 1758 فَأَنْزَلَ اللهُ (أَقِمِ الصَّلاَةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ) فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَلِي هذَا قَالَ: لِجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے کسی غیر عورت کا بوسہ لے لیا اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حرکت کی خبر دے دی۔اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ نماز دن کے دونوں حصوں میں قائم کرو اور کچھ رات گئے بھی، اور بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔اس شخص نے کہا: یارسول اللہ! کیا یہ صرف میرے لیے ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ میری تمام امت کے لیے یہی حکم ہے۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 1758)

باب نمبر۔99

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ام المومنین کی پٹائی کی

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قران:

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ط (6/33)

”پیغمبر مومنوں پر، خود اُن سے بھی زیادہ حق رکھنے والے ہیں اور پیغمبر کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔“

{سورۃ الاحزاب سورہ نمبر 33 آیت نمبر 6}

کیا صحابہ کرام رِضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اپنی ماؤں کے ساتھ یہ سلوک کیا کرتے تھے جو اللؤلؤ والمرجان کی درج ذیل حدیث میں بیان کیا جارہا ہے :

حدیث:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ام المومنین کی پٹائی کی

206 صحیح حدیث عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ، أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ، انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي، فَأَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ، وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوا: أَلاَ تَرَى إِلَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ: حَبَسْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ؛ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ، وَقَالَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ، وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلاَ يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلاَّ مَكَانُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ، فَتَيَمَّمُوا؛ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ: مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَأَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہانے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر (غزوہ بنی المصطلق) میں تھے جب ہم مقام بیداء یا ذات الجیش پر پہنچے تو میرا ایک ہار کھو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تلاش میں وہیں ٹھہر گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے لیکن وہاں

پانی کہیں قریب میں نہ تھا لوگ سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا سیدہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے کیا کام کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام لوگوں کو ٹھہرا دیا ہے اور پانی بھی کہیں قریب میں نہیں ہے اور نہ لوگوں ہی کے ساتھ ہے پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری زانو پر رکھے ہوئے سو رہے تھے فرمانے لگے کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام لوگوں کو روک لیا حالانکہ قریب میں کہیں پانی بھی نہیں ہے اور نہ لوگوں کے پاس ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ والد ماجد (رضی اللہ عنہا) مجھ پر بہت خفا ہوئے اور اللہ نے جو چاہا انہوں نے مجھے کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کچو کے لگائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ران پر تھا اس وجہ سے میں حرکت بھی نہیں کر سکتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کے وقت اٹھے تو پانی کا پتہ تک نہ تھا پس اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت اتاری اور لوگوں نے تیمم کیا اس پر اسید بن حضیر نے کہا اے آل ابی بکر یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے سیدہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا پھر ہم نے اس اونٹ کو ہٹایا جس پر میں سوار تھی تو ہار اسی کے نیچے مل گیا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 206)

سوال نمبر۔1

کیا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اُمّتی نہیں تھے؟

سوال نمبر۔2

قرآن کی رُو سے کیا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زوجہ ٔمحترمہؓ، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں نہیں تھیں؟

سوال نمبر۔3

کیا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ماں کے ساتھ ایسا سلوک کر سکتے تھے؟

سوال نمبر۔4

کیا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آرام کا بھی کچھ پاس نہ تھا؟

باب نمبر۔100

قرآنی احکام کی من مانی تشریح

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں سورۃ النساء کی آیت 43 میں فرمایا :

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿43/4﴾

ترجمہ: ”اے اِیمان والو! تم نماز کے نزدیک نہ جاؤ جب تم نشہ کی حالت میں ہو، یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ (اُس وقت جبکہ) غسل کی حاجت ہو سوائے حالتِ سفر کے، یہاں تک کہ تم غسل کر لو اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی بیت الخلاء سے آئے یا تم عورتوں کے پاس گئے (ہم صحبت ہوئے) پھر تم نے پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو، مسح کر لو اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں کا، بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔“

{سورۃ النساء 4 آیت نمبر 43}

اور سورۃ المائدہ کی آیت 6 میں فرمایا:

”اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کر لو۔“

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾

ترجمہ :اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ دھو لو اور ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سروں پر مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھو لو اور اگر تم ناپاک ہو تو نہا لو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا کوئی تم میں سے جائے ضرور سے آیا ہو یا عورتوں کے پاس گئے ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کر لو اور اسے اپنے مونھوں او رہاتھوں پر مل لو اللہ تم پر تنگی کرنا نہیں چاہتا لیکن تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے اور تاکہ اپنا احسان تم پر پورا کرے تاکہ تم شکر کرو۔

(سورۃ المائدہ آیت نمبر 6)

درج بالا آیات میں بتایا جارہا ہے کہ اگر تمہیں پانی نہ ملے تو تیمم کر لو لیکن درج ذیل حدیث میں تیمم سے اس لئے منع کیا جارہا ہے کہ لوگ یہ سہولت استعمال کرنے کے عادی ہو جائیں گے لہٰذا اگر مہینہ مہینہ پانی نہ ملے تو بھی تیمم کی اجازت نہیں۔

حدیث:

قرآنی احکام کی من مانی تشریح

صحیح حدیث عَمَّارٍ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى لَوْ **207** أَنَّ رَجُلاً أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا، أَمَا كَانَ يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّي كَيْفَ تَصْنَعُونَ بِهٰذِهِ الآيَةِ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ (فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا) فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِي هٰذَا الأَوْشَكُوا إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيَمَّمُوا الصَّعِيدَ قُلْتُ: وَإِنَّمَا كَرِهْتُمْ هٰذَا لِذَا قَالَ: نَعَمْ فَقَالَ أَبُو مُوسَى: أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ، فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَصْنَعَ هٰكَذَا؛ فَضَرَبَ بِكَفِّهِ ضَرْبَةً عَلَى الأَرْضِ، ثُمَّ نَفَضَهَا، ثُمَّ مَسَحَ بِهَا ظَهْرَ كَفِّهِ بِشِمَالِهِ، أَوْ ظَهْرَ شِمَالِهِ بِكَفِّهِ، ثُمَّ مَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: أَفَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ

شقیق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ور سیّدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا سیّدنا ابو موسیٰ نے سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر ایک شخص کو غسل کی حاجت ہو اور مہینہ بھر پانی نہ پائے تو کیا وہ تیمم کر کے نماز نہ پڑھے؟ شقیق کہتے ہیں کہ سیّدناعبداللہ بن مسعود نے جواب دیا کہ وہ تیمم نہ کرے اگرچہ وہ ایک مہینہ تک پانی نہ پائے (اور نماز موقوف رکھے) ابو موسیٰ نے اس پر کہا کہ پھر سورہ مائدہ کی اس آیت کا کیا مطلب ہو گا اگر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی پر تیمم کر لو۔سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بولے کہ اگر لوگوں کو اس کی اجازت دے دی جائے تو جلدی یہ حال ہو جائے گا کہ جب ان کو پانی ٹھنڈا معلوم ہو گا تو وہ مٹی سے تیمم ہی کر لیں گے راوی کا بیان ہے کہ میں نے کہا تو آپ نے جنبی کے لئے تیمم اس لئے برا جانا انہوں نے کہا ہاں پھر سیّدناابو موسیٰ نے فرمایا کہ کیا آپ کو سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ کا سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ قول معلوم نہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کے لئے بھیجا تھا سفر میں مجھے غسل کی ضرورت ہو گئی لیکن پانی نہیں ملا اس لئے میں مٹی میں جانور کی طرح لوٹ پوٹ ہو گیا پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے لئے صرف اتنا کرنا کافی تھا اور آپ نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر ایک مرتبہ مارا پھر ان کو جھاڑ کر بائیں ہاتھ سے داہنے کی پشت کو مل لیا یا بائیں ہاتھ کا داہنے ہاتھ سے مسح کیا پھر دونوں ہاتھوں سے چہرے کا مسح کیا۔

سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب دیا کہ آپ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھتے کہ انہوں نے عمار کی بات پر قناعت نہیں کی تھی۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 207)

درج ذیل حدیث پر کسی تبصرے کی ضرورت ہی نہیں، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

تفسیر قرآن

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلُ 1773

الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لاَ يَزِنُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَقَالَ: اقْرَءُوا (فَلاَ نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔بلاشبہ قیامت کے دن ایک بہت بھاری بھرکم موٹا تازہ شخص آئے گا لیکن وہ اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی کوئی قدر نہیں رکھے گا (اورفرمایا کہ پڑھو۔" فلا نقیم لهم یوم القیمة وزنا" (قیامت کے دن ہم ان کا کوئی وزن نہ کریں گے

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1773)

باب نمبر۔101

حضرت عمرؓ، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بات کو مکروہ جانتے تھے (العیاذ باللہ)

قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ (31/3)

ترجمہ: ’’آپ کہہ دیں اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔‘‘

{سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 31}

قرآن:

مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰہَ ۚ وَمَنۡ تَوَلّٰی فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ عَلَیۡہِمۡ حَفِیۡظًا (80/4)

’’جس نے رسولؐ کی اطاعت کی پس تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے رُوگردانی کی تو ہم نے آپؐ کو ان پر نگہبان نہیں بھیجا۔‘‘

{سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 80}

قرآن:

کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ رسولؐ کو اپنا حکم تسلیم نہ کرلے۔

{سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 65}

قرآن:

رسولؐ کی اطاعت بہت ضروری ہے۔

{سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 46}

قرآن:

رسولؐ کی اطاعت کرو۔

سورۃآل عمران سورہ نمبر3آیت نمبر172 ۔ سورۃآل عمران سورہ نمبر3آیت نمبر132۔سورۃآل عمران سورہ نمبر3آیت نمبر32۔ سورۃالنساء سورہ نمبر4آیت نمبر59۔سورۃالمائدۃسورہ نمبر5آیت نمبر92۔سورۃالانفال سورہ نمبر8آیت نمبر1۔سورۃالانفال سورہ نمبر8آیت نمبر20۔سورۃالانفال سورہ نمبر8آیت نمبر24۔سورۃالتوبۃسورہ نمبر9آیت نمبر59۔سورۃالتوبۃسورہ نمبر9آیت نمبر70۔سورۃالزخرف سورہ نمبر43آیت نمبر33۔سورۃالحجرات سورہ نمبر49آیت نمبر14۔سورۃالمجادلہ سورہ نمبر58آیت نمبر13۔سورۃالتغابن سورہ نمبر64آیت نمبر12)

قرآن:

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین، نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی کامل پیروی کرتے تھے۔

{سورۃالتوبۃسورہ نمبر9آیت نمبر100۔سورۃالانفال سورہ نمبر8آیت نمبر64۔سورۃالتوبۃسورہ نمبر9آیت نمبر117۔سورۃیوسف سورہ نمبر12آیت نمبر108۔سورۃالشعراءسورہ نمبر26آیت نمبر215۔سورۃالبقرۃسورہ نمبر2آیت نمبر285۔سورۃالنساءسورہ نمبر4آیت نمبر46۔سورۃالمائدۃسورہ نمبر5آیت نمبر7۔سورۃالنورسورہ نمبر24آیت نمبر51}

غور کیجیے اللہ تعالی، قرآنِ مجید میں اعلان فرمارہاہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی کامل پیروی کیاکرتے تھے لیکن اللؤلؤوالمرجان میں ہے کہ صحابیٔ رسول حضرت عمرؓ حضور ﷺ کے حکم کو مکروہ جانتے تھے۔ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

حضرت عمرؓ، حضور ﷺ کی بات کو مکروہ جانتے تھے (العیاذ باللہ)

صحیح حدیث ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَتِ امْرَأَةٌ لِعُمَرَ تَشْهَدُ صَلاَةَ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي الْمَسْجِدِ، فَقِيلَ لَهَا: لِمَ تَخْرُجِينَ وَقَدْ تَعْلَمِينَ أَنَّ عُمَرَ يَكْرَهُ ذلِكَ وَيَغَارُ قَالَتْ: وَمَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْهَانِي قَالَ: يَمْنَعُهُ قَوْلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ 254

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیوی تھیں جو صبح اور عشاء کی نماز جماعت سے پڑھنے کے لئے مسجد میں آیا کرتی تھیں ان سے کہا گیا کہ باوجود اس علم کے کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو مکروہ جانتے ہیں اور وہ غیرت محسوس کرتے ہیں پھر آپ مسجد میں کیوں جاتی ہیں؟ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ پھر وہ مجھے منع کیوں نہیں کر دیتے لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی وجہ سے کہ اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں میں آنے سے مت روکو۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 254)

اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حقدار ماں

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی متعدد آیات میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا،ان میں سے چند کا ذکر کیا جاتا ہے:

قران:

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا

اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کرنے کی نصیحت کی

(سورۃ الاحقاف46،آیت نمبر۔15)

والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

قران:

(سورۃ الانعام6،آیت نمبر۔152)

(سورۃ لقمٰن31،آیت نمبر۔14)

(سورۃ بنی اسرائیل17،آیت نمبر۔23)

(سورۃ البقرۃ2،آیت نمبر۔83)

(سورۃ البقرۃ2،آیت نمبر۔180)

(سورۃ البقرۃ2،آیت نمبر۔83)

(سورۃ العنکبوت29،آیت نمبر۔8)

(سورۃ النسا4،آیت نمبر۔36)

درج بالا تمام آیات میں لفظ ''والدین'' استعمال کیا گیا ہے جس میں ماں اور باپ دونوں شامل ہیں جبکہ درج ذیل روایتوں میں حضور ﷺ سے جو منسوب کیا جارہا ہے ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حقدار ماں

صحیح حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا **1652** رَسُولَ اللهِ! مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: «أُمُّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «أُمُّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «أُمُّكَ» قَالَ: «ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ «ثُمَّ أَبُوكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صحابی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری ماں ہے۔ پوچھا اس کے بعد کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری ماں ہے۔انہوں نے پھر پوچھا اس کے بعد کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری ماں ہے۔انہوں نے پوچھا اس کے بعد کون ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تمہارا باپ ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1652)

جنت کیسے ملتی ہے؟

قرآنِ کریم میں ہے کہ اِنسان جنّت کا حقدار اُسی صورت میں ہوتا ہے جب وہ اپنی زندگی قرآنی اصولوں کی پیروی میں گزارے۔ جنّت، دو رکعات نفل پڑھنے سے، جُمعہ پڑھنے سے یا تسبیح کے دانوں پر چند الفاظ دُہرالینے سے نہیں ملتی بلکہ اس کے حصول کیلئے اعمالِ صالحہ بہت ضروری ہیں، اِسی لیے قرآن نے مختلف مقامات پر مختلف کاموں کا ذِکر کرکے بات واضح کردی ہے کہ یہ وہ کام ہیں جو جنّت میں داخلے کا سبب بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے :

قرآن:

لَيۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ وَلٰكِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَالۡمَلٰٓئِكَةِ وَالۡكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الۡمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنَ وَابۡنَ السَّبِيۡلِ لا وَالسَّآئِلِيۡنَ وَفِى الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ج وَالۡمُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِهِمۡ اِذَا عٰهَدُوۡا ج وَالصّٰبِرِيۡنَ فِى الۡبَاۡسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيۡنَ الۡبَاۡسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ صَدَقُوۡا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ (177/2)

ترجمہ: ”نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرلو بلکہ نیکی یہ ہے کہ تم اللہ، قیامت، فرشتوں، کتابوں اور نبیوں پر ایمان لاؤ اور (اِس کا عملی ثبوت دیتے ہوئے) اللہ کی محبت میں اپنا مال رشتہ داروں کو دو اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور گردنوں کے آزاد کرانے میں اور جو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور جب وعدہ کریں تو اُسے پورا کریں اور صبر کرنے والے سختی میں اور تکلیف میں اور جنگ کے وقت، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 177}

قرآن:

الَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالۡكٰظِمِيۡنَ الۡغَيۡظَ وَالۡعَافِيۡنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ (134/3)

ترجمہ: ”جو خرچ کرتے ہیں خوشی اور تکلیف میں اور غصّہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کردیتے ہیں، اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔“ (سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 134)

قرآن:

فَالَّذِيۡنَ هَاجَرُوۡا وَاُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ وَاُوۡذُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِىۡ وَقٰتَلُوۡا وَقُتِلُوۡا لَاُكَفِّرَنَّ عَنۡهُمۡ سَيِّاٰتِهِمۡ وَلَاُدۡخِلَنَّهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ‌ ج ثَوَابًا مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ‌ ط وَاللّٰهُ عِنۡدَهٗ حُسۡنُ الثَّوَابِ (195/3)

ترجمہ:" سو جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے شہروں سے نکالے گئے اور لڑے اور مارے گئے، میں اُن کی بُرائیاں اُن سے ضرور دُور کر دُوں گا، اور اُنہیں باغات میں داخل کروں گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، یہ اللہ کی طرف سے بدلہ ہے اور اللہ کے پاس اچھا بدلہ ہے۔"

{سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 195}

"جنّت، ایمان اور اعمالِ صالحہ سے ملتی ہے۔"

(سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 127۔ سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42۔ سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 32۔ سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58۔ سورۃ السجدۃ سورہ نمبر 32 آیت نمبر 19)

"لوگوں کو چاہیے کہ یہ نعمت حاصل کرنے کیلئے عملِ صالح کریں۔"

{سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت نمبر 61}

طوالت کے خوف سے صرف حوالہ جات پیشِ خدمت ہیں :

قرآن:

سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 72

سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 14

سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 16

سورۃ الطور سورہ نمبر 52 آیت نمبر 19

سورۃ الواقعہ سورہ نمبر 56 آیت نمبر 24

سورۃ الحاقۃ سورہ نمبر 69 آیت نمبر 24

سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 22

سورۃ المرسلٰت سورہ نمبر 77 آیت نمبر 43

سورۃ الغاشیۃ سورہ نمبر 88 آیت نمبر 8 تا 9

سورۃ لقمٰن سورہ نمبر 31 آیت نمبر 8

سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 30 تا 31

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60 تا 61

سورۃ البینہ سورہ نمبر 98 آیت نمبر 8

سورۃ الرعد سورہ نمبر 13 آیت نمبر 23

سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 9

سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 107

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 56

سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت 40 تا 42

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 25

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 82

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 57

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 122

سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42

سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 23

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60

سورۃ الحج سورہ نمبر 14 آیت نمبر 14

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 23 تا 24

سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58

سورۃ یٰسٓ سورہ نمبر 36 آیت نمبر 26

سورۃ المومن سورہ نمبر 40 آیت نمبر 40

سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 22

سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 69

سورۃ المعارج سورہ نمبر 70 آیت 22 تا 35

سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 7 تا 12

سورۃ المومنون سورہ نمبر 23 آیت 1 تا 11

سورۃ الفرقان سورہ نمبر 25 آیت 70 تا 76

یہ تو قرآنی تعلیم تھی کہ جنّت اعمالِ صالحہ سے ملتی ہے لیکن اللؤلؤ والمرجان کے مطابق جنّت کیسے ملتی ہے، ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

اللھم ربنا ولک الحمد کہنے سے سابقہ گناہ معاف

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَالَ الإِمَامُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ 229

فَقُولُوا: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا ولک الحمد کہو کیونکہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ساتھ ہو گا اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 229)

حدیث:

آمین کہنے سے سابقہ گناہ معاف

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ. أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ، 230

وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ، فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے آمین کہے اور فرشتوں نے بھی اسی وقت آسمان پر آمین کہی اس طرح ایک کی آمین دوسرے کی آمین کے ساتھ مل گئی تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 230)

حدیث:

آمین کہنے سے سابقہ گناہ معاف

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَالَ الإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ 231 وَلاَ الضَّالِّينَ فَقُولُوا: آمِينَ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلاَئِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام غیرالمغضوب علیہم ولا الضالین، کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس نے فرشتوں کے ساتھ آمین کہی اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 231)

حدیث:

مسجد بنانے سے جنت

صحیح حدیث عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الْخَوْلاَنِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ، عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ 309 حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكُمْ أَكْثَرْتُمْ، وَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ بَنَى اللهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ

عبید اللہ خولانی روایت کرتے ہیں کہ سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کی تعمیر کے متعلق لوگوں کی باتوں کو سن کر فرمایا کہ تم لوگوں نے بہت زیادہ باتیں کی ہیں حالانکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس نے مسجد بنائی اس سے مقصود اللہ پاک کی رضا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسا ہی ایک مکان جنت میں اس کے لئے بنائے گا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 309)

حدیث:

فجر وعصر پڑھنے سے جنت

صحیح حدیث أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ 369

سیّدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ٹھنڈے وقت کی دو نمازیں (وقت پر) پڑھیں (فجر اور عصر) تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 369)

حدیث:

ہر قدم پر ایک گناہ معاف

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلاَةُ الْجَمِيعِ تَزِيدُ عَلَى صَلاَتِهِ فِي بَيْتِهِ 387 وَصَلاَتِهِ فِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ، وَأَتَى الْمَسْجِدَ لاَ يُرِيدُ إِلاَّ الصَّلاَةَ، لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلاَّ رَفَعَهُ اللهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيئَةً حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، وَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلاَةٍ مَا كَانَتْ تَحْبِسُهُ، وَتُصَلِّي عَلَيْهِ الْمَلاَئِكَةُ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں گھر کے اندر یا بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا ثواب زیادہ ملتا ہے کیونکہ جب کوئی شخص تم میں سے وضو کرے اور اس کے تمام آداب کا لحاظ رکھے پھر مسجد میں صرف نماز کی غرض سے آئے تو اس کے ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ اس سے معاف کرتا ہے اس طرح وہ مسجد کے اندر آئے گا مسجد میں آنے کے بعد جب تک نماز کے انتظار میں رہے گا اسے نماز ہی کی حالت میں شمار کیا جائے گا اور جب تک اس جگہ بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہے تو فرشتے اس کے لئے رحمت خداوندی کی دعائیں کرتے ہیں کہ اے اللہ اس کو بخش دے اے اللہ اس پر رحم کر جب تک کہ ریاح خارج کر کے (وہ فرشتوں کو) تکلیف نہ دے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 387)

حدیث:

رمضان میں قیام کرنے سے سابقہ گناہ معاف

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ 435 لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی رمضان میں (راتوں کو) ایمان کے ساتھاور ثواب کے لئے قیام (نماز تراویح) کرے اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 435)

حدیث:

عمرہ کرنے سے سابقہ عمرہ کے درمیاں گناہ معاف

حج کرنے سے جنت

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ 855 لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلاَّ الْجَنَّةُ

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ دونوں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 855)

حدیث:

حج کرنے سے سابقہ گناہ معاف

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَجَّ هذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ **856**

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اس گھر (کعبہ) کا حج کیا اور اس میں نہ رفث (یعنی شہوت کی بات منہ سے نکالی) اور نہ کوئی گناہ کا کام کیا تو وہ اس دن کی طرح واپس ہو گا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا (یعنی تمام گناہوں سے پاک ہو کر لوٹے گا)۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 856)

حدیث:

کانٹے دار ٹہنی راستے سے ہٹانے پر جنت

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ، فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ ثُمَّ قَالَ: الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ: الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِيقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللهِ **1247**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص کہیں جارہا تھا۔ راستے میں اس نے کانٹوں کی بھری ہوئی ایک ٹہنی دیکھی، پس اسے راستے سے دور کردیا۔اللہ تعالیٰ (صرف اسی بات پر) راضی ہوگیا اور اس کی بخشش کردی۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہداء پانچ قسم کے ہوتے ہیں، طاعون میں مرنے والے، پیٹ کے عارضے (ہیضے وغیرہ) میں مرنے والے، اور ڈوب کر مرنے والے، اور جو دیوار وغیرہ کسی بھی چیز سے دب کر مر جائے اور خدا کے راستے میں (جہاد کرتے ہوئے) شہید ہونے والے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1247)

حدیث:

جسمانی تکلیف سے گناہ معاف

صحیح حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يُوعَكُ، فَقُلْتُ: 1662 يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّكَ تُوعَكُ وَعْكًا شَدِيداً. قَالَ: «أَجَلْ. إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلاَنِ مِنْكُمْ» قُلْتُ: ذالِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ. قَالَ: «أَجَلْ. ذالِكَ كَذالِكَ. مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى، شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا، إِلاَّ كَفَّرَ اللهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ، كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا»

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپصلی اللہ علیہ وسلم کو شدید بخار تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو بہت تیز بخار ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں مجھے تنہا ایسا بخار ہوتا ہے جتنا تم میں سے دو آدمی کو ہوتا ہے۔میں نے عرض کیا یہ اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ثواب بھی دوگنا ہے؟ فرمایا کہ ہاں یہی بات ہے، مسلمان کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے کانٹا ہو یا اس سے زیادہ تکلیف دینے والی کوئی چیز تو جیسے درخت اپنے پتوں کو گراتا ہے اسی طرح اللہ پاک اس تکلیف کو اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1662)

حدیث:

جسمانی تکلیف سے گناہ معاف

صحیح حَدِيثُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ 1663 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ، إِلاَّ كَفَّرَ اللهُ بِهَا عَنْهُ. حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مصیبت بھی کسی مسلمان کو پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہ کا کفارہ کر دیتا ہے (کسی مسلمان کے) ایک کانٹا بھی اگر جسم کے (کسی حصہ میں چبھ جائے۔(تو وہ بھی اس شخص کے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتا ہے

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1663)

حدیث:

جسمانی تکلیف سے گناہ معاف

صحیح حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ 1664 مِنْ نَصَبٍ، وَلاَ وَصَبٍ، وَلاَ هَمٍّ، وَلاَ حُزْنٍ، وَلاَ أَذًى، وَلاَ غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا؛ إِلاَّ كَفَّرَ اللهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ»

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان جب بھی کسی پریشانی، بیماری، رنج وملال، تکلیف اور غم میں مبتلا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کانٹا بھی چبھ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1664)

حدیث:

جس کے تین بچے فوت ہو جائیں وہ جنت میں جائے گا

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلاَثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ، فَيَلِجُ النَّارَ، إِلاَّ تَحِلَّةَ الْقَسَمِ 1689

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کے اگر تین بچے مر جائیں تو وہ دوزخ میں نہیں جائے گا اور اگر جائے گا بھی تو صرف قسم پوری کرنے کے لئے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1689)

حدیث:

جس کے تین بچے فوت ہو جائیں وہ جنت میں جائے گا

صحیح حدیث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ، فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ، تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللهُ فَقَالَ: اجْتَمِعْنَ فِي يَوْمِ كَذَا وَكَذَا، فِي مَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللهُ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلاَثَةً، إِلاَّ كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: يَا رَسُولَ اللهِ اثْنَيْنِ قَالَ: فَأَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: وَاثْنَيْنِ، وَاثْنَيْنِ، وَاثْنَيْنِ 1690

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا یا رسول اللہ! آپ کی تمام احادیث مرد لے گئے، ہمارے لئے بھی آپ کوئی دن اپنی طرف سے مخصوص کر دیں جس میں ہم آپ کے پاس آئیں اور آپ ہمیں وہ تعلیمات دیں جو اللہ نے آپ کو سکھائی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر فلاں فلاں دن فلاں جگہ جمع ہو جاؤ۔ چنانچہ عورتیں جمع ہوئیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور انہیں اس کی تعلیم دی جو اللہ نے آپ کو سکھایا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا: تم میں سے جو عورت بھی اپنی زندگی میں اپنے تین بچے آگے بھیج دے گی (یعنی ان کی وفات ہو جائے گی) تو وہ ان کے لئے دوزخ سے رکاوٹ بن جائیں گے۔ اس پر ان میں سے ایک خاتون نے کہا یا رسول اللہ! دو (بچے)؟ ابو سعید

خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس عورت نے اس کلمہ کو دو مرتبہ دہرایا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو، دو، دو بھی یہی درجہ رکھتے ہیں۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1690)

حدیث:

جس کے تین بچے فوت ہو جائیں وہ جنت میں جائے گا

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ الأَصْبَهَانِيِّ عَنْ ذَكْوَانٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ 1691 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهذَا وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ الأَصْبَهَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ثَلاَثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ

عبدالرحمن بن الاصبہانی ذکوان سے وہ ابو سعید سے اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔اور (دوسری سند میں) عبدالرحمن الاصبہانی کہتے ہیں کہ میں نے ابو حازم سے سنا، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے تین (بچے) جو ابھی بلوغت کو نہ پہنچے ہوں۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1691)

حدیث:

اللہ کے ننانوے نام کرنے سے جنت

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ للهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ 1714 اسْمًا، مِائَةً إِلاَّ وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى وَهُوَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کے ننانوے نام ہیں، ایک کم سو۔جو شخص بھی انہیں یاد کرے گا جنت میں جائے گا۔اور ایک دوسری روایت میں اضافہ ہے کہ اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1714)

حدیث:

یہ پڑھنے سے سو برائیاں ختم

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ قَالَ لاَ إِلهَ إِلاَّ اللهُ 1724 وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي كُلِّ يَوْمٍ، مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ،

وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ، يَوْمَهُ ذٰلِكَ، حَتّٰى يُمْسِي وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ، إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص دن بھر میں سو مرتبہ یہ دعا پڑھے گا ''نہیں ہے کوئی معبود، سوائے اللہ تعالیٰ کے' اس کا کوئی شریک نہیں' ملک اسی کا ہے اور تمام تعریف اسی کیلئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' تو اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔سو نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی اور سو برائیاں اس سے مٹا دی جائیں گی۔اس روز دن بھر یہ دعا شیطان سے اس کی حفاظت کرتی رہے گی۔تاآنکہ شام ہو جائے اور کوئی شخص اس سے بہتر عمل لے کر نہ آئے گا' مگر جو اس سے بھی زیادہ یہ کلمہ پڑھ لے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1724)

حدیث:

سبحان اللہ پڑھنے سے سابقہ گناہ معاف

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ 1725 وَبِحَمْدِهِ، فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، حُطَّتْ خَطَايَاهُ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سبحان اللہ وبحمدہ دن میں سو مرتبہ کہا، اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1725)

حدیث:

ہندووانہ تدفین سے جنت

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ: فَإِذَا 1752 مَاتَ، فَحَرِّقُوهُ، وَاذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ، وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ، فَوَاللهِ لَئِنْ قَدَرَ اللهُ عَلَيْهِ، لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا، لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ، فَأَمَرَ اللهُ الْبَحْرَ، فَجَمَعَ مَا فِيهِ، وَأَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: لِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ، وَأَنْتَ أَعْلَمُ، فَغَفَرَ لَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص جس نے (بنی اسرائیل میں سے) کوئی نیک کام کبھی نہیں کیا تھا، وصیت کی کہ جب وہ مر جائے تو اسے جلا ڈالیں اور اس کی آدھی راکھ خشکی میں اور آدھی دریا میں بکھیر دیں کیونکہ اللہ کی قسم اگر اللہ نے مجھ پر قابو پا لیا تو ایسا عذاب مجھ کو دے گا جو دنیا کے کسی شخص کو بھی وہ نہیں دے گا۔پھر اللہ نے سمندر کو حکم دیا اور اس نے تمام راکھ جمع کر

دی جو اس کے اندر تھی، پھر اس نے خشکی کو حکم دیا اور اس نے بھی اپنی تمام راکھ جمع کر دی جو اس کے اندر تھی۔پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا تھا؟ اس نے عرض کیا: اے رب! تیرے خوف سے میں نے ایسا کیا اور تو سب سے زیادہ جاننے والا ہے، پس اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1752)

حدیث:

ہندووانہ تدفین سے جنت

صحیح حدیث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَجُلاً كَانَ قَبْلَكُمْ 1753 رَغَسَهُ اللهُ مَالاً فَقَالَ لِبَنِيهِ لَمَّا حُضِرَ: أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ قَالُوا: خَيْرَ أَبٍ قَالَ: فَإِنِّي لَمْ أَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَإِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي، ثُمَّ اسْحَقُونِي، ثُمَّ ذَرُّونِي فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ فَفَعَلُوا فَجَمَعَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ قَالَ: مَخَافَتُكَ فَتَلَقَّاهُ بِرَحْمَتِهِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گزشتہ امتوں میں سے ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے خوب دولت دی تھی۔جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا' میں تمہارے حق میں کیسا باپ ثابت ہوا؟ بیٹوں نے کہا کہ آپ ہمارے بہترین باپ تھے۔اس شخص نے کہا لیکن میں نے عمر بھر کوئی نیک کام نہیں کیا۔اس لئے جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا ڈالنا' پھر میری ہڈیوں کو پیس ڈالنا اور (راکھ کو) کسی سخت آندھی کے دن ہوا میں اڑا دینا۔بیٹوں نے ایسا ہی کیا لیکن اللہ پاک نے اسے جمع کیا اور پوچھا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس شخص نے عرض کیا:پروردگار تیرے ہی خوف سے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے سایہ رحمت میں جگہ دی۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1753)

حدیث:

مسجد بنانے سے جنت

صحیح حدیث عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الْخَوْلاَنِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ، عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ 1879 فِيهِ، حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكُمْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ، بَنَى اللهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ

عبید اللہ خولانی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کی تعمیر کے متعلق لوگوں کی باتوں کو سن کر فرمایا: تم لوگوں نے بہت زیادہ باتیں کی ہیں، حالانکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ

جس نے مسجد بنائی اس سے مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسا ہی ایک گھر جنت میں اس کے لیے بنائے گا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1879)

حدیث:

جو اللہ، رسول، عیسیٰ اور مریم پر ایمان لائے تو اس کے عمل جیسے بھی ہوں وہ جنت میں جائے گا

صحيح حديث عُبادَةَ رضى الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لا إِلهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لا 17 شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقاها إِلى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ عَلى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ وزاد أحد رجال السند مِنْ أَبْوابِ الْجَنَّةِ الثمانِيَةِ أَيُّها شاءَ

سیّدنا عبادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہ لاشریک ہے اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ عیسی اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جسے پہنچا دیا تھا اللہ نے مریم تک اور ایک روح ہیں اس کی طرف سے اور یہ کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے تو اس نے جو بھی عمل کیا ہو گا (آخر) اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔سند کے ایک راوی نے مزید یہ لفظ بیان کیے ہیں کہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے گا داخل کیا جائے گا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 17)

باب نمبر۔104

عورت کی گواہی آدھی

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قران:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ ۚ وَلْيَكْتُب بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ۚ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَن يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ ۚ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا ۚ فَإِن كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَن يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ ۚ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِن رِّجَالِكُمْ ۖ فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَن تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَىٰ ۚ وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا ۚ وَلَا تَسْأَمُوا أَن تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰ أَجَلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا ۖ إِلَّا أَن تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا ۗ وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ ۚ وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ ۚ وَإِن تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب کسی مقرر مدت کے لیے تم آپس میں قرض کا لین دین کرو، تو اسے لکھ لیا کرو فریقین کے درمیان انصاف کے ساتھ ایک شخص دستاویز تحریر کرے جسے اللہ نے لکھنے پڑھنے کی قابلیت بخشی ہو، اسے لکھنے سے انکار نہ کرنا چاہیے وہ لکھے اور املاوہ شخص کرائے جس پر حق آتا ہے (یعنی قرض لینے والا)، اور اُسے اللہ، اپنے رب سے ڈرنا چاہیے کہ جو معاملہ طے ہوا ہو اس میں کوئی کمی بیشی نہ کرے لیکن اگر قرض لینے والا خود نادان یا ضعیف ہو، املا نہ کرا سکتا ہو، تو اس کا ولی انصاف کے ساتھ املا کرائے پھر اپنے مردوں سے دو آدمیوں کی اس پر گواہی کرالو اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں تاکہ ایک بھول جائے، تو دوسری اسے یاد دلادے یہ گواہ ایسے لوگوں میں سے ہونے چاہییں، جن کی گواہی تمہارے درمیان مقبول ہو گواہوں کو جب گواہ بننے کے لیے کہا جائے، تو انہیں انکار نہ کرنا چاہیے معاملہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، میعاد کی تعین کے ساتھ اس کی دستاویز لکھوا لینے میں تساہل نہ کرو اللہ کے نزدیک یہ طریقہ تمہارے لیے زیادہ مبنی بر انصاف ہے، اس سے شہادت قائم ہونے میں زیادہ سہولت ہوتی ہے، اور تمہارے شکوک و شبہات میں مبتلا ہونے کا امکان کم رہ جاتا ہے ہاں جو تجارتی لین دین دست بدست تم لوگ آپس میں کرتے ہو، اس کو نہ لکھا جائے تو کوئی حرج نہیں، مگر تجارتی معاملے طے کرتے وقت گواہ کر لیا کرو کاتب اور گواہ کو ستایا نہ جائے ایسا کرو گے، تو گناہ کا ارتکاب کرو گے اللہ کے غضب سے بچو وہ تم کو صحیح طریق عمل کی تعلیم دیتا ہے اور اسے ہر چیز کا علم ہے

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔282)

قارئین کرام! درج بالا آیت کریمہ سمیت قرآن میں اللہ نے کسی مقام پر بھی عورت کی گواہی کو آدھی گواہی نہیں فرمایا، قرآن پاک کی درج بالا آیت کے مطابق مالی معاملات میں دو عورتیں بطور گواہ جج کے سامنے پیش ہونگی۔ اگر ایک عورت بات بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلائے گی۔ یہاں یہ نہیں کہا گیا کہ دوسری گواہ جج کے سامنے اپنی گواہی ریکارڈ کروائے گی بلکہ یہ واضح ہے کہ دوسری عورت پہلی عورت کو ہی مخاطب کرے گی اور اسے یاد دلائے گی کہ مالی معاملہ اس طرح نہیں اس طرح ہوا تھا۔ اس آیت کی رو سے حاصل ہونے والے حق کے تحت یاد دلائے جانے پر پہلی عورت جج کے سامنے اپنا ترمیم شدہ بیان دے گی۔ لیکن یہ ترمیم شدہ بیان پہلے بیان کے ترمیم کے تحت نہیں بلکہ اصل بیان کے طور پر ہی ریکارڈ ہوگا۔ آپ نے غور فرمایا کہ قرآن نے کن واضح الفاظ میں ایک بات کی تھی جس کا مذہبی پیشوائیت نے فسانہ بنا رکھا ہے:

حدیث:

عورت کی گواہی آدھی

صحيح حديث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى فَمَرَّ 49 عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ: وَبِمَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ قُلْنَ: وَمَا نُقْصَانُ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ: بَلَى، قَالَ: فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا. أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ: بَلَى، قَالَ: فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا

سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالضحیٰ یا عیدالفطر میں عید گاہ تشریف لے گئے وہاں آپ عورتوں کے قریب سے گذرے تو فرمایا: اے عورتوں کی جماعت صدقہ کرو کیونکہ میں نے جہنم میں زیادہ تم ہی کو دیکھا ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ایسا کیوں؟ آپ نے فرمایا کہ تم لعن طعن بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو باوجود عقل اور دین میں ناقص ہونے کے میں نے تم سے زیادہ کسی کو بھی ایک عقل مند اور تجربہ کار آدمی کو دیوانہ بنا دینے والا نہیں دیکھا عورتوں نے عرض کی اور ہمارے دین اور ہماری عقل میں نقصان کیا ہے یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا کیا عورت کی گواہی مرد کی گواہی سے نصف نہیں ہے؟ انہوں نے کہا جی ہے آپ نے فرمایا بس یہی اس کی عقل کا نقصان ہے پھر آپ نے پوچھا کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت حائضہ ہو تو نماز پڑھ سکتی ہے نہ روزہ رکھ سکتی ہے؟ عورتوں نے کہا ایسا ہی ہے آپ نے فرمایا یہی اس کے دین کا نقصان ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 49)

مسلمان سے لڑنا کفر ہے

قارئین کرام! صحاح ستہ کی بہت سی روایات میں موجود ہے کہ جنگ جمل و صفین میں مسلمانوں نے ایک دوسرے سے جنگ کی، چند حوالہ جات نوٹ کر لیجئے:

(صحیح بخاری، حدیث نمبر۔7308)

(صحیح بخاری، حدیث نمبر۔5362)

(صحیح بخاری، حدیث نمبر۔3181)

(صحیح بخاری، حدیث نمبر۔3182)

(صحیح بخاری، حدیث نمبر۔4189)

(صحیح بخاری، حدیث نمبر۔7110)

(صحیح بخاری، حدیث نمبر۔7083)

(صحیح بخاری، حدیث نمبر۔4844)

(صحیح مسلم، حدیث نمبر۔6917)

(صحیح مسلم، حدیث نمبر۔4633)

(صحیح مسلم، حدیث نمبر۔83)

(صحیح مسلم، حدیث نمبر۔4634)

(صحیح مسلم، حدیث نمبر۔7035)

(صحیح مسلم، حدیث نمبر۔7245)

(سنن ابوداؤد۔حدیث نمبر۔4277)

(سنن ابوداؤد۔حدیث نمبر۔5064)

(صحیح بخاری، حدیث نمبر۔4425)

(سنن ترمذی، حدیث نمبر۔3746)

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔917)

(صحیح بخاری، حدیث نمبر۔7099)

(صحیح بخاری، حدیث نمبر۔6875)

(صحیح بخاری، حدیث نمبر۔3129)

ان دونوں جنگوں میں صحابہ کرامؓ بھی موجود تھے جبکہ اللؤلؤ والمرجان کی درج ذیل احادیث میں جنگ جمل و جنگ صفین میں شامل تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا جارہا ہے، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

مسلمان سے لڑنا کفر ہے

صحیح حدیث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ 43

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینے سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے اور مسلمان سے لڑنا کفر ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 43)

حدیث:

مسلمان سے لڑنا کفر ہے

صحیح حدیث جَرِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: اسْتَنْصِتِ النَّاسَ. فَقَالَ: لا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ 44

سیّدنا جریر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے حجۃ الوداع میں فرمایا کہ ”لوگوں کو بالکل خاموش کر دو (تاکہ وہ خوب سن لیں) پھر فرمایا، لوگو! میرے بعد پھر کافر مت بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 44)

حدیث:

مسلمان سے لڑنا کفر ہے

صحیح حدیث ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ. لا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ 45

سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افسوس (راوی کو شک ہے کہ ویلکم یا ویحکم کہا) میرے بعد تم کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 45)

باب نمبر۔106

ختنہ

ذیل میں ہم ایک حدیث پیش کر رہے ہیں جس پر ہم کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتے، صرف اِتنا بتانا مقصود ہے کہ یہ روایت بھی اللؤلؤ والمرجان کا حصّہ ہے :

حدیث:

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی سال کی عمر میں بسولے سے ختنہ کیا

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ: رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ 1529 عَلَيْهِ السَّلاَمُ، وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً، بِالْقَدُّومِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی سال کی عمر میں بسولے سے ختنہ کیا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1529)

ختنے والی کہانیاں کہاں سے لی گئیں ملاحظہ کیجئے:

توارت:

تب ابرہام نے اپنے بیٹے اِسمٰعیل کو اور سب خانہ زادوں اور اپنے سب زر خریدوں کو یعنی اپنے گھر کے سب مردوں کو لیا اور اُسی روز (23) خُدا کے حکم کے مطابِق اُن کا ختنہ کیا۔

ابرہام ننانوے برس کا تھا جب اُس کا ختنہ ہُوا۔ (24)

اور جب اُس کے بیٹے اِسمٰعیل کا ختنہ ہُوا تو وہ تیرہ برس کا تھا۔ (25)

ابرہام اور اُس کے بیٹے اِسمٰعیل کا ختنہ ایک ہی دِن ہُوا۔ (26)

اور اُس کے گھر کے سب مردوں کا ختنہ خانہ زادوں اور اُن کا بھی جو پردیسیوں سے خریدے گئے تھے اُس کے ساتھ ہُوا۔ (27)

(تورات، پیدائش، باب نمبر۔17، آیت نمبر۔23تا27)

تورات:

43 پِھر خُداوند نے موسیٰ اور ہارُون سے کہا کہ فَسح کی رسم یہ ہے کہ کوئی بیگانہ اُسے کھانے نہ پائے۔ 44 لیکن اگر کوئی شخص کسی کا زر خرید غُلام ہو اور تُو نے اُس کا ختنہ کر دِیا ہو تو وہ اُسے کھائے۔ 45 پر اجنبی اور مزدُور اُسے کھانے نہ پائے۔ 46 اور اُسے ایک ہی گھر میں کھائیں یعنی اُس کا ذرا بھی گوشت تُو گھر سے باہر نہ لے جانا اور نہ تُم اُس کی کوئی ہڈّی توڑنا۔ 47 اِسرائیل کی ساری جماعت اِس پر عمل کرے۔

48اور اگر کوئی اجنبی تیرے ساتھ مُقیم ہو اور خُداوند کی فَسح کو ماننا چاہتا ہو تو اُس کے ہاں کے سب مرد اپنا خَتنہ کرائیں۔ تب وہ پاس آکر فَسح
کرے۔ یُوں وہ اَیسا سمجھا جائے گا گویا اُسی ملک کی اُس کی پَیدایش ہے پر کوئی نامختُون آدمی اُسے کھانے نہ پائے۔ 49وطنی اور اُس اجنبی کے
لئِے جو تُمہارے بِیچ مُقیم ہو ایک ہی شرِیعت ہو گی۔ 50پس سب بنی اِسرائیل نے جَیسا خُداوند نے مُوسیٰؔ اور ہارُونؔ کو فرمایا ویسا ہی کیا۔
51اور ٹھیک اُسی روز خُداوند بنی اِسرائیل کے سب جتھّوں کو ملکِ مصرؔ سے نِکال لے گیا۔

(تورات، خروج، باب نمبر۔12،آیت نمبر۔43تا51)

باب نمبر۔107

رفع حاجت کے وقت رخ

حدیث کے نام پر حضور ﷺ سے کیا کیا منسوب کر کے کیا کیا الزامات لگائے گئے ؟ ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

رفع حاجت کے وقت منہ قبلہ رخ مت کرو

صحیح حدیث أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلاَ تَسْتَقْبِلُوا 148 الْقِبْلَةَ وَلاَ تَسْتَدْبِرُوهَا، وَلكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا قَالَ أَبُو أَيُّوبَ: فَقَدِمْنَا الشَّأْمَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ، فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللهَ تَعَالَى

سیّدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم قضائے حاجت کے لئے جاؤ تو اس وقت نہ تو قبلہ کی طرف منہ کرو اور نہ پیٹھ کرو بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف اس وقت اپنا منہ کر لیا کرو۔سیّدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم جب شام آئے تو یہاں کے بیت الخلاء قبلہ رخ بنے ہوئے تھے (جب ہم قضائے حاجت کے لئے جاتے) تو ہم مڑ جاتے اور اللہ عزوجل سے استغفار کرتے تھے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 148)

حدیث:

رفع حاجت کے وقت قبلہ اور بیت المقدس کی طرف رخ مت کرو

صحیح حدیث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِذَا قَعَدْتَ عَلَى حَاجَتِكَ فَلاَ تَسْتَقْبِلِ 149 الْقِبْلَةَ وَلاَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ يَوْمًا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلاً بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ لوگ کہتے تھے کہ جب قضاء حاجت کے لیے بیٹھو تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرو نہ بیت المقدس کی طرف۔حالانکہ ایک دن میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے دو اینٹوں پر قضاء حاجت کے لیے بیٹھے ہیں۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 149)

حدیث:

حضور ﷺ نے قبلہ کی طرف پشت کی دوران رفع حاجت

صحیح حدیث عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ ارْتَقَيْتُ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِي فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ 150

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہماروایت کرتے ہیں کہ (ایک دن میں اپنی بہن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ) سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے مکان کی چھت پر اپنی کسی ضرورت سے چڑھا، تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کرتے وقت قبلہ کی طرف پشت اور شام کی طرف منہ کیے ہوئے نظر آئے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 150)

حدیث:

حضور ﷺ خود قبلہ کی طرف منہ کر کے قضائے حاجت کرتے تھے

حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ عِيسَى الْحَنَّاطِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فِي كَنِيفِهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ"، قَالَ عِيسَى: فَقُلْتُ ذَلِكَ لِلشَّعْبِيِّ، فَقَالَ: صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ، وَصَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ، أَمَّا قَوْلُ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: "فِي الصَّحْرَاءِ لَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا"، وَأَمَّا قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ: فَإِنَّ الْكَنِيفَ لَيْسَ فِيهِ قِبْلَةٌ، اسْتَقْبِلْ فِيهِ حَيْثُ شِئْتَ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بیت الخلاء میں قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے ہوئے ہیں۔ عیسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث شعبی سے بیان کی تو انہوں نے کہا: ابن عمر رضی اللہ عنہمانے سچ کہا، اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی سچ کہا، لیکن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول یہ ہے کہ صحراء میں نہ تو قبلہ کی جانب منہ کرو نہ پیٹھ، اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول یہ ہے کہ بیت الخلاء میں قبلہ کا اعتبار نہیں، جدھر چاہو منہ کرو۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔323)

حدیث:

قبلہ رو ہو کر قضائے حاجت کرنا سنت ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ يَكْرَهُونَ أَنْ يَسْتَقْبِلُوا بِفُرُوجِهِمُ الْقِبْلَةَ، فَقَالَ: "أُرَاهُمْ قَدْ فَعَلُوهَا اسْتَقْبِلُوا بِمَقْعَدَتِي الْقِبْلَةَ".

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ذکر ہوا کہ کچھ لوگ بیت الخلاء میں قبلہ کی طرف منہ کرنا مکروہ سمجھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرا خیال ہے کہ وہ عملی طور پر بھی اجتناب کرتے ہوں گے۔ میری جائے ضرورت کا رخ قبلہ کی طرف کر دو“۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔324)

حدیث:

حضور ﷺ دوسروں کو قبلہ رخ ہو کر پیشاب کرنے سے منع کرتے تھے جبکہ خود اس پر عمل نہیں کرتے تھے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاق، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: "نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ"، فَرَأَيْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ بِعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا.

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ ہم پیشاب کرنے کے وقت قبلہ کی طرف منہ کریں، پھر آپ کے انتقال سے ایک سال پہلے میں نے دیکھا قضائے حاجت کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ قبلہ کی طرف ہے۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔325)

حدیث:

حضور ﷺ خود قبلہ کی طرف منہ کرکے قضائے حاجت کرتے تھے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاق، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: "نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ، فَرَأَيْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ بِعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا". وَفِي الْبَاب عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، وَعَائِشَةَ، وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ. قال أبو عيسى: حَدِيثُ جَابِرٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ ہم پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف منہ کریں، پھر میں نے وفات سے ایک سال پہلے آپ کو قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر 9)

(سنن ترمذی، حدیث نمبر 10)

حدیث:

حضور ﷺ قبلہ کی طرف منہ کر کے قضائے حاجت کرتے تھے

عَن عبداللہ بن عمر قَالَ: ارْتَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِي فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقْضِي حَاجته مستدبر الْقبْلَة مُسْتَقْبل الشَّام

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اپنی کسی ضرورت کے تحت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہ کے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبلہ کی طرف پشت اور شام کی طرف منہ کر کے قضائے حاجت کرتے ہوئے دیکھا۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 335)

حدیث:

قضائے حاجت کے وقت حضور ﷺ کا رخ قبلہ رخ ہوتا تھا

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: "رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَرَّزَ بَيْنَ لَبِنَتَيْنِ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَهُوَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ"، قَالَ أَيُّوبُ: كَأَنَّهُ فَجِئَهُ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو اینٹوں پر قضائے حاجت کرتے دیکھا جبکہ آپ قبلہ رخ تھے اور وہ (ابن عمر) گھر کی چھت پر تھے۔

ایوب رحمہ اللہ کہتے ہیں: گویا انہوں نے اچانک (بلاارادہ) آپ علیہ السلام کو دیکھا تھا۔

(مسند عبداللہ بن عمر، حدیث نمبر: 64)

حدیث:

حضور ﷺ نے قبلہ کی جانب منہ کر کے رفع حاجت کی

"مجاہد نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پیشاب کرتے وقت قبلہ کی جانب منہ کرنے سے منع فرمایا ہے پھر وصال سے ایک سال پہلے میں نے آپ کو ادھر منہ کرتے ہوئے دیکھا۔"

استحاضہ

مستحاضہ کے متعلق اصل مسئلہ کیا ہے؟ کسی کو کچھ معلوم نہیں۔ جس نے جو کچھ بھی حضور ﷺ سے منسوب کر دیا اسے نبی علیہ السلام کی حدیث قرار دے دیا گیا، ملاحظہ کیجئے:

مستحاضہ ہر نماز کیلئے وضو کرے

حدیث:

مستحاضہ ہر نماز کیلئے وضو کرے

صحیح حدیث عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا 190 رَسُولَ اللهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ، فَلاَ أَطْهُرُ، أَفَأَدَعُ الصَّلاَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ، إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ، فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلاَةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلاَةٍ حَتَّى يَجِيءَ ذَلِكَ الْوَقْتُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہافرماتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابو حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا کہ میں ایک ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ کی بیماری ہے اس لئے میں پاک نہیں رہتی تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں یہ ایک رگ (کا خون) ہے حیض نہیں تو جب تجھے حیض آئے تو نماز چھوڑ دے اور جب یہ دن گذر جائیں تو اپنے (بدن اور کپڑے) سے خون کو دھو ڈال پھر نماز پڑھ پھر ہر نماز کے لئے وضو کر یہاں تک کہ وہی (حیض کا) وقت پھر آ جائے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 190)

مزید:

(سنن نسائی، حدیث نمبر:216)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:217)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:218)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:362)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:363)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:365)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:366)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:367)

مستحاضہ ہر نماز کیلئے غسل کرے

حدیث:

مستحاضہ ہر نماز کیلئے غسل کرے

صحیح حدیث عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ، فَسَأَلَتْ 191 رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذلِكَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ، فَقَالَ: هذَا عِرْقٌ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلاَةٍ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا(جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں) فرماتی ہیں کہ ام حبیبہ سات سال تک مستحاضہ رہیں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے انہیں غسل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ یہ رگ (کی وجہ سے بیماری) ہے پس ام حبیبہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی تھیں۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 191)

مزید:

(سنن نسائی، حدیث نمبر:204)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:201)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:203)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:205)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:206)

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 210)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:211)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:213)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:214)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:219)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:350)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:352)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:354)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:355)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:356)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:357)

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 358)

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 359)

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 360)

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 361)

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 364)

مستحاضہ خون دھو کر نماز پڑھ لے

حدیث:

حدیث مرفوع) أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ:) جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ، أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ؟، قَالَ: "لَا، إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ، فَإِذَا أَقْبَلَتْ الْحَيْضَةُ، فَدَعِي الصَّلَاةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ، فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ، وَصَلِّي".

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سیدہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں مستحاضہ عورت ہوں، خون رکتا نہیں ہے تو کیا میں نماز چھوڑے رکھوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ ایک رگ کا خون ہے (حیض نہیں) اس لئے جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو، اور جب مدت حیض ختم ہو جائے تو خون کو دھو ڈالو اور نماز پڑھ لو۔“

(سنن دارمی، حدیث نمبر: 797)

حدیث:

مستحاضہ خون دھو کر نماز پڑھے

حدیث مرفوع) أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ) اللهُ عَنْهَا، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ، أَفَأَتْرُكُ الصَّلَاةَ؟، قَالَ: "لَا، إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ، وَلَيْسَتْ بِالْحِيضَةِ، فَإِذَا أَقْبَلَتْ الْحَيْضَةُ، فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ، فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا، فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَتَوَضَّئِي وَصَلِّي". قَالَ هِشَامٌ: فَكَانَ أَبِي يَقُولُ: تَغْتَسِلُ غُسْلَ الْأَوَّلِ ثُمَّ مَا يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ، فَإِنَّهَا تَطَّهَّرُ وَتُصَلِّي.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فاطمہ بنت ابی حبیش نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ایسی عورت ہوں کہ استحاضہ کے خون میں مبتلا رہتی ہوں، تو کیا ایسی حالت میں نماز ترک کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں، یہ تو ایک رگ ہے حیض کا خون نہیں،

لہٰذا جب ایام حیض شروع ہوں تو نماز چھوڑ دو، اور جب حیض کی مدت پوری ہو جائے تو خون دھو کر وضو کرو، اور نماز پڑھ لو۔“ ہشام نے کہا: میرے والد (عروۃ) فرماتے تھے: حیض کی مدت پوری ہونے پر عورت پہلا غسل کرے گی اور اس کے بعد صفائی کر کے نماز پڑھے گی۔

(سنن دارمی، حدیث نمبر:802)

مستحاضہ دن میں ایک دفعہ غسل کرے (ظہر سے ظہر)

حدیث:

حدیث مقطوع) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُمَيٍّ، قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ عَنْ) الْمُسْتَحَاضَةِ، فَقَالَ: "تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا، وَتَغْتَسِلُ مِنَ الظُّهْرِ إِلَى الظُّهْرِ، وَتَسْتَذْفِرُ بِثَوْبٍ، وَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا، وَتَصُومُ". فَقُلْتُ: عَمَّنْ هَذَا؟ فَأَخَذَ الْحَصَا.

سُمیّ نے کہا: میں نے سعید بن المسیّب سے مستحاضہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: حیض کے دنوں میں بیٹھ رہے گی اور ظہر سے ظہر تک (دن میں) ایک بار غسل کرے گی، اور کس کے کپڑا باندھ لے گی، اس کا شوہر اس سے ہمبستری کر سکتا ہے، وہ روزہ بھی رکھے گی۔ سمی نے کہا: اس طرح کسی نے کہا ہے؟ تو انہوں نے کنکریاں اٹھا لیں۔

(سنن دارمی، حدیث نمبر:831)

حدیث:

مستحاضہ دن میں ایک دفعہ غسل کرے (ظہر سے ظہر)

حدیث مقطوع) أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ:) "تَغْتَسِلُ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ، وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، فَإِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ اسْتَثْفَرَتْ". وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ ذَلِكَ.

یحییٰ بن سعید نے سعید بن المسیب سے بیان کیا کہ (مستحاضہ) ظہر سے لے کر ظہر تک کے لئے ایک بار غسل کرے گی اور ہر نماز کے لئے (صرف) وضو کرے گی، اگر خون کی زیادتی ہو تو کس کے کپڑا باندھ لے گی، امام حسن بصری رحمہ اللہ بھی یہی کہتے تھے۔

(سنن دارمی، حدیث نمبر:832)

حدیث:

مستحاضہ دن میں ایک دفعہ غسل کرے (ظہر سے ظہر)

حدیث مقطوع) أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، أَنَّ سُمَيًّا مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ الْقَعْقَاعَ بْنَ حَكِيمٍ، وَزَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ أَرْسَلَاهُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ يَسْأَلُهُ كَيْفَ تَغْتَسِلُ الْمُسْتَحَاضَةُ؟، فَقَالَ سَعِيدٌ: "تَغْتَسِلُ مِنَ الظُّهْرِ إِلَى مِثْلِهَا مِنَ الْغَدِ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ، فَإِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ اسْتَثْفَرَتْ، وَتَوَضَّأَتْ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَصَلَّتْ".

قعقاع بن حکیم اور زید بن اسلم نے سمی کو سعید بن المسیب کے پاس بھیجا کہ ان سے مستحاضہ کے بارے میں دریافت کریں کہ وہ کس طرح غسل کرے؟ سعید نے کہا: ظہر سے دوسرے دن ظہر تک کے لئے ایک بار غسل کرے گی، اگر خون زیادہ غالب آئے تو کپڑا کس کے باندھ لے اور وضو کر کے نماز پڑھ لے۔

(سنن دارمی، حدیث نمبر:833)

حدیث:

مستحاضہ دن میں ایک دفعہ غسل کرے (ظہر سے ظہر)

حدیث مقطوع) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ، عَنْ مُعْتَمِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ الْحَسَنِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ: "تَغْتَسِلُ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ إِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ مِنَ الْغَدِ".

امام حسن رحمہ اللہ سے مستحاضہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ ظہر سے لے کر دوسرے دن ظہر تک کے لئے (ایک) غسل کرے گی۔

(سنن دارمی، حدیث نمبر:834)

حدیث:

مستحاضہ دن میں ایک دفعہ غسل کرے (ظہر سے ظہر)

حدیث مقطوع) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ الْحَسَنِ، قَالَ: "الْمُسْتَحَاضَةُ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضِهَا مِنَ الشَّهْرِ، ثُمَّ تَغْتَسِلُ مِنَ الظُّهْرِ إِلَى الظُّهْرِ، وَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، وَتَصُومُ وَتُصَلِّي، وَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا"..

امام حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: مستحاضہ ایام ماہواری میں نماز ترک کر دے گی، پھر ظہر سے ظہر تک ایک غسل کرے گی، اور ہر نماز کے لئے وضو (پر اکتفا) کرے گی، روزہ رکھے گی، نماز پڑھے گی، اور اس کا شوہر اس سے صحبت کر سکتا ہے۔

(سنن دارمی، حدیث نمبر:835)

حدیث:

مستحاضہ دن میں ایک دفعہ غسل کرے

حدیث موقوف) أَخْبَرَنَا أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ الشَّعْبِيِّ، عَنْ قَمِيرَ امْرَأَةِ مَسْرُوقٍ: أَنَّ عَائِشَةَ) رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ: "تَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً".

مسروق رحمہ اللہ کی بیوی قمیر سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا کہ ہر دن وہ ایک مرتبہ غسل کرے گی۔

(سنن دارمی، حدیث نمبر:837)

حدیث:

مستحاضہ دن میں ایک دفعہ غسل کرے (ظہر سے ظہر)

حدیث موقوف) أَخْبَرَنَا أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مَعْرُوفٍ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ) اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ: "تَغْتَسِلُ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ". قَالَ مَرْوَانُ: وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ.

نافع سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: مستحاضہ عورت ظہر سے ظہر تک کے لئے غسل کرے گی۔ مروان نے کہا: امام اوزاعی رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

(سنن دارمی، حدیث نمبر:838)

حدیث:

مستحاضہ دن میں ایک دفعہ غسل کرے

حدیث مقطوع) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ:) ""الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْأُولَى".

عبدالکریم (بن مالک جزری) سے مروی ہے، سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: مستحاضہ ہر دن کی پہلی نماز کے لئے غسل کرے گی۔

(سنن دارمی، حدیث نمبر:839)

مستحاضہ ہر طہر کے وقت غسل کرے اور گدی استعمال کرے

حدیث:

مستحاضہ ہر طہر کے وقت غسل کرے اور گدی استعمال کرے

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے استحاضہ والی عورت کے متعلق سوال کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ اپنے حیض کے دنوں میں بیٹھے، پھر وہ ہر طہر کے وقت غسل کرے، اور گدی استعمال کرے اور نماز پڑھ لے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:102)

مستحاضہ ظہر و عصر کیلیۓ ایک غسل کرے، مغرب و عشا کیلیۓ ایک غسل کرے اور فجر کیلیۓ ایک غسل کرے

حدیث:

مستحاضہ ظہر و عصر کیلیۓ ایک غسل کرے، مغرب و عشا کیلیۓ ایک غسل کرے اور فجر کیلیۓ ایک غسل کرے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا کو جب وہ استحاضہ والی تھیں، یہ حکم دیا کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کرے، تو یہ امر ان پر گراں گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ظہر و عصر کے لیے ایک غسل اور مغرب و عشاء کے لیے ایک غسل کرنے کا حکم دیا، اور صبح کے لیے ایک غسل کرنے کا حکم دیا۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:115)

مستحاضہ ایک حیض سے دوسرے حیض تک غسل کرے

حدیث:

مستحاضہ ایک حیض سے دوسرے حیض تک غسل کرے

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مستحاضہ عورت ایک حیض سے دوسرے حیض تک غسل کرے۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:140)

حدیث:

مستحاضہ کیلئے ہر نماز کیلئے وضو کرنا ضروری نہیں۔

لیث نے ربیعہ سے روایت کی ہے کہ وہ مستحاضہ پر ہر نماز کیلئے وضو کو ضروری شمار نہیں کرتے تھے سوائے اس کے کہ اسے خون کے سوا" "کوئی دوسرا حدث ہو جائے تو وضو کرے۔امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے۔

{سنن ابوداؤد جلداوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر306 صفحہ نمبر160}

مستحاضہ کیلئے ہر نماز کیلئے وضو کرنا ضروری نہیں۔

حدیث:

"لیث نے ربیعہ سے روایت کی ہے کہ وہ مستحاضہ پر ہر نماز کیلئے وضو کو ضروری شمار نہیں کرتے تھے سوائے اس کے کہ اسے خون کے سوا کوئی دوسرا حدث ہو جائے تو وضو کرے۔امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے۔"

{سنن ابوداؤد جلداوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر306 صفحہ نمبر160}

آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو کرنا ضروری نہیں ہوتا

حدیث:

آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو کرنا ضروری نہیں ہوتا

صحیح حدیث عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ 200

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ کھایا، پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 200)

حدیث:

آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو کرنا ضروری نہیں ہوتا

صحیح حدیث عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ، أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ، فَدُعِيَ إِلَى 201 الصَّلاَةِ فَأَلْقَى السِّكِّينَ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

سیّدنا عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بکری کے شانے سے کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے، پھر آپ نماز کے لیے بلائے گئے تو آپ نے چھری ڈال دی اور نماز پڑھی، نیا وضو نہیں کیا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 201)

حدیث:

آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو کرنا ضروری نہیں ہوتا

صحیح حدیث مَيْمُونَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عِنْدَهَا كَتِفًا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ 202

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے یہاں (بکری کا) شانہ کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 202)

آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو کرنا ضروری ہوتا ہے

حدیث:

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کیا کرو

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ قَارِظٍ، عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ, أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کیا کرو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 10071)

حدیث:

آگ پر پکی ہوئے چیز کھانے کے بعد وضو کیا کرو

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ, عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ فَوْقَ الْمَسْجِدِ، فَقُلْتُ مِمَّ تَتَوَضَّأُ؟ قَالَ: مِنْ أَثْوَارِ أَقِطٍ أَكَلْتُهَا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ".

ابراہیم بن عبداللہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مسجد کے اوپر دیکھا تو وہ وضو کر رہے تھے میں نے پوچھا کہ کس چیز سے وضو کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں نے پنیر کے کچھ ٹکڑے کھائے تھے اور میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آگ پر پکی ہوئے چیز کھانے کے بعد وضو کیا کرو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 10204)

حدیث:

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کیا کرو

حَدَّثَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ, قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ أَقِطٍ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کیا کرو اگرچہ وہ پنیر کے ٹکڑے ہوں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:10542)

حدیث:

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کیا کرو

حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ, حَدَّثَنَا أَبِي, حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ يَعْنِي الْمُعَلِّمَ, عَنْ يَحْيَى, حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو, أَنَّهُ سَمِعَ الْمُطَّلِبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ الْمَخْزُومِيَّ, يَقُولُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَتَوَضَّأُ مِنْ طَعَامٍ أَجِدُهُ حَلَالًا فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِأَنَّ النَّارَ مَسَّتْهُ, قَالَ: فَجَمَعَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَصًا بَيْنَ يَدَيْهِ, فَقَالَ: أَشْهَدُ عَدَدَ هَذَا الْحَصَى لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتْ النَّارُ".

مطلب بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مجھے قرآن کریم میں جو چیزیں حلال ملتی ہیں کیا انہیں کھانے کے بعد میں نیا وضو کروں؟ اس پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے سامنے پڑی ہوئی کنکریاں جمع کیں اور فرمایا میں ان کنکریوں کی گنتی کے برابر اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کیا کرو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:10848)

مزید حوالہ جات:

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:303)

(مسند عبداللہ بن عمر، حدیث نمبر:11)

(صحیح مسلم، کتاب الحیض، حدیث نمبر 787)

(صحیح مسلم، کتاب الحیض، حدیث نمبر 788)

(صحیح مسلم، کتاب الحیض، حدیث نمبر 789)

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔485)

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔486)

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔487)

(مسند اسحاق بن راھویہ، حدیث نمبر:109)

(سنن دارمی، حدیث نمبر:749)

(سنن ترمذی،حدیث نمبر: 79)

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔485)

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔486)

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔487)

اذان کی ابتدا

مذہبی پیشوائیت کا دعویٰ ہے کہ حضور ﷺ پر قرآن کے علاوہ بھی وحی کا نزول ہوتا تھا جس کی مدد سے آپ قرآن کی تشریح فرماتے تھے، جیسے نماز کی رکعتیں وغیرہ، درج ذیل روایت سے پتا چلتا ہے کہ اذان کا اجرا صحابہؓ کی خوابوں اور مشوروں کی بنیاد پر کیا گیا، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا وحی میں مشورے کی گنجائش موجود ہوتی ہے؟:

حدیث:

اذان کی ابتدا

صحیح حدیث ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلاَةَ 213 لَيْسَ يُنَادَى لَهَا، فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذَلِكَ، فَقَالَ بَعْضُهُمُ اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ بُوقًا مِثْلَ بُوقِ الْيَهُودِ، فَقَالَ عُمَرُ رضی الله عنه: أَوَلاَ تَبْعَثُونَ رَجُلاً يُنَادِي بِالصَّلاَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بِلاَلُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلاَةِ

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب مسلمان (ہجرت کر کے) مدینہ پہنچے تو وقت مقرر کر کے نماز کے لئے آتے تھے اس کے لئے اذان نہیں دی جاتی تھی ایک دن اس بارے میں مشورہ ہوا کسی نے کہا نصاری کی طرح ایک گھنٹہ لے لیا جائے اور کسی نے کہا یہودیوں کی طرح نرسنگا (بگل) بنا لو اس کو پھونک دیا کرو لیکن سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسی شخص کو کیوں نہ بھیج دیا جائے جو نماز کے لئے پکار دیا کرے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسی رائے کو پسند فرمایا اور سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ سے) فرمایا کہ بلال اٹھ اور نماز کے لئے اذان دے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 213)

حدیث:

اذان کی ابتدا

صحیح حدیث أَنَسٍ، قَالَ: ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ، فَذَكَرُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى، فَأُمِرَ بِلاَلٌ أَنْ يَشْفَعَ 214 الأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ الإِقَامَةَ

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (نماز کے وقت اعلان کے لئے) لوگوں نے آگ اور ناقوس کا ذکر کیا پھر یہود و نصاری کا ذکر آ گیا پھر سیّدنابلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم ہوا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت میں ایک ایک مرتبہ۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 214)

باب نمبر۔111

علیؓ کو مذی بہت آتی تھی

قومی تاریخ وادبی ورثہ ڈویژن، حکومت پاکستان کی ویب سائیٹ پر موجود اردو لغت بورڈ کی آن لائن اردو لغت میں مذی کے معنی یہ لکھے ہیں :

”وہ رطوبت جو شہوت کے جوش میں (انزال سے پہلے) نکلتی ہے۔“

لنک یہ ہے:

[http://udb.gov.pk/result.php?search=%D9%85%D8%B0%DB%8C]

ایک دوسری ویب سائیٹ پر مذی کے یہ معنی لکھے ہیں:

(مَذی۔ گھوڑے کو چرنے چھوڑنا)

مذی: وہ مادہ جو عورت کے ساتھ مساس کرنے یا شہوت کے غلبہ سے نکلتا ہے یہ منی سے پتلا ہوتا ہے۔

[https://www.urduinc.com/english-dictionary/%D9%85%D8%B0%DB%8C-meaning-in-urdu]

درج بالا وضاحت کا مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ مذی ہمیشہ شہوت کے غلبے کے وقت نکلتی ہے۔ درج ذیل حدیث میں علیؓ کو مغلوب الشھوہ دکھایا جارہا ہے:

حدیث:

علی کو مذی بہت آتی تھی

صحیح حدیث عَلِيٍّ قَالَ: كُنْتُ رَجُلاً مَذَّاءً فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرْتُ 175 الْمِقْدَادَ ابْنَ الأَسْوَدِ فَسَأَلَهُ؛ فَقَالَ: فِيهِ الْوُضُوءُ

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایسا آدمی تھا جس کو سیلان مذی کی شکایت تھی، مگر (اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے مجھے شرم آتی۔ تو میں نے مقداد بن الاسود کو حکم دیا، اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، آپ نے فرمایا کہ اس میں وضو کرنا فرض ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 175)

مقام حدیث

حدیث کی پوزیشن خود درج ذیل حدیث میں ملاحظہ کیجئے، ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی:

حدیث:

مقام حدیث

صحیح حدیث عَائِشَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَهَا (عَائِشَةَ) مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ 290 فَقَالَتْ: شَبَّهْتُمُونَا بِالْحُمُرِ وَالْكِلَابِ وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَإِنِّي عَلَى السَّرِيرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، مُضْطَجِعَةً، فَتَبْدُو لِي الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ فَأُوذِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْسَلُّ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ

مسروق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہاکے سامنے ان چیزوں کو ذکر ہوا جو نماز کو توڑ دیتی ہیں یعنی کتا گدھا اور عورت اس پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تم لوگوں نے ہمیں گدھوں اور کتوں کے برابر کر دیا حالانکہ اللہ کی قسم خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح نماز پڑھتے تھے کہ میں چارپائی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قبلہ کے بیچ میں لیٹی رہتی تھی مجھے کوئی ضرورت پیش آتی اور چونکہ یہ بات مجھے پسند نہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (جب کہ آپ نماز پڑھ رہے ہوں) بیٹھوں اور اس طرح آپ کو تکلیف ہو اس لئے میں آپ کے پاؤں کی طرف سے خاموشی کے ساتھ نکل جاتی تھی۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 290)

حدیث:

مقام حدیث

صحیح حدیث عَائِشَةَ قَالَتْ: أَعَدَلْتُمُونَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيرِ فَيَجِيءُ النَّبِيُّ 291 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيرَ، فَيُصَلِّي، فَأَكْرَهُ أَنْ أُسَنِّحَهُ فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلِي السَّرِيرِ حَتَّى أَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِي

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہانے بیان کیا کہ تم لوگوں نے ہم عورتوں کو کتوں اور گدھوں کے برابر بنا دیا حالانکہ میں چارپائی پر لیٹی ہوتی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے اور چارپائی کے بیچ میں آ جاتے (یا چارپائی کو اپنے اور قبلہ کے بیچ میں کر لیتے) پھر نماز پڑھتے مجھے آپ کے سامنے پڑے رہنا برا معلوم ہوتا اس لئے میں پائینتی کی طرف سے کھسک کر لحاف سے باہر نکل جاتی۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 291)

حدیث:

مقام حدیث۔گھر والوں کے رونے سے مرے کو عذاب ہوتا ہے یا نہیں؟

صحیح حدیث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، وَعُمَرَ، وَعَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: تُوُفِّيَتِ ابْنَةٌ 536 لِعُثْمَانَ رضی الله عنه بِمَكَّةَ، وَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا، وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ، وَإِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا (أَوْ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى أَحَدِهِمَا ثُمَّ جَاءَ الآخَرُ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِي) فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ: أَلاَ تَنْهَى عَنِ الْبُكَاءِ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَدْ كَانَ عُمَرُ رضی الله عنه يَقُولُ بَعْضَ ذلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ، قَالَ: صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ رضی الله عنه مِنْ مَكَّةَ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ، فَقَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هؤلاءِ الرَّكْبُ، قَالَ فَنَظَرْتُ فَإِذَا صُهَيْبٌ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ادْعُهُ لِي، فَرَجَعْتُ إِلَى صُهَيْبٍ، فَقُلْتُ: ارْتَحِلْ فَالْحَقْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِي يَقُولُ: وَاأَخَاهُ وَاصَاحِبَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ رضی الله عنه: يَا صُهَيْبُ أَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ رضی الله عنه ذَكَرْتُ ذلِكَ لِعَائِشَةَ، فَقَالَتْ: رَحِمَ اللهُ عُمَرَ وَاللهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ لَيُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ، وَلكِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَقَالَتْ: حَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ وَلاَ تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، عِنْدَ ذلِكَ: وَاللهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: وَاللهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَيْئًا

حضرت عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ نے بیان کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی (ام ابان) کا مکہ میں انتقال ہو گیا تھا ہم بھی ان کے جنازے میں حاضر ہوئے سیّدنا عبداللہ بن عمر اور سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے میں ان دونوں حضرات کے درمیان میں بیٹھا ہوا تھا یا یہ کہا کہ میں ایک بزرگ کے قریب بیٹھ گیا اور دوسرے بزرگ بعد میں آئے اور میرے بازو میں بیٹھ گئے سیّدنا عبداللہ بن عمر نے عمرو بن عثمان سے کہا (جو ام ابان کے بھائی تھے) رونے سے کیوں نہیں روکتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے کہ میت پر گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے اس پر سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہمانے بھی تائید کی کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی فرمایا تھا پھر آپ بیان کرنے لگے کہ میں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ سے چلا جب ہم بیداء تک پہنچے تو سامنے ایک ببول کے درخت کے نیچے چند سوار نظر پڑے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جا کر دیکھو تو سہی یہ کون لوگ ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا تو سیّدنا صہیب رضی اللہ عنہ تھے پھر جب اس کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا کہ انہیں بلا لاؤ میں سیّدنا صہیب رضی اللہ عنہ کے پاس دوبارہ آیا اور کہا کہ چلئے امیرالمومنین بلاتے ہیں چنانچہ وہ خدمت میں حاضر ہوئے (خیر یہ قصہ تو ہو چکا) پھر جب سیّدنا

عمر رضی اللہ عنہ زخمی کئے گئے تو صہیب رضی اللہ عنہ روتے ہوئے اندر داخل ہوئے وہ کہہ رہے تھے ہائے میرے بھائی ہائے میرے صاحب اس پر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صہیب تم مجھ پر روتے ہو تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میت پر اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہمانے فرمایا کہ جب سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو میں نے اس حدیث کا ذکر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی رحمت عمر پر ہو بخدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ اللہ مومن پر اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب کرے گا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کافر کا عذاب اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے اور زیادہ کر دیتا ہے اس کے بعد کہنے لگیں کہ قرآن کی یہ آیت تم کو بس کرتی ہے کہ کوئی کسی کے گناہ کا ذمہ دار اور اس کا بوجھ اٹھانے والا نہیں (الانعام ١٦٤) اس پر سیّدنا ابن عباس نے اس وقت (یعنی ام ابان کے جنازے میں) سورہ نجم کی یہ آیت پڑھی اور اللہ ہی ہنساتا ہے اور وہی رلاتا ہے ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ خدا کی قسم سیّدنا ابن عباس کی یہ تقریر سن کر سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہمانے کچھ جواب نہیں دیا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 536)

حدیث:

مقام حدیث۔گھر والوں کے رونے سے مرے کو عذاب ہوتا ہے یا نہیں؟

صحیح حدیث عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ فَقَالَتْ: وَهَلَ ابْنُ عُمَرَ رَحِمَهُ اللهُ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيئَتِهِ وَذَنْبِهِ، وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ الآنَ قَالَتْ: وَذَاكَ مِثْلُ قَوْلِهِ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْقَلِيبِ وَفِيهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ: إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ إِنَّمَا قَالَ: إِنَّهُمُ الآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ ثُمَّ قَرَأَتْ (إِنَّكَ لاَ تُسْمِعُ الْمَوْتَى) وَ (وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ) يَقُولُ حِينَ تَبَوَّءُوا مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ **537**

عروہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہاکے سامنے کسی نے اس کا ذکر کیا کہ سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہمانبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ میت کو قبر میں اس کے گھر والوں کے اس پر رونے سے بھی عذاب ہوتا ہے اس پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہانے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا تھا کہ میت پر عذاب اس کی بد عملیوں اور گناہوں کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس کے گھر والے ہیں کہ اب بھی اس کی جدائی میں روتے رہتے ہیں انہوں نے کہا کہ اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے اس کنویں پر کھڑے ہو کر جس میں مشرکین کی لاشیں ڈال دی گئی تھیں ان کے بارے میں

فرمایا تھا کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں یہ اسے سن رہے ہیں تو آپ کے فرمانے کا مقصد یہ تھا کہ اب انہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ ان سے میں جو کچھ کہا کرتا تھا وہ حق تھا پھر انہوں نے اس آیت کی تلاوت کی کہ آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے (النمل ۸۰) اور جو لوگ قبروں میں دفن ہو چکے ہیں انہیں آپ اپنی بات نہیں سنا سکتے (الفاطر ۲۲)

(عروہ کہتے ہیں (آپ ان مردوں کو نہیں سنا سکتے) جو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا چکے ہیں

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 537)

باب نمبر-113

پہلے کھانا یا نماز

اللہ تعالٰی نے قرآنِ مجید میں اِرشاد فرمایا :

قران:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ (116/16)

ترجمہ: ’’کسی چیز کو اپنی زبان سے جھوٹ موٹ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھ لو، سمجھ لو کہ اللہ پر بہتان بازی کرنے والے کامیابی سے محروم ہی رہتے ہیں۔‘‘

{سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 116}

درج بالا قرآنی آیت کو ذہن میں رکھتے ہوئے کی ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

پہلے کھانا کھالو

صحيح حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضى الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ 327

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کا کھانا سامنے رکھ دیا گیا ہو اور نماز بھی کھڑی ہو گئی ہو تو پہلے کھانا کھاؤ۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 327)

حدیث:

پہلے کھانا کھالو

صحيح حديث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ فَابْدَءُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلاَةَ الْمَغْرِبِ، وَلاَ تَعْجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ 328

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شام کا کھانا حاضر کیا گیا تو مغرب کی نماز سے پہلے کھانا کھا لو اور کھانے میں بے مزہ بھی نہ ہونا چاہیے اور اپنا کھانا چھوڑ کر نماز میں جلدی مت کرو۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 328)

حدیث:

پہلے کھانا کھالو

صحیح حدیث عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ 329

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہانے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر شام کا کھانا سامنے رکھا جائے اور ادھر نماز کے لئے تکبیر بھی ہونے لگے تو پہلے کھانا کھا لو۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 329)

حدیث:

پہلے کھانا کھالو

صحیح حدیث ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَت الصَّلاَةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ، وَلاَ يَعْجَلْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ 330

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا شام کا کھانا تیار ہو چکا ہو اور تکبیر بھی کہی جا چکی ہو تو پہلے کھانا کھا لو اور نماز کے لئے جلدی نہ کرو کھانے سے فراغت کر لو۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 330)

لیکن صحیح بخاری کی ایک حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کھانا چھوڑ کر نماز پڑھی۔ ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

” جعفر بن عمرو بن امیہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بکری کی دستی میں سے کاٹ کر کھاتے ہوئے دیکھا۔ پس آپ ؐ کو نماز کیلئے بلایا گیا تو چھری نیچے ڈال دی، پس نماز پڑھی اور تازہ وضو نہ کیا۔“

{ صحیح بخاری جلد اوّل کتاب الاذان حدیث نمبر 639 صفحہ نمبر 335}

سورۃ النجم میں سجدہ ہے یا نہیں؟

روایات کا یہ اختلاف ان کے وضعی ہونے کی دلیل ہے، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

سورۃ النجم میں سجدہ کیا

صحیح حدیث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ بِمَكَّةَ فَسَجَدَ 339 فِيهَا وَسَجَدَ مَنْ مَعَهُ غَيْرَ شَيْخٍ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ، وَقَالَ: يَكْفِينِي هذَا؛ فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ذلِكَ قُتِلَ كَافِرًا

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ النجم کی تلاوت کی اور سجدہ کیا آپ کے پاس جتنے آدمی تھے (مسلمان اور کافر) ان سب نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا البتہ ایک بوڑھا شخص (امیہ بن خلف) اپنے ہاتھ میں کنکری یا مٹی اٹھا کر اپنی پیشانی تک لے گیا اور کہا میرے لئے یہی کافی ہے میں نے دیکھا کہ بعد میں وہ بوڑھا کافر ہی رہ کر مارا گیا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 339)

حدیث:

سورۃ النجم میں سجدہ نہیں کیا

صحیح حدیث زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ، فَزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى 340 النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا

عطاء بن یسار رحمہ اللہ نے سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سوال کیا آپ نے یقین کے ساتھ اس امر کا اظہار کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ النجم کی تلاوت کی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 340)

نماز چاشت

حضور ﷺ نماز چاشت پڑھتے تھے

حدیث:

حضور ﷺ نے نماز چاشت پڑھی

صحیح حدیث أُمِّ هَانِىءٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: مَا أَنْبَأَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى 417 الضُّحَى غَيْرُ أُمِّ هَانِىءٍ ذَكَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا، فَصَلَّى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ، فَمَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلاَةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ

سیّدنا ابن ابی لیلٰی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں کسی نے یہ خبر نہیں دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہاں ام ہانی کا بیان ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر غسل کیا تھا اور اس کے بعد آپ نے آٹھ رکعات پڑھی تھیں میں نے آپ کو کبھی اتنی ہلکی پھلکی نماز پڑھتے نہیں دیکھا البتہ آپ رکوع اور سجدہ پوری طرح کرتے تھے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 417)

حضور ﷺ نے نماز چاشت کی وصیت کی

حدیث:

حضور ﷺ نے نماز چاشت کی وصیت کی

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلاَثٍ، لاَ أَدَعُهُنَّ حَتَّى أَمُوتَ: صَوْمِ ثَلاَثَةِ 418 أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلاَةِ الضُّحَى، وَنَوْمٍ عَلَى وِتْرٍ

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے میرے محبوب دوست (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین چیزوں کی وصیت کی ہے کہ موت سے پہلے ان کو نہ چھوڑوں ہر مہینہ میں تین دن کے روزے چاشت کی نماز اور وتر پڑھ کر سونا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 418)

حضور ﷺ کو صرف ایک مرتبہ نماز چاشت پڑھتے دیکھا گیا

حدیث:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سوائے ایک مرتبہ کے کبھی چاشت کی نماز پڑھتے نہیں دیکھا

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنِ أَبِيهِ، عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ, قَالَ: "مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَّى الضُّحَى إِلَّا مَرَّةً".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سوائے ایک مرتبہ کے کبھی چاشت کی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:10199)

حضور ﷺ نے چاشت کی نماز کبھی نہیں پڑھی

حدیث:

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نمازِ چاشت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن میں پڑھتی ہوں۔“

{صحیح بخاری جلد اوّل ابواب التہجد حدیث نمبر 1102 صفحہ نمبر 491}

{صحیح بخاری جلد اوّل ابواب تقصیر الصلوۃ حدیث نمبر 1056 صفحہ نمبر 477}

(صحیح بخاری، حدیث نمبر۔1128)

(صحیح بخاری، حدیث نمبر۔1103)

حدیث:

حضور ﷺ نے زندگی میں کبھی بھی نماز چاشت نہیں پڑھی

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: "مَا صَلَّى) رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الضُّحَى فِي سَفَرٍ وَلَا حَضَرٍ".

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر و حضر میں کبھی چاشت کی نماز نہیں پڑھی۔

(سنن دارمی، حدیث نمبر:1494)

حدیث:

حضور ﷺ اور عام صحابہؓ نے کبھی نماز چاشت نہیں پڑھی

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ الْفُضَيْلِ بْنِ فَضَالَةَ، عَنْ) عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّ أَبَاهُ رَأَى أُنَاسًا يُصَلُّونَ صَلَاةَ الضُّحَى، فَقَالَ: "أَمَا إِنَّهُمْ لَيُصَلُّونَ صَلَاةً مَا صَلَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَامَّةُ أَصْحَابِهِ".

عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے مروی ہے کہ ان کے والد (ابو بکرہ) نے کچھ لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا تو کہا: یہ لوگ ایسی نماز پڑھتے ہیں جس کو نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ہے اور نہ آپ کے عام صحابہ نے۔

(سنن دارمی، حدیث نمبر:1495)

باب نمبر۔116

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاؤ

حدیث:

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاؤ

صحیح حدیث عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ 561

سیّدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور کھڑے رہو یہاں تک کہ جنازہ تم سے آگے نکل جائے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 561)

حدیث:

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاؤ

صحیح حدیث عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا، فَلْيَقُمْ حَتَّى يُخَلِّفَهَا أَوْ تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ 562

سیّدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جنازہ دیکھے تو اگر اس کے ساتھ نہیں چل رہا تو کھڑا ہی ہو جائے تا آنکہ جنازہ آگے نکل جائے یا آگے جانے کی بجائے خود جنازہ رکھ دیا جائے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 562)

حدیث:

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاؤ

صحیح حدیث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا، فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى تُوضَعَ 563

سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم لوگ جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازہ کے ساتھ چل رہا ہو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازہ نہ رکھ دیا جائے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 563)

حدیث:

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاؤ

صحیح حدیث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: مَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ، فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقُمْنَا بِهِ، **564** فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ، قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجِنَازَةَ فَقُومُوا

سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمارے سامنے سے ایک جنازہ گذرا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ہم بھی کھڑے ہو گئے پھر ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ تو یہودی کا جنازہ تھا آپ نے فرمایا کہ جب تم لوگ جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 564)

حدیث:

نبی اکرم ﷺ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاتے تھے

صحیح حدیث سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ **565** وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ، فَمَرُّوا عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا، فَقِيلَ لَهُمَا إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ، أَيْ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ، فَقَالاَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ، فَقِيلَ لَهُ إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ: أَلَيْسَتْ نَفْسًا

عبدالرحمن بن ابی لیلی بیان کرتے ہیں کہ سیّدنا سہل بن حنیف اور سیّدنا قیس بن سعد رضی اللہ عنہ قادسیہ میں کسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں کچھ لوگ ادھر سے ایک جنازہ لے کر گذرے تو یہ دونوں بزرگ کھڑے ہو گئے عرض کیا گیا کہ جنازہ تو ذمیوں کا ہے (جو کافر ہیں) اس پر انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اسی طرح سے ایک جنازہ گذرا تھا آپ اس کے لئے کھڑے ہو گئے پھر آپ سے کہا گیا کہ یہ تو یہودی کا جنازہ تھا آپ نے فرمایا کیا یہودی کی جان نہیں ہے؟

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 565)

حدیث:

نبی اکرم ﷺ جنازہ دیکھ کر بیٹھے رہتے تھے

حضرت علی بن ابو طالبؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ پہلے جنازے کیلئے کھڑے ہو جایا کرتے تھے پھر اس کے بعد (یہ معمول اختیار کیا) کہ آپ (جنازہ دیکھ کر) بیٹھے رہتے تھے۔

(مسند امام شافعی، حدیث نمبر۔582)

(مسند امام شافعی، حدیث نمبر۔583)

حدیث:

جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہونے کی وجہ: کیا یہ روح نہیں ہے؟

أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قال: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قال: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قال: كَانَ سَهْلُ ابْنُ حُنَيْفٍ، وَقَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمُرَّ عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا، فَقِيلَ لَهُمَا: إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَقَالَا: "مُرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُ يَهُودِيٌّ، فَقَالَ: أَلَيْسَتْ نَفْسًا".

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ سہل بن حنیف اور قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ قادسیہ میں تھے۔ان دونوں کے قریب سے ایک جنازہ لے جایا گیا، تو دونوں کھڑے ہو گئے تو ان سے کہا گیا: یہ تو ذمی ہے؟ تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ لے جایا گیا تو آپ کھڑے ہو گئے، تو آپ سے عرض کیا گیا یہ تو یہودی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: ”کیا یہ روح نہیں ہے؟“۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر:1922)

دوسری وجہ

حدیث:

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قال: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ هِشَامٍ. ح وأَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قال: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قال: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قال: مَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا هِيَ جَنَازَةُ يَهُودِيَّةٍ، فَقَالَ: "إِنَّ لِلْمَوْتِ فَزَعًا، فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا"، اللَّفْظُ لِخَالِدٍ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک جنازہ ہمارے پاس سے گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے، اور آپ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہو گئے، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ جنازہ (ایک) یہودی عورت کا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”موت ایک قسم کی ہیبت ہے، تو جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ“، یہ الفاظ خالد کے ہیں۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر:1923)

حدیث:

حضور ﷺ صرف ایک دفعہ یہودی عورت کے جنازے کیلئے کھڑے ہوئے تھے، اس کے بعد آپ کبھی کھڑے نہیں ہوئے

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قال: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، قال: كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ فَمَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامُوا لَهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: أَمْرُ أَبِي مُوسَى، فَقَالَ: "إِنَّمَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُودِيَّةٍ وَلَمْ يَعُدْ بَعْدَ ذَلِكَ".

ابو معمر کہتے ہیں کہ ہم علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے (اتنے میں) ایک جنازہ گزرا تو لوگ کھڑے ہو گئے، تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: ابو موسیٰ اشعری کا حکم ہے، تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت کے جنازے کے لیے کھڑے ہوئے تھے، (پھر) اس کے بعد آپ کبھی کھڑے نہیں ہوئے۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 1924)

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 1925)

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 1926)

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 1927)

حدیث:

حضور ﷺ نے ناپسند کیا کہ یہودی کا جنازہ آپ کے سر سے بلند ہو، اس وجہ سے آپ کھڑے ہو گئے

أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَارُونَ الْبَلْخِيُّ، قال: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ، فَقَامَ النَّاسُ حَتَّى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ، فَقَالَ الْحَسَنُ: "إِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَرِيقِهَا جَالِسًا، فَكَرِهَ أَنْ تَعْلُوَ رَأْسَهُ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقَامَ".

محمد بن علی الباقر کہتے ہیں کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیٹھے تھے کہ ایک جنازہ گزرا تو لوگ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ جنازہ گزر گیا، تو حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک یہودی کا جنازہ گزرا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی راستے میں بیٹھے تھے تو آپ نے ناپسند کیا کہ ایک یہودی کا جنازہ آپ کے سر سے بلند ہو تو آپ کھڑے ہو گئے۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 1928)

حدیث:

حضور ﷺ جنازے کیلئے نہیں بلکہ فرشتوں کی تکریم کیلئے کھڑے ہوئے تھے

أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ، قال: أَنْبَأَنَا النَّضْرُ، قال: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، "أَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ، فَقِيلَ: إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ: "إِنَّمَا قُمْنَا لِلْمَلَائِكَةِ".

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے، آپ سے کہا گیا: یہ ایک یہودی کا جنازہ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہم فرشتوں (کی تکریم میں) کھڑے ہوئے ہیں، (نہ کہ جنازہ کی)۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 1931)

باجماعت نماز پڑھنے سے کتنا ثواب

حدیث:

جماعت کے ساتھ نماز اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَفْضُلُ صَلاَةُ الْجَمِيعِ صَلاَةَ 380 أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا، وَتَجْتَمِعُ مَلاَئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلاَئِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ (إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا)

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ جماعت نماز اکیلے پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ بہتر ہے اور رات دن کے فرشتے فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم پڑھنا چاہو تو (بنی اسرائیل۷۸) کی یہ آیت پڑھو یعنی فجر میں قرآن پاک کی تلاوت پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 380)

حدیث:

جماعت کے ساتھ نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیں درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے

صحیح حدیث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ. أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلاَةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلاَةَ الْفَذِّ 381 بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیں درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 381)

باب نمبر-118

عورت کا بغیر محرم سفر کرنا

روایات کا یہ اختلاف ان کے وضعی ہونے کی دلیل ہے، ملاحظہ فرمائیں:

حدیث:

عورتیں تین دن کا سفر ذی رحم محرم کے بغیر نہ کریں

صحیح حدیث ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلاَثًا إِلاَّ مَعَ ذِي مَحْرَمٍ 847

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہمانے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا کہ عورتیں تین دن کا سفر ذی رحم محرم کے بغیر نہ کریں۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 847)

حدیث:

عورتیں دو دن کا سفر ذی رحم محرم کے بغیر نہ کریں

صحیح حدیث أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: أَرْبَعٌ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَعْجَبْنَنِي وَآنَقْنَنِي: أَنْ لاَ تُسَافِرَ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ وَلاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلاَّ إِلَى ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِي، وَمَسْجِدِ الأَقْصى 848

سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ میں نے چار باتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھیں یہ باتیں مجھے انتہائی پسند ہیں یہ کہ کوئی عورت دو دن کا سفر اس وقت تک نہ کرے جب تک اس کے ساتھ اس کا شوہر یا کوئی ذو رحم محرم نہ ہو اور نہ تین مساجد کے سوا کسی کے لئے کجاوے باندھے جائیں مسجد حرام میری (مسجد نبوی) اور مسجد اقصی۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 848)

حدیث:

عورتیں ایک دن رات کا سفر ذی رحم محرم کے بغیر نہ کریں

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَحِلُّ لاِمْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ 849

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی خاتون کے لئے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ ایک دن رات کا سفر بغیر کسی ذی رحم محرم کے کرے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 849)

حدیث:

عورتیں ذی رحم محرم کے بغیر سفر نہ کریں

صحیح حدیث ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لاَ يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ، وَلاَ تُسَافِرَنَّ 850 امْرَأَةٌ إِلاَّ وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا، وَخَرَجَتِ امْرَأَتِي حَاجَّةً قَالَ: اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مرد کسی (غیر محرم) عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے اور کوئی عورت اس وقت تک سفر نہ کرے جب تک اس کے ساتھ اس کا کوئی محرم نہ ہو اتنے میں ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے فلاں جہاد میں اپنا نام لکھوا دیا ہے اور ادھر میری بیوی حج کے لئے جا رہی ہے آپ نے فرمایا کہ پھر تو بھی جا اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کر۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 850)

باب نمبر-119

ہر عضو کے بدلے عضو جہنم سے آزاد

حدیث:

ہر عضو کے بدلے عضو جہنم سے آزاد

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ امْرَءًا مُسْلِمًا 964

اسْتَنْقَذَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بھی کبھی کسی مسلمان (غلام) کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس غلام کے جسم کے ہر عضو کی آزادی کے بدلے اس شخص کے جسم کے بھی ایک ایک عضو کو دوزخ سے آزاد کرے گا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 964)

قرآن نے غلامی کا دروازہ ہمیشہ کیلئے بند کر دیا ہے(4/47)اس حدیث میں غلامی کو ختم کرنے کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ایک آدمی ساری زندگی دوسروں کے حقوق پر ڈاکا ڈالتا رہے اور آخر میں ایک غلام آزاد کر دے تو وہ جنت میں چلا جائے گا۔یہ بات قرآنی تعلیم کے صریحاً خلاف ہے۔قرآن کا اعلان ہے کہ ترازو رکھا جائے گا اور اس کے دونوں پلڑوں میں انسان کے اعمال رکھے جائیں گے،جو پلڑا بھاری ہوگا،اسی طرف اس کا فیصلہ کر دیا جائے گا(آیات کی تفصیل گزشتہ صفحات میں گزر چکی ہے)جہاں تک اس حدیث کے دوسرے حصے کا تعلق ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ تحریر میں رنگ بھرنے کیلئے اس میں یہ اضافہ کیا گیا ہے کہ غلام،لونڈی کی شرمگاہ کے بدلے آزاد کرنے والے کی شرمگاہ کو آگ سے آزاد کیا جائے گا۔دوسری بات یہ ہے کہ حدیث میں کہا گیا ہے کہ غلام لونڈی کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنیوالے کے ہر عضو کو جہنم کی آگ سے آزاد کیا جائے گا۔سوال یہ ہے کہ اگر ایک مرد،ایک لونڈی کو آزاد کرتا ہے تو لونڈی کے چند اعضاء ایسے ہیں جو آزاد کرنے والے مرد میں موجود ہی نہیں،اس مرد کے وہ اعضاء جہنم کی آگ سے کیسے چھٹکارا پائیں گے؟ کیا اس کیلئے مزید کسی حدیث کی ضرورت ہوگی؟

باب نمبر-120

پچھنے

حدیث:

حضور ﷺ نے پچھنے لگانے کی مزدوری دی

صحیح حدیث أَنَسٍ رضی الله عنه، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَجْرِ الْحَجَّامِ، فَقَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ 1015 وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ، وَأَعْطَاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ، وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفُوا عَنْهُ وَقَالَ: إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پچھنا لگانے والے کی مزدوری کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگوایا تھا آپ کو ابو طیبہ (نافع یا میسرہ) نے پچھنا لگایا تھا آپ نے انہیں دو صاع کھجور مزدوری میں دی تھی اور آپ نے ان کے مالکوں (بنو حارثہ) سے گفتگو کی تو انہوں نے ان سے وصول کئے جانے والے لگان میں کمی کردی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (خون کے دباؤ کا) بہترین علاج جو تم کرتے ہو وہ پچھنا لگوانا ہے اور عمدہ دوا عود ہندی کا استعمال کرنا ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1015)

حدیث:

حضور ﷺ نے پچھنے لگانے کی مزدوری دی

صحیح حدیث ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ، وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ 1016

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگوایا اور پچھنا لگانے والے کو اس کی مزدوری دی اور ناک میں دوا ڈلوائی۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1016)

حدیث:

حضور ﷺ نے پچھنا لگوایااور اجرت دی

صحیح حدیث ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما، قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَعْطَى الْحَجَّامَ 1422 أَجْرَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگوایا اور پچھنا لگانے والے کو اجرت بھی دی۔(اگر پچھنا لگوانا ناجائز ہو تا تو آپ نہ پچھنا لگواتے نہ اجرت دیتے)

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1422)

حدیث:

حضور ﷺ نے پچھنا لگوایا اور اجرت دی

صحيح حديث أَنَسٍ رضى الله عنه، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَحْتَجِمُ، وَلَمْ يَكُنْ يَظْلِمِ أَحَدًا أَجْرَهُ 1423

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگوایا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی مزدوری کے معاملے میں کسی پر ظلم نہیں کرتے تھے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1423)

جبکہ اس مزدوری کے متعلق فرمایا گیا کہ:

حدیث:

پچھنے لگانے کی مزدوری لینا بری کمائی ہے

وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، يُحَدِّثُ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "شَرُّ الْكَسْبِ: مَهْرُ الْبَغِيِّ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ، وَكَسْبُ الْحَجَّامِ".

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ،، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”بری کمائی ہے رنڈی فاحشہ کی کمائی اور کتے کی قیمت اور پچھنے لگانے والے کی مزدوری۔“

(صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، حدیث نمبر 4011)

(صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ،حدیث نمبر 4012)

(صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ،حدیث نمبر 4013)

(صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ،حدیث نمبر: 4014)

حدیث:

پچھنے لگانے کی کمائی منع ہے

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، نا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ مُعَاوِيَةَ الْمَهْدِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ: يَا مَهْدِيُّ، ((نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ، وَعَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَعَنْ كَسْبِ الزَّمَّارَةِ، وَعَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ)).

معاویہ المہدی نے بیان کیا، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: اے مہدی! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگانے والے کی کمائی، کتے کی قیمت، بانسری بجانے والے پیشے کی کمائی اور سانڈ کی جفتی کرانے کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

(مسند اسحاق بن راھویہ، حدیث نمبر: 436)

حدیث:

پچھنے لگانے والے کی کمائی پلید ہے۔

" موسیٰ بن اسمٰعیل، ابان، یحیٰی، ابراہیم بن عبداللہ بن۔۔۔ قارظ، سائب بن یزید، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: پچھنے لگانے والے کی کمائی پلید ہے اور کتے کی قیمت پلید ہے اور زانیہ کی کمائی پلید ہے۔"

{سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 27 صفحہ نمبر 27}

حدیث:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجام (پچھنا لگانے والے) کی کمائی سے منع فرمایا ہے

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: "نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ".

ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجام (پچھنا لگانے والے) کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔2165)

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔2166)

باب نمبر۔121

صدقہ دے کر واپس لینا

اللؤلؤوالمرجان کی ایک حدیث اس طرح ہے:

حدیث:

صدقہ دے کر واپس لینا قے چاٹنے کی مانند ہے

صحیح حدیث ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ 1047 فِي قَيْئِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنا ہبہ واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کرکے پھر چاٹ جاتا ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1047)

حدیث:

صدقہ دے کر واپس لینا قے چاٹنے کی مانند ہے

صحیح حدیث عُمَرَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ، فَأَرَدْتُ 1045 أَنْ أَشْتَرِيَهُ، وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لاَ تَشْتَرِ، وَلاَ تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ، فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ایک گھوڑا اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک شخص کو سواری کے لیے دے دیا، لیکن اس شخص نے گھوڑے کو خراب کر دیا، اس لیے میں نے چاہا کہ اسے خرید لوں میرا یہ بھی خیال تھا کہ وہ اسے سستے داموں بیچ ڈالے گا، چنانچہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا صدقہ واپس نہ لو، خواہ وہ تمھیں ایک درہم ہی میں کیوں نہ دے کیونکہ دیا ہوا صدقہ واپس لینے والے کی مثال قے کرکے چاٹنے والے کی سی ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1045)

درج بالا روایتوں میں ہبہ واپس لینے کی حوصلہ شکنی کی جارہی ہے جبکہ ذیل میں حضور ﷺ نے منسوب کیا جارہا ہے کہ آپ نے اس کا حکم فرمایا تھا، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

ہبہ واپس

صحیح حدیث النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي 1048 هذَا غُلاَمًا، فَقَالَ: أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهُ قَالَ: لاَ، قَالَ: فَارْجِعْهُ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے والد انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام بطور ہبہ دیا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا ایسا ہی غلام اپنے دوسرے لڑکوں کو بھی دیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ نہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر (ان سے بھی) واپس لے لے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1048)

حدیث:

ہبہ واپس

صحیح حدیث النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: أَعْطَانِي 1049 أَبِي عَطِيَّةً، فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ، لاَ أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً، فَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هذَا قَالَ: لاَ قَالَ فَاتَّقُوا اللهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلاَدِكُمْ قَالَ: فَرَجَعَ، فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ

حضرت عامر صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ میں‌نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ منبر پر بیان کر رہے تھے کہ میرے باپ نے مجھے ایک عطیہ دیا تو عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہ (نعمان کی والدہ) نے کہا کہ جب تک آپ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر گواہ نہ بنائیں میں راضی نہیں ہو سکتی۔چنانچہ (حاضر خدمت ہو کر) انھوں نے عرض کی کہ عمرہ بنت رواحہ سے اپنے بیٹے کو میں نے ایک عطیہ دیا تو انھوں نے کہا کہ پہلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر گواہ بنا لوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اسی جیسا عطیہ تم نے اپنی تمام اولاد کو دیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ نہیں، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کو قائم رکھو۔چنانچہ وہ واپس ہوئے اور ہدیہ واپس لے لیا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1049)

باب نمبر۔122

حسبنا کتاب اللہ

بلا تبصرہ وضاحت موجود ہے:

حدیث:

حضور ﷺ کو وصیت لکھنے نہ دی گئی

صحیح حدیث ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ، فَقَالَ **1060**
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلُمُّوا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَهُ الْوَجَعُ، وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ، حَسْبُنَا كِتَابُ اللهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا؛ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ غَيْرَ ذلِكَ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالاخْتِلافَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُومُوا قَالَ عُبَيْدُ اللهِ (الرَّاوِى) فَكَانَ يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذلِكَ الْكِتَابَ، لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ

حضرت ابن بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب ہوا تو گھر میں بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہ موجود تھے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لاؤ، میں تمہارے لیے ایک دستاویز لکھ دوں، اگر تم اس پر چلتے رہے تو پھر تم گمراہ نہ ہو سکو گے۔اس پر (بعض لوگوں) نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی سختی ہو رہی ہے، تمہارے پاس قرآن موجود ہے۔ہمارے لیے تو اللہ کی کتاب بس کافی ہے۔پھر گھر والوں میں جھگڑا ہونے لگا، بعض نے تو یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی چیز لکھنے کی دے دو کہ اس پر آپ ہدایت لکھوا دیں اور تم اس کے بعد گمراہ نہ ہو سکو۔بعض لوگوں نے اس کے خلاف دوسری رائے پر اصرار کیا۔جب شورغل اور نزاع زیادہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں سے جاؤ۔عبیداللہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ مصیبت سب سے بڑی یہ تھی کہ لوگوں نے اختلاف اور شور کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ ہدایت نہیں لکھنے دی۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1060)

حدیث:

حضور ﷺ نے وصیت لکھوا دی

صحیح حدیث ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: يَوْمُ الْخَمِيسِ، وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى خَضَبَ دَمْعُهُ الْحَصْبَاءَ، **1059** فَقَالَ: اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ يَوْمَ الْخَمِيسِ، فَقَالَ: ائْتُونِي بِكِتَابٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَازَعُوا، وَلاَ يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوا: هَجَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: دَعُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ وَأَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ بِثَلاَثٍ: أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ وَنَسِيتُ الثَّالِثَةَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیاکہ جمعرات کے دن، اور معلوم ہے جمعرات کا دن کیا ہے؟ پھر آپ اتنا روئے کہ کنکریاں تک بھیگ گئیں۔آخر آپ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری میں شدت اسی جمعرات کے دن ہوئی تھی تو آپؐ نے صحابہ سے فرمایا کہ قلم دوات لاؤ، تاکہ میں تمہارے لئے ایک ایسی کتاب لکھوا جاؤں کہ تم (میرے بعد اس پر چلتے رہو تو) کبھی گمراہ نہ ہو سکو۔اس پر صحابہ میں اختلاف ہو گیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبی کے سامنے جھگڑنا مناسب نہیں ہے۔صحابہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (بیماری کی شدت سے) برا رہے ہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا، اب مجھے میری حالت پر چھوڑ دو، میں جس حال میں اس وقت ہوں وہ اس سے بہتر ہے جو تم کرانا چاہتے ہو۔آخر آپؐ نے اپنی وفات کے وقت تین وصیتیں فرمائی تھیں۔یہ کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے باہر کر دینا۔دوسرے یہ کہ وفود سے ایسا ہی سلوک کرتے رہنا، جیسے میں کرتا رہا (ان کی خاطرداری ضیافت وغیرہ) اور تیسری ہدایت میں بھول گیا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1059)

حدیث:

علیؓ کے متعلق وصیت نہیں کی گئی

صحیح حدیث عَائِشَةَ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا رضی الله عنه كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ: **1058** مَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ وَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ إِلَى صَدْرِي، أَوْ قَالَتْ: حَجْرِي، فَدَعَا بِالطَّسْتِ، فَلَقَدِ انْخَنَثَ فِي حَجْرِي فَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ، فَمَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ

اسود بن یزید نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہاکے یہاں کچھ لوگوں نے ذکر کیا کہ علی کرم اللہ وجہہ (نبی اکرم کے) وصی تھے تو آپ نے کہا کہ کب انہیں وصی بنایا، میں تو آپ کی وفات کے وقت سرمبارک اپنے سینے پر یا انہوں نے (بجائے سینے کے) کہا کہ اپنی گود میں رکھے ہوئے تھی، پھر آپ نے (پانی کا) طشت منگوایا تھا کہ اتنے میں (سرمبارک) میری گود میں جھک گیا اور میں سمجھ نہ سکی کہ آپ کی وفات ہو چکی ہے تو آپ نے علی کو وصی کب بنایا؟

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1058)

اہل تشیع حضرت عمرؓ کے اس عمل سے نالاں تھے جب حضور ﷺ نے وقتِ آخر کاغذ قلم مانگا تھا تاکہ امت گمراہ نہ ہو سکے۔ ان کا خیال تھا کہ شاید حضور ﷺ کو کاغذ قلم دیا جاتا تو آپ حضرت علیؓ کو خلیفہ بنا دیتے۔ یہ الگ بات ہے کہ حضور ﷺ کا زبانی حکم بھی اتنی ہی اہمیت رکھتا ہے۔ اب ملاحظہ کیجئے دوسری پارٹی کی جوابی حدیث جس میں حضور ﷺ نے حضرت علیؓ سے طبق (لکھنے کا سامان) مانگا اور اس کے بعد جو ہدایات دیں ان میں خلافت کیلئے نامزدگی کا کوئی حکم موجود نہیں، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عِيسَى الرَّاسِبِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ آتِيَهُ بِطَبَقٍ يَكْتُبُ فِيهِ مَا لَا تَضِلُّ أُمَّتُهُ مِنْ بَعْدِهِ قَالَ فَخَشِيتُ أَنْ تَفُوتَنِي نَفْسُهُ قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَحْفَظُ وَأَعِي قَالَ أُوصِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے ایک طبق لانے کا حکم دیا تاکہ آپ اس میں ایسی ہدایات لکھ دیں جن کی موجودگی میں نبی ﷺ کے بعد امت گمراہ نہ ہو سکے، مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں کاغذ لینے کے لئے جاؤں اور پیچھے سے نبی ﷺ کی روح پرواز کر جائے، اس لئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے زبانی بتا دیجئے، میں اسے یاد رکھوں گا، فرمایا میں نماز اور زکوٰۃ کی وصیت کرتا ہوں نیز غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کرتا ہوں۔ فائدہ: طبق کے مختلف معانی ہیں، اس کا اطلاق ریڑھ کی ہڈی پر بھی ہوتا ہے اور طشتری پر بھی، ہم نے اس کا ترجمہ کرنے کی بجائے لفظ طبق ہی لکھ دیا ہے تاکہ موقع کی مناسبت سے اس کا کوئی بھی ترجمہ کر لیا جائے اور آگے کاغذ کا لفظ ایک عام مفہوم میں استعمال کر لیا ہے۔

مسند امام احمد - حضرت علی (رض) کی مرویات - حدیث نمبر 655

باب نمبر۔123

قسم

حدیث:

باپ دادا کی قسم مت کھاؤ

صحیح حدیث عُمَرَ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ قَالَ 1066 عُمَرُ: فَوَاللهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَاكِرًا وَلاَ آثِرًا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں باپ دادوں کی قسم کھانے سے منع کیا ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا واللہ! پھر میں نے ان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ممانعت سننے کے بعد کبھی قسم نہیں کھائی نہ اپنی طرف سے غیر اللہ کی قسم کھائی نہ کسی دوسرے کی زبان سے نقل کی۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1066)

حدیث:

باپ دادا کی قسم مت کھاؤ

صحیح حدیث ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ، فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ 1067 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلاَ إِنَّ اللهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللهِ، وَإِلاَّ فَلْيَصْمُتْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے جو چند سواروں کے ساتھ تھے، اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ پنے والد کی قسم کھا رہے تھے۔اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پکار کر کہا، آگاہ رہو، یقینا اللہ پاک تمہیں منع کرتا ہے کہ تم اپنے باپ داداؤں کی قسم کھاؤ، پس اگر کسی کو قسم ہی کھانی ہے تو وہ اللہ کی قسم کھائے، ورنہ چپ رہے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1067)

جبکہ دیگر احادیث میں ہے:

حدیث:

تیرے باپ کی قسم

حدیث:

وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟، فَقَالَ: "أَمَا وَأَبِيكَ لَتُنَبَّأَنَّهُ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ، تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْبَقَاءَ، وَلَا تُمْهِلَ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ"، قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا، وَلِفُلَانٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ،

ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا، اتنا فرق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آگاہ ہو قسم ہے تیرے باپ کی۔" باقی حدیث وہی ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، حدیث نمبر 2383)

حدیث:

حضور ﷺ نے باپ کی قسم کھائی

عَنِ الفجيعِ العامري أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمِيتَةِ؟ قَالَ: «مَا طعامُكم؟» قُلنا: نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ: فَسَّرَهُ لِي عُقْبَةُ: قَدَحٌ غُدْوَةً وَقَدَحٌ عَشِيَّةً قَالَ: «ذَاكَ وَأَبِي الْجُوعُ» فَأَحَلَّ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلَى هَذِهِ الحالِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

فجیع عامری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، ہمارے لیے مردہ جانور کی کون سی چیز حلال ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تمہارا کھانا کیا ہے؟" ہم نے عرض کیا: ہم شام اور صبح کے وقت دودھ کا ایک پیالہ پیتے ہیں، ابونعیم کا بیان ہے کہ عقبہ نے مجھے وضاحت سے بتلایا کہ ایک پیالہ صبح، ایک پیالہ شام کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "میرے باپ کی قسم! یہ تو پھر بھوک ہے۔" آپ نے اس حال میں ان کے لیے مردار کو حلال قرار دیا۔ رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4261)

حدیث:

حضور ﷺ نے فرمایا: تیرے باپ کی قسم

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ أَجْرًا؟ قَالَ: «أَمَا وَأَبِيكَ

لَتُنَبَّأَنَّهُ: أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ، وَتَأْمُلُ الْغِنَى، وَلاَ تُمْهِلَ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ: "لِفُلاَنٍ كَذَا، وَلِفُلاَنٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفلانٍ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کون سا صدقہ اجر کے لحاظ سے افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیرے باپ کی قسم! تجھے ضرور اس کی خبر دی جائے گی۔ (افضل صدقہ یہ ہے) کہ تو اس حال میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو، مال کی حرص تیرے دل میں ہو، تجھے فقیری کا ڈر ہو، اور تو مالداری کی امید رکھتا ہو۔ اور تو صدقے میں اتنی تاخیر نہ کر کہ تیری روح حلق کو پہنچ جائے تو تو کہے: فلاں کے لیے اتنا ہے، اور فلاں کو اتنا دے دو، حالانکہ اب تو وہ فلاں کا ہو چکا۔''

(الادب المفرد، حدیث نمبر: 778)

باب نمبر-124

چاٹو یا چٹاؤ

اللؤلؤوالمرجان کی ایک حدیث ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

چاٹو یا چٹاؤ

صحیح حدیث ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا 1320

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص کھانا کھائے تو ہاتھ چاٹنے یا کسی کو چٹانے سے پہلے ہاتھ نہ پونچھے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1320)

یعنی اگر کوئی آدمی کھانا کھانے کے بعد اپنی انگلیاں خود نہیں چاٹنا چاہتا تو آپ آگے بڑھ کر اس کی انگلیاں چاٹ لیں۔ اس میں پریشان ہونے والی کوئی بات نہیں، آپ کا یہ عمل درج بالا حدیث کے مطابق ہوگا اور اس سے آپ کو ثواب بھی ہوگا۔

بچوں کو بھوکا سلادیااور بڑے کو کھانا کھلادیا

حدیث:

بچوں کو بھوکا سلادیااور بڑے کو کھانا کھلادیا

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ إِلَى نِسَائِهِ، فَقُلْنَ: 1330
مَا مَعَنَا إِلاَّ الْمَاءُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضُمُّ أَوْ يُضِيفُ هذا فقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ: أَنَا
فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ: أَكْرِمِي ضَيْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: مَا عِنْدَنَا إِلاَّ قُوتُ صِبْيَانِي
فَقَالَ: هَيِّءِ طَعَامَكِ، وَأَصْبِحِي سِرَاجَكِ، وَنَوِّمِي صِبْيَانَكِ إِذَا أَرَادُوا عَشَاءً فَهَيَّأَتْ طَعَامَهَا، وَأَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا،
وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا؛ ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا، فَأَطْفَأَتْهُ فَجَعَلاَ يُرِيَانِهِ أَنَّهُمَا يَأْكُلاَنِ فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ
غَدَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ضَحِكَ اللهُ اللَّيْلَةَ أَوْ عَجِبَ مِنْ فَعَالِكُمَا فَأَنْزَلَ اللهُ (وَيُؤْثِرُونَ عَلَى
أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب(خود ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی مراد ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھوکے حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ازواج مطہرات کے یہاں بھیجا(تاکہ ان کو کھانا کھلادیں) ازواج نے کہلا بھیجا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی کون مہمانی کرے گا؟ ایک انصاری صحابی بولے میں کروں گا۔چنانچہ وہ ان کو اپنے گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خاطر تواضع کر، بیوی نے کہا کہ گھر میں بچوں کے کھانے کے سوا اورکوئی چیز بھی نہیں ہے انہوں نے کہا کہ جوکچھ بھی ہے اسے نکال دواور چراغ جلا لو اور بچے اگر کھانا مانگتے ہیں تو انہیں سلا دو۔بیوی نے کھانا نکال دیا اور چراغ جلا دیا اور اپنے بچوں کو(بھوکا) سلادیا۔پھروہ دکھا تو یہ رہی تھیں جیسے چراغ درست کر رہی ہوں لیکن انہوں نے اسے بجھا دیا اس کے بعد دونوں میاں بیوی مہمان پر ظاہر کرنے لگے کہ گویا وہ بھی ان کے ساتھ کھا رہے ہیں لیکن ان دونوں نے (اپنے بچوں سمیت رات) فاقہ سے گزار دی، صبح کے وقت جب وہ صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپصلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں میاں بیوی کے نیک عمل پر رات کو اللہ تعالیٰ ہنس پڑا(یہ فرمایا کہ اسے) پسند کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی"اور وہ(انصار) ترجیح دیتے ہیں اپنے نفسوں کے

اوپر(دوسرے غریب صحابہ کو) اگرچہ وہ خود بھی فاقہ ہی میں ہوں اورجو اپنی طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا گیا،

''سو ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1330)

سب سے پہلے کس چیز کا حساب ہو گا

روز قیامت سب سے پہلے کس چیز کا حساب لیا جائے گا؟ جس کے ذہن میں جو آیا اس نے حضور ﷺ سے منسوب کر دیا، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

سب سے پہلے قتل کا حساب ہو گا

صحیح حدیث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ بِالدِّمَاءِ 1093

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے جس چیز کا فیصلہ لوگوں کے درمیان ہو گا وہ ناحق خون کے بدلہ کا ہو گا۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 1093)

حدیث:

سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ يَعْنِي ابْنَ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ حَكِيمٍ الضَّبِّيِّ، أَنَّهُ خَافَ زَمَنَ زِيَادٍ أَوِ ابْنِ زِيَادٍ فَأَتَى الْمَدِينَةَ، فَلَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ، فقال: فَانْتَسَبَنِي، فَانْتَسَبْتُ لَهُ، فَقَالَ: يَا فَتَى، أَلَا أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ؟، قُلْتُ: بَلَى، رَحِمَكَ اللَّهُ. قَالَ: " إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الصَّلَاةِ، قَالَ: يَقُولُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ: انْظُرُوا فِي صَلَاةِ عَبْدِي أَتَمَّهَا أَمْ نَقَصَهَا؟، فَإِنْ كَانَتْ تَامَّةً كُتِبَتْ لَهُ تَامَّةً، وَإِنْ كَانَ انْتَقَصَ مِنْهَا شَيْئًا، قَالَ: انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ؟، فَإِنْ كَانَ لَهُ تَطَوُّعٌ، قَالَ: أَتِمُّوا لِعَبْدِي فَرِيضَتَهُ مِنْ تَطَوُّعِهِ. ثُمَّ تُؤْخَذُ الْأَعْمَالُ عَلَى ذَلِكُمْ ". قَالَ يُونُسُ: وَأَحْسَبُهُ قَدْ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

انس بن حکیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ زیاد یا ابن زیاد کے زمانے میں انہیں خطرہ لاحق ہوا تو مدینہ منورہ آ گئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے مجھ سے نام و نسب پوچھا میں نے انہیں بتایا، وہ کہنے لگے کہ اے نوجوان کیا میں تمہیں ایک حدیث نہ سناؤں جس سے اللہ تمہیں نفع پہنچائے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں آپ پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں انہوں نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ فرض نماز ہو گی پروردگار اپنے فرشتوں سے فرمائے گا" حالانکہ وہ ان سے زیادہ جانتا ہے "کہ میرے بندے کی نماز دیکھو، مکمل ہے ناقص! اگر مکمل ہوئی تو مکمل لکھ دی جائے گی اور نامکمل ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا دیکھو

میرے بندے کے پاس نوافل بھی ہیں؟ اگر اس کے پاس نوافل ہوئے تو اللہ فرمائے گا کہ میرے بندے کے فرائض کو اس کے نوافل سے مکمل کر دو، اس کے بعد دیگر فرض اعمال میں بھی اسی طرح کیا جائے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:9494)

باب نمبر۔127

قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانا منع ہے

حدیث:

قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانا منع ہے

صحیح حدیث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوا مِنَ الأَضَاحِي ثَلاَثًا وَكَانَ 1287 عَبْدُ اللهِ يَأْكُلُ بِالزَّيْتِ حِينَ يَنْفِرُ مِنْ مِنًى مِنْ أَجْلِ لُحُومِ الْهَدْيِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہمامنیٰ سے کوچ کرتے وقت روٹی زیتون کے تیل سے کھاتے کیونکہ وہ قربانی کے گوشت سے (تین دن کے بعد) پرہیز کرتے تھے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1287)

اس کے برعکس دیگر احادیث میں کیا لکھا ہے؟ ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

قربانی کا گوشت تین دن کے بعد بھی کھا سکتے ہو

حدیث:

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، أَخْبَرَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ، قَالَ: "نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ"، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرَةَ، فَقَالَتْ: صَدَقَ، سَمِعْتُ عَائِشَةَ، تَقُولُ: دَفَّ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحَى زَمَنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ادَّخِرُوا ثَلَاثًا ثُمَّ تَصَدَّقُوا بِمَا بَقِيَ"، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ النَّاسَ يَتَّخِذُونَ الْأَسْقِيَةَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ وَيَجْمُلُونَ مِنْهَا الْوَدَكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَمَا ذَاكَ؟"، قَالُوا: نَهَيْتَ أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ، فَقَالَ: "إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِي دَفَّتْ فَكُلُوا وَادَّخِرُوا وَتَصَدَّقُوا".

سیدنا عبداللہ بن واقد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد۔ سیدنا عبداللہ بن ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ عمرہ سے بیان کیا انہوں نے کہا: سچ کہا عبداللہ نے۔ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ کہتی تھیں چند لوگ دیہات کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آئے عیدالاضحیٰ میں شریک ہونے کو۔ (اور وہ لوگ محتاج تھے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قربانی کا گوشت تین دن کے موافق رکھ لو باقی خیرات کر دو۔“ (تا کہ یہ

محتاج بھوکے نہ رہیں اور ان کو بھی کھانے کو گوشت ملے) اس کے بعد لوگوں نے عرض کیا، یارسول اللہ! لوگ اپنی قربانیوں سے مشکیں بناتے تھے (ان کی کھالوں کی) اور ان میں چربی پگھلاتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اب کیا ہوا۔" لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے منع فرمایا قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے (اور اس سے یہ نکلا کہ قربانی کا کوئی جز تین دن سے زیادہ رکھنا نہ چاہیے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے تم کو منع کیا تھا ان محتاجوں کی وجہ سے جو اس وقت آگئے تھے اب کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور صدقہ دو۔"

(صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، حدیث نمبر 5103)

(صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، حدیث نمبر 5104)

(صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، حدیث نمبر 5105)

(صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، حدیث نمبر 5106)

(صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، حدیث نمبر 5114)

حدیث:

قربانی کا گوشت تین دن بعد بھی کھانے کی اجازت ہے

أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ خَبَّابٍ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَبَّابٍ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، فَقَدَّمَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ لَحْمًا مِنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ، فَقَالَ: مَا أَنَا بِآكِلِهِ حَتَّى أَسْأَلَ، فَانْطَلَقَ إِلَى أَخِيهِ لِأُمِّهِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، وَكَانَ بَدْرِيًّا، فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: "إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ نَقْضًا لِمَا كَانُوا نُهُوا عَنْهُ مِنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ".

عبداللہ بن خباب سے روایت ہے کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ایک سفر سے آئے تو ان کے گھر والوں نے انہیں قربانی کے گوشت میں سے کچھ پیش کیا، انہوں نے کہا: میں اسے نہیں کھا سکتا جب تک کہ معلوم نہ کر لوں، چنانچہ وہ اپنے اخیافی بھائی قتادہ بن نعمان کے پاس گئے (وہ بدری صحابی تھے) اور ان سے اس بارے میں پوچھا؟ انہوں نے کہا: تمہارے بعد نیا حکم ہوا جس سے تین دن بعد قربانی کا گوشت کھانے پر سے پابندی ہٹ گئی۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر:4432)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:4433)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:4434)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:4435)

حدیث:

آل محمد قربانی کا گوشت پندرہ دن بعد بھی کھاتے تھے جبکہ حضور ﷺ نے تین دن کے بعد منع کیا ہوا تھا

أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: "دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ،

أَصَابَ النَّاسَ شِدَّةٌ، فَأَحَبَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيرَ، ثُمَّ قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُونَ الْكُرَاعَ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ، قُلْتُ: مِمَّ ذَاكَ؟ فَضَحِكَتْ، فَقَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ مَأْدُومٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ".

عابس کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر عرض کیا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دن بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرماتے تھے؟ بولیں: ہاں، لوگ سخت محتاج اور ضرورت مند تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ مالدار لوگ غریبوں کو کھلائیں، پھر بولیں: میں نے آل محمد (گھر والوں) کو دیکھا کہ وہ لوگ پائے پندرہ دن بعد کھاتے تھے، میں نے کہا: یہ کس وجہ سے؟ وہ ہنسیں اور بولیں: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے کبھی بھی تین دن تک سالن روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے پاس تشریف لے گئے۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 4437)

حدیث:

حضور ﷺ خود قربانی کا گوشت ایک ایک ماہ بعد تک کھاتے تھے

أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ؟، قَالَتْ: " كُنَّا نَخْبَأُ الْكُرَاعَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا، ثُمَّ يَأْكُلُهُ".

عابس کہتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے قربانی کے گوشت کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک ایک مہینے تک قربانی کے پائے رکھ چھوڑتے، پھر آپ اسے کھاتے۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 4438)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک

حدیث کی پوزیشن ملاحظہ کیجئے کہ جس کے ذہن میں جو آیا اس نے کہہ دیا اور پھر وہ حدیث بن گئی جسے فرقہ پرست وحی کہتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک 63 سال تھی

حدیث:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی

صحیح حدیث عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ وَسِتِّينَ 1515

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہانے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1515)

حدیث:

جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر تریسٹھ سال کی تھی

صحیح حدیث ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَكَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمَكَّةَ ثَلاَثَ عَشْرَةَ، وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ وَسِتِّينَ 1516

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کے بعد مکہ میں تیرہ سال قیام کیا اور جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر تریسٹھ سال کی تھی۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1516)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک 65 سال تھی

حدیث:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر پینسٹھ سال تھی

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی وصال کے وقت عمر مبارک ٦٥ برس تھی۔

مسند امام احمد - عبداللہ بن عباس کی مرویات - حدیث نمبر 1749

حدیث:

حضور ﷺ کی عمر پینسٹھ سال تھی

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ حَدَّثَنِي عَمَّارٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی وصال کے وقت عمر مبارک ٦٥ برس تھی۔

مسند امام احمد - عبداللہ بن عباس کی مرویات - حدیث نمبر 1844

حضور ﷺ کی عمر مبارک 65 سال یا اس سے زائد تھی

حدیث:

حضور ﷺ کی عمر پینسٹھ یا اس سے زائد سال تھی

حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ أُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا بِمَكَّةَ وَعَشْرًا بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ مَنْ يَقُولُ ذَلِكَ لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ عَشْرًا وَخَمْسًا وَسِتِّينَ وَأَكْثَرَ

حضرت سعید بن جبیرؒ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ نبی ﷺ پر مکہ مکرمہ میں دس سال تک وحی نازل ہوتی رہی اور مدینہ منورہ میں بھی دس سال تک، انہوں نے فرمایا کون کہتا ہے؟ یقیناً نبی ﷺ پر مکہ مکرمہ وحی کا (نزول دس سال ہوا ہے اور ٦٥ یا اس سے زیادہ (سال انہوں نے عمر پائی ہے

مسند امام احمد - عبداللہ بن عباس کی مرویات - حدیث نمبر 1931

حضور ﷺ کی عمر مبارک 60 سال تھی

حدیث:

حضور ﷺ کی عمر ساٹھ سال تھی

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: " كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ، وَلَا بِالْقَصِيرِ، وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ، وَلَا بِالْآدَمِ، وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ، وَلَا بِالسَّبِطِ، بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ، وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً، وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ ".

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لمبے تھے، نہ ٹھگنے (پست قد)، نہ بالکل سفید تھے، نہ گندمی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال نہ بالکل سخت گھونگریالے تھے، نہ بالکل سیدھے۔ اللہ جل جلالہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی کیا چالیس برس کے سن میں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دس برس مکہ میں رہے اور دس برس مدینہ میں اور ساٹھویں برس کے اخیر میں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھالیا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، حدیث نمبر 6089)

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، حدیث نمبر 6090)

حضور ﷺ کی عمر مبارک 59 سال تھی

حدیث:

حضور ﷺ کی عمر انسٹھ سال تھی

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ. ح وحَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ: " لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ، وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ، وَلَا بِالْآدَمِ، وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ، بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ، وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ ". قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَسَنٌ صَحِيحٌ.

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لمبے قد والے تھے نہ بہت ناٹے اور نہ نہایت سفید، نہ بالکل گندم گوں، آپ کے سر کے بال نہ گھنگرالے تھے نہ بالکل سیدھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیسویں سال کے شروع میں مبعوث فرمایا، پھر مکہ میں آپ دس برس رہے اور مدینہ میں دس برس اور ساٹھویں برس کے شروع میں اللہ نے آپ کو وفات دی اور آپ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہیں رہے ہوں گے۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 3623)

باب نمبر-129

ایمان ثریا پر بھی ہوا تو ایرانی اس تک پہنچ جائیں گے

تاریخ شاہد ہے کہ دین اسلام کی تمام اصطلاحات کو تبدیل کر کے اسے مذہب میں تبدیل کرنے کا سہرا ایرانیوں کے سر ہے۔ صحاح ستہ اور کتب اربعہ کے تمام مصنفین ایرانی ہیں۔ انہوں نے اپنی شکست کا بدلہ بھی خوب لیا اور حفظ ماتقدم کے طور پر ایسی روایات بھی گڑھیں کہ کوئی ان کا انکار بھی نہ کر سکے، درج ذیل روایات اس کی ایک چھوٹی سی مثال ہے:

حدیث:

ایمان ثریا پر بھی ہوا تو ایرانی اس تک پہنچ جائیں گے

صحیح حَدِیثُ أَبِي هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: کُنَّا جُلُوساً عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ 1650 سُورَةُ الْجُمُعَةِ {وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ} قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ الله؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلَ ثَلاَثًا. وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ. وَضَعَ رَسُولُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ، ثُمَّ قَالَ: «لَوْ كَانَ الإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ (أَوْ) رَجُلٌ مِنْ هؤلاءِ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ''سورۃ الجمعہ'' (کی یہ آیتیں) نازل ہوئیں۔ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم الایۃ اور دوسروں کے لیے بھی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہادی اور معلم ہیں) جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ! یہ دوسرے کون لوگ ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آخر یہی سوال تین مرتبہ کیا۔ مجلس میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اگر ایمان ثریا پر بھی ہوگا تب بھی ان لوگوں (یعنی فارس والوں) میں سے اس تک پہنچ جائیں گے یا یوں فرمایا کہ ایک آدمی ان لوگوں میں سے اس تک پہنچ جائے گا

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 1650)

باب نمبر۔130

حالت جنابت میں صبح کرنے والا روزہ رکھ سکتا ہے

حدیث:

حالت جنابت میں صبح کرنے والا روزہ رکھ سکتا ہے

صحیح حدیث عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ الْحرِثِ بْنِ هِشَامٍ، أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ الرَّحْمنِ 677 أَخْبَرَ مَرْوَانَ أَنَّ عَائِشَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ فَقَالَ مَرْوَانُ لِعَبْدِ الرَّحمنِ بْنِ الْحرِثِ: أُقْسِمُ بِاللهِ لَتُقَرِّعَنَّ بِهَا أَبَا هُرَيْرَةَ، وَمَرْوَان يَوْمَئِذٍ عَلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَكَرِهَ ذلِكَ عَبْدُ الرَّحْمنِ ثُمَّ قُدِّرَ لَنَا أَنْ نَجْتَمِعَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، وَكَانَتْ لأَبِي هُرَيْرَةَ هُنَالِكَ أَرْضٌ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمنِ لأَبِي هرَيْرَةَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكَ أَمْرًا، وَلَوْلاَ مَرْوَانُ أَقْسَمَ عَلَيَّ فِيهِ لَمْ أَذْكُرْهُ لَكَ فَذَكَرَ قَوْلَ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالَ: كَذلِكَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَهُوَ أَعْلَمُ

ابوبکر ابن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام روایت کرتے ہیں کہ انہیں ان کے والد عبدالرحمن نے خبر دی اور انہیں مروان نے خبر دی اور انہیں سیدہ عائشہ اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ (بعض مرتبہ) فجر ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل کے ساتھ جنبی ہوتے تھے پھر آپ غسل کرتے اور آپ روزہ سے ہوتے تھے اور مروان بن حکم نے عبدالرحمن بن حارث سے کہا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو تم یہ حدیث صاف صاف سنا دو (کیونکہ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا فتویٰ اس کے خلاف تھا) ان دنوں مروان سیّدناامیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا ابوبکر نے کہا کہ عبدالرحمن نے اس بات کو پسند نہیں کیا اتفاق سے ہم سب ایک مرتبہ ذوالحلیفہ میں جمع ہو گئے سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی وہاں کوئی زمین تھی عبدالرحمان نے ان سے کہا کہ آپ سے ایک بات کہوں گا اور اگر مروان نے اس کی مجھے قسم نہ دی ہوتی تو میں کبھی آپ کے سامنے اسے نہ چھیڑتا پھر انہوں نے سیدہ عائشہ اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہما کی حدیث ذکر کی سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا (میں کیا کروں) کہا کہ فضل بن عباس نے یہ حدیث بیان کی تھی اور وہ زیادہ جانتے تھے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 677)

جبکہ صحاح ستہ کی کتاب سنن ابن ماجہ میں لکھاہے کہ:

حدیث:

کوئی جنابت کی حالت میں صبح کرے تو روزہ توڑ دے

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو الْقَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: "لَا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، مَا أَنَا قُلْتُ: مَنْ أَصْبَحَ وَهُوَ جُنُبٌ فَلْيُفْطِرْ، مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ".

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رب کعبہ کی قسم! یہ بات کہ کوئی جنابت کی حالت میں صبح کرے تو روزہ توڑ دے، میں نے نہیں کہی بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہی ہے۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔1702)

حدیث:

جو جنابت کی حالت میں صبح کرے تو وہ روزہ نہ رکھے

1048- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، قَالَ: ثنا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو الْقَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: «مَا أَنَا قُلْتُ مَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا فَقَدْ أَفْطَرَ، وَلَكِنْ مُحَمَّدٌ وَرَبِّ هَذِهِ الْكَعْبَةِ، قَالَهُ»

1048- سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ بات نہیں کہی: جو شخص جنات کی حالت میں صبح کرتا ہے اس کا روزہ نہیں ہوتا، بلکہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کعبہ کے پروردگار کی قسم ہے، یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

(مسند الحمیدی، حدیث نمبر:1048)

حدیث:

جنبی روزہ نہ رکھے

"قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَأَحَدُكُمْ جُنُبٌ فَلَا يَصُومُ يَوْمَئِذٍ".

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب نماز صبح کے لیے اذان دی جائے جب کہ تم میں سے کوئی جنبی ہو تو وہ اس دن کا روزہ نہ رکھے۔“

(صحیفہ ہمام بن منبہ، حدیث نمبر:33)

حدیث:

کوئی جنابت کی حالت میں صبح کرے تو روزہ توڑ دے

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو الْقَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: "لَا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، مَا أَنَا قُلْتُ: مَنْ أَصْبَحَ وَهُوَ جُنُبٌ فَلْيُفْطِرْ، مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ".

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رب کعبہ کی قسم! یہ بات کہ کوئی جنابت کی حالت میں صبح کرے تو روزہ توڑ دے، میں نے نہیں کہی بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہی ہے۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔1702)

حدیبیہ کے موقع پر تعداد کتنی تھی؟

ہم چودہ سو افراد تھے :

حدیث:

حدیبیہ کے موقع پر تعداد چودہ سو تھی

صحیح حدیث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ: أَنْتُمْ 1213
خَيْرُ أَهْلِ الأَرْضِ وَكُنَّا أَلْفًا وَأَرْبَعمِائَةٍ وَلَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ الْيَوْمَ لأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ حدیبیہ کے موقع پر فرمایا تھا کہ تم لوگ تمام زمین والوں میں سب سے بہتر ہو۔ہماری تعداد اس موقع پر چودہ سو تھی۔اگر (آج میری آنکھوں میں بینائی ہوتی تو میں اس درخت کا مقام بتاتا۔(جہاں بیعت رضوان ہوئی تھی

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1213)

ہم تیرہ سو افراد تھے :

حدیث:

”حضرت عبداللہ بن اوفی سے روایت ہے کہ درخت کے نیچے بیعت کرنے والے تیرہ سو افراد تھے اور یہ خود بھی ان میں شامل تھے۔“

(صحیح بخاری جلد دوم ابواب المغازی حدیث نمبر 1318 صفحہ نمبر 610)

(صحیح بخاری جلد دوم کتاب التفسیر حدیث نمبر 1950 صفحہ نمبر 948)

باب نمبر۔132

چت لیٹ کر پاؤں پر پاؤں رکھنا

حدیث:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چت لیٹے ہوئے دیکھا۔آپ اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھے ہوئے تھے

صحیح حدیث عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ، وَاضِعًا 1360 إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الاخْرَى

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چت لیٹے ہوئے دیکھا۔آپ اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھے ہوئے تھے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1360)

پہلے صحیح مسلم کی ایک حدیث ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

چت نہ لیٹو

وحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْأَخْنَسِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " لَا يَسْتَلْقِيَنَّ أَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى ".

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی تم میں سے چت نہ لیٹے ایک پاؤں دوسرے پر رکھ کر۔“

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر5503)

سنن ابوداؤد میں ہے:

حدیث:

چت لیٹنے کے دوران ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں نہ رکھو۔

” حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسے رکھنے سے منع فرمایا ہے، قتیبہ نے کہا کہ آدمی ایک ٹانگ کو دوسری پر رکھے۔ قتیبہ نے یہ بھی کہا: جبکہ وہ چت لیٹا ہوا ہو۔“

{سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر1438 صفحہ نمبر527}

باب نمبر-133

چوہا بنی اسرائیل کی مسخ شدہ شکل ہے

حدیث:

چوہا بنی اسرائیل کی مسخ شدہ شکل ہے

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فُقِدَتْ أُمَّةٌ مِنْ بَنِي 1886 إِسْرَائِيلَ لاَ يُدْرَى مَا فَعَلَتْ، وَإِنِّي لاَ أُرَاهَا إِلاَّ الْفَارَ، إِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الإِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ، وَإِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ فَحَدَّثْتُ كَعْبًا فَقَالَ: أَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ لِي مِرَارًا فَقُلْتُ: أَفَأَقْرَأُ التَّوْرَاةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بنی اسرائیل میں کچھ لوگ غائب ہو گئے۔(ان کی صورتیں مسخ ہو گئیں) میرا تو یہ خیال ہے کہ انہیں چوہے کی صورت میں مسخ کر دیا گیا۔ کیونکہ چوہوں کے سامنے جب اونٹ کا دودھ رکھا جاتا ہے تو وہ اسے نہیں پیتے (کیونکہ بنی اسرائیل کے دین میں اونٹ کا گوشت حرام تھا) اور اگر بکری کا دودھ رکھا جائے تو پی جاتے ہیں۔پھر میں نے یہ حدیث کعب احبار سے بیان کی تو انہوں نے (حیرت سے) پوچھا'کیا واقعی آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے؟ کئی مرتبہ انہوں نے یہ سوال کیا۔اس پر میں نے کہا (کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی تو پھر کس (سے) کیا میں توراۃ پڑھا کرتا ہوں؟ (کہ اس سے نقل کرکے بیان کرتے ہوں

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1886)

مجموعہ روایات میں کئی چیزوں کو مسخ شدہ قرار دیا گیا ہے، مثلاً:

حدیث:

چوہے مسخ شدہ انسان ہیں۔

(صحیح بخاری، حدیث نمبر-3305)

(صحیح مسلم، حدیث نمبر-7496)

(صحیح مسلم، حدیث نمبر-7497)

نبی اکرم ﷺ کی امت کے بعض لوگوں کو بندر اور سور بنا دیا جائے گا۔

(صحیح بخاری، حدیث نمبر۔5590)

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔4062)

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔4061)

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔4060)

(سنن ترمذی، حدیث نمبر۔2153)

(سنن ترمذی، حدیث نمبر۔2152)

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر۔106)

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر۔116)

سانڈا (گوہ) مسخ شدہ انسان ہے

(صحیح مسلم، حدیث نمبر۔5041)

(صحیح مسلم، حدیث نمبر۔5043)

(سنن ابوداؤد، حدیث نمبر۔3795)

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔3238)

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔3240)

(سنن نسائی، حدیث نمبر۔4326)

(سنن نسائی، حدیث نمبر۔4325)

(سنن نسائی، حدیث نمبر۔4327)

انسانوں کو بندر اور سور بنادیا گیا

(سنن ترمذی، حدیث نمبر۔3061)

دوسری طرف کتب روایات میں یہ بات بھی موجود ہے کہ جن لوگوں کو مسخ کیا گیا ان کی نسل ختم کر دی گئی تھی، للہذا آج کے چوہوں، بندروں، سوروں اور سانڈوں میں ان لوگوں کی خصوصیات کا بیان حیرت کا باعث ہے:

حدیث:

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَشْكُرِيِّ، عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اللَّهُمَّ أَمْتِعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ، وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ سَأَلْتِ اللَّهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ، وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ، وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَنْ يُعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ أَوْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهِ، وَلَوْ كُنْتِ سَأَلْتِ اللَّهَ أَنْ يُعِيذَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ، أَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ، كَانَ خَيْرًا وَأَفْضَلَ "، قَالَ: وَذُكِرَتْ عِنْدَهُ الْقِرَدَةُ، قَالَ مِسْعَرٌ: وَأُرَاهُ قَالَ: وَالْخَنَازِيرُ مِنْ مَسْخٍ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ لِمَسْخٍ نَسْلًا وَلَا عَقِبًا، وَقَدْ كَانَتِ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيرُ قَبْلَ ذَلِكَ.

وکیع نے ہمیں مسعر سے حدیث بیان کی، انہوں نے علقمہ بن مرثد سے، انہوں نے مغیرہ بن عبداللہ یشکری سے، انہوں نے معرور بن سوید سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے یہ دعا کی: اے اللہ! مجھے اپنے خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے والد حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور اپنے بھائی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ (کی زندگیوں) سے مستفید فرما! (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم نے عمروں کی ایسی مدتوں کا، جو مقرر کر دی گئی ہیں اور ان دنوں کا جو گنے جا چکے ہیں اور ایسے رزقوں کا جو بانٹے جا چکے ہیں، سوال کیا ہے۔ اگر تم اللہ سے یہ مانگتی کہ تمہیں آگ میں دیے جانے والے یا قبر میں دیے جانے والے عذاب سے پناہ عطا فرما دے تو یہ زیادہ اچھا اور زیادہ افضل ہوتا۔" (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: آپ کے سامنے بندروں کے بارے میں بات چیت ہوئی، مسعر نے کہا: میرا خیال ہے کہ انہوں (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ) نے کہا: خنزیروں کا بھی (ذکر کیا گیا کہ وہ) مسخ ہو کر بنے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مسخ ہونے والوں کی نہ نسل بنائی ہے نہ اولاد، بندر اور خنزیر اس (مسخ ہونے کے واقعے) سے پہلے بھی ہوتے تھے (جو موجودہ ہیں وہ انہی کی نسلیں ہیں۔

(صحیح مسلم، حدیث نمبر:6770)

حدیث:

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، وَاللَّفْظُ لِحَجَّاجٍ، قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وقَالَ حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَشْكُرِيِّ، عَنْ مَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ: " اللَّهُمَّ مَتِّعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ، وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكِ سَأَلْتِ اللَّهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ، وَآثَارٍ مَوْطُوءَةٍ، وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَا يُعَجِّلُ شَيْئًا مِنْهَا قَبْلَ حِلِّهِ، وَلَا يُؤَخِّرُ مِنْهَا شَيْئًا بَعْدَ حِلِّهِ، وَلَوْ سَأَلْتِ اللَّهَ أَنْ

يُعَافِيَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ، لَكَانَ خَيْرًا لَكِ". قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيرُ هِيَ مِمَّا مُسِخَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُهْلِكْ قَوْمًا أَوْ يُعَذِّبْ قَوْمًا، فَيَجْعَلَ لَهُمْ نَسْلًا، وَإِنَّ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ.

عبدالرزاق نے کہا: ہمیں ثوری نے علقمہ بن مرثد سے خبر دی، انہوں نے مغیرہ بن عبداللہ یشکری سے، انہوں نے معرور بن سوید سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے (دعا کرتے ہوئے) کہا: اے اللہ! مجھے میرے خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، میرے والد ابوسفیان اور میرے بھائی (کی درازی عمر) سے مستفید فرما! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: "تم نے اللہ تعالیٰ سے ان مدتوں کا سوال کیا ہے جو مقرر کی جا چکیں اور قدموں کے ان نشانوں کا جن پر قدم رکھے جا چکے اور ایسے رزقوں کو جو تقسیم کیے جا چکے۔ نہ ان میں سے کوئی چیز اپنا وقت آنے سے پہلے آسکتی ہے اور نہ آنے کے بعد مؤخر ہو سکتی ہے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ سے یہ مانگتی کہ وہ تمہیں جہنم میں دیے جانے والے عذاب اور قبر میں دیے جانے والے عذاب سے بچا لے تو تمہارے لیے بہتر ہوتا۔" (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے رسول! یہ بندر اور خنزیر کیا انہی میں سے ہیں جو مسخ ہو کر بنے تھے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے کسی قوم کو ہلاک نہیں کیا یا (فرمایا:) کسی قوم کو عذاب نہیں دیا کہ پھر ان (لوگوں) کی نسل بنائے (ان کے بچے پیدا کر کے انہیں آگے چلائے۔) اور بلاشبہ بندر اور خنزیر پہلے بھی موجود تھے۔" (آگے انہی کی نسلیں چلی ہیں۔)

(صحیح مسلم، حدیث نمبر: 6772)

نبیذ کیلئے کون سے برتن منع ہیں

درج ذیل احادیث میں بتایا جارہاہے کہ نبیذ فلاں فلاں قسم کے برتنوں میں بنانا منع ہے:

حدیث:

نبیذ کیلئے کون سے برتن منع ہیں

صحیح حدیث عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قُلْتُ لِلأَسْوَدِ: هَلْ سَأَلْتَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا 1298 يُكْرَهُ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ فَقَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا نَهى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ قَالَتْ: نَهَانَا فِي ذلِكَ أَهْلَ الْبَيْتِ أَنْ نَنْتَبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قُلْتُ: أَمَا ذَكَرَتِ الْجَرَّ وَالْحَنْتَمَ قَالَ: إِنَّمَا أُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ، أُحَدِّثُ مَا لَمْ أَسْمَعْ

ابراہیم نخعی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ میں نے اسود بن یزید سے پوچھا کیا تم نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہاسے پوچھا تھا کہ کس برتن میں نبیذ (کھجور کا میٹھا شربت) بنانا مکروہ ہے۔انہوں نے کہا کہ ہاں میں نے عرض کیا ام المومنین!کس برتن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیذ بنانے سے منع فرمایا تھا؟ انہوں نے کہا کہ خاص گھر والوں(اہل بیت) کو کدو کی تونبی اور لاکھی برتن میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا تھا۔(ابراہیم نخعی نے بیان کیا کہ) میں نے اسود سے پوچھا انہوں نے گھڑے اور سبز مرتبان کا ذکر نہیں کیا؟ اس نے کہا کہ میں تم سے وہی بیان کرتا ہوں جو میں نے سنا کیا وہ بھی بیان کر دوں جو میں نے نہ سنا ہو؟

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1298)

حدیث:

یہ برتن استعمال کرنا منع ہیں

صحیح حدیث ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ 1299 وَالْمُزَفَّتِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور میں تمہیں کدو کے تونبی، حنتم، نقیر اور زفت لگے ہوئے برتن کے استعمال سے منع کرتا ہوں۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1299)

جبکہ درج ذیل احادیث میں ہر قسم کے برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت دی گئی ہے،ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

نبیذ کسی بھی برتن میں بنانے کی اجازت ہے

حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَمَّا قَفَّا وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كُلُّ امْرِءٍ حَسِيبُ نَفْسِهِ، لِيَنْتَبِذْ كُلُّ قَوْمٍ فِيمَا بَدَا لَهُمْ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب بنو عبدالقیس کا وفد چلا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص اپنے نفس کا خود محاسب ہے اور ہر قوم ان برتنوں میں نبیذ بنا سکتی ہے جو انہیں مناسب معلوم ہوں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:8052)

حدیث:

نبیذ ہر قسم کے برتنوں میں بنانے کی اجازت ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ شَهْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ قَيْسٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كُلُّ امْرِءٍ حَسِيبُ نَفْسِهِ، لِيَشْرَبْ كُلُّ قَوْمٍ فِيمَا بَدَا لَهُمْ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب بنو عبدالقیس کا وفد آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص اپنے نفس کا خود محاسب ہے اور ہر قوم ان برتنوں میں نبیذ بنا سکتی ہے جو انہیں مناسب معلوم ہوں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:8336)

موٹاپا

حدیث:

موٹاپے سے بچو

تمھارے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو چور ہوں گے، جن میں دیانت کا نام نہ ہو گا-ان سے گواہی دینے کے لیے نہیں کہا جائے گا، لیکن وہ گواہیاں دیتے پھریں گے-نذریں مانیں گے، لیکن پوری نہیں کریں گے، موٹاپا ان میں عام ہو گا

صحیح حدیث عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنهما، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خَيْرُكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ» قَالَ عِمْرَانُ: لاَ أَدْرِي، أَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعْدُ، قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلاَثَةً، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْماً يَخُونُونَ وَلاَ يُؤْتَمَنُونَ، وَيَشْهَدُونَ وَلاَ يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَنْذِرُونَ وَلاَ يَفُونَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ»

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر میرے زمانے کے لوگ (صحابہ) ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے-(تابعین) پھر وہ لوگ جو ان کے بھی بعد آئیںگے (تبع تابعین) عمران نے بیان کیا کہ میں نہیں جانتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو زمانوں کا (اپنے بعد) ذکر فرمایا یا تین کا-پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو چور ہوں گے، جن میں دیانت کا نام نہ ہو گا-ان سے گواہی دینے کے لیے نہیں کہا جائے گا، لیکن وہ گواہیاں دیتے پھریں گے-نذریں مانیں گے، لیکن پوری نہیں کریں گے، موٹاپا ان میں عام ہو گا-

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1647)

حدیث:

موٹابھاری جسم والادوزخی ہوتاہے

صحیح حدیث حارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَلاَ أُخْبِرُكُمْ **1814** بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لأَبَرَّهُ أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرما رہے تھے کہ میں تمہیں بہشتی آدمی کے متعلق نہ بتا دوں-وہ دیکھنے میں کمزور ناتواں ہوتا ہے (لیکن اللہ کے یہاں

اس کا مرتبہ یہ ہے کہ) اگر کسی بات پر اللہ کی قسم کھا لے تو اللہ اسے ضرور پوری کر دیتا ہے اور کیا میں تمہیں دوزخ والوں کے متعلق نہ بتا دوں ہر بد خو، بھاری جسم والا اور تکبر کرنے والا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1814)

قتل کردو

حدیث:

ابن خطل کو قتل کردو

صحیح حدیث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى 862 رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: اقْتُلُوهُ

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھا جس وقت آپ نے اتارا تو ایک شخص نے آ کر خبر دی کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں سے لٹک رہا ہے آپ نے فرمایا کہ اسے قتل کر دو۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 862)

حدیث:

کعب بن اشرف کا قتل

صحیح حدیث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الأَشْرَفِ 1179 فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَأْذَنْ لِي أَنْ أَقُولَ شَيْئًا قَالَ: قُلْ فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، فَقَالَ: إِنَّ هذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنَا صَدَقَةً، وَإِنَّهُ قَدْ عَنَّانَا، وَإِنِّي قَدْ أَتَيْتُكَ أَسْتَسْلِفُكَ قَالَ: وَأَيْضًا، وَاللهِ لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ إِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَلاَ نُحِبُّ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ شَأْنُهُ وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ: نَعَمْ، ارْهَنُونِي قَالُوا: أَيَّ شَيْءٍ تُرِيدُ قَالَ: ارْهَنُونِي نِسَاءَكُمْ قَالُوا: كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا، وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ: فَارْهَنُونِي أَبْنَاءَكُمْ قَالُوا: كَيْفَ نَرْهَنُكَ أَبْنَاءَنَا، فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ، هذَا عَارٌ عَلَيْنَا، وَلكِنَّا نَرْهَنُكَ اللأْمَةَ (يَعْنِى السِّلاَحَ) فَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ، فَجَاءَهُ لَيْلاً وَمَعَهُ أَبُو نَائِلَةَ، وَهُوَ أَخُو كَعْبٍ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْحِصْنِ، فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: أَيْنَ تَخْرُجُ هذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَأَخِي أَبُو نَائِلَةَ قَالَتْ: أَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ يَقْطُرُ مِنْهُ الدَّمُ قَالَ: إِنَّمَا هُوَ أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيعِي أَبُو نَائِلَةَ، إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ بِلَيْلٍ لأَجَابَ قَالَ: وَيُدْخِلُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مَعَهُ رَجُلَيْنِ فَقَالَ: إِذَا مَا جَاءَ فَإِنِّي قَائِلٌ بِشَعَرِهِ فَأَشَمُّهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمُونِي اسْتَمْكَنْتُ مِنْ رَأْسِهِ فَدُونَكُمْ فَاضْرِبُوهُ وَقَالَ مَرَّةً: ثُمَّ أُشِمُّكُمْ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ مُتَوَشِّحًا، وَهُوَ يَنْفَحُ مِنْهُ رِيحُ الطِّيبِ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رِيحًا، أَيْ أَطْيَبَ قَالَ: عِنْدِي أَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ وَأَكْمَلُ الْعَرَبِ؛ فَقَالَ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَشَمَّ رَأْسَكَ قَالَ: نَعَمْ فَشَمَّهُ ثُمَّ

أَشَمَّ أَصْحَابَهُ ثُمَّ قَالَ: أَتَأْذَنُ لِي قَالَ: نَعَمْ فَلَمَّا اسْتَمْكَنَ مِنْهُ، قَالَ: دُونَكُمْ فَقَتَلُوهُ، ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کعب بن اشرف کا کام کون تمام کرے گا؟ وہ اللہ اور اس کے رسول کو بہت ستا رہا ہے، اس پر محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ اجازت دیں گے کہ میں اسے قتل کر آؤں؟ آپ نے فرمایا' ہاں مجھ کو یہ پسند ہے۔انہوں نے عرض کیا' پھر اپ مجھے اجازت عنایت فرمائیں کہ میں اس سے کچھ باتیں کہوں۔آپ نے انہیں اجازت دے دی۔اب محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کعب بن اشرف کے پاس آئے اور اس سے کہا: یہ شخص (ارادہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھا) ہم سے صدقہ مانگتا رہتا ہے اور اس نے ہمیں تھکا مارا ہے، اس لئے میں تم سے قرض لینے آیا ہوں اس پر کعب نے کہا' ابھی آگے دیکھنا' خدا کی قسم! بالکل اکتا جاؤ گے۔محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا' چونکہ ہم نے بھی اب ان کی اتباع کر لی ہے اس لئے جب تک یہ نہ کھل جائے کہ ان کا انجام کیا ہوتا ہے' انہیں چھوڑنا بھی مناسب نہیں۔میں تم سے ایک وسق یا (راوی نے بیان کیا کہ) دو وسق غلہ قرض لینے آیا ہوں اور ہم سے عمرو بن دینار نے یہ حدیث کی ایک دفعہ بیان کی لیکن ایک وسق یا دو وسق غلے کا کوئی ذکر نہیں کیا میں نے ان سے کہا کہ حدیث میں ایک وسق یا دو وسق کا بھی ذکر ہے؟ انہوں نے کہا کہ میرا بھی خیال ہے کہ حدیث میں ایک یا دو وسق کا ذکر آیا ہے) کعب بن اشرف نے کہا' ہاں' میرے پاس کچھ گروی رکھ دو' انہوں نے پوچھا' گروی میں تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا' اپنی عورتوں کو رکھ دو۔ انہوں نے کہا کہ تم عرب کے بہت خوبصورت مرد ہو۔ہم تمہارے پاس اپنی عورتیں کس طرح گروی رکھ سکتے ہیں؟ اس نے کہا' پھر اپنے بچوں کو گروی رکھ دو۔انہوں نے کہا' ہم بچوں کو کس طرح گروی رکھ سکتے ہیں کل انہیں اسی پر گالیاں دی جائیں گی کہ ایک یا دو وسق غلے پر انہیں رہن رکھ دیا گیا تھا' یہ تو بڑی بے غیرتی ہوگی البتہ ہم تمہارے پاس اپنے ''لامہ'' گروی رکھ سکتے ہیں(یعنی ہتھیار)۔سفیان نے کہا کہ مراد اس سے ہتھیار تھے۔محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس سے دوبارہ ملنے کا وعدہ کیا اور رات کے وقت اس کے یہاں آئے ان کے ساتھ ابو نائلہ بھی موجود تھے وہ کعب بن اشرف کے رضاعی بھائی تھے۔پھر اس کے قلعہ کے پاس جا کر انہوں نے آواز دی۔وہ باہر انے لگا تو اس کی بیوی نے کہا کہ اس وقت (اتنی رات گئے) کہاں باہر جا رہے ہو؟ اس نے کہا' وہ تو محمد بن مسلمہ اور میرا بھائی ابونائلہ ہے (عمرو کے سوا (دوسرے راوی) نے بیان کیا کہ)اس کی بیوی نے اس سے کہا کہ مجھے تو یہ آواز ایسی لگتی ہے جیسے اس سے خون ٹپک رہا ہو۔کعب نے جواب دیا کہ میرے بھائی محمد بن مسلمہ اور میرے رضاعی بھائی ابو نائلہ ہیں۔شریف کو اگر رات میں بھی نیزہ بازی کے لئے بلایا جائے تو وہ نکل پڑتا ہے۔راوی نے بیان کیا کہ جب محمد بن مسلمہ اندر گئے تو ان کے ساتھ دو آدمی اور تھے،

سفیان سے پوچھا گیا کہ کیا عمرو بن دینار نے ان کے نام بھی لئے تھے؟ انہوں نے بتایا کہ بعض کا نام لیا تھا۔ عمرو نے بیان کیا کہ وہ آئے تو ان کے ساتھ دو آدمی اور تھے اور عمرو بن دینار کے سوا انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ جب کعب آئے تو میں اس کے (سر کے) بال ہاتھ میں لے لوں گا اور اسے سونگھنے لگوں گا جب تمہیں اندازہ ہو جائے کہ میں نے اس کا سر پوری طرح اپنے قبضہ میں لے لیا ہے تو پھر تم تیار ہو جانا اور اسے قتل کر ڈالنا عمرو نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ پھر میں اس کا سر سونگھوں گا آخر کعب چادر لپیٹے ہوئے باہر آیا۔اس کے جسم سے خوشبو پھوٹی پڑتی تھی۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا' آج سے زیادہ عمدہ خوشبو میں نے کبھی نہیں سونگھی کہ کعب اس پر بولا' میرے پاس عرب کی وہ عورت ہے جو ہر وقت عطر میں بسی رہتی ہے اور حسن و جمال میں بھی اس کی کوئی نظیر نہیں۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا' کیا تمہارے سر کو سونگھنے کی مجھے اجازت ہے؟ اس نے کہا' سونگھ سکتے ہو۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس کا سر سونگھا اور ان کے بعد ان کے ساتھیوں نے بھی سونگھا۔ پھر انہوں نے کہا' کیا دوبارہ سونگھنے کی اجازت ہے؟ اس نے اس مرتبہ بھی اجازت دے دی پھر جب محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اسے پوری طرح اپنے قابو میں کر لیا تو اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا کہ تیار ہو جاؤ' چنانچہ انہوں نے اسے قتل کر دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی اطلاع دی۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 1179)

کعب بن اشرف کو کس جرم میں قتل کیا گیا؟ اس کو علامہ مبین قریشی نے ایک طویل مضمون میں بیان کیا ہے، ابتدائیہ کلمات میں لکھتے ہیں :

مستشرقین کی جانب سے لکھی جانے والی کتب میں رسول اللہ ﷺ پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں ان میں سے ایک اعتراض کعب بن اشرف کا باوجود معاہد ہونے کے محض رسول اللہ کی ذات پر ہجو کر دینے پر دھوکے سے قتل کا بھی ہے۔ جبکہ اسکے قتل کی اصل وجہ رسول اللہ کی ذات پر بطور ہجو تنقید و تنقیص نہیں تھی۔ رسول اللہ پر ہجو کہنے والے عرب میں اور بھی لوگ موجود تھے لیکن حسان بن ثابت کے مقابلے میں انھیں اس کا شدید نقصان بھی ہوا۔ حسانؓ کے اشعار ہوا کی طرح پھیل کر زبان زد عام ہو جاتے تھے اور مقابلے پر کہی ہوئی ہجو حسانؓ کے قصائد کے سامنے دب کر رہ جاتی تھی۔ اس کا سراسر فائدہ اسلام کو ہوتا تھا۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے تیر و تلوار وہ کام نہیں کرتے جو حسان بن ثابتؓ کے اشعار کرتے ہیں۔

آپکی ذات پر تنقید تو آپکے دشمنوں میں سے بہت لوگ تھے جو کرتے تھے اور آپ نے محض اس جرم پر کبھی کسی کے قتل کا حکم نہیں دیا۔ "

مضمون کے آخر میں موضوع کو سمیٹتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"کعب بن اشرف کا اصل جرم معاہدے کا پابند ہونے کے باوجود نقض عہد کر کے مشرکین عرب کو ریاست مدینہ کے خلاف ابھارنا اور اس ضمن میں انکے ساتھ ہر طرح کے تعاون کی یقین دہانی کیساتھ ریاست کے سربراہ یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کے قتل کے اقدامات کرنا تھا۔ اس سب کے دوران اگر وہ رسول اللہ اور اصحاب رسول کی ازواج کے لئے ہجو بھی کر رہا تھا تو بطور محارب کے کر رہا تھا۔ لیکن اسکا اصل جرم ریاست اور سربراہ ریاست کے خلاف محارب بن کر عملی اقدامات کرنا ہی تھا۔

مثلاً مالکی امام المارزی نے اس واقعہ کی تفصیل دے کر ثابت کیا ہے کہ اسکا قتل اپنی ریاست سے نقض عہد کر کے محارب دشمن سے مل کر نقصان پہنچانے کی وجہ سے تھا (المعلم فی فوائد مسلم للمازری ۴۱/۳) یہی بات اکثر فقہاء و علماء کے حوالوں سے شافعی امام ابو سلیمان خطابی نے لکھی ہے (معالم السنن للخطابی ۲/۷/۲۳ اور اعلام الحدیث للخطابی ۲/ ۱۲۶۰، شرح السنہ للبغوی ۱۱/ ۴۵، فتح الباری ۶/ ۱۶۰)۔ اسی طرح ایک اور شافعی امام ابو الحسن ابن بطال البکری القرطبیؒ نے شرح صحیح البخاری (۷/ ۲۷) میں بانہ اذی اللہ ورسولہ کی تشریح میں کہا کان الکعب عھد لنقضہ بالاذی ولوجب حربہ۔ اسی طرح اگرچہ امام ابن تیمیہ نے الصارم المسلول میں جا بجا دلیل کی بجائے دھاندلی سے کام لیا ہے لیکن انھوں نے کعب بن اشرف کو نقض عہد کے تحت ہی گنوایا ہے (ثم نقضت بنو قینقاع عھدہ فحاربھم، ثم نقض عھدہ کعب بن الاشرف، ثم نقض عھدہ بنو النضیر ثم بنو قریظہ۔ الصارم المسلول ۲/ ۱۵۲)۔ اسکو معاند حربی کی لسٹ سے کسی قدیم اہل علم نے کبھی نہیں نکالا۔ یہی اسکا اصلی جرم تھا جو حرابہ کے تحت قتل کی سزا کا موجب بنا۔ جبکہ باقی معاہد یہود میں سے لوگ لاکھ رسول اللہ کے متعلق نقد و تنقیص کرتے تھے لیکن ان میں سے کبھی کسی کو اس جرم پر قتل نہیں کیا گیا۔"

باب نمبر-137

مشرق سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے

حدیث:

مشرق سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے

صحیح حدیث ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُسْتَقْبِلٌ 1840 الْمَشْرِقِ يَقُولُ: أَلاَ إِنَّ الْفِتْنَةَ هَهُنَا، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشرق کی طرف رخ کئے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے آگاہ ہو جاؤ، فتنہ اس طرف ہے جدھر سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1840)

جبکہ دوسرے مقام پر ملاحظہ کیجئے کہ شیطان کا سینگ کہاں نکل رہا ہے:

حدیث:

عراق اور مصر سے شیطان کا سینگ نکلے گا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ، حَدَّثَنَا أَبُو رَزِينٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ حَاجِبِ سُلَيْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: " اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَكَّتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا "، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الْعِرَاقُ وَمِصْرُ؟ فَقَالَ: " هُنَاكَ يَنْبُتُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ، وَثَمَّ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ ".

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے مکہ میں برکت پیدا فرما اور ہمارے لیے ہمارے مدینہ میں برکت پیدا فرما اور ہمارے لیے ہمارے شام میں برکت فرما اور ہمارے لیے یمن میں برکت پیدا فرما اور ہمارے لیے ہمارے صاع میں برکت پیدا فرما اور ہمارے لیے ہمارے مد میں برکت پیدا فرما۔" ایک آدمی نے عرض کیا اے "اللہ کے رسول! عراق اور مصر؟ تو آپ نے فرمایا: "وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا اور وہاں زلزلے اور فتنے ہیں۔

(مسند عبداللہ بن عمر، حدیث نمبر: 69)

حدیث:

حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ ابْنُ ابْنَةِ أَزْهَرَ السَّمَّانِ، حَدَّثَنِي جَدِّي أَزْهَرُ السَّمَّانُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا "، قَالُوا: وَفِي نَجْدِنَا، قَالَ: " اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا "، قَالُوا: وَفِي نَجْدِنَا، قَالَ: " هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ، وَبِهَا، أَوْ قَالَ: مِنْهَا، يَخْرُجُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ ". قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ، وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے اللہ! ہمارے شام میں برکت عطا فرما، اے اللہ! ہمارے یمن میں برکت عطا فرما“، لوگوں نے عرض کیا: اور ہمارے نجد میں، آپ نے فرمایا: ”اے اللہ! ہمارے شام میں برکت عطا فرما، اور ہمارے یمن میں برکت عطا فرما“، لوگوں نے عرض کیا: اور ہمارے نجد میں، آپ نے فرمایا: ”یہاں زلزلے اور فتنے ہیں، اور اسی سے شیطان کی سینگ نکلے گی“، (یعنی شیطان کا لشکر اور اس کے مددگار نکلیں گے) ۱؎۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 3953)

باب نمبر-138

خدا انسان کو دوبارہ بنانے میں ریڑھ کی ہڈی کا محتاج

اللؤلؤ والمرجان میں ہے:

حدیث:

خدا انسان کو دوبارہ بنانے میں ریڑھ کی ہڈی کا محتاج

صحیح حدیث ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، يَأْتِيَانِ النَّخْلَ الَّذِي فِيهِ 1852 ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ النَّخْلَ، طَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، وَهُوَ يَخْتِلُ ابْنَ صَيَّادٍ، أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ، فِي قَطِيفَةٍ لَهُ، فِيهَا رَمْزَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: أَيْ صَافِ (وَهُوَ اسْمُهُ) فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کھجور کے باغ میں تشریف لائے جس میں ابن صیاد موجود تھا۔جب آپصلی اللہ علیہ وسلم باغ میں داخل ہو گئے تو کھجور کے تنوں کی آڑ لیتے ہوئے آپصلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھنے لگے۔آپ چاہتے یہ تھے کہ اسے آپ کی موجودگی کا احساس نہ ہو سکے اور آپ اس کی باتیں سن لیں۔ابن صیاد اس وقت اپنے بستر پر ایک چادر اوڑھے پڑا تھا اور کچھ گنگنا رہا تھا۔اتنے میں اس کی ماں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا کہ آپ کھجور کے تنوں کی آڑ لے کر آگے آ رہے ہیں اور اسے آگاہ کر دیا کہ اے صاف! یہ اس کا نام تھا۔ ابن صیاد یہ سنتے ہی اچھل پڑا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر اس کی ماں نے اسے یوں ہی رہنے دیا ہوتا تو حقیقت کھل جاتی۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1852)

حدیث:

خدا انسان کو دوبارہ بنانے میں ریڑھ کی ہڈی کا محتاج

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ 1864 أَرْبَعُونَ قَالَ: أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ: أَبَيْتُ قَالَ: أَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ: أَبَيْتُ قَالَ: أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ: أَبَيْتُ قَالَ: ثُمَّ يُنْزِلُ اللهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً، فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ، لَيْسَ مِنَ الإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلاَّ يَبْلَى، إِلاَّ عَظْمًا وَاحِدًا، وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ، وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو صور پھونکے جانے کے درمیان چالیس فاصلہ ہوگا۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے پوچھا کیا چالیس دن مراد ہیں؟ انہوں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں پھر شاگردوں نے پوچھا کیا چالیس مہینے مراد ہیں؟ انہوں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں۔ شاگردوں نے پوچھا کہ کیا چالیس مراد ہیں؟ کہا کہ مجھے معلوم نہیں۔کہا کہ پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برسائے گا۔جس کی وجہ سے تمام مردے جی اٹھیں گے جیسے سبزیاں پانی سے اگ آتی ہیں۔اس وقت انسان کا ہر حصہ گل چکا ہوگا۔سوائے ریڑھ کی ہڈی کے اور اس سے قیامت کے دن تمام مخلوق دوبارہ بنائی جائے گی۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1864)

کفار کے اس سوال پر کہ گلی سڑی ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا؟اللہ نے جواب دیا کہ وہی زندہ کرے گا جس نے اسے بغیر کسی سابقہ میٹیریل پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا۔یہ کفار کے سوال کا مسکت جواب ہے لیکن مذہبی پیشوائیت نے خدا کے جواب کو ناکافی اور غیر تسلی بخش قرار دیتے ہوئے جواب دیا کہ خداانسان کواس کی ریڑھ کی بوسیدہ ہڈی سے دوبارہ پیدا کرے گا گویا خداانسان کو دوبارہ پیدا کرنے کیلئے ریڑھ کی ہڈی کا محتاج ہے(العیاذ باللہ):

قرآن:

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ (78) قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ (79)

اور اس نے ہمارے لئے مثال بیان کی اور اپنی (اصل) پیدائش کو بھول گیا، کہنے لگا ان گلی سڑی ہڈیوں کو کون زندہ کر سکتا ہے؟۔آپ جواب دیجئے! کہ انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے انہیں اول مرتبہ پیدا کیا ہے، جو سب طرح کی پیدائش کا بخوبی جاننے والا ہے۔

(سورۃ یاسین 36،آیت نمبر 78تا79)

سوانسانوں کا قاتل جنت میں

درج ذیل روایت کے وضع کرنے والے کی عقل کا اندازہ لگائیں کہ اس نے سوانسانوں کے قاتل کو جنت میں پہنچا دیا ہے، کہا جارہا ہے کہ وہ توبہ کے ارادے سے نکلا تھا، سوچنے کی بات ہے کہ اگر وہ توبہ کے ارادے سے نکلا ہوتا تو من پسند فتویٰ نہ دینے پر مزید ایک عالم کو قتل نہ کرتا۔ کہانی جس انداز سے آگے چلتی ہے اس سے صاف نظر آتا ہے کہ اگر وہ مرنے سے پہلے اگلے عالم کے پاس پہنچ جاتا اور وہ بھی اسے وہی فتویٰ دیتا جو سابقہ عالم نے دیا تھا تو وہ اسے بھی قتل کر دیتا اور کل ایک سو ایک انسانوں کا قاتل بن جاتا۔

حدیث:

سوانسانوں کا قاتل جنت میں

صحیح حدیث أَبِي سَعِيدٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ 1760 قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ فَأَتَى رَاهِبًا، فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ: هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ: لاَ فَقَتَلَهُ فَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلاَئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلاَئِكَةُ الْعَذَابِ فَأَوْحَى اللهُ إِلَى هذِهِ: أَنْ تَقَرَّبِي وَأَوْحَى اللهُ إِلَى هذِهِ: أَنْ تَبَاعَدِي وَقَالَ: قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ إِلَى هذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ، فَغُفِرَ لَهُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا (نام نامعلوم) جس نے ننانوے خون ناحق کئے تھے پھر وہ (نادم ہو کر) مسئلہ پوچھنے نکلا۔ وہ ایک درویش کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کیا اس گناہ سے توبہ قبول ہونے کی کوئی صورت ہے؟ درویش نے جواب دیا کہ نہیں۔ یہ سن کر اس نے اس درویش کو بھی قتل کر دیا (اور سوخون پورے کر دیئے) پھر وہ (دوسروں سے) پوچھنے لگا۔ آخر اس کو ایک درویش نے بتایا کہ فلاں بستی میں چلا جا (وہ آدھے راستے تک بھی نہیں پہنچا تھا کہ) اس کی موت واقع ہو گئی۔ مرتے مرتے اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف جھکا دیا۔ آخر رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں باہم جھگڑا ہوا۔ (کہ کون اسے لے جائے) لیکن اللہ تعالیٰ نے اس نصرہ نامی بستی کو (جہاں وہ توبہ کے لیے جا رہا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش سے قریب ہو جائے اور دوسری بستی کو (جہاں سے وہ نکلا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش سے دور ہو جا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ اب دونوں کا فاصلہ دیکھو اور (جب ناپا تو) اس بستی کو (جہاں وہ توبہ کے لیے جا رہا تھا) ایک بالشت نعش سے نزدیک پایا اس لئے وہ بخش دیا گیا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1760)

باب نمبر۔140

عصر کے بعد دو رکعات

درج ذیل روایت میں کہا جا رہا ہے کہ حضور ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعات کبھی ترک نہیں کیں:

حدیث:

عصر کے بعد دو رکعات

صحیح حدیث عَائِشَةَ قَالَتْ: رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُهُمَا سِرًّا وَلاَ عَلاَنِيَةً، رَكْعَتَانِ قَبْلَ صَلاَةِ الصُّبْحِ، وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ 478

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہانے فرمایا کہ دو رکعات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ترک نہیں فرمایا۔پوشیدہ ہو یا عام لوگوں کے سامنے، صبح کی نماز سے پہلے دو رکعات اور عصر کی نماز کے بعد دو رکعات۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 478)

جبکہ دیگر روایتوں میں اس کی نفی کی گئی ہے:

حدیث:

عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز ادا کرنا منع ہے

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔اور (صبح کی نماز) کے بعد سورج طلوع ہونے تک نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

(مسند امام شافعی،حدیث نمبر۔154)

حدیث:

غلط ٹائم پر نماز پڑھنے پر حضرت عمرؓ نے منکدر کی پٹائی کر دی۔

سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطابؓ کو دیکھا کہ انہوں نے عصر کے بعد دو رکعات ادا کرنے پر منکدر بن عبداللہ کی پٹائی کی تھی۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں: ہم اس روایت کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں عصر کی نماز کے بعد کوئی نفل نماز ادا نہیں کی جائے گی۔

امام ابو حنیفہؒ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

(موطاامام محمد، حدیث نمبر۔221، صفحہ نمبر۔221، ناشر شبیر برادرز، 40اُردو بازار، لاہور)

حدیث:

عصر کے بعد نفل نماز پڑھنا منع ہے

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ دَرَّاجٍ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَانَا عَنْهَا

ربیعہ بن دراج کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی المرتضیٰؓ نے دوران سفر مکہ مکرمہ کے راستے میں عصر کے بعد دو رکعت نماز بطور نفل کے پڑھ لی، حضرت عمرؓ نے انہیں دیکھا تو سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ آپ کو معلوم بھی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

مسند امام احمد- حضرت عمر فاروق (رض) کی مرویات- حدیث نمبر 101

مسند امام احمد- حضرت عمر فاروق (رض) کی مرویات- حدیث نمبر 105

مسند امام احمد- حضرت عمر فاروق (رض) کی مرویات- حدیث نمبر 106

مسند امام احمد- حضرت عمر فاروق (رض) کی مرویات- حدیث نمبر 113

مسند امام احمد- حضرت عمر فاروق (رض) کی مرویات- حدیث نمبر 125

مسند امام احمد- حضرت عمر فاروق (رض) کی مرویات- حدیث نمبر 260

مسند امام احمد- حضرت عمر فاروق (رض) کی مرویات- حدیث نمبر 336

حدیث:

عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنا منع ہے

أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ، سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ: "نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى الطُّلُوعِ، وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى الْغُرُوبِ".

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد سورج نکلنے تک، اور عصر کے بعد سورج ڈوبنے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 567)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:568)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:569)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:570)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:574)

روحانی آپریشن

حدیث:

روحانی آپریشن

صحیح حدیث أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ 102 جِبْرِيلُ فَفَرَجَ عَنْ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِيءٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِي، ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ، قَالَ: مَنْ هذَا قَالَ: هذَا جِبْرِيلُ، قَالَ: هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ: نَعَمْ مَعِي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَوَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ: نَعَمْ؛ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَإِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ، عَلَى يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ، إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَسَارِهِ بَكَى، فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالابْنِ الصَّالِحِ، قُلْتُ لِجِبْرِيلَ: مَنْ هذَا قَالَ: هذَا آدَمُ، وَهذِهِ الأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ، فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَالأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ؛ فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى حَتَّى عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ، فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الأَوَّلُ، فَفَتَحَ قَالَ أَنَسٌ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّموَاتِ آدَمَ وَإِدْرِيسَ وَمُوسَى وَعِيسَى وَإِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ؛ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ أَنَسٌ، فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِدْرِيسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالأَخِ الصَّالِحِ فَقُلْتُ: مَنْ هذَا قَالَ: هذَا إِدْرِيسُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالأَخِ الصَّالِحِ، قُلْتُ: مَنْ هذَا قَالَ: هذَا مُوسَى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ؛ [ص:36] قُلْتُ: مَنْ هذَا قَالَ: هذَا عِيسَى ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالابْنِ الصَّالِحِ؛ قُلْتُ: مَنْ هذَا قَالَ: هذَا إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتَّى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الأَقْلاَمِ، فَفَرَضَ اللهُ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلاَةً، فَرَجَعْتُ بِذلِكَ حَتَّى مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى، فَقَالَ: مَا فَرَضَ اللهُ لَكَ عَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ: فَرَضَ خَمْسِينَ صَلاَةً، قَالَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيقُ ذلِكَ، فَرَاجَعَنِي فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقُلْتُ: وَضَعَ شَطْرَهَا؛ فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيقُ، فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيقُ ذلِكَ، فَرَاجَعْتُهُ، فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لاَ يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ، فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى انْتَهَى بِي إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لاَ أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا حَبَايِلُ اللُّؤْلُؤِ، وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ

سیّدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر کی چھت کھول دی گئی اس وقت میں مکہ میں تھا پھر جبریل علیہ السلام اترے اور انہوں نے میرا سینہ چاک کیا پھر اسے زمزم کے پانی سے دھویا پھر ایک سونے کا طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا اس کو میرے سینے میں رکھ دیا پھر سینے کو جوڑ دیا پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے آسمان کی طرف لے کر چلے جب میں پہلے آسمان پر پہنچا تو جبریل نے آسمان کے داروغہ سے کہا کھولو اس نے پوچھا آپ کون ہیں؟ جواب دیا کہ جبریل پھر انہوں نے پوچھا کیا آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ جواب دیا ہاں میرے ساتھ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں انہوں نے پوچھا کہ کیا ان کے بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ کہا جی ہاں پھر جب انہوں نے دروازہ کھولا تو ہم پہلے آسمان پر چڑھ گئے وہاں ہم نے ایک شخص کو بیٹھے ہوئے دیکھا ان کے داہنی طرف کچھ لوگوں کے جھنڈ تھے اور کچھ جھنڈ بائیں طرف تھے جب وہ اپنی داہنی طرف دیکھتے تو مسکراتے اور جب بائیں طرف نظر کرتے تو روتے انہوں نے مجھے دیکھ کر فرمایا آؤ اچھے آئے ہو صالح نبی اور صالح بیٹے میں نے جبریل سے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ آدم علیہ السلام ہیں اور ان کے دائیں بائیں جو جھنڈ ہیں یہ ان کے بیٹوں کی روحیں ہیں جو جھنڈ دائیں طرف ہیں وہ جنتی ہیں اور بائیں طرف کے جھنڈ دوزخی روحیں ہیں اس لئے جب وہ اپنے دائیں طرف دیکھتے ہیں تو خوشی سے مسکراتے ہیں اور جب بائیں طرف دیکھتے ہیں تو (رنج سے) روتے ہیں پھر جبریل مجھے لے کر دوسرے آسمان تک پہنچے اور اس کے داروغہ سے کہا کہ کھولو اس آسمان کے داروغہ نے بھی پہلے داروغہ کی طرح پوچھا پھر کھول دیا سیّدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ آپ یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان پر حضرات آدم ادریس موسیٰ عیسیٰ اور ابراہیم رضی اللہ عنہ کو موجود پایا اور سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے ہر ایک کا ٹھکانا بیان نہیں کیا البتہ اتنا بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت آدم علیہ السلام کو پہلے آسمان پر پایا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھٹے آسمان پر سیّدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب جبریل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ادریس علیہ السلام پر گزرے تو انہوں نے فرمایا کہ آؤ اچھے آئے ہو صالح نبی اور صالح بھائی میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جواب دیا کہ یہ ادریس علیہ السلام ہیں پھر میں موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا انہوں نے فرمایا آؤ اچھے آئے ہو صالح نبی اور صالح بھائی میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل نے بتایا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں پھر میں عیسیٰ علیہ السلام تک پہنچا انہوں نے کہا آؤ اچھے آئے ہو صالح نبی اور صالح بھائی میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل نے بتایا کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں پھر میں ابراہیم علیہ السلام تک پہنچا انہوں نے فرمایا آؤ اچھے آئے ہو صالح نبی اور صالح بیٹے میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل نے بتایا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ پھر مجھے جبریل لے کر چڑھے اب میں اس بلند مقام تک پہنچ گیا جہاں میں نے قلم کی آواز سنی (جو لکھنے والے فرشتوں کی قلموں کی آواز تھی) پس اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس وقت

کی نمازیں فرض کیں میں یہ حکم لے کر واپس لوٹا جب موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا تو انہوں نے پوچھا کہ آپ کی امت پر اللہ تعالیٰ نے کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا پچاس وقت کی نمازیں فرض کی ہیں انہوں نے فرمایا آپ واپس اپنے رب کی بارگاہ میں جایئے کیونکہ آپ کی امت اتنی نمازوں کو ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتی ہے میں واپس بارگاہ رب العزت میں گیا تو اللہ نے اس میں سے ایک حصہ کم کر دیا پھر موسیٰ کے پاس آیا اور کہا کہ ایک حصہ کم دیا گیا ہے انہوں نے کہا کہ دوبارہ جایئے کیونکہ آپ کی امت میں اس کے برداشت کی بھی طاقت نہیں ہے پھر میں بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا پھر ایک حصہ کم ہوا جب موسیٰ کے پاس پہنچا تو انہوں نے فرمایا کہ اپنے رب کی بارگاہ میں پھر جایئے کیونکہ آپ کی امت اس کو بھی برداشت نہ کر سکے گی پھر میں بار بار آیا گیا پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ نمازیں (عمل میں) پانچ ہیں اور (ثواب میں) پچاس (کے برابر) ہیں میری بات بدلی نہیں جاتی اب میں موسیٰ کے پاس آیا تو انہوں نے پھر کہا کہ اپنے رب کے پاس جاؤ لیکن میں نے کہا مجھے اب اپنے رب سے شرم آتی ہے پھر جبریل مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے گئے جسے کئی طرح کے رنگوں نے ڈھانک رکھا تھا جن کے متعلق مجھے معلوم نہیں ہوا کہ وہ کیا ہیں اس کے بعد مجھے جنت میں لے جایا گیا میں نے دیکھا کہ اس میں موتیوں کے ہار ہیں اور اس کی مٹی مشک کی ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 102)

حدیث:

روحانی آپریشن

صحیح حدیث مالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ 103 بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ، وَذَكَرَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ، فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا، فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِّ الْبَطْنِ، ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً [ص:37] وَإِيمَانًا، وَأُتِيتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ، الْبُرَاقُ، فَانْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيلَ حَتَّى أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا، قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ مَعَكَ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَأَتَيْتُ عَلَى آدَمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَنَبِيٍّ، فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ قِيلَ: مَنْ هَذَا قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ مَعَكَ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قِيلَ: أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَأَتَيْتُ عَلَى عِيسَى وَيَحْيَى فَقَالَا: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ قِيلَ: مَنْ هَذَا قِيلَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ مَعَكَ قِيلَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَأَتَيْتُ يُوسُفَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، قَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ مَعَكَ قِيلَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قِيلَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى

إِدْرِيسَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ قِيلَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْنَا عَلَى هَارُونَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا عَلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، قِيلَ: مَنْ هَذَا قِيلَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ مَعَكَ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ، فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكَى، فَقِيلَ: مَا أَبْكَاكَ فَقَالَ: يَا رَبِّ هَذَا الْغُلَامُ الَّذِي بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا قِيلَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ مَعَكَ قِيلَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَنَبِيٍّ فَرُفِعَ لِي الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ، فَقَالَ: هَذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ، إِذَا خَرَجُوا لَمْ يَعُودُوا إِلَيْهِ آخِرَ مَا عَلَيْهِمْ وَرُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى، فَإِذَا نَبِقُهَا كَأَنَّهُ قِلَالُ هَجَرٍ وَوَرَقُهَا كَأَنَّهُ آذَانُ الْفُيُولِ، فِي أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ، نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ، فَقَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلَاةً، فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جِئْتُ مُوسَى، فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ قُلْتُ: فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلَاةً، قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ، عَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، وَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ، فَرَجَعْتُ فَسَأَلْتُهُ، فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ، ثُمَّ مِثْلَهُ، ثُمَّ ثَلَاثِينَ، ثُمَّ مِثْلَهُ، فَجَعَلَ عِشْرِينَ، ثُمَّ مِثْلَهُ، فَجَعَلَ عَشْرًا، فَأَتَيْتُ مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَجَعَلَهَا خَمْسًا، فَأَتَيْتُ مُوسَى، فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ قُلْتُ: جَعَلَهَا خَمْسًا، فَقَالَ مِثْلَهُ، قُلْتُ: سَلَّمْتُ بِخَيْرٍ، فَنُودِيَ إِنِّي قَدْ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي وَأَجْزِي الْحَسَنَةَ عَشْرًا

سیّدنا مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک دفعہ بیت اللہ کے قریب نیند اور بیداری کی درمیانی حالت میں تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان لیٹے ہوئے ایک تیسرے آدمی کا ذکر فرمایا (پھر فرمایا) اس کے بعد میرے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا جو حکمت اور ایمان سے بھر پور تھا میرے سینے کو پیٹ کے آخری حصے تک چاک کیا گیا پھر میرا پیٹ زمزم کے پانی سے دھویا گیا اور اسے حکمت اور ایمان سے بھر دیا گیا اس کے بعد میرے پاس ایک سواری لائی گئی سفید خچر سے چھوٹی اور گدھے سے بڑی یعنی براق میں اس پر سوار ہو کر جبریل علیہ السلام کے ساتھ چلا جب ہم آسمان دنیا پر پہنچے تو پوچھا گیا کہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جبریل پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ اور کون صاحب آئے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا کہ کیا انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں اس پر جواب آیا کہ اچھی کشادہ جگہ آنے والے کیا ہی مبارک ہیں پھر میں آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں سلام کیا انہوں نے فرمایا آؤ پیارے بیٹے اور اچھے نبی۔اس کے بعد ہم دوسرے آسمان پر پہنچے یہاں بھی وہی سوال ہوا کون صاحب ہیں؟ کہا جبریل سوال ہوا آپ کے ساتھ کوئی اور صاحب بھی آئے ہیں؟

کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ! سوال ہوا انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ کہا کہ ہاں اب ادھر سے جواب آیا اچھی کشادہ جگہ آئے ہیں آنے والے کیا ہی مبارک ہیں اس کے بعد میں عیسیٰ اور یحییٰ علیہما السلام سے ملا ان حضرات نے بھی خوش آمدید مرحبا کہا اپنے بھائی اور نبی کو۔پھر ہم تیسرے آسمان پر آئے یہاں بھی سوال ہوا کون صاحب ہیں؟ جواب جبریل سوال ہوا آپ کے ساتھ بھی کوئی ہے؟ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سوال ہوا انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ ہاں اب آواز آئی اچھی کشادہ جگہ آئے آنے والے کیا ہی صالح ہیں یہاں یوسف علیہ السلام سے میں ملا اور انہیں سلام کیا انہوں نے فرمایا اچھی کشادہ جگہ آئے ہو میرے پیارے بھائی اور نبی۔یہاں سے ہم چوتھے آسمان پر آئے اس پر بھی یہی سوال ہوا کون صاحب؟ جواب دیا کہ جبریل سوال ہوا آپ کے ساتھ اور کون صاحب ہیں؟ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پوچھا کیا انہیں لانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا جواب دیا کہ ہاں پھر آواز آئی اچھی کشادہ جگہ آئے کیا ہی اچھے آنے والے ہیں یہاں میں ادریس علیہ السلام سے ملا اور سلام کیا انہوں نے فرمایا مرحبا بھائی اور نبی۔یہاں سے ہم پانچویں آسمان پر آئے یہاں بھی سوال ہوا کہ کون صاحب؟ جواب دیا کہ جبریل پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ اور کون صاحب آئے ہیں؟ جواب دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا گیا انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ کہا کہ ہاں آواز آئی اچھی کشادہ جگہ آئے ہیں آنے والے کیا ہی اچھے ہیں یہاں ہم ہارون علیہ السلام سے ملے اور میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے فرمایا مبارک میرے بھائی اور نبی تم اچھی کشادہ جگہ آئے۔یہاں سے ہم چھٹے آسمان پر آئے یہاں بھی سوال ہوا کہ کون صاحب؟ جواب دیا جبریل پوچھا گیا آپ کے ساتھ اور بھی کوئی ہیں؟ کہا کہ ہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پوچھا گیا کیا انہیں بلایا گیا تھا؟ کہا ہاں کہا اچھی کشادہ جگہ آئے ہیں اچھے آنے والے یہاں میں موسیٰ علیہ السلام سے ملا اور انہیں سلام کیا انہوں نے فرمایا میرے بھائی اور نبی اچھی کشادہ جگہ آئے جب میں وہاں سے آگے بڑھنے لگا تو وہ رونے لگے کسی نے پوچھا بزرگوار آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اے اللہ یہ نوجوان جسے میرے بعد نبوت دی گئی اس کی امت میں سے جنت میں داخل ہونے والے میری امت کے جنت میں داخل ہونے والوں سے زیادہ ہوں گے۔اس کے بعد ہم ساتویں آسمان پر آئے یہاں بھی سوال ہوا کہ کون صاحب ہیں جواب دیا کہ جبریل علیہ السلام سوال ہوا کہ کوئی صاحب آپ کے ساتھ بھی ہیں؟ جواب دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ کہا ہاں مرحبا اچھے آنے والے یہاں میں ابراہیم علیہ السلام سے ملا اور انہیں سلام کیا انہوں نے فرمایا میرے بیٹے اور نبی مبارک اچھی کشادہ جگہ آئے ہو اس کے بعد مجھے بیت المعمور دکھایا گیا میں نے جبریل علیہ السلام سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتلایا کہ یہ بیت المعمور ہے اس میں ستر ہزار فرشتے روزانہ نماز پڑھتے ہیں اور ایک مرتبہ پڑھ کر جو اس سے نکل جاتا ہے تو پھر کبھی داخل نہیں ہوتا اور مجھے سدرۃ المنتہیٰ بھی دکھایا گیا اس کے پھل ایسے تھے جیسے مقام ہجر کے مٹکے ہوتے ہیں اور

پتے ایسے تھے جیسے ہاتھی کے کان اس کی جڑ سے چار نہریں نکلتی تھیں دو نہریں تو باطنی تھیں اور دو ظاہری میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ جو دو باطنی نہریں ہیں وہ تو جنت میں ہیں اور دو ظاہری نہریں دنیا میں نیل اور فرات ہیں۔اس کے بعد مجھ پر پچاس وقت کی نمازیں فرض کی گئیں میں جب واپس ہوا اور موسیٰ علیہ السلام سے ملا تو انہوں نے پوچھا کہ کیا کر کے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ پچاس نمازیں مجھ پر فرض کی کی گئی ہیں انہوں نے فرمایا کہ انسانوں کو میں تم سے زیادہ جانتا ہوں بنی اسرائیل کا مجھے بڑا تجربہ ہو چکا ہے تمہاری امت بھی اتنی نمازوں کی طاقت نہیں رکھتی اس لئے اپنے رب کی بارگاہ میں دوبارہ حاضری دو اور کچھ تخفیف کی درخواست کرو میں واپس ہوا تو اللہ تعالیٰ نے نمازیں چالیس وقت کی کر دیں پھر بھی موسیٰ علیہ السلام اپنی بات (یعنی تخفیف کرانے) پر مصر رہے اس مرتبہ تیس وقت کی رہ گئیں پھر انہوں نے وہی فرمایا تو اب بیس وقت کی اللہ تعالیٰ نے کر دیں پھر موسیٰ علیہ السلام نے وہی فرمایا اور اس مرتبہ بارگاہ رب العزت میں میری درخواست کی پیشی پر اللہ تعالیٰ نے انہیں دس کر دیا میں جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو اب بھی انہوں نے کم کرانے کے لئے اپنا اصرار جاری رکھا اور اس مرتبہ اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کی کر دیں اب میں موسیٰ علیہ السلام سے ملا تو انہوں نے پھر دریافت فرمایا کہ کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ کر دی ہیں اس مرتبہ بھی انہوں نے کم کرانے کا اصرار کیا میں نے کہا کہ اب تو میں اللہ تعالیٰ کے سپرد کر چکا پھر آواز آئی میں نے اپنا فریضہ (پانچ نمازوں کا) جاری کر دیا اپنے بندوں پر تخفیف کر چکا اور میں ایک نیکی کا بدلہ دس گنا دیتا ہوں۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 103)

باب نمبر۔142

شیطان کی شیطانیاں

حدیث:

زیادہ دیر سونے سے شیطان کان میں پیشاب کر دیتا ہے

صحیح حدیث عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی الله عنه، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَهُ **442** حَتَّى أَصْبَحَ، قَالَ: ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنَيْهِ أَوْ قَالَ: فِي أُذُنِهِ

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حاضر خدمت تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک ایسے شخص کا ذکر آیا جو رات بھر دن چڑھے تک پڑا سوتا رہا ہو آپ نے فرمایا کہ یہ ایسا شخص ہے جس کے دونوں کانوں (یا کہا) کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 442)

حدیث:

شیطان کے چھونے سے نومولود روتا ہے

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ بَنِي **1527** آدَمَ مَوْلُودٌ إِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ، حِينَ يُولَدُ، فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ، غَيْرَ مَرْيَمَ، وَابْنِهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ (وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ ہر ایک بنی آدم جب پیدا ہوتا ہے تو پیدائش کے وقت شیطان اسے چھوتا ہے اور بچہ شیطان کے چھونے سے زور سے چیختا ہے۔سوائے مریم اور ان کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کے۔پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (اس کی وجہ مریم] کی والدہ کی یہ دعا ہے کہ اے اللہ!) میں اسے (مریم کو) اور اس کی اولاد کو شیطان رجیم سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔"

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1527)

حدیث:

شیطان کی آنیاں جانیاں

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ، فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ، حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ، حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ، حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ، يَقُولُ اذْكُرْ كَذَا، اذْكُرْ كَذَا، لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ، حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى 216

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان ہوا خارج کرتا ہوا بڑی تیزی کے ساتھ پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے تا کہ اذان کی آواز نہ سن سکے اور جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو پھر واپس آ جاتا ہے لیکن جوں ہی تکبیر شروع ہوتی ہے وہ پھر پیٹھ موڑ کر بھاگتا ہے جب تکبیر بھی ختم ہو جاتی ہے تو شیطان دوبارہ آ جاتا ہے اور نمازی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے کہتا ہے کہ فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر ان باتوں کی شیطان یاد دہانی کراتا ہے جن کا اسے خیال بھی نہ تھا اور اس طرح اس شخص کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 216)

حدیث:

شیطان کی آنیاں جانیاں

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ، فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ، فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ، فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ، حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ، يَقُولُ اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا، مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ، حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلَّى، ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ 334

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کے لئے اذان ہوتی ہے تو شیطان ہوا خارج کرتا ہوا بھاگتا ہے تا کہ اذان نہ سنے جب اذان پوری ہو جاتی ہے تو پھر آ جاتا ہے پھر جب اقامت ہوتی ہے تو پھر بھاگ پڑتا ہے لیکن اقامت ختم ہوتے ہی پھر آ جاتا ہے اور نمازی کے دل میں طرح طرح کے وسوسے ڈالتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں فلاں بات یاد کر اس طرح اسے وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو اس کے ذہن میں نہیں تھیں لیکن دوسری طرف نمازی کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعات اس نے پڑھی ہیں اس لئے اگر کسی کو یہ یاد نہ رہے کہ تین رکعت پڑھیں یا چار تو بیٹھے ہی بیٹھے سہو کے دو سجدے کر لے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 334)

جنگلی گدھا حلال ہے

حدیث:

جنگلی گدھا حلال ہے

صحیح حدیث أَبِي قَتَادَةَ رضی الله عنه، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ، وَمِنَّا الْمُحْرِمُ **743**
وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ، فَرَأَيْتُ أَصْحَابِي يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا، فَنَظَرْتُ فَإِذَا حِمَارُ وَحْشٍ، يَعْنِي: فَوَقَعَ سَوْطُهُ، فَقَالُوا لاَ نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ إِنَّا مُحْرِمُونَ، فَتَنَاوَلْتُهُ فَأَخَذْتُهُ، ثُمَّ أَتَيْتُ الْحِمَارَ مِنْ وَرَاءِ أَكَمَةٍ فَعَقَرْتُهُ، فَأَتَيْتُ بِهِ أَصْحَابِي، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: كُلُوا وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لاَ تَأْكُلُوا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ أَمَامَنَا فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: كُلُوهُ، حَلاَلٌ

سیّدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام قاحہ میں تھے بعض تو ہم میں سے محرم تھے اور بعض غیر محرم میں نے دیکھا کہ میرے ساتھی ایک دوسرے کو کچھ دکھا رہے ہیں میں نے جو نظر اٹھائی تو ایک گورخر (جنگلی گدھا) سامنے تھا ان کی مراد یہ تھی کہ ان کا کوڑا گر گیا (اور اپنے ساتھیوں سے اسے اٹھانے کے لئے انہوں نے کہا) لیکن ساتھیوں نے کہا کہ ہم تمہاری کچھ بھی مدد نہیں کر سکتے کیوں کہ ہم محرم ہیں اس لئے میں نے وہ خود اٹھا لیا اس کے بعد میں اس گورخر کے نزدیک ایک ٹیلے کے پیچھے سے آیا اور اسے شکار کیا پھر میں اسے اپنے ساتھیوں کے پاس لایا بعض نے تو یہ کہا کہ وہ (ہمیں بھی) کھا لینا چاہیے لیکن بعض نے کہا کہ نہ کھانا چاہیے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا آپ ہم سے آگے تھے میں نے آپ سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے بتایا کہ کھا لو یہ حلال ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 743)

حدیث:

جنگلی گدھا حلال ہے

صحیح حدیث أَبِي قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: انْطَلَقَ أَبِي عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ، فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ **744**
يُحْرِمْ وَحُدِّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ عَدُوًّا يَغْزُوهُ فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِهِ تَضَحَّكَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُّهُ، وَاسْتَعَنْتُ بِهِمْ، فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي، فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ، وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ، فَطَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَفِّعُ فَرَسِي شَأْوًا

وَأَسِيرُ شَأْوًا، فَلَقِيتُ رَجُلاً مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، قُلْتُ: أَيْنَ تَرَكْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَرَكْتُهُ بِتَعْهِنَ، وَهُوَ قَايِلٌ السُّقْيَا فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَهْلَكَ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلاَمَ وَرَحْمَةَ اللهِ، إِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يُقْتَطَعُوا دُونَكَ فَانْتَظِرْهُمْ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَعِنْدِي مِنْهُ فَاضِلَةٌ، فَقَالَ لِلْقَوْمِ: كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ

عبداللہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میرے والد (سیّدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ) صلح حدیبیہ کے موقعہ پر (دشمنوں کا پتہ لگانے) نکلے پھر ان کے ساتھیوں نے تو احرام باندھ لیا لیکن (خود انہوں نے ابھی) نہیں باندھا تھا (اصل میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے یہ اطلاع دی تھی کہ (مقام غیقہ میں) دشمن آپ کی تاک میں ہے اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابوقتادہ اور چند صحابہ کو ان کی تلاش میں) روانہ کیا میرے والد (ابوقتاد رضی اللہ عنہ) اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھے کہ یہ لوگ ایک دوسرے کو دیکھ دیکھ کر ہنسنے لگے (میرے والد نے بیان کیا کہ) میں نے جو نظر اٹھائی تو دیکھا کہ ایک جنگلی گدھا سامنے ہے میں اس پر جھپٹا اور نیزے سے اسے ٹھنڈا کر دیا میں نے اپنے ساتھیوں کی مدد چاہی تھی لیکن انہوں نے انکار کر دیا تھا پھر ہم نے گوشت کھایا اب ہمیں یہ ڈر ہوا کہ کہیں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) دور نہ رہ جائیں چنانچہ میں نے آپ کو تلاش کرنا شروع کر دیا کبھی اپنے گھوڑے تیز کر دیتا اور کبھی آہستہ آخر رات گئے بنو غفار کے ایک شخص سے ملاقات ہو گئی میں نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ اس نے بتایا کہ جب میں آپ سے جدا ہوا تو آپ مقام تعھن میں تھے اور آپ کا ارادہ تھا کہ مقام سقیا میں پہنچ کر دوپہر کا آرام کریں گے (غرض میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا) اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کے اصحاب آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت بھیجتے ہیں انہیں یہ ڈر ہے کہ کہیں وہ بہت پیچھے نہ رہ جائیں اس لئے آپ ٹھہر کر ان کا انتظار کریں پھر میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ایک جنگلی گدھا شکار کیا تھا اور اس کا کچھ بچا ہوا گوشت اب بھی میرے پاس موجود ہے آپ نے لوگوں سے کھانے کے لئے فرمایا حالانکہ وہ سب محرم تھے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 744)

حدیث:

گدھا حلال

صحیح حدیث أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حَاجًّا، فَخَرَجُوا مَعَهُ، فَصَرَفَ طَائِفَةً 745 مِنْهُمْ، فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ، فَقَالَ: خُذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتَّى نَلْتَقِيَ فَأَخَذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا أَحْرَمُوا كُلُّهُمْ، إِلاَّ أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيرُونَ إِذْ رَأَوْا حُمُرَ وَحْشٍ، فَحَمَلَ أَبُو قَتَادَةَ عَلَى الْحُمُرِ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا، فَنَزَلُوا فَأَكَلُوا مِنْ لَحْمِهَا، وَقَالُوا: أَنَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ الأَتَانِ، فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ

اللہِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا كُنَّا أَحْرَمْنَا، وَقَدْ كَانَ أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ، فَرَأَيْنَا حُمُرَ وَحْشٍ، فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ، فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا، فَنَزَلْنَا فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا، ثُمَّ قُلْنَا: أَنَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا، قَالَ: مِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا قَالُوا: لَا قَالَ: فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا

سیّدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (حج کا) ارادہ کر کے نکلے صحابہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ کے ساتھ تھے آپ نے صحابہ کی ایک جماعت کو جس میں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے یہ ہدایت دے کر راستے سے واپس بھیجا کہ تم لوگ دریا کے کنارے کنارے ہو کر جاؤ (اور دشمن کا پتہ لگاؤ) پھر ہم سے آ ملو چنانچہ یہ جماعت دریا کے کنارے کنارے چلی واپسی میں سب نے احرام باندھ لیا تھا لیکن ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ابھی احرام نہیں باندھا تھا یہ قافلہ چل رہا تھا کہ کئی گورخر دکھائی دیئے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ان پر حملہ کیا اور ایک مادہ کا شکار کر لیا پھر ایک جگہ ٹھیر کر سب نے اس کا گوشت کھایا اور ساتھ ہی یہ خیال بھی آیا کہ کیا ہم محرم ہونے کے باوجود شکار کا گوشت کھا بھی سکتے ہیں؟ چنانچہ جو کچھ گوشت بچا وہ ہم ساتھ لائے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو عرض کی یا رسول اللہ ہم سب لوگ تو محرم تھے لیکن ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا پھر ہم نے گورخر دیکھے اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ان پر حملہ کر کے ایک مادہ کا شکار کر لیا اس کے بعد ایک جگہ ہم نے قیام کیا اور اس کا گوشت کھایا پھر خیال آیا کہ کیا ہم محرم ہونے کے باوجود شکار کا گوشت کھا بھی سکتے ہیں؟ اس لئے جو کچھ گوشت باقی بچا ہے وہ ہم ساتھ لائے ہیں آپ نے پوچھا کیا تم میں سے کسی نے ابوقتادہ کو شکار کرنے کے لئے کہا تھا؟ یا کسی نے اس شکار کی طرف اشارہ کیا تھا؟ سب نے کہا کہ نہیں اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر بچا ہوا گوشت بھی کھا لو۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 745)

گیارہ عورتیں گیارہ کہانیاں

حدیث:

گیارہ عورتیں گیارہ کہانیاں

صحیح حدیث عائشۃ، قالت: جَلَسَ إِحدَی عَشرَۃَ امرَأَۃً فتعاهَدنَ وتعاقَدنَ أنْ لا یَکتُمنَ من أخبارِ 1590
أزواجِهنَّ شیئًا قالتِ الأُولی: زوجي لحمُ جملٍ غثٍّ، علی رأسِ جبلٍ، لا سهلٍ فیُرتقَی، ولا سمینٍ فیُنتقلُ قالتِ
الثَّانیةُ: زوجي لا أَبُثُّ خبرَہ، إنّي أخافُ أنْ لا أذرَہ، إنْ أذکُرہُ أذکُرْ عُجرَہُ وبُجرَہُ قالتِ الثَّالثةُ: زوجي العَشَنَّقُ، إنْ
أنطِقْ أُطلَّقْ، وإنْ أسکُتْ أُعلَّقْ قالتِ الرَّابعةُ: زوجي کلیلِ تِهامةَ، لا حرٌّ ولا قُرٌّ، ولا مَخافةَ ولا سآمةَ قالتِ
الخامسةُ: زوجي إنْ دخلَ فهِدَ، وإنْ خرجَ أسِدَ، ولا یسألُ عمَّا عهِدَ قالتِ السَّادسةُ: زوجي إنْ أکلَ لفَّ، وإنْ شربَ
اشتفَّ، وإنِ اضطجعَ التفَّ، ولا یولجُ الکفَّ لیعلمَ البثَّ قالتِ السَّابعةُ: زوجي غیایاءُ أو عیایاءُ، طباقاءُ، کلُّ
داءٍ لهُ داءٌ، شجَّكِ أو فلَّكِ، أو جمعَ کلًّا لكِ قالتِ الثَّامنةُ: زوجي المسُّ مسُّ أرنبٍ، والرِّیحُ ریحُ زرنبٍ قالتِ
التَّاسعةُ: زوجي رفیعُ العمادِ، طویلُ النِّجادِ، عظیمُ الرَّمادِ، قریبُ البیتِ من النَّادِ قالتِ العاشرةُ: زوجي
مالكٌ، وما مالكٌ مالكٌ خیرٌ من ذلكِ، لهُ إبلٌ کثیراتُ المبارِكِ، قلیلاتُ المسارحِ، وإذا سمعنَ صوتَ المِزهرِ
أیقنَّ أنَّهنَّ هوالكُ قالتِ الحادیةَ عشرةَ: زوجي أبو زرعٍ، فما أبو زرعٍ أناسَ من حُليٍّ أذنيَّ، وملأَ من شحمٍ عضدَيَّ،
وبجَّحني فبجِحتْ إليَّ نفسي وجدني في أهلِ غُنیمةٍ بشِقٍّ، فجعلني في أهلِ صهیلٍ وأطیطٍ ودائسٍ ومُنَقٍّ فعندَہُ أقولُ
فلا أُقبَّحُ، وأرقُدُ فأتصبَّحُ، وأشربُ فأتقنَّحُ أمُّ أبي زرعٍ، فما أمُّ أبي زرعٍ عُکومُها رداحٌ، وبیتُها فساحٌ ابنُ أبي
زرعٍ، فما ابنُ أبي زرعٍ مضجعُهُ کمسلِّ شطبةٍ، ویُشبعُهُ ذراعُ الجفرةِ بنتُ أبي زرعٍ، فما بنتُ أبي زرعٍ طوعُ أبیها
وطوعُ أمِّها، وملءُ کسائها، وغیظُ جارتِها جاریةُ أبي زرعٍ، فما جاریةُ أبي زرعٍ لا تبُثُّ حدیثَنا تبثیثًا، ولا
تُنقِّثُ مِیرتَنا تنقیثًا، ولا تملأُ بیتَنا تعشیشًا قالتْ: خرجَ أبو زرعٍ والأوطابُ تُمخضُ، فلقيَ امرأةً معها ولدانِ
لها کالفهدینِ، یلعبانِ من تحتِ خصرِها برمَّانتینِ، فطلَّقني ونکحَها فنکحتُ بعدَہُ رجلًا سریًّا، رکبَ شریًّا، وأخذَ
خطِّیًّا، وأراحَ عليَّ نعمًا ثریًّا، وأعطاني من کلِّ رائحةٍ زوجًا وقالَ: کلي، أمَّ زرعٍ ومیري أهلكِ قالتْ: فلو جمعتُ
کلَّ شيءٍ أعطانیهِ، ما بلغَ أصغرَ آنیةِ أبي زرعٍ قالتْ عائشةُ: قالَ رسولُ اللهِ صلَّی اللهُ علیهِ وسلَّمَ: کنتُ لكِ کأبي
زرعٍ لأمِّ زرعٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہانے فرمایا کہ گیارہ عورتوں کا ایک اجتماع ہوا جس میں انہوں نے آپس میں یہ طے کیا کہ مجلس میں وہ اپنے اپنے خاوند کا صحیح صحیح حال بیان کریں کوئی بات نہ چھپاویں۔ چنانچہ پہلی عورت بولی میرے خاوند کی مثال ایسی ہے جیسے دبلے اونٹ کا گوشت جو پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا ہو نہ تو وہاں تک جانے کا راستہ

صاف ہے کہ آسانی سے چڑھ کر اس کو کوئی لے آئے اور نہ ہی وہ گوشت ہی ایسا موٹا تازہ ہے جسے لانے کے لئے اس پہاڑ پر چڑھنے کی تکلیف گوارا کرے۔دوسری عورت (عمرہ بنت عمرو تمیمی نامی) کہنے لگی میں اپنے خاوند کا حال بیان کروں تو کہاں تک بیان کروں (اس میں اتنے عیب ہیں) میں ڈرتی ہوں کہ سب بیان نہ کر سکوں گی اس پر بھی اگر بیان کروں تو اس کے کھلے اور چھپے سارے عیب بیان کر سکتی ہوں۔تیسری عورت (حیی بنت کعب یمانی) کہنے لگی، میرا خاوند کیا ہے ایک تاڑ کا تاڑ (لمبا تڑنگا) ہے اگر اس کے عیب بیان کروں تو طلاق تیار ہے اگر خاموش رہوں تو ادھر لٹکی رہوں۔چوتھی عورت (مہدو بنت ابی ہردمہ) کہنے لگی کہ میرا خاوند ملک تہامہ کی رات کی طرح معتدل ہے نہ زیادہ گرم نہ بہت ٹھنڈا نہ اس سے مجھ کو خوف ہے نہ اکتاہٹ ہے۔پانچویں عورت (کبشہ نامی) کہنے لگی کہ میرا خاوند ایسا ہے کہ گھر میں آتا ہے تو وہ ایک چیتا ہے اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر (بہادر) کی طرح ہے۔جو چیز گھر میں چھوڑ کر جاتا ہے اس کے بارے میں پوچھتا ہی نہیں (کہ وہ کہاں گئی؟) اتنا بے پرواہ ہے جو آج کمایا اسے کل کے لئے اٹھا کر رکھتا ہی نہیں، اتنا سخی ہے۔چھٹی عورت (ھند نامی) کہنے لگی کہ میرا خاوند جب کھانے پر آتا ہے تو سب کچھ چٹ کر جاتا ہے اور جب پینے پر آتا ہے تو ایک بوند بھی باقی نہیں چھوڑتا اور جب لیٹتا ہے تو تنہا ہی اپنے اوپر کپڑا لپیٹ لیتا ہے اور الگ پڑ کر سو جاتا ہے۔میرے کپڑے میں کبھی ہاتھ بھی نہیں ڈالتا کہ کبھی میرا دکھ درد کچھ تو معلوم کرے۔ساتویں عورت (حیی بنت علقمہ) کہنے لگی میرا خاوند تو جاہل یا مست ہے۔ صحبت کے وقت اپنا سینہ میرے سینے سے لگا کر اوندھا پڑ جاتا ہے۔دنیا میں جتنے عیب لوگوں میں ایک ایک کر کے جمع ہیں وہ سب اس کی ذات میں جمع ہیں (کم بخت سے بات کروں تو) سر پھوڑ ڈالے یا ہاتھ توڑ ڈالے یا دونوں کام کر ڈالے، آٹھویں عورت (یاسر بنت اوس) کہنے لگی، میرا خاوند چھونے میں خرگوش کی طرح نرم ہے اور خوشبو میں سونگھو تو زعفران جیسا خوشبو دار ہے۔نویں عورت (نام نا معلوم) کہنے لگی کہ میرے خاوند کا گھر بہت اونچا اور بلند ہے، وہ قدر آور بہادر ہے، اس کے یہاں کھانا اس قدر پکتا ہے کہ راکھ کے ڈھیر کے ڈھیر جمع ہیں (غریبوں کو خوب کھلاتا ہے) لوگ جہاں صلاح ومشورہ کے لئے بیٹھتے ہیں (یعنی پنچائت گھر) وہاں سے اس کا گھر بہت نزدیک ہے۔دسویں عورت (کبشہ بنت رافع) کہنے لگی میرے خاوند کا کیا پوچھنا۔جائیداد والا ہے جائیداد بھی کیسی بڑی جائیداد ویسی کسی کے پاس نہیں ہو سکتی، بہت سارے اونٹ جو جا بجا اس کے گھر کے پاس جٹے رہتے ہیں اور جنگل میں چرنے کم جاتے ہیں۔جہاں ان اونٹوں نے باجے کی آواز سنی ان کو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو گیا۔گیارہویں عورت (ام زرع بنت اکیمل بن ساعدہ) کہنے لگی، میرا خاوند ابوزرع ہے اس کا کیا کہنا اس نے میرے کانوں کو زیوروں سے بوجھل کر دیا ہے اور میرے دونوں بازو چربی سے پھلا دیئے ہیں، مجھے خوب کھلا کر موٹا کر دیا ہے کہ میں بھی اپنے تئیں خوب موٹی سمجھنے لگی ہوں۔شادی سے پہلے میں تھوڑی سے بھیڑ بکریوں میں تنگی سے گزربسر کرتی تھی۔ابو زرعہ نے مجھ کو نکاح میں لا کر گھوڑوں، اونٹوں، کھیت کھلیان سب کا مالک بنا دیا ہے۔اتنی بہت

جائیداد ملنے پر بھی اس کا مزاج اتنا عمدہ ہے کہ بات کہوں تو برا نہیں مانتا مجھ کو کبھی برا نہیں کہتا۔سوئی پڑی رہوں تو صبح تک مجھے کوئی نہیں جگاتا۔پانی پیوں تو خوب سیراب ہو کر پی لوں، رہی ابو زرعہ کی ماں (میری ساس) تو میں اس کی کیا خوبیاں بیان کروں اس کا توشہ خانہ مال واسباب سے بھرا ہوا، اس کا گھر بہت ہی کشادہ۔ابو زرعہ کا بیٹا وہ بھی کیسا اچھا خوبصورت (نازک بدن دبلا پتلا) ہری چھالی یا ننگی تلوار کے برابر اس کے سونے کی جگہ ایسا کم خوراک کہ بکری کے چار ماہ کے بچے کے دست کا گوشت اس کا پیٹ بھر دے۔ابوزرعہ کی بیٹی وہ بھی سبحان اللہ، کیا کہنا اپنے باپ کی پیاری، اپنی ماں کی پیاری (تابع فرمان اطاعت گزار) کپڑا بھرپور پہننے والی (موٹی تازی) سوکن کی جلن ابوزرعہ کی لونڈی اس کی بھی کیا پوچھتے ہو کبھی کوئی بات ہماری مشہور نہیں کرتی (گھر کا بھید ہمیشہ پوشیدہ رکھتی ہے) کھانے تک نہیں چراتی، گھر میں کوڑا کچرا نہیں چھوڑتی مگر ایک دن ایسا ہوا کہ لوگ مکھن نکالنے کو دودھ بلو رہے تھے (صبح ہی صبح) ابو زرعہ باہر گیا اچانک اس نے ایک عورت دیکھی جس کے دو بچے چیتوں کی طرح اس کی کمر کے تلے دو اناروں سے کھیل رہے تھے۔ابو زرعہ نے مجھ کو طلاق دے کر اس عورت سے نکاح کر لیا۔اس کے بعد میں نے ایک اور شریف سردار سے نکاح کر لیا جو گھوڑے کا اچھا سوار، عمدہ نیزہ باز ہے، اس نے بھی مجھ کو بہت سارے جانور دے دیئے ہیں اور ہر قسم کے اسباب میں سے ایک ایک جوڑا دیا ہوا ہے اور مجھ سے کہا کرتا ہے کہ ام زرع!خوب کھا پی، اپنے عزیز واقرباء کو بھی خوب کھلا پلا تیرے لئے عام اجازت ہے مگر یہ سب کچھ بھی جو میں نے تجھ کو دیا ہوا ہے اگر اکٹھا کروں تو تیرے پہلے خاوند ابو زرعہ نے جو تجھ کو دیا تھا اس میں کا ایک چھوٹا برتن بھی نہ بھرے۔(یعنی ابو زرعہ کے مال کے سامنے یہ سارا مال بے حقیقت ہے مگر میں تجھ کو ابو زرعہ کی طرح طلاق دینے والا نہیں ہوں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ یہ سارا واقعہ سنانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا! میں بھی تیرے لیے ایسا خاوند ہوں جیسے ابو زرع ام زرع کے لیے تھا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1590)

اسرائیلیات

خلاف قرآن روایتیں گھڑنے کا سرٹیفیکیٹ حاصل کرنے کیلئے درج ذیل قسم کی روایتیں بنائی گئیں، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

اسرائیلیات

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلاَّ ثَلاَثَةٌ: 1654 عِيسى. وَكَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: جُرَيْجٌ كَانَ يُصَلِّي. جَاءَتْهُ أُمُّهُ فَدَعَتْه فَقَالَ: أُجِيبُهَا أَوْ أُصَلِّي؟ فَقَالَتْ: اللهُمَّ! لاَ تُمِتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ وُجُوهَ الْمُومِسَاتِ. وَكَانَ جُرَيْجٌ فِي صَوْمَعَتِهِ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ امْرَأَةٌ وَكَلَّمَتْهُ فَأَبى. فَأَتَتْ رَاعِيًا فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلاَمًا. فَقَالَتْ: مِنْ جُرَيْجٍ. فَأَتَوْهُ فَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ وَأَنْزَلُوهُ وَسَبُّوهُ. فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى. ثُمَّ أَتَى الْغُلاَمَ. فَقَالَ: مَنْ أَبُوكَ يَا غُلاَمُ؟ قَالَ: الرَّاعِي. قَالُوا: نَبْنِي صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ. قَالَ: لاَ. إِلاَّ مِنْ طِينٍ. وَكَانَتِ امْرَأَةٌ تُرْضِعُ ابْنًا لَهَا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ. فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ رَاكِبٌ ذُو شَارَةٍ. فَقَالَتْ: اللهُمَّ! اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهُ. فَتَرَكَ ثَدْيَهَا وَأَقْبَلَ عَلَى الرَّاكِبِ فَقَالَ: اللهُمَّ! لاَ تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ. ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهَا يَمَصُّهُ». قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَصُّ إِصْبَعَهُ «ثُمَّ مُرَّ بِأَمَةٍ. فَقَالَتْ: اللهُمَّ! لاَ تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هذِهِ. فَتَرَكَ ثَدْيَهَا فَقَالَ: اللهُمَّ! اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَقَالَتْ: لِمَ ذَاكَ؟ فَقَالَ: الرَّاكِبُ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ. وَهذِهِ الأَمَةُ يَقُولُونَ: سَرَقْتِ، زَنَيْتِ. وَلَمْ تَفْعَلْ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گود میں تین بچوں کے سوا اور کسی نے بات نہیں کی۔اول عیسیٰ علیہ السلام (دوسرے کا واقعہ یہ ہے کہ) بنی اسرائیل میں ایک بزرگ تھے' نام جریج تھا۔وہ نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کی ماں نے انہیں پکارا۔انہوں نے (اپنے دل میں) کہا کہ میں والدہ کا جواب دوں گا یا نماز پڑھتا رہوں گا؟ اس پر ان کی والدہ نے (ناراض) بد دعا کی'اے اللہ! اس وقت تک اسے موت نہ آئے جب تک یہ زانیہ عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے۔جریج اپنے عبادت خانے میں رہا کرتے تھے۔ایک مرتبہ ان کے سامنے ایک فاحشہ عورت آئی اور ان سے بدکاری چاہی لیکن انہوں نے (اس کی خواہش پوری کرنے سے) انکار کیا۔پھر وہ ایک چرواہے کے پاس آئی اور اسے اپنے اوپر قابو دے دیا۔اس سے ایک بچہ پیدا ہوا اور اس نے ان پر یہ تہمت دھری کہ یہ جریج کا بچہ ہے۔ان کی قوم کے لوگ آئے اور ان کا عبادت خانہ توڑ دیا'انہیں نیچے اتار کر لائے اور انہیں گالیاں دیں۔پھر انہوں نے وضو کرکے نماز پڑھی'اس کے بعد بچے کے پاس آئے اور

اس سے پوچھا کہ تیرا باپ کون ہے؟ بچہ (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) بول پڑا کہ چرواہا ہے۔اس پر (ان کی قوم شرمندہ ہوئی اور) کہا کہ ہم آپ کا عبادت خانہ سونے کا بنائیں گے لیکن انہوں نے کہا ہر گز نہیں' مٹی ہی کا بنے گا (تیسرا واقعہ) اور ایک بنی اسرائیل کی عورت تھی' اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی۔قریب سے ایک سوار نہایت عزت والا اور خوش پوش گزرا اس عورت نے دعا کی' اے اللہ! میرے بچے کو بھی اسی جیسا بنا دے لیکن بچہ (اللہ کے حکم سے) بول پڑا کہ اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا۔پھر اس کے سینے سے لگ کر دودھ پینے لگا۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جیسے میں اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی چوس رہے ہیں (بچے کے دودھ پینے کی کیفیت بتلاتے وقت) پھر ایک باندی اس کے قریب سے لے جائی گئی (جسے اس کے مالک مار رہے تھے) تو اس عورت نے دعا کی کہ اے اللہ! میرے بچے کو اس جیسا نہ بنانا۔بچے نے پھر دودھ پینا چھوڑ دیا اور کہا کہ اے اللہ! مجھے اسی جیسا بنا دے۔اس عورت نے پوچھا۔ایسا تو کیوں کہہ رہا ہے؟ بچے نے کہا کہ وہ سوار ظالموں میں سے ایک ظالم شخص تھا اور اس باندی سے لوگ کہہ رہے تھے کہ تم نے چوری کی اور زنا کیا حالانکہ اس نے کچھ بھی نہیں کیا تھا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1654)

حدیث:

اسرائیلیات

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي 1868 إِسْرَائِيلَ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى بَدَا اللهِ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَى الأَبْرَصَ فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ: لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ: فَمَسَحَهُ، فَذَهَبَ عَنْهُ فَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا فَقَالَ: أَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ: الإِبِلُ فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ: يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا وَأَتَى الأَقْرَعَ فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ: شَعَرٌ حَسَنٌ، وَيَذْهَبُ عَنِّي هذَا قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ وَأُعْطِيَ شَعَرًا حَسَنًا قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ: الْبَقَرُ قَالَ: فَأَعْطَاهُ بَقَرَةً حَامِلاً وَقَالَ: يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا وَأَتَى الأَعْمَى، فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ: يَرُدُّ اللهُ إِلَيَّ بَصَرِي، فَأُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ: فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ: الْغَنَمُ فَأَعْطَاهُ شَاةً وَالِدًا فَأُنْتِجَ هذَانِ وَوَلَّدَ هذَا فَكَانَ لِهذِهِ وَادٍ مِنْ إِبِلٍ، وَلِهذَا وَادٍ مِنْ بَقَرٍ، وَلِهذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ: رَجُلٌ مِسْكِينٌ تَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلاَ بَلاَغَ الْيَوْمَ إِلاَّ بِاللهِ، ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ، بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ، وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ، وَالْمَالَ، بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ لَهُ: إِنَّ الْحُقُوقَ كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَهُ: كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ، فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللهُ فَقَالَ: لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَابِرٍ عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا، فَصَيَّرَكَ اللهُ إِلَى مَا كُنْتَ وَأَتَى الأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهذَا فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هذَا فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللهُ إِلَى مَا كُنْتَ وَأَتَى الأَعْمَى فِي صُورَتِهِ

فَقَالَ: رَجُلٌ مِسْكِينٌ، وَابْنُ سَبِيلٍ، وَتَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللهِ، ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ، بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ، شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللهُ بَصَرِي، وَفَقِيرًا فَقَدْ أَغْنَانِي فَخُذْ مَا شِئْتَ فَوَاللهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلهِ فَقَالَ: أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنْكَ، وَسَخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین شخص تھے ایک کوڑھی دوسرا اندھا اور تیسرا گنجا اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کا امتحان لے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا۔ فرشتہ پہلے کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تمہیں سب سے زیادہ کیا چیز پسند ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اچھا رنگ اور اچھی چمڑی کیونکہ مجھ سے لوگ پرہیز کرتے ہیں۔ بیان کیا کہ فرشتے نے اس پر اپنا ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری دور ہو گئی اور اس کا رنگ بھی خوبصورت ہو گیا اور چمڑی بھی اچھی ہو گئی۔ فرشتے نے پوچھا کس طرح کا مال تم زیادہ پسند کرو گے؟ اس نے کہا اونٹ! یا اس نے گائے کہی۔ چنانچہ اسے حاملہ اونٹنی دی گئی اور کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت دے گا پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا کہ عمدہ بال اور موجودہ عیب میرا ختم ہو جائے کیونکہ لوگ اس کی وجہ سے مجھ سے پرہیز کرتے ہیں۔ بیان کیا کہ فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کا عیب جاتا رہا اور اس کے بجائے عمدہ بال آ گئے۔ فرشتے نے پوچھا کس طرح کا مال پسند کرو گے؟ اس نے کہا کہ گائے! بیان کیا کہ فرشتے نے اسے حاملہ گائے دے دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت دے گا۔ پھر اندھے کے پاس فرشتہ آیا اور کہا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے آنکھوں کی روشنی دے دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ بیان کیا کہ فرشتے نے ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی اسے واپس دے دی۔ پھر پوچھا کہ کس طرح کا مال تم پسند کرو گے؟ اس نے کہا کہ بکریاں! فرشتے نے اسے حاملہ بکری دے دی۔ پھر تینوں جانوروں کے بچے پیدا ہوئے یہاں تک کہ کوڑھی کے اونٹوں سے اس کی وادی بھر گئی گنجے کی گائے بیل سے اس کی وادی بھر گئی اور اندھے کی بکریوں سے اس کی وادی بھر گئی۔ پھر دوبارہ فرشتہ اپنی اسی پہلی شکل میں کوڑھی کے پاس آیا اور کہا کہ میں ایک نہایت مسکین و فقیر آدمی ہوں سفر کا تمام سامان و اسباب ختم ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی سے حاجت پوری ہونے کی امید نہیں لیکن میں تم سے اسی ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہیں اچھا رنگ، اچھا چمڑا اور مال عطا کیا ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں جس سے سفر کو پورا کر سکوں۔ اس نے فرشتے سے کہا کہ میرے ذمہ حقوق اور بہت سے ہیں۔ فرشتے نے کہا: غالباً میں تمہیں پہچانتا ہوں کیا تمہیں کوڑھ کی بیماری نہیں تھی جس کی وجہ سے لوگ تم سے گھن کیا کرتے تھے۔ تم ایک فقیر اور قلاش تھے، پھر تمہیں اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں عطا کیں؟ اس نے کہا کہ یہ ساری دولت تو میرے باپ دادا سے چلی آ رہی ہے۔ فرشتے نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تمہیں اپنی پہلی حالت پر لوٹا دے۔ پھر فرشتہ گنجے کے پاس اپنی اسی پہلی صورت میں آیا اور اس سے بھی

وہی درخواست کی اور اس نے بھی وہی کوڑھی والا جواب دیا۔فرشتے نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی پہلی حالت پر لوٹا دے' اس کے بعد فرشتہ اندھے کے پاس اپنی پہلی صورت میں آیا' اور کہا کہ میں ایک مسکین آدمی ہوں' سفر کے تمام سامان ختم ہو چکے ہیں اور سوا اللہ تعالیٰ کے کسی سے حاجت پوری ہونے کی توقع نہیں۔میں تم سے اسی ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہیں تمہاری بینائی واپس دی ہے' ایک بکری مانگتا ہوں جس سے اپنے سفر کی ضروریات پوری کر سکوں۔اندھے نے جواب دیا کہ واقعی میں اندھا تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے بینائی عطا فرمائی اور واقعی میں فقیر و محتاج تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے مالدار بنایا۔تم جتنی بکریاں چاہو لے سکتے ہو' اللہ کی قسم! جب تم نے خدا کا واسطہ دیا ہے تو جتنا بھی تمہارا جی چاہے لے جاؤ' میں تمہیں ہرگز نہیں روک سکتا۔فرشتے نے کہا کہ تم اپنا مال اپنے پاس رکھو' یہ تو صرف امتحان تھا اور اللہ تعالیٰ تم سے راضی اور خوش ہے اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1868)

دجال

حدیث:

دجال

صحیح حدیث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: إِنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَعَ 1851
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ، حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ، عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ، وَقَدْ قَارَبَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ صَيَّادٍ يَحْتَلِمُ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آمَنْتُ بِاللهِ وَرُسُلِهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَاذَا تَرَى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: هُوَ الدُّخُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ ائْذَنْ لِي فِيهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ يَكُنْهُ، فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ، فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت جن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے، ابن صیاد (یہودی لڑکا) کے یہاں جا رہی تھی۔آخر بنومغالہ (ایک انصاری قبیلے) کے ٹیلوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے ان لوگوں نے اسے پا لیا، ابن صیاد بالغ ہونے کے قریب تھا۔اسے (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا) پتہ نہ چلا۔حتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کے قریب پہنچ کر) اپنا ہاتھ اس کی پیٹھ پر مارا، اور فرمایا کیا تو اس کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا، اور پھر کہنے لگا۔ہاں! میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھوں کے نبی ہیں۔اس کے بعد اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آپ نے اس کا جواب (صرف اتنا) دیا کہ میں اللہ اور اس کے (سچے) انبیاء پر ایمان لایا۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، تو کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا کہ میرے پاس ایک خبر سچی آتی ہے تو دوسری جھوٹی بھی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ حقیقت حال تجھ پر مشتبہ ہو گئی ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اچھا میں نے تیرے لئے اپنے دل میں ایک بات سوچی ہے (بتا وہ کیا ہے؟) ابن صیاد بولا کہ دھواں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ذلیل ہو، کمبخت! تو اپنی حیثیت سے آگے نہ بڑھ سکے گا۔عمر رضی اللہ عنہ نے

عرض کیا، یا رسول اللہ! مجھے اجازت ہو تو میں اس کی گردن مار دوں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اس پر قادر نہیں ہو سکتے اور اگر دجال نہیں ہے تو اس کی جان لینے میں کوئی خیر نہیں۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1851)

حدیث:

ابن صیاد دجال تھا یا نہیں؟

صحیح حدیث ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، يَأْتِيَانِ النَّخْلَ الَّذِي فِيهِ ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ النَّخْلَ، طَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، وَهُوَ يَخْتِلُ ابْنَ صَيَّادٍ، أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ، فِي قَطِيفَةٍ لَهُ، فِيهَا رَمْزَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: أَيْ صَافِ (وَهُوَ اسْمُهُ) فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ 1852

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کھجور کے باغ میں تشریف لائے جس میں ابن صیاد موجود تھا۔جب آپصلی اللہ علیہ وسلم باغ میں داخل ہو گئے تو کھجور کے تنوں کی آڑ لیتے ہوئے آپصلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھنے لگے۔آپ چاہتے یہ تھے کہ اسے آپ کی موجودگی کا احساس نہ ہو سکے اور آپ اس کی باتیں سن لیں۔ابن صیاد اس وقت اپنے بستر پر ایک چادر اوڑھے پڑا تھا اور کچھ گنگنا رہا تھا۔اتنے میں اس کی ماں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا کہ آپ کھجور کے تنوں کی آڑ لے کر آگے آ رہے ہیں اور اسے آگاہ کر دیا کہ اے صاف! یہ اس کا نام تھا۔ ابن صیاد یہ سنتے ہی اچھل پڑا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر اس کی ماں نے اسے یوں ہی رہنے دیا ہوتا تو حقیقت کھل جاتی۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1852)

رمضان کا روزہ مجھ سے چھوٹ جاتا تو شعبان سے پہلے اس کی قضا کی توفیق نہ ہوتی

حدیث:

رمضان کا روزہ مجھ سے چھوٹ جاتا تو شعبان سے پہلے اس کی قضا کی توفیق نہ ہوتی

صحیح حدیث عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلاَّ فِي شَعْبَانَ 703

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہانے فرمایا کہ رمضان کا روزہ مجھ سے چھوٹ جاتا تو شعبان سے پہلے اس کی قضا کی توفیق نہ ہوتی۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 703)

متفرق

حدیث:

چھوٹے چھوٹے دانتوں والے کم عقل اور بے وقوف لوگ، جہاں ملیں قتل کر دو، بڑا ثواب ملے گا

صحیح حدیث عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلأَنْ أَخِرَّ مِنَ **643**
السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ، فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ، حُدَثَاءُ الأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الأَحْلاَمِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ
الْبَرِيَّةِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلاَمِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لاَ يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ
فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں جب تم سے کوئی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کروں تو یہ سمجھو کہ میرے لئے آسمان سے گر جانا اس سے بہتر ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی جھوٹ باندھوں البتہ جب میں اپنی طرف سے کوئی بات تم سے کہوں تو لڑائی تو تدبیر اور فریب ہی کا نام ہے (اس میں کوئی بات بنا کر کہوں تو ممکن ہے) دیکھو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ آخر زمانہ میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو چھوٹے چھوٹے دانتوں والے کم عقل اور بے وقوف ہوں گے بات وہ کہیں گے جو دنیا کی بہترین بات ہو گی لیکن اسلام سے اس طرح صاف نکل چکے ہوں گے جیسے تیر جانور کے پار نکل جاتا ہے ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا تم انہیں جہاں بھی پاؤ قتل کر دو کیونکہ ان کے قتل سے قاتل کو قیامت کے دن ثواب ملے گا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 643)

حدیث:

اعتکاف نماز فجر سے شروع ہوتا ہے

صحیح حدیث عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، **729**
فَكُنْتُ أَضْرِبُ لَهُ خِبَاءً، فَيُصَلِّي الصُّبْحَ، ثُمَّ يَدْخُلُهُ؛ فَاسْتَأْذَنَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ أَنْ تَضْرِبَ خِبَاءً، فَأَذِنَتْ لَهَا
فَضَرَبَتْ خِبَاءً؛ فَلَمَّا رَأَتْهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ ضَرَبَتْ خِبَاءً آخَرَ؛ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى

الأَخْبِيَةَ، فَقَالَ: مَا هذَا فَأُخْبِرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آلْبِرَّ تُرَوْنَ بِهِنَّ فَتَرَكَ الاعْتِكَافَ ذلِكَ الشَّهْرَ، ثُمَّ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہانے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے میں آپ کے لئے (مسجد میں) ایک خیمہ لگا دیتی اور آپ صبح کی نماز پڑھ کے اس میں چلے جاتے تھے پھر سیدہ حفصہ نے خیمہ کھڑا کرنے کی (اپنے اعتکاف کے لئے) اجازت چاہی سیدہ عائشہ نے اجازت دے دی اور انہوں نے ایک خیمہ کھڑا کر لیا جب سیدہ زینب بنت جحش نے دیکھا تو انہوں نے بھی (اپنے لئے) ایک خیمہ کھڑا کر لیا صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی خیمے دیکھے تو فرمایا یہ کیا ہے؟ آپ کو ان کی حقیقت کی خبر دی گئی آپ نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو یہ خیمے ثواب کی نیت سے کھڑے کئے گئے ہیں؟ پس آپ نے اس مہینہ (رمضان کا) اعتکاف چھوڑ دیا اور شوال کے عشرہ کا اعتکاف کیا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 729)

حدیث:

اگر عورت سے ہم بستری کے لئے کوئی پیچھے سے آئے گا تو بچہ بھینگا پیدا ہو گا

صحیح حدیث جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ: إِذَا جَامَعَهَا مِنْ وَرَائِهَا جَاءَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ 911 فَنَزَلَتْ (نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ)

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہودی کہتے تھے کہ اگر عورت سے ہم بستری کے لئے کوئی پیچھے سے آئے گا تو بچہ بھینگا پیدا ہو گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں سو اپنے کھیت میں آؤ جدھر سے چاہو۔(البقرہ ۲۲۳)

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 911)

حدیث:

اونٹوں کا پیشاب پیو

صحیح حدیث أَنَسٍ: أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً، قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعُوهُ عَلَى 1086 الإِسْلاَمِ، فَاسْتَوْخَمُوا الأَرْضَ فَسَقِمَتْ أَجْسَامُهُمْ، فَشَكَوْا ذلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَفَلاَ تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ، فَتُصِيبُونَ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا" قَالُوا: بَلَى، فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، فَصَحُّوا، فَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَطْرَدُوا النَّعَمَ، فَبَلَغَ ذلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمْ، فَأُدْرِكُوا فَجِيءَ بِهِمْ، فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِّعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ، وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ، ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ عکل کے آٹھ افراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے اسلام پر بیعت کی، پھر مدینہ منورہ کی آب وہوا انہیں ناموافق ہوئی اور وہ بیمار پڑے گئے تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی شکایت کی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ پھر کیوں نہیں تم ہمارے چرواہے کے ساتھ اس کے اونٹوں میں چلے جاتے اور اونٹوں کا دودھ اور ان کا پیشاب پیتے۔انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں۔چنانچہ وہ نکل گئے اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا اور صحت مند ہو گئے پھر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر دیا اور جانور ہنکا لے گئے۔اس کی اطلاع جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے، پھر وہ پکڑے گئے اور لائے گئے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور ان کے بھی ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھیر دی گئی، پھر انہیں دھوپ میں ڈلوا دیا اور آخر وہ مر گئے۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 1086)

حدیث:

جو تمہاری مہمان نوازی نہ کرے اس سے مال چھین کر کھا پی لو

صحیح حدیث عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قُلْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لاَ يَقْرُونَا، **1128** فَمَا تَرَى فِيهِ فَقَالَ لَنَا: إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأُمِرَ لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: آپ ہمیں مختلف ملک والوں کے پاس بھیجتے ہیں اور بعض دفعہ ہمیں ایسے لوگوں میں اترنا پڑتا ہے کہ وہ ہماری ضیافت تک نہیں کرتے، آپ کی ایسے مواقع پر کیا ہدایت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: اگر تمھارا قیام کسی قبیلے میں ہو اور تم سے ایسا برتاؤ کیا جائے جو کسی مہمان کے لیے مناسب ہے تو تم اسے قبول کر لو، لیکن اگر وہ نہ کریں تو تم خود مہمانی کا حق ان سے وصول کر لو۔

(اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: 1128)

حدیث:

رک جاؤ تاکہ تمہاری عورتیں بال صاف کر لیں

صحیح حدیث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَفَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ، فَلَمَّا ذَهَبْنَا 1253 لِنَدْخُلَ قَالَ: أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلاً (أَيْ عِشَاءً) لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ، وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد سے واپس ہو رہے تھے۔جب ہم مدینہ میں داخل ہونے والے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ اور رات ہو جائے تب داخل ہو تاکہ پریشان بالوں والی کنگھا کر لے اور جن کے شوہر موجود نہیں تھے وہ اپنے بال صاف کر لیں۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1253)

حدیث:

ٹڈی حلال

صحیح حدیث ابْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَبْعَ غَزَوَاتٍ، أَوْ سِتًّا، كُنَّا نَأْكُلُ 1275 مَعَهُ الْجَرَادَ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات یا چھ غزوؤں میں شریک ہوئے۔ہم آپ کے ساتھ ٹڈی کھاتے تھے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1275)

حدیث:

کھڑے ہوکر پانی پینا سنت

صحیح حدیث ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ زَمْزَمَ، فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ 1315

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا تھا۔آپ نے پانی کھڑے ہو کر پیا تھا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1315)

حدیث:

بیٹے کی لاش گھر میں ہوتے ہوئے شوہر سے ہمبستری

صحیح حدیث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ يَشْتَكِي، فَخَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ، فَقُبِضَ 1386 الصَّبِيُّ فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ، قَالَ: مَا فَعَلَ ابْنِي قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: هُوَ أَسْكَنُ مَا كَانَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ الْعَشَاءَ، فَتَعَشَّى، ثُمَّ أَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ، قَالَتْ: وَارِ الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ

فَقَالَ: أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اللهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا فَوَلَدَتْ غُلاَمًا قَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ: احْفَظْهُ حَتَّى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَرْسَلَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ، فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَمَعَهُ شَيْءٌ قَالُوا: نَعَمْ، تَمَرَاتٌ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَضَغَهَا، ثُمَّ أَخَذَ مِنْ فِيهِ، فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ، وَحَنَّكَهُ بِهِ، وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا بیمار تھا۔ابو طلحہ کہیں باہر گئے ہوئے تھے کہ بچے کا انتقال ہو گیا۔جب وہ (تھکے ماندے) واپس آئے تو پوچھا کہ بچہ کیسا ہے؟ ان کی بیوی ام سلیم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ پہلے سے زیادہ سکون کے ساتھ ہے پھر بیوی نے ان کے سامنے رات کا کھانا رکھا اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کھانا کھایا۔اس کے بعد انہوں نے ان کے ساتھ ہم بستری کی پھر جب فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ بچہ کو دفن کر دو۔ صبح ہوئی تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ کی اطلاع دی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تم نے رات ہم بستری بھی کی تھی؟ انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ”اے اللہ!ان دونوں کو برکت عطا فرما۔“ پھر ان کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو مجھ سے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسے حفاظت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤ۔چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اور اُمّ سلیم رضی اللہ عنہ نے بچہ کے ساتھ کچھ کھجوریں بھیجیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کو لیا اور دریافت فرمایا کہ اس کے ساتھ کوئی چیز بھی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ جی ہاں کھجوریں ہیں۔آپ نے اسے لے کر چبایا اور پھر اسے اپنے منہ میں سے نکال کر بچہ کے منہ میں رکھ دیا اور اس سے بچہ کی تحنیک کی اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1386)

حدیث:

میں نے تمہیں پہچان لیا ہے

صحيح حديث عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجَتْ سَوْدَةُ بَعْدَمَا ضُرِبَ الْحِجَابُ لِحَاجَتِهَا، وَكَانَتِ امْرَأَةً جَسِيمَةً لاَ 1402 تَخْفَى عَلَى مَنْ يَعْرِفُهَا، فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: يَا سَوْدَةُ أَمَا وَاللهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا، فَانْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ قَالَتْ: فَانْكَفَأَتْ رَاجِعَةً وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي، وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى، وَفِي يَدِهِ عَرْقٌ فَدَخَلَتْ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي، فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ: فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ وَإِنَّ الْعَرْقَ فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہانے بیان کیا کہ اُمّ المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد قضاء حاجت کے لیے نکلیں وہ بہت بھاری بھرکم تھیں جو انہیں جانتا تھا اس سے وہ پوشیدہ نہیں رہ سکتی تھیں۔ راستے میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھ لیا اور کہا کہ اے سودہ! ہاں خدا کی قسم آپ ہم سے اپنے آپ کو نہیں چھپا سکتیں دیکھئے تو آپ کس طرح باہر نکلی ہیں۔بیان کیا کہ سودہ رضی اللہ عنہ الٹے پاؤں وہاں سے واپس آ گئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میرے حجرہ میں تشریف رکھتے تھے اور رات کا کھانا کھا رہے تھے، آنحضرت کے ہاتھ میں اس وقت گوشت کی ایک ہڈی تھی۔سودہ رضی اللہ عنہ نے داخل ہوتے ہی کہا، یا رسول اللہ! میں قضاء حاجت کے لیے نکلی تھی تو عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ باتیں کیں، بیان کیا کہ آپ پر وحی کانزول شروع ہو گیا اور تھوڑی دیر بعد یہ کیفیت ختم ہوئی، ہڈی اب بھی آپ کے ہاتھ میں تھی۔آپ نے اسے رکھا نہیں تھا۔پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں (اللہ کی طرف سے) قضاء حاجت کے لیے باہر جانے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1402)

حدیث:

سعد بن معاذ کی موت پر عرش ہل گیا

صحیح حدیث جَابِرٍ رضی اللہ عنہ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ 1603

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سعد بن معاذ کی موت پر عرش ہل گیا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1603)

حدیث:

خط نکال ورنہ تمہیں ننگا کر دیں گے

صحیح حدیث عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ بْنَ الأَسْوَدِ قَالَ: انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ، فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً، وَمَعَهَا كِتَابٌ، فَخُذُوهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا، تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الرَّوْضَةِ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا: أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ: مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا: لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ، إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا حَاطِبُ مَا هذَا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لاَ تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ 1622

امْرَءًا مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ، وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ بِمَكَّةَ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ، فَأَحْبَبْتُ، إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ، أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلاَ ارْتِدَادًا، وَلاَ رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الإِسْلاَمِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هذَا الْمُنَافِقِ قَالَ: إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَكُونَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ، فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور زبیر اور مقداد بن اسود (رضی اللہ عنہ) کو ایک مہم پر بھیجا اور آپ نے فرمایا کہ جب تم لوگ روضہ خاخ (جو مدینہ سے بارہ میل کے فاصلہ پر ایک جگہ کا نام ہے) پر پہنچ جاؤ تو وہاں ایک بوڑھی عورت تمہیں اونٹ پر سوار ملے گی اور اس کے پاس ایک خط ہو گا، تم لوگ اس سے وہ خط لے لینا۔ہم روانہ ہوئے اور ہمارے گھوڑے ہمیں تیزی کے ساتھ لئے جا رہے تھے۔آخر ہم روضہ خاخ پر پہنچ گئے اور وہاں واقعی ایک بوڑھی عورت موجود تھی جو اونٹ پر سوار تھی۔ہم نے اس سے کہا کہ خط نکال۔اس نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں لیکن جب ہم نے اسے دھمکی دی کہ اگر تونے خط نہ نکالا تو تمہارے کپڑے ہم خود اتار دیں گے۔اس پر اس نے خط اپنی گندھی ہوئی چوٹی کے اندر سے نکال کر دیا، اور ہم اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے، اس کا مضمون یہ تھا، حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کے چند آدمیوں کی طرف، اس میں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض بھیدوں کی خبر دی تھی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حاطب! یہ کیا واقعہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے بارے میں عجلت سے کام نہ لیجئے۔میری حیثیت (مکہ میں) یہ تھی کہ قریش کے ساتھ میں نے رہنا سہنا اختیار کر لیا تھا، ان سے رشتہ ناطہ میرا کچھ بھی نہ تھا۔آپ کے ساتھ جو دوسرے مہاجرین ہیں ان کی تو مکہ میں سب کی رشتہ داری ہے اور مکہ والے اسی وجہ سے ان کے عزیزوں کی اور ان کے مالوں کی حفاظت و حمایت کریں گے مگر مکہ والوں کے ساتھ میرا کوئی نسبی تعلق نہیں ہے۔اس لئے میں نے سوچا کہ ان پر کوئی احسان کر دوں جس سے اثر لے کر وہ میرے بھی عزیزوں کی مکہ میں حفاظت کریں۔میں نے یہ کام کفر یا ارتداد کی وجہ سے ہر گز نہیں کیا ہے اور نہ اسلام کے بعد کفر سے خوش ہو کر۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا: حاطب نے سچ کہا ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! اجازت دیجئے میں اس منافق کا سر اڑا دوں، آپصلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نہیں، یہ بدر کی لڑائی میں (مسلمانوں کے ساتھ مل کر) لڑے ہیں اور تمہیں معلوم نہیں، اللہ تعالٰی مجاہدین بدر کے احوال (موت تک کے) پہلے ہی سے جانتا تھا، اور وہ خود ہی فرما چکا ہے کہ ”تم جو چاہو کرو میں تمہیں معاف کر چکا ہوں“۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1622)

حدیث:

تسبیح فاطمی

صحیح حدیث عَلِيٍّ, أَنَّ فَاطِمَةَ, عَلَيْهَا السَّلاَمُ, شَكَتْ مَا تَلْقَى مِنْ أَثَرِ الرَّحَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ, فَأَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيءِ فَاطِمَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا, وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ لأَقُومَ, فَقَالَ: عَلَى مَكَانِكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا, حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي وَقَالَ: أَلاَ أُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَانِي إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تُكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلاَثِينَ, وَتُسَبِّحَا ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ, وَتَحْمَدَا ثَلاَثَةً وَثَلاَثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ 1739

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ نے(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے) چکی پیسنے کی تکلیف کی شکایت کی۔اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ پ کے پاس آئیں لیکن آپ موجود نہیں تھے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہاسے ان کی ملاقات ہوسکی توان سے اس کے بارے میں انہوں نے بات کی۔جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہانے آپصلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کے آنے کی اطلاع دی۔اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود ہمارے گھر تشریف لائے۔اس وقت ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے میں نے چاہاکہ کھڑا ہو جاؤں لیکن آپ نے فرمایاکہ یوں ہی لیٹے رہو۔اس کے بعد آپ ہم دونوں کے درمیان میں بیٹھ گئے اور میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے ہیں محسوس کی۔پھرآپ نے فرمایاکہ تم لوگوں نے مجھ سے جو طلب کیا ہے کیا میں تمہیں اس سے اچھی بات نہ بتاؤں۔جب تم سونے کے لیے بستر پر لیٹو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمدللہ پڑھ لیا کرو۔یہ عمل تمہارے لئے کسی خادم سے بہتر ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1739)

حدیث:

مرغ فرشتے کودیکھتاہےاور گدھاشیطان کو

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ, رضی الله عنه, أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ, فَاسْأَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهِ, فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ, فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ, فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا 1740

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا‘جب مرغ کی بانگ سنو تو اللہ سے اس کے فضل کا سوال کیا کرو‘کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے اور جب گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1740)

حدیث:

قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک دوس کی عورتیں۔۔۔

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ 1841 أَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلَى ذِي الْخَلَصَةِ وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کا ذوالخلصہ کا (طواف کرتے ہوئے) کھوے سے کھوا چھلے گا اور ذوالخلصہ قبیلہ دوس کا بت تھا جس کو وہ زمانہ جاہلیت میں پوجا کرتے تھے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1841)

حدیث:

ورقہ بن نوفل کو نبوت کا علم ہو گیا لیکن حضور ﷺ کو علم نہ ہو سکا

صحیح حدیث عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِىءَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ 99 الرؤيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لاَ يَرَى رُؤْيَا إِلاَّ جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلاَءُ، وَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ، وَهُوَ التَّعَبُّدُ، اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ، وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا، حَتَّى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ، فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ، قَالَ: مَا أَنَا بِقَارِىءٍ، قَالَ: فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اقْرَأْ قُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِىءٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِىءٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الأَكْرَمُ) فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ، فَدَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ، فَقَالَ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، فَقَالَ لِخَدِيجَةَ، وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتْ خَدِيجَةُ: كَلاَّ وَاللهِ، مَا يُخْزِيكَ اللهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى ابْنَ عَمِّ خَدِيجَةَ، وَكَانَ امْرَءًا تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ فَيَكْتُبُ مِنَ الإِنْجِيلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَبَرِ مَا رَأَى فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: هذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَّلَ اللهُ عَلَى مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا، لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ

قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہافرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا ابتدائی دور اچھے سچے اور پاکیزہ خوابوں سے شروع ہوا آپ خواب میں جو کچھ دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح صحیح اور سچا ثابت ہوتا پھر من جانب قدرت آپ تنہائی پسند ہو گئے اور آپ نے غار حرا میں خلوت نشینی اختیار فرمائی اور کئی کئی دن اور رات وہاں مسلسل عبادت یاد الٰہی اور ذکر و فکر میں مشغول رہتے جب تک گھر آنے کو دل نہ چاہتا توشہ (کھانے پینے کا سامان) ہمراہ لئے ہوئے وہاں رہتے توشہ ختم ہونے پر ہی اہلیہ محترمہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے اور کچھ توشہ ہمراہ لے کر دوبارہ وہاں جا کر خلوت گزیں ہو جاتے یہی طریقہ جاری رہا یہاں تک کہ آپ پر حق منکشف ہو گیا اور آپ غار حرا ہی میں قیام پذیر تھے اچانک حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے محمد(صلی اللہ علیہ وسلم)! پڑھو آپ نے کہا میں پڑھنا نہیں جانتا آپ فرماتے ہیں کہ فرشتے نے مجھے پکڑ کر اتنے زور سے بھینچا کہ میری طاقت جواب دے گئی پھر مجھے چھوڑ کر کہا کہ پڑھو میں نے پھر وہی جواب دیا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں اس پر فرشتے نے مجھ کو نہایت ہی زور سے بھینچا کہ مجھ کو سخت تکلیف محسوس ہوئی پھر اس نے کہا کہ پڑھ میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں فرشتے نے تیسری بار مجھ کو پکڑا اور تیسری مرتبہ پھر مجھ کو بھینچا پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہنے لگا کہ پڑھو اپنے رب کے نام کی مدد سے جس نے پیدا کیا انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا پڑھو اور آپ کا رب بہت ہی مہربانیاں کرنے والا ہے (العلق ۱۔۳)پس (یہی آیتیں آپ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے سن کر) اس حال میں غار حرا سے واپس ہوئے کہ آپ کا دل اس انوکھے واقعہ سے کانپ رہا تھا آپ سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے کمبل اڑھا دو مجھے کمبل اڑھا دو انہوں نے آپ کو کمبل اڑھا دیا جب آپ کا ڈر جاتا رہا تو آپ نے اپنی اہلیہ محترمہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو تفصیل کے ساتھ یہ واقعہ سنایا اور فرمانے لگے کہ مجھ کو اب اپنی جان کا خوف ہو گیا ہے آپ کی اہلیہ محترمہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہانے آپ کی ڈھارس بندھائی اور کہا کہ آپ کا خیال صحیح نہیں ہے اللہ کی قسم! اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا آپ تو اخلاق فاضلہ کے مالک ہیں آپ تو کنبہ پرور ہیں بے کسوں کا بوجھ اپنے سر پر رکھ لیتے ہیں مفلسوں کے لئے آپ کماتے ہیں مہمان نوازی میں آپ بے نظیر ہیں اور مشکل وقت میں آپ امر حق کا ساتھ دیتے ہیں (ایسے اوصاف حسنہ والا انسان یوں بے وقت ذلت و خواری کی موت نہیں پا سکتا) پھر مزید تسلی کے لئے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو ان کے چچا زاد بھائی تھے اور زمانہ جاہلیت میں نصرانی مذہب اختیار کر چکے تھے اور عبرانی زبان کے کاتب تھے چنانچہ انجیل کو بھی حسب منشائے خداوندی عبرانی زبان میں لکھا کرتے تھے وہ بہت بوڑھے ہو گئے تھے

یہاں تک کہ ان کی بینائی بھی رخصت ہو چکی تھی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان کے سامنے آپ کے حالات بیان کئے اور کہا کہ اے چچا زاد بھائی اپنے بھتیجے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی زبانی ذرا ان کی کیفیت سن لیجئے وہ بولے کہ بھتیجے آپ نے جو کچھ دیکھا ہے اس کی تفصیل سناؤ چنانچہ آپ نے از اول تا آخر پورا واقعہ سنایا جسے سن کر ورقہ بے اختیار ہو کر بول اٹھے کہ یہ تو وہی ناموس (معزز راز داں فرشتہ) ہے جسے اللہ نے سیّدناموسیٰ علیہ السلام پر وحی دے کر بھیجا تھا کاش میں آپ کے اس عہد نبوت کے شروع ہونے پر جوان عمر ہوتا کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب آپ کی قوم آپ کو اس شہر سے نکال دے گی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر تعجب سے پوچھا کہ کیا وہ لوگ مجھ کو نکال دیں گے؟ (حالانکہ میں تو ان میں صادق و امین و مقبول ہوں) ورقہ بولا ہاں یہ سب کچھ سچ ہے مگر جو شخص بھی آپ کی طرح امر حق لے کر آیا لوگ اس کے دشمن ہی ہو گئے ہیں اگر مجھے آپ کی نبوت کا وہ زمانہ مل جائے تو میں آپ کی پوری پوری مدد کروں گا۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 99)

حدیث:

کھڑے ہوکر پیشاب کرنا سنت

صحیح حدیث حُذَيْفَةَ قَالَ: رَأَيْتُنِي أَنَا وَالنَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَمَاشَى، فَأَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ 156 فَقَامَ كَمَا يَقُومُ أَحَدُكُمْ، فَبَالَ، فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ، فَأَشَارَ إِلَيَّ فَجِئْتُهُ، فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ حَتَّى فَرَغَ

سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جا رہے تھے کہ ایک قوم کی کوڑی (کوڑا پھینکنے کی جگہ) پر (جو) ایک دیوار کے پیچھے (تھی) پہنچے تو آپ اس طرح کھڑے ہو گئے جس طرح ہم تم میں سے کوئی (شخص) کھڑا ہوتا ہے پھر آپ نے پیشاب کیا اور میں ایک طرف ہٹ گیا تب آپ نے مجھے اشارہ کیا تو میں آپ کے پاس (پردہ کی غرض سے) آپ کی ایڑیوں کے قریب کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ آپ پیشاب سے فارغ ہو گئے۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 156)

حدیث:

کیااحتلام سے عورت پر بھی غسل فرض ہو جاتا ہے؟

صحیح حدیث أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَارَسُولَ 180 اللهِ إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا

رَأَتِ الْمَاءَ، فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ، تَعْنِي، وَجْهَهَا، وَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ وَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ قَالَ: نَعَمْ، تَرِبَتْ يَمِينُكِ، فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہاروایت کرتی ہیں کہ ام سلیم (نامی ایک عورت) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں شرماتا۔(اس لیے میں پوچھتی ہوں کہ) کیا احتلام سے عورت پر بھی غسل ضروری ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ہاں) جب عورت پانی دیکھ لے۔(یعنی کپڑے وغیرہ پر منی کا اثر معلوم ہو) تو (یہ سن کر) سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہانے (شرم کی وجہ سے) اپنا چہرہ چھپا لیا۔اور کہا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں، پھر کیوں اس کا بچہ اس کی صورت کے مشابہ ہوتا ہے (یعنی یہی اس کے احتلام کا ثبوت ہے

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 180)

حدیث:

مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ میں چالیس سال کا فرق ہے

صحیح حدیث أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الأَرْضِ أَوَّلُ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ: قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ: الْمَسْجِدُ الأَقْصى قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ: أَرْبَعُونَ سَنَةً، ثُمَّ أَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلاَةُ بَعْدُ، فَصَلِّ، فَإِنَّ الْفَضْلَ فِيهِ 298

سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! سب سے پہلے روئے زمین پر کون سی مسجد بنی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد حرام۔انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں نے عرض کیا اور اس کے بعد؟ فرمایا کہ مسجد اقصی (بیت المقدس) میں نے عرض کیا ان دونوں کی تعمیر کے درمیان میں کتنا فاصلہ رہا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ چالیس سال پھر فرمایا اب جہاں بھی تجھ کو نماز کا وقت ہو جائے وہاں نماز پڑھ لے بڑی فضیلت نماز پڑھنا ہے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 298)

حدیث:

لہسن پیاز پکا کر کھانا بھی منع ہے

صحیح حدیث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلاً 333 فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ قَالَ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنَ

بُقُولٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا، فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ، فَقَالَ: قَرِّبُوهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا، قَالَ: كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لاَ تُنَاجِي

سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھائے ہو، تو وہ ہم سے دور رہے یا (یہ کہا کہ اسے) ہماری مسجد سے دور رہنا چاہیے یا اسے اپنے گھر ہی میں بیٹھنا چاہیے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہانڈی لائی گئی جس میں کئی قسم کی ہری ترکاریاں تھیں (پیاز یا گندنا بھی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں بو محسوس کی اور اس کے متعلق دریافت کیا اس سالن میں جتنی ترکاریاں ڈالی گئی تھیں وہ آپ کو بتا دی گئیں وہاں ایک صحابی موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی طرف یہ سالن بڑھا دو آپ نے اسے کھانا پسند نہیں فرمایا اور فرمایا کہ تم لوگ کھا لو میری جن سے سرگوشی رہتی ہے تمہاری نہیں رہتی۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 333)

حدیث:

غسل جنابت کرکے نماز جمعہ پڑھنے سے اونٹ کی قربانی کا ثواب

صحیح حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ 493 غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلاَئِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل جنابت کر کے نماز پڑھنے جائے تو گویا اس نے ایک اونٹ کی قربانی دی (اگر اول وقت مسجد میں پہنچا) اور اگر بعد میں گیا تو گویا ایک گائے کی قربانی دی اور جو تیسرے نمبر پر گیا اس نے ایک سینگ والے مینڈھے کی قربانی دی لیکن جب امام خطبہ کے لئے باہر آ جاتا ہے تو ملائکہ خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 493)